میری روح خداوند کی بارگاہوں کی مشتاق بلکہ آرزو مند ہے
۸۴ زبور ۲

فہرست کتاب دولت فاروقی

اور یہودیونکا عقیدہ مسیح کے آنیکی بابت اور انجیل مین سے پیشین گوئی

خاتمہ اور اسمین دو باب ہین

باب دویم		باب اول	
فہرست بعض اُن کتابونکی جنسے اس کتاب مین مضامین جمع کئے گئے	مناجات نظم اردو مین	یعنے شہرونکی نقشا جو کہ اس کتاب کے سمجھنے والے کو ضرور ہے	آدمیون اور شہرونکے نام کے معنے
	عیسائی اور یہودی اور اہل اسلام کے اس کتاب کے خاتمہ پر دعائیہ و نصیحت		عبرانی اور انگریزی مہینونکی مطابقت

متفرق اصطلاحات اہل کتاب کہ جس سے واقفیت اس کتاب کا مطلب سمجھنے کیلئے ضروری ہے

فٹ بارہ انچہ کا اور ایک گز انگریزی رائج ہند مین تین فٹ کا اور سترہ سو ساٹھہ گز کا ایک میل (از ریوڈی ہسٹری آف نالج مطبوعہ لندن صفحہ ۳۶ ترجمہ تواریخ مارشمین مطبوعہ کلکتہ سنہ ۱۸۵۲ع صفحہ ۳۵ حاشیہ)

اس کتاب مین باب کے لفظ کے بعد جو ہندسہ ہے اُس سے مراد آیت یا درس ہے اور (اسکے) یعنے حلقہ کے اندر جو عبارت ہے اکثر جگہہ مین توضیح مطلب کے واسطے مؤلف کیطرف سے ہے اور ہر عبارت کے آخر مین جو انتہی کا لفظ ہے وہ سب عبارت لفظ بلفظ نقل کسی کتاب سے ہے اور اسیطرح یہہ لفظ بھی یعنے بہت کلام اور جن دو عددونکے درمیان لکیر ہے مثلاً ۲ — ۵ اس سے مراد یہہ کہ دو سے پانچ تک

۵ کوس ہر ملک کے مقدار مین متفاوت ہوتے ہین مگر اس کتاب مین اکثر جگہہ کوس سے مراد دو میل

طواف کرونگا تاکہ مین تیری شکرگزاری بیان کرون اور تیری عجایب قدرتین بیان کرون اے خداوند مجکو تیرے رہنے کا گہر بہایا وہ مکان جہان تیرا جلال رہتا ہے خوش آیا (۲۶ زبور ۶-۸) مبارک ہے وہ جسے تونے برگزیدہ (یعنے مصطفیٰ) کیا اور اپنے حضور (معراج) مین بلایا تاکہ وہ تیری بارگاہون مین سکونت کرے ہم تیرے گہر ہان تیری ہی مقدس ہیکل کی خوبی سے سیر ہونگے (۶۵ زبور ۴) تیرے گہر کے رہنے والے کیا ہی مبارک ہین وہ ہمیشہ تیرا شکر کیا کرینگے (۸۴ زبور)

عمارت گر ہے کون اس سے زیادہ ہے اسکی قصر آرائی کی شان		کہ ہہشت صد ہزاران حمد باد اورا بَنَيْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا	

آسمان خدا کا جلال بیان کرتے ہین اور فلک اُسکی دستکاری دکہاتا ہے ایکدن دوسرے دن سے باتین کرتا ہے اور ایک رات دوسری رات کو معرفت بخشتی ہے اُنکی کوئی لُغت اور زبان نہین اُنکی آواز سنی نہین جاتی ساری زمین مین اُنکا تار گزر گیا اور دنیا کے کنارون تک اُنکا کلام پہونچا ہے اُنمین اُسنے آفتاب کے لیے خیمہ کہڑا کیا ہے جو دولہا کی مانند خلوت خانے سے نکل آتا ہے اور پہلوان کی طرح میدان مین دوڑنے سے خوش ہوتا ہے (۱۹ زبور ۱-۵) اُسکی بنیاد مقدس پہاڑون پر ہے یہوواہ (یعنے خدا) صیحون کے پہاٹکون کو یعقوب کے سارے مسکنون سے زیادہ پیار کرتا ہے اے شہر خدا تجہین جلال والی باتین کہی گئین (۸۷ زبور ۱-۳) اے یروسلم یہوواہ کی تعریف کر اے صیحون اپنے خدا کی حمد کر (۱۴۷ زبور ۱۲) اُسکا غصہ ایکدم کا ہے اور اُسکے کرم مین زندگی ہے اگرچہ شام کو

تو صبح کو گانے کی نوبت ہوئی (۳۰ زبور ۵)

خدا وند یکہ باب لطف وا کرد ز ابراہیم تا احمد شفیعان		بما افزون تر از عالم عطا کرد ز صحن کعبہ تا اقصیٰ زما کرد	

در نعت حضرت سید الانبیا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

میرا دل جوش مار رہا ہے مین اچھی بات کہتا ہون میرے کام بادشاہ کے لئے ہون میری زبان زود نویس کا قلم ہو تو بنی آدم مین از حد حسین و جمیل ہے تیرے لبون مین لطف انڈیلا گیا ہے اسلئے ابد تک خدا نے تجھے برکت دی ہے اے پہلوان اپنی تلوار کمر پر باندہ اپنے جلال اور اپنی حشمت ہیبت اور اپنی حشمت مین سچائی اور فروتنی اور صداقت کے واسطے سوار ہو کر آگے بڑہ اور تیرا دہنا ہاتہ تجھے ہیبت ناک کامونکی راہ دکھاویگا بادشاہ کے دشمنون کے دلین تیرے تیر تیز کئے گئے ہین امتین تیرے تلے گرین گی (۴۵ زبور ۱-۵) صلی اللہ علی محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین جکا مرتبہ اس پیشین گوئی سے ثابت ہے دیکہو میرا بندہ جسے مین سنبہالتا میرا برگزیدہ (یعنے مصطفیٰ صلعم) جس سے میرا جی راضی ہے مین نے اپنی روح اسپر رکہی وہ قومونپر عدالت ظاہر کریگا (۲) وہ نہ چلاویگا اور اپنی صدا بلند کریگا اور اپنی آواز بازارونمین نہ سناویگا (۳) وہ مسلے ہوے سینٹھے کو نہ توڑیگا اور سن کو جس سے دہوان اٹہتا ہے نہ بجہائیگا جبتک انصاف کو صداقت کے ساتھ انجام نہ دے (۴) وہ نہ گہٹیگا اور نہ تہکیگا جبتک

کہ راستی کو زمین پر قایم نکرے اور جزیرے اُسکی شریعت کی راہ تکینگے (۵) خداوند خدا جو آسمانونکو خلق کرتا اور اُنہین تانتا جو زمین کو اور اُنہین جو اُسمین سے نکلتے ہین پہیلاتا اور اُن لوگون کو جو اُسپر ہین سانس دیتا اور اُنکو جو اُسپر چلتے ہین روح بخشتا یون فرماتا ہے (۶) مین خداوند نے تجہے صداقت کے لیئے بلایا مین تیرا ہاتہ پکڑونگا اور تیری حفاظت کرونگا اور لوگونکے عہد اور قومونکے نور کے لیئے تجہے دونگا (۷) کہ تو اندہونکی آنکہین کہولے اور بند ہوئونکو قید سے نکالے اور اُنکو جو اندہیرے مین بیٹہے ہین قیدخانہ سے چہڑاوے (۸) خداوند مین ہون یہ میرا نام ہے اور اپنی شوکت دوسرے کو نہ دونگا اور وہ ستایش جو میرے لیئے ہوتی کہودی ہوئی مورتونکے لیئے ہونے نہ دونگا (۹) دیکہو آئندہ کی (یعنے گزشتہ) کی باتین جو نہین سو وقوع مین آئین اور مین نئی باتین بتاتا ہون اُس سے پیشتر کہ واقع ہون مین تمسے بیان کرتا ہون (۱۰) خداوند کے لیئے ایک نیا گیت گاؤ تم جو سمندر پر گزرتے ہو اور تم جو اُسمین بستے ہو اے جزیرو اور اُنکے باشندو تم زمین پر سرتاسر اُسکی ستایش کرو (۱۱) بیابان اور اُسکی بستیان قیدار کے آباد دیہات اپنی آواز بلند کرین چٹانون کے بسنے والے ایک گیت گائین پہاڑونکی چوٹیونپر سے للکارین (۱۲) وے خداوند کا جلال ظاہر کرین اور جزیرونمین اُسکی ثناخوانی کرین (یسعیاہ ۴۲ باب ۱–۱۲) اس پیشین گوئی مین پہلی بات یہ ہے کہ عدالت ظاہر کریگا یہ تو خاص منصب حضرت نبی اسلام علیہ الصلوٰة والسلام کا تہا اور حضرت عیسیٰ کو تو خود زمین پر سر رکہنے کی جگہ نتہی (متی ۸ باب ۲۰) دوسرے وہ

چلاے گا (متی ۱۲ باب ۱۹ این ہے) وہ جھگڑا اور شور نکریگا انتہا یا یہ کہ لوگونکے
آگے اپنا افتخار نہ کریگا یعنے فروتن ہوگا تیسرے یہ وہ مسلے ہوے سینٹھے کو نہ توڑیگا
اور سن کو الخ یعنے عاجزون کا ہمدرد اور یہ صفت حضرت نبی صلعم اسلام کی عام
تہی دیکہو میزان الحق چہاپہ لدہیانہ ۱۸۶۸ع صفحہ ۲۵۶ مین یہ عبارت ورشان
حضرت نبی اسلام صلعم کہ فقرا و مساکین پر مہربان الخ اور ڈین آف نارچ کی
کرانسیلیم سے ظاہر ہے کہ پیغمبر نے اپنے ہموطنون کے طعن و تشنیع کو حلم اور نہایت
دلچسپ گفتگو اور اطوار سے گوارا کیا ادنیٰ اور اعلیٰ سے بامروت اور خوشخلق
اور غریبون پر مہربان اور سخی تہے (منقول از تذکرہ محمد تالیف پریڈوکس صفحہ ۱۹)
از حمایۃ الاسلام صفحہ ۱۴ دفعہ ۲۰ مطبوعہ بریلی ۱۸۷۳ع ترجمہ اپالوجی مصنفہ گاڈ
فری ہیگنس صاحب مطبوعہ لندن ۱۸۲۹ع چوتہے وہ نہ گھٹیگا یہ دین اسلام کی
ترقی اور بزرگان اسلام کی کوششونکی سبب تعریف ہے پانچوین جزیرے اسکے
شریعت الخ یہ صاف صاف دین اسلام کا حال کہولدیا کیونکہ توریت کے بعد
کسی نبی کو کوئی شریعت نہین ملی ہے سواے قران مجید کے جو کہ حضرت رسول اللہ
صلعم پر نازل ہوا چھٹے تیری حفاظت کرونگا حقتعالیٰ اپنے نبی سے فرماتا ہے واللہ
یعصمک من الناس (مائدہ ع ۱۰) ساتوین اپنی شوکت دوسرے کو نہ دونگا الخ اسکا وقوع
بت شکنی اہل اسلام خصوصاً بربادی بت ہاے مکہ معظمہ سے ثابت ہے آٹھوین
نئی باتین بتلاتا ہون یعنے آئندہ کی خبر دیتا ہون نوین قیدار کے آباد دیہات
اپنی آواز بلند کرین یہ اولاد اسمعیل کے لیے خوشخبری یعنے ہمارے پیغمبر حضرت
محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعوث ہونے کی خبر ہے کیونکہ قیدار حضرت

اسمٰعیل کے ایک بیٹے کا نام ہے دیکھو پیدایش ۲۵ باب ۱۳ – اور اسمین ایک بڑا بہید یہہ ہے کہ دسوین اور گیارہوین آیتونمین سمندر پرگذرنیوالے اور جزیرے اور بیابان اور چٹانونکے بسنے والے ہر قوم ہین اور نام کسی شہر کا نہین آیا سواے قیدار کے اس سے ظاہر ہے کہ قیدار کے لئے خصوصاً اور تمام جہان کے لئے عموماً یہ خوشخبری ہے اور یہہ بہی غور کرنا چاہیے کہ قبل لفظ قیدار کے بیابان کا لفظ ہے جو لفظ عرب کا ترجمہ ہے دیکھو چنانچہ دولت فاروقی کا باب اول اس سے ثابت ہے کہ یہ خوشخبری خاص اہل عرب اور اولاد حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کیواسطے ہے

تا زیب عرب شدان تن پاک یک رکن زبارگاہ اوجش	شد کاخ عجم نگون سر خاک لولاک لما خلقت الافلاک

پہر یہ کہ وہ فرماتا ہے یہہ تو کم ہے کہ تو یعقوب کے فرقون کے برپا کرنے اور اسرائیل کے بچے ہوئونکے پہر لانے کے لئے میرا بندہ ہو بلکہ مین تجہکو غیر قومونکے لئے نور بخشونگا کہ تجہہ سے میری نجات زمین کے سب کنارون تک پہنچے خداوند اسرائیل کا نجات بخشنے والا اور اسکا قدوس اُسے جسے انسان حقیر جانتا ہے اور اُسے جس سے اُمّت کو نفرت ہے اور اُسے جو امیرونکا چاکر ہے یون فرماتا ہے کہ شاہان تجہے دیکہینگے اور اُٹہہ کہڑے ہونگے شہزادے بہی سجدہ کرینگے خداوند کے لئے جو صادق القول ہے اور اسرائیل کا قدوس ہے جسنے تجہے برگزیدہ کیا ہے انتہیٰ (یسعیاہ ۴۹ باب ۶ و ۷) اسرائیل کے بچے ہوئونکا لانا یہہ صرف زمانہ اسلام مین ہوا کیونکہ مسیح کے زمانہ مین تو بنی اسرائیل فراوانی

اسکے بعد رومیونکی لڑائی مین تیرہ لاکہ قتل ہوے اور پہر برباد ہوتے گئے
یہانتک کہ تمام دنیا مین صرف نوہ لاکہ رہگئے ہین اور یہہ لا سنکے لیے حقتعالی
سورۃ مائدہ رکوع ۹ مین فرماتا ہے وَلَوْ اَنَّ اَہْلَ الْکِتَابِ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَکَفَّرْنَا
عَنْہُمْ سَیِّئَاتِہِمْ وَلَاَدْخَلْنٰہُمْ جَنّٰتِ النَّعِیْمِ از شہادت قرانی مصنفہ ولیم میور صاحب مطبوعہ
لکہنو ۱۸۶۷ صفحہ ۱۹۴ فصل ۱۲۶) اور بندہ اس سے صاف ظاہر ہے کہ وہ انکو مہیت
کے درجہ مین ہنوگا غیر قومون سے مراد اسرائیلی قوم کے سوا جتنی قومین ہین
جسے انسان حقیر جانتا ہے الخ یہ آثار اسلام کی پست حالیان اور شدت
عداوت یہود کما قال اللہ تعالی (سورہ مائدہ آیت ۹۱)

الخ (از شہادت قرانی صفحہ ۲۰۱ فصل ۱۲۸)

اور اس پیشین گوئی مین امت کے لفظ سے یہی قوم یہود مراد ہے کیونکہ اس
لفظ کا نتیجہ اور جیح نصارا اور اہل اسلام کے وقت مین ہوا اور امیر ونکا جیا الخ
ہدایت المسلمین مطبوعہ لاہور ۱۸۶۸ع صفحہ ۲۵ مین ہے کہ حضرت صلعم خدیجہ کے
پاس جو مالدار تہے نوکر ہوگئے اور ایک بہت بڑے مشہور عالم گاڈفری ہگنس صاحب
نے اپنی کتاب کے دفعہ ۱۲ مین لکہا ہے یہی لڑکا محمد تہا اپنے چچا کی ملازمت مین
بطور شتر سوار کے ۲۵ برس تک رہے بعدہ آپ نے ایک بیوہ خدیجہ کی نوکری
کرلی (از حمایۃ الاسلام مطبوعہ بریلی ۱۸۷۳ع صفحہ ۹ دفعہ ۱۲ ترجمہ اپالوجی
مصنفہ گاڈفری ہگنس مطبوعہ لندن ۱۸۲۹ع) شاہان تجہے دیکہینگے الخ
یہ اسلام کی اقبالمندی کہ جسے سب اچہی طرح جانتے ہین سجدہ کرینگے
یہ قدیم محاورہ ہے جیسے ارنون نکلا اور (داؤد) بادشاہ کے آگے جہک کر

زمین پر سجدہ کیا (۲ سموئیل ۲۴ باب ۲۰) اور برگزیدہ یہ حضرت محمد مصطفی صلعم کا اور پیشین گوئی کے آخر میں صاف صاف نام بتلا دیا ہے

مسیح از مقدس فرخ پیامی	کلیم اللہ بہ رحش خوش کلامی
شب معراج در محراب اقصیٰ	صفوف انبیا را شد امامی

الٰہی اپنے رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور انکے سب آل و اصحاب کی محبت ہمارے دلوں میں قایم کر خصوصاً حضرت رسولخدا کے یار وفادار صاحب وقار خواجہ ابرار حضرت ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

در جہان یار احمد مختار	ہم مزارش شدہ قریب مزار
ماندہ مرحبا مصاحب شدہ بین	ثانی اثنین اذ ہما فی الغار

اور شاہنشاہ فلک بارگاہ ملایک سپاہ شرف اسلام عالیمقام حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ اور جامع قرآن کامل الحیاء والایمان رفیع المکان حضرت عثمان ذو النورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

دو بالا اوج عثمان غنی شد	کہ ذو النورین از مہر نبی شد
ازان دو دختر نیک اختر شاہ	چو مہر و مہ مکان پر روشنی شد

اور جناب شیر خدا شاہ لافتا تاجدار ہل اتیٰ حضرت علی مرتضیٰ اور اونکے اولاد ائمہ ہدیٰ علیہم السلام کا ہمیں سچا پیرو بنا۔

شد چو آن شاہ لافتا پیدا	گشت در خانہ خدا پیدا
قبلہ ما کعبہ ما شد	قبلہ از کعبہ بر ملا پیدا

امابعد عبدہ محمد ابو المنصور صانہ اللہ عن شر الدہور ابن جناب عظمت مآب

قبلۂ صوری و معنوی کعبۂ دینی و دنیوی صاحب مدارج بلند خدا وند مراتب عالی
عالی پسند سید محمد علی صاحب مغفور نے بنظر ثواب یہ کتاب بہ یادگار جناب
تقدس مآب حضرت سراپا برکت جناب جد امجد نابر گزیدہ ایزد متعال درویش
باعیال قانع بے سوال جنید تمثال شبلی خصال مالامال ہرگونہ فضل وکمال
مسافر رہ پر ور سالک باخبر حضرت سید فاروق علی صاحب قدس سرہ العزیز
کہ ذریعہ تفاخر خاندان و وسیلہ برکت اہل ایمان تھے تالیف کی ہے اور چونکہ
مقصود اسکی تالیف سے بیان شوکت اسلام بتصرف مملکت یہودیہ وشام
حضرت صمصام خلیفہ عالیمقام مُزَیِّنُ المنبر والمحراب رکنُ الثانی لقصر الخلافت
والاحتساب حضرت امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے ہے
اسلئے بدو وجہ اسکا نام دولت فاروقی رکھا

بفرمایش سید حبیب ﷲ	حبیب لبیب و ادیب اریب
چو تالیف زین سیہر شد کتاب	ببین اِنَّ ھٰذَا لَشَیْءٌ عَجِیب ۔ ۵
مولف شدم بہر انصار حق	نَصْرٌ مِّنَ اللّٰہِ وَفَتْحٌ قَرِیب ۔ ۵
چہ ارزد باین کاسد نے قماش	اِنَّ رَبِّیْ قَرِیْبٌ مُّجِیب ۔ ۵
عذاب است بہر شمار حسود	لَا تَقْرَبُوا اِنِّی مَعَکُمْ رَقِیب ۔ ۵

خدائے واحد حقیقی جلشانہ اس تالیف و مولف دونوں کو برکت روح پاک
ان دونوں بزرگوار ہم اسم کی دونوں جہانمیں قبول فرماوے اور اسکے
پڑھنے اور لکھنے والوں دونوں پر دو چند برکت نازل ہو اور میری
غلطیوں اور خطاؤں کا مجھ سے حساب نہ لے ۰

کرد شاہا علی ثنائی حفیظ	رہاند حقم ز من عذاب غلیظ

قطعۂ تاریخ سنہ ۱۲۹۲ ہجری

تسطیر بیان شوکت فاروقی	کردم چو بیادگار جد امجد
افراشت لوای نصرت فاروقی	در مدح عمر قلم بمیدان ورق
بیند دکوس محبت فاروقی	فاروق علیست نام پاک اللّٰہ
تالیف کلام عظمت فاروقی	مقبول شود حضور این ہر دو جہان
آن ابرار دولت فاروقی	منصور نوشت سال تالیف کتاب
۱۲ ھ ۹۲	

قطعۂ تاریخ سنہ ۱۸۷۵ع

انعام خداست دولت فاروقی	منصور راست دولت فاروقی
وقتہای فقر است دولت فاروقی	اینست صحیح عیسوی سال او
۱۸ ع ۷۵	

اس کتاب مین بابونکی جگہ تین محراب ہین اور ایک خاتمہ اور ہر محراب مین پانچ
رکن ہین ہیکل اول کی شروع بنیاد سے اُسکے غارت تک کا ایک محراب
مین بیان ہے اور دوسری ہیکل کی شروع تعمیر سے اُسکے غارت تک کا
دوسری محراب مین اور تیسری ہیکل یعنے مسجد الصخرہ
کا تیسری محراب مین بیان ہے اور خاتمہ بھی
دو باب ہین ایک باب مین انبیا کے اسماء اور
اور ناموںکے معنے اور دوسرے باب
مین مناجات نظم و فہرست مختصر

محراب اوّل

شہر یروشلم کہ جسکا معرب دار السلام اور ایک مدت تک دار السلام ...
قدیم سے مسکن انبیاء بنی اسرائیل اور معدن اتقیاء مراتب جبرئیل چلا آتا ہے
اسکی عظمت دور دور تک مشہور اسکی ہیکل نور جلال کبرائی سے معمور تھی
(اوّل سلاطین ۸ باب ۱۰ و ۱۱) وہ شہر اُس ملک میں واقع ہے کہ جسکے اتنے
نام ہیں **کنعان** اسلیئے کہ حام کے بیٹے کنعان نے اُسے آباد کیا تھا
(پیدایش ۱۰ باب ۱۵—۲۰) **ملک یہودیہ** + **ملک
فلسطین** اس سبب سے کہ فلسطی اس ملک کے جنوبی اور غربی
حصہ پر قابض تھے (خروج ۱۵ باب ۱۴) از جغرافیہ پاک کتاب مصنفہ پادری
جوزف جیکب صاحب مطبوعہ اکبر آباد ۱۸۶۷ء صفحہ ۳ و ۴ **عبرانیونکا ملک** (پیدایش ۴۰
باب ۱۵) **خداوند کی زمین** اس سبب سے کہ خداوند خاص طور پر اس ملک کا
بادشاہ تھا (اوّل سموئیل ۱۲ باب ۱۲) ہوسیع ۹ باب ۳ احبار ۲۵ باب ۲۳ استثنا ۳۲ باب ۴۳
دوسری تواریخ ۷ باب ۲۰ ۸۵ زبور ۱ یوئیل ۲ باب ۱۸ احد ۳ باب ۲ یرمیاہ ۲ باب ۷ اور ۱۶ باب ۱۸
پاک زمین (زکریاہ ۲ باب ۱۲) **مقدس زمین** (عبرانیوں ۱۱ باب ۹) اسوجہ سے کہ اسکے دینے کا

وعدہ اللہ رب العالمین نے حضرت ابراہیم اور حضرت اسحاق اور حضرت
یعقوب اور حضرت موسیٰ علیہم السلام سے بار بار فرمایا تہا (پیدایش ۱۷
باب ۸ خروج ۱۳ باب ۵ پیدایش ۱۵ باب ۱۸۔ اور ۲۶ باب ۳) اسلئے وہ
خاص کر وعدہ کا ملک کہلاتا ہے (اعمال ۷ باب ۵) چنانچہ خروج ۶ باب ۲-۴
لکہا ہے پہر خدا نے موسیٰ کو فرمایا اور اُسے کہا مین خداوند ہون اور مین نے
ابراہیم و اسحاق و یعقوب پر خدائے قادر کے نام سے تجلّی کی پر **یہوواہ**
کے نام سے اُنپر ظاہر نہوا اور مین نے اُنکے ساتہ اپنا عہد بہی باندہا ہے کہ کنعان
کی زمین جو اُنکی غربت کی زمین ہے جسمین وے مسافر تہے اُنکو دونگا انتہی
اور دیکہو پیدایش ۱۲ باب ۷ اور ۱۳ باب ۱۵ اور ۲۲ باب ۱۷۔

واضح ہو کہ اہل یہود **یہوواہ** کا لفظ کہ خدا کا اسم ذات جانتے ہین بے کامل
طہارت کے زبان پر نہین لاتے اور اُسکے عوض **ادونائی** کہتے ہین جسکے معنے
خداوند اور یہوواہ کے معنے جو تہا اور جو ہے اور ہمیشہ تک رہے گا دیکہو
رومن تفسیر اسکاٹ صاحب صفحہ ۳۲ کالم ۲ یروسلم فلسطین یعنے کنعان کے
علاقہ اور جبل لبنان کے شمال مغربی مین (سیر الاسلام صفحہ ۱) پڑوسی جہیل
(یعنے بحر احمر) اور سیڈی ٹیرین کہاڑے کے بیچمین پہاڑون سے گہرا
ہوا ایک اونچے میدان مین اور تیس ہزار آدمیونکی بستی ہے دیکہو ماڈرن
جاگرفی مطبوعہ لندن ۱۸۶۹ع صفحہ ۱۲۲ ملک یہود کا اصلی نام کنعان ہے
کیونکہ حام بن نوح علیہ السلام کا چہوٹا بیٹا (کنعان نامی) وہان جا کر رہا
اور اُسنے اُس زمین کو اپنے گیارہ بیٹون مین تقسیم کیا جسوقت خدا نے ابراہیم سے

وعدہ کیا کہ مین یہ ملک تجھے دونگا اُسوقت اُسکی یہ حدین باندہین مصر سے لیکر
فرات ندی تک (پیدایش ۱۵ باب ۱۸) یعنے پچھم طرف بحیرۂ روم اور پورب
عربستان اور دکہن دریاے مصر اور سین کا ریگستان اور اوتر کوہ لبنان
(گنتی ۳۴ باب ۲-۱۳) یہ ملک بنی کنعان کے قبضہ مین سات سو برس تک
رہا اور اُنکی طرح طرح کی بادشاہتین اور حکومتین تہین چنانچہ حضرت موسی
کے زمانہ مین اُسمین سات الگ الگ قومین تہین (از کتاب جغرافیہ
چہاپہ مرزاپور ۱۸۵۶ع) یعنے حوّی جرجاسی کنعانی فرزی یبوسی اموری
حتّی (یہوشع ۳ باب ۱۰) دینی و دنیوی تاریخ کے صفحہ ۱۴۴ مین ہے کہ جب
بنی اسرائیل کنعان مین داخل ہوے تب فلسطی + حوّای + مدیانی + اموری
+ عمالیقی + اَدومی + اُسکے چوگرد رہتے تہے بلکہ اُنکے بعضے لوگ ملک ہی
مین سکونت کرتے تہے + اموری بحر موت کے دکہن پچھم کنارے پر اور حتّی
دکہن طرف حبرون کے پاس اور یبوسی یروسلم کے پہاڑی ملک مین
اور جرجاسے یردن ندی کے پاس اور حوی کوہ حرمون کے چوگرد اور
فرزی وادی یزرعئیل کی دکہن طرف رہتے تہے اِنتہی اس ملک کی
لمبائی شہر دان سے لیکے کوہ لبنان کی جڑ پر تہا شہر بیرسبع تک جو
اُسکے دکہن رُخ کے سوانہ پر تہا قریب سو کوس کے اور چوڑائی اُسکی
بحیرۂ روم سے لیکر پوربی حد تک تخمیناً پینتالیس کوس کے تہی (از مفتاح
الکتاب رومن چہاپہ مرزاپور ۱۸۵۶ع صفحہ ۴۶) لیکن حضرت داؤد کے
زمانہ مین ملک کی سرحدین پچھم پورب بحیرۂ روم سے لیکر فرات ندی کے کنارے تک

اور اوتر دکہن ملک قلیقیا سے لیکر دریاے قلزم تک بڑہ گئین نہین
اسطرح وہ وعدہ جو ابراہیم سے خدا نے کیا تہا پورا ہوا (ردمن تواریخ
کلیسیا صفحہ ۹۱ پہر ردمن تواریخ کلیسیا مطبوعہ مرزاپور ۱۸۵۶ع حصہ اول
دوسرا مقدمہ صفحہ ۳۷-۱۴) لکہا ہے کہ ملک یہودیہ جسمین عیسیٰ مسیح نے جنم
پایا دوسیون سے ممتاز اور قابل نگاہ کے ہے پہلے کہ اُس زمین کے
نزدیک واقع ہے جسمین طوفان کے بعد حضرت نوح اور اُسکا خاندان کشتی
پرسے اوترا اور جسمین سے انسان کی نسل دوبارہ سطح زمین کے اوپر
پہیل گئی دوسرے کہ جہانکے اسس نصف دایرہ کا جسمین زمانون سے
انسانکی آبادی ہوئی گویا عین مرکز ہے جسمین سے یورپ اور ایشیا اور
افریقہ کے دور اطراف مین سفر کرنے کے لیے عجیب تیاری بنی ہے کیونکہ
مثل مشہور ہے کہ سمندر ساری قومونکی شاہی سڑک ہے اور ملک مذکور
کی پچہم طرف بحیرہ روم ہے جسکی راہ سے اُنہین اوتر اور پچہم کے سارے
ملکونمین پہونچنا آسان ہے اور دکہن طرف دریاے قلزم ہے جس سے ہوکر
دکہن اور پورب کے ہر ایک اقلیم مین بڑی آسانی سے سفر کرسکتے ہین
اور سلطنتین اور حکومتین (بابل و نینوا و مصر و سوریا وغیرہ) کے اسی
ملک کی چارون سرحد وپر مشتمل تہین ملک مذکور کی اوتر کی سرحد پر
ملک آرام یعنے سوریا اور پورب طرف دریاے یردن اور بحر المیت اور
دکہن طرف ملک عرب اور پچہم طرف بحیرہ روم واقع ہین اور دکہن پچہم کے
کونے پر ملک مصر ہے ملک یہودیہ کی لمبائی اوتر دکہن ملک سوریا سے لیکر

عمالیقیون اور ادومیونکی زمین تک اسّی کوس تہی اور اُسکی چوڑائی
پچھم پورب بحیرہ روم سے لیکر موآبیون اور اموّنیون کی زمین تک
چالیس کوس اوتر طرف کے ملک سُریا مین سے پہاڑون کے دو بڑے
سلسلے تفاوت کے ساتہ تمام ملک یہودیہ کے بیچ دریاے قلزم تک چلتے
مین پہلے دونون سلسلے برابر دکہن اور پچھم طرف چلتے ہین اور اُس
مقام پر لبنان کے نام سے مشہور ہین تہوڑی دور یون چلکر پچھم والا
سلسلہ قدیم شہر صور کے دو کوس اوتر طرف بحیرہ روم کے کنارہ پر ختم
ہوتا ہے اور پورب والا سلسلہ اُسکی برابر اپنے مین سے ایک شاخ
نکالکر جو شہر صور کے دکہن طرف بحیرہ روم کے کنارہ پر ختم ہے اور
آپ دو بٹنے سلسلے ہوکر سیدہا دکہن طرف کو چلتا ہے۔ نئے سلسلون
کا پورب والا پہلے حرمون کے نام سے مشہور ہے یہ پہاڑ سب سے اونچا
بعضے کہتے ہین کہ نو ہزار اور بعضے گیارہ ہزار فٹ اونچا ہوگا
اُسکی چوٹی پر برف ہمیشہ رہتی ہے اور اُسکی اور لبنان کی اوترائی
پر شمشاد اور دیودار اور بلوط سرسبز رہتے ہین پہر یہ سلسلہ آگے
بڑہکر دریاے جلیل کے پورب طرف بسّن نام سے کہلاتا ہے جو بلوط اور
چراگاہ کے واسطے مشہور تہا پہر اور آگے کو دریاے یردن اور بنی
عمون کی زمین کے بیچ کوہ جلعاد جو ردغن بلسان کے واسطے مشہور تہا
اور بحر الموت کے نزدیک پُعور جسکی چوٹی پر بلق نامی بلعام کو بنی اسرائیل
اور موشی پر بد دعا کرنے کے لئے لیگیا (گنتی ۲۳ و ۲۴ باب) اور نبو

جسکی چوٹی پسگہ نامی پر موسیٰ نے ملک کنعان کو دیکہکر وفات پائی (استثنا ۳۴ باب ۱) کہلاتا ہے اور دکہن طرف کو موابیونکی زمین مین ابرہم کے بہا اور مدیانیون کی زمین مین کوہ شعیر جسمین سے ایک کوہ حور نام کی چوٹی پر موسیٰ کے بہائی ہارون نے وفات پائی (گنتی ۲۰ باب ۲۵ - استثنا ۳۲ باب ۵۰) کہلاکے دریاے قلزم کے کنارہ پر ختم ہوتا ہے اب پچہم والے سلسلہ کا دور بتلاتا ہے یہ سلسلہ اُس شاخ سے نکلتا جو بیان بالا کے موافق شہر صور کے دکہن طرف بحیرہ روم کے کنارہ پر ختم ہوتا ہے جب شاخ مذکور ملک کے بیچمین پہونچی اسمین سے یہ نیا سلسلہ شروع ہوکر تفاوت کے ساتہ پورب والے کی برابر ملک کے بیچ دکہن طرف کو چلتا ہے

اسمین سے پہلے ایک شاخ پورب طرف کو دریاے جلیل کے پاس کوہ تبور کے نام سے ملتی ہے پہر اور آگے کو پچہم اور اوتر طرف پر ایک اور شاخ کرمل پہاڑ کے نام سے مشہور ہے اسکی لمبائی ۴ - ۵ کوس اور اونچائی ایکہزار پانسو فٹ ہوگی کرمل لفظ کا ترجمہ باغ اللہ ہے اور اس سے معلوم ہوگا کہ اُسکی کیسی خوبصورتی ہوگی اُسکی چوٹیو پر بلوطا اور دیودار اور اوترائی مین تیج پات اور زیتون کے درخت اور طرح طرح کے پہول پیدا ہوتے ہین اسکی ایک چوٹی پر جو سمندر کے پاس ہے الیاس نبی نے بعل دیوتی کے نبیوں (یعنے پنڈون) کا مقابلہ کیا تہا (اول سلاطین ۱۸ باب ۲۰ - ۴۰) اسکے اور تبور پہاڑ کے بیچ سمندر سے لیکر دریاے یردن تک یزرعیل کی وادی ہے اسکی لمبائی چودہ کوس اور چوڑائی چہہ کوس

اول سلاطین ۱۸ باب ۱۹

اور اُسکے بیچ قیسون ندی بہتی ہے جس مقام سے کرمل کی شاخ نکلتی اُس سلسلہ کا نام کوہ جلبوعہ ہے اور سیدہی دکہن طرف کو چلکر اسرائیل یا افرائیم کے پہاڑ اور یہودیہ کے پہاڑ کے نام سے مشہور ہے اسرائیل کے پہاڑ وغیرہ کوہ عیبال اور کوہ جرزین جسکی چوٹی پر سامریون نے دوسری ہیکل تعمیر کی اور یہودیہ کے پہاڑ وغیرہ کوہ موریہ جسپر سلیمان کی ہیکل بنی تہی اور کوہ صیحون جسپر داؤد بادشاہ کی گدّی تہی اور کوہ زیتون واقع ہین تہوڑا اور آگے یہ سلسلہ ملک کی دکہنی سرحد سے گزر کر اور پورب اپنے سلسلہ کے اور نزدیک آکر اُسکی برابر ایسا چلتا ہے کہ اُن دونون کے بیچ بحر الموت سے لیکر دریاے قلزم تک ایک تنگ وادی ہے جسکی بابت بعضے گمان کرتے ہین کہ اگلے زمانہ مین دریاے یردن کا نالہ تہا اور یہ وادی الاربعہ کہلاتی ہے اُس مقام پر دریاے قلزم کی ایک شاخ ہے جو وادی مذکور سے ملکر بحر العکابہ کے نام سے مشہور ہے اس شاخ کے پچہم کنارے پر سلسلہ مذکور کوہ حوریب جسکی جڑ پر خداوند کا فرشتہ موسیٰ نبی کو دکہائی دیا اور کوہ سینا جسپر خداوند نے موسیٰ کو شریعت دکہلا کر دریاے قلزم کے کنارہ پر ختم ہوتا ہے (خروج ۳ باب اور ۲ اور ۱۹ باب اور ۲۰) ان دونون سلسلون کے بیچ اوتر طرف سے ملک کی دکہنی سرحد تک ایک وادی ہے جسکے بیچ مین دریاے یردن بہتا ہے دریاے مذکور کا چشمہ لبنان پہاڑ وغیرہ بتلاتے ہین اور دو تین کوس کے فاصلہ پر اُسکے اور ندیون کے پانی سے میروم کی جہیل ساڑھے تین

کوس لمبی اور ۱۲ کوس چوڑی تہی ہے اس سے چھوٹ کے سید ہے وکہن
طرف چھہ کوس کے فاصلے پر دریاے جلیل ملتا ہے اسکے دو اور نام بہی
ہین یعنے جنسرت کی جہیل اور دریاے تبریاس اُسکی لمبائی آٹھ کوس
اور چوڑائی ڈہائی کوس ہے اُسکا پانی نہایت صاف اور میٹھا ہے اور
اُسمین مچھلیان کثرت سے ہین چارو نطرف ٹیلے اور پہاڑ بہت زرخیز ہین
اور اُنپر سے بہت سی چھوٹی چھوٹی ندیان جہیل مین اوتر گئین ہین اُسر
سے نکل کے دریاے یردن پینسٹھ ۶۵ کوس اور دکہن طرف بڑہ کر بحر المُوت
مین جا گرتا ہے یہ فاصلہ یردن کی ترائی کہلاتا ہے اور اُسکے پچہم طرف
یریحو کا میدان مشہور ہے دریا کے کنارہ نیز کردیرا ور تا کہمار درختو
درختونکا ایک بڑا جنگل ہے جسکے سبب سے اکثر جگہونمین پانی چہپ جاتا
بحر المُوت کے پاس اُسکی چوڑائی دو ڈیڑھ یا تین سو فٹ ۳۰۰ ہو گی قدیم
زمانون مین بحر المُوت کے مقام پر ایک وسیع اور زرخیز میدان تہا جسمین
پانچ شہر جو آگ اور گندہک سے بہسم ہوے بنے تہے اسی میدان مین ابراہیم
کا بہتیجا لوط رہتا تہا اب بحر المُوت جو دریاے شورا اور میدان کا دریا اور
پورب کا سمندر بہی کہلاتا تہا اوتر دکہن چوبیس کوس لمبا اور پورب
پچہم ساڑہے آٹھ کوس چوڑا ہے اُسکا پانی بہانت کہاری یعنے شورہ
ہے کہ جو چیز اُسمین ڈوب جاے جب نکلتی تو نمک کے چھلکے سے ڈہپی ہوئی
ہوتی اس مقام پر یردن ندی کا میدان ختم ہوتا ہے پہر پچہم ولے
اور بحیرہ روم کے بیچ مین کوہ کرمل سے لیکر ملک کی دکہن سرحد تک ایک

صفحہ ۱۰۸
پہر اُنہی کتاب کے صفحہ ۹ مین لکھا ہے کہ صدوم و عمورہ کا ہلاک کیا جانا

بڑا میدان ہے جو علی الخصوص میدان کہلاتا اسکے پچھم اور سمندر کے
کنارے پر یافہ شہر آجتک موجود ہے وہان سے لیکر اوتر طرف کرمل
پہاڑ تک سرون نام سے مشہور تہا اور یافہ کی دکہن طرف ملک کے اصلی
باشندون کے کئی خاص شہر واقع تہے جنکا ذکر توریت مین دفعتاً ملتا ہے
اگلے زمانون مین اکثر ملک کی آب و ہوا موافق اور معتدل اور زمین بہت
سیراب اور زرخیز تہی مگر کئی وجہون سے انکا حال آگے سے اور طرح
ہوگیا انتہی کوہ حرمون کے بائین ہاتہ شہر دمشق ہے اور اُسکے دہنے
پر بحر روم نظر آتا ہے اور اسمین جزائر کپرس اور کریتی اور ملیتا اور سسلیا
دکہائی دیتے ہین جو ہونگے اوتر پچہم کوچک ایشیا۔ اور کوچک ایشیا کے
پچہم طرف ایک چہوٹے سمندر پار یونان کا ملک ہے اور اسکے اوتر مین
ملک مقدونیہ واقع ہے وہانسے پچہم طرف چلکر اور ایک سمندر پار جاکر
ملک اطالیہ ملتا ہے جسکا دار السلطنت شہر روم ہے دریاے یردن کے
وار پار پہاڑون سے گہری ہوئی ایک وادی ہے جسمین گناسرت یا گلیل کی
جہیل اور یردن دریا اور بحر موت یعنے سدوم کی جہیل واقع ہے دریاے
یردن کا طول قریب سو کوس کے ہے۔ صوبہ گلیل مین کوہ کرمل کے
نزدیک ایک وادی ہے جو کئی ایک نام مثلاً اصدرا ایلون اور ازرئیل اور
مجدونا سون سے مشہور ہے اور اس وادی کے پاس ٹیلونکے بیچ ناصرت
واقع ہے اس وادی مین اکثر لڑائیان ہوا کرتی تہین مثلاً دبورہ
اور برق اور جدعون اپنے دشمنون سے یہان لڑے تہے اور ساؤل اپنے بیٹا

فلسطیون کے ساتھ جنگ کیا اس وادی مین اخیاب شاہ اسرائیل شاہ آرام بن ہادادپادشاہ مصر یہودیہ کے بادشاہ یوصیاہ پرپہین غالب آیا علاوہ اسکے اسوری اور فارسی اور عربی اور یورپ کے لوگ اس وادی مین لڑے ہین اور قومونکے اس میدان جنگ پر فرانس کے بادشاہ نپولین نے ملک آرام کو چھوڑنے سے پیشتر اپنے دشمنون کو مغلوب کیا (دینی و دنیوی تاریخ مصنفہ پادری اگستس ٹرا ڈہید مطبوعہ مشن پریس الہ آباد ۱۸۷۴ع صفحہ ۶۹)

ملک کنعانکے اصلی باشندونکا حال

از رومن تواریخ کلیسا حصہ ا صفحہ ۴۲ و ۴۳

ملک مذکور کے اصلی باشندے کنعان بن حام بن نوح کی اولاد مین تھے اسلیے وہ ملک کنعان اور اسکے باشندے کنعانی کہلاتے ہین علاوہ اسکے الگ الگ فرقون اور قومونکے موافق انکے کئی اور نام بہی تھے چنانچہ حت بن کنعان کے نام سے حتی ایک قوم جس سے ابراہیم نے قبرگاہ کیلئے ایک کھیت اور ایک غار خریدا (پیدایش ۲۳ باب ۲۰) اور یبوس سے یبوسی جو داؤد پادشاہ کے وقت تک شہر یروسلم مین رہتے تھے نکلے پہر کنعان کے پہلوٹھے صیدا نامی نے شہر صیدا کو جو آجتک موجود ہے تعمیر کیا یہ شہر ملک کی اوتر طرف بحیرہ روم کے کنارہ پر واقع ہے اسکی طرف سے شہر صور بہی بسکے تیار اور آباد ہو گیا اسلئے نبیونکی کتاب مین بنت صیدا کہلاتا ہے

دونون شہر جہاز سازی مین مشہور ہوے اور یونانیون کی طرف سے انکا اور ان پاس
کے شہرونکے باشندونکا ایک اور نام یعنے فونیکی اور انکا ملک فونیکیہ ٹھیرایا گیا یہ
نام تاڑ کے درخت کے یونانی نام سے نکلا کہ یہ درخت جو اس ملک مین پیدا ہوتا
ہے قدیم یونانیونکو نیا اور عجیب معلوم ہوا پھر بھی یہوداہ کیطرف سے ایک اور
نام اکثر ملک کے باشندونکے لیے استعمال ہوا یہ نام فلسطی یعنے پردیسی ہے اور
ملک کا نام فلسط یا فلسطیہ اور اس نام سے انگریزی زبان مین پلسٹاین کہلایا مگر
فلسطی نام کا ایک خاص استعمال بھی تھا چنانچہ جو قومین بحیرہ روم کے کنارے
پر کرمل پہاڑ کی دکھن طرف کے میدانمین رہتی تھین اور جنکی طرف سے یافہ
اور غازہ اور اشدود اور عسقلون اور عقرون وغیرہ شہر آباد تھے خاصکر
فلسطی نام سے مشہور تھین تواریخ کی رو سے اغلب ہے کہ ان لوگونکی اصل
ایک کوش والے فرقے سے تھی جو ابتدا مین پورب اطراف مین رہتی تھین
بعضے گمان کرتے ہین کہ یہ قوم اور عمالیقی قوم ایک ہی ہین اور بعضے جانتے
ہین کہ انکے اور پورب طرف بلکہ ملک ہند سے قوم مذکور آئی ہوگی کہ ہندونکی
کتابونمین پالی نام سے ایک گڈریہ والی قوم کا ذکر ہے جسنے پچھم طرفکو جاکر
ستان کو اپنے قبضے مین کیا مسیح سے دو ہزار برس آگے انہون نے ملک مصر
پر چڑھائی کرکے بعضے ملک پر قبضہ کر لیا مصر کی تواریخ مین انکا ذکر ہیکسس
یعنے چوپان والے بادشاہونکے نام سے ملتا ہے اور خبر ہے کہ یوسف کے
ملک مصر مین جانے سے ۲۷ برس پیشتر مصریون نے انکو نکالدیا اس وقت
انہون نے ملک کنعان مین جاکر شہر مذکورہ بالا کو آباد کیا پھر جب بنی اسرائیل

ملک مصر میں اسیر تھے (یعنے بعد یوسفؑ) یہی قوم دوبارہ ملک کے اور اطراف
میں حکمران ہو گئے تھے اور اُنکے عمل میں بنی اسرائیل کا خروج ہوا (یعنے
حضرت موسیٰؑ کے وقت میں) اس بیان سے معلوم ہوا کہ بنی اسرائیل سے
پیشتر کئی الگ قومیں ملک کنعان میں رہتی تھیں اُنکی حکومتیں الگ الگ تھیں
بلکہ اکثر ایک ہی شہر پر ایک حکمران ہوتا اکثروں کا پیشہ جہاز رانی اور سوداگری
تہا کشتکاری اور چوپانی کم کرتے تھے اور دین کے مقدمہ میں خاص و
عام ایک نجس اور زنا کاری بت پرستی میں مبتلا تھے انتہی۔
حضرت موسیٰؑ دس معجزہ دکھلا کر بنی اسرائیل کو مصر سے نکال لائے تھے پہلا معجزہ
تمام ملک کا پانی لہو ہو گیا دوسرا معجزہ مینڈکوں کا غول آیا تیسرا زمین کے
گرد جوئیں بن گئیں چوتھا مچھروں کا غول آیا پانچویں مواشی میں وبا آئی
چھٹے انسان اور حیوان کے بدن پر پھوڑے اور پھوڑے نکلے ساتویں بڑے
اولوں کی بارش ہوئی آٹھویں ٹڈیوں کا غول آیا نویں تین دن تک عجب
اندھیرا رہا دسویں سارے انسان اور حیوان کے پہلوٹھے ہلاک ہوئے
(ایضاً تواریخ کلیسیا جلد ۱ صفحہ ۵۰ - اور خروج ۷ سے ۱۱ باب تک) دینی اور
دنیوی تاریخ صفحہ ۱۰۷ میں ہے کہ اُسے (یعنے حضرت موسیٰؑ کو) قوت بخشی
گئی کہ تین طرح کے معجزے کرے انتہی لیکن سب وہ معجزے تین قسم کے تھے حضرت
موسیٰؑ کے بعد حضرت یشوعؑ بن نون بنی اسرائیل کے پیشوا ہوئے اور جیسا کہ
حضرت موسیٰؑ نے بحر قلزم کو دو حصہ کیا اور خشک اُس پار اُتر گئے ایسا ہی
حضرت یشوعؑ نے یریحو کے پاس یردن کو دو حصہ کیا تہا (یشوع ۳ باب ۱۶)

اسرائیل

انکے بعد چودہ قاضی یا جوانمرد ایک بعد دوسرے کے بنی اسرائیل مین پیشوا
ہوے حضرت سموئیل تک پہر بنی اسرائیل کی درخواست سے حضرت سموئیل
نے قوم مین بادشاہی قایم کی اور ساؤل کو جسے قرآن مین طالوت لکہا ہے
مسح کرکے بادشاہ ٹہرایا بسبب طوالت قد کے ساؤل کا یہ نام ہوا طالوت
کے بعد حضرت داود نبی (اعمال ۲ باب ۳۰) انکے بعد حضرت سلیمان اور
حضرت سلیمان کے بیٹے رحبعام کے وقت مین دو بادشاہتین ہوگئین دو
فرقون یہوداہ و بنی بنیامین نے اور کسیقدر لیوی فرقے نے بہی رحبعام کا
ساتہ دیا یہ یہودی کہلاے اور دس فرقون نے یوربعام کو جو حضرت
سلیمان کا غلام تہا اپنا حاکم بنا کر افرائیمی یا اسرائیلی بادشاہت نام رکہا
اور سیکم دار السلطنت ٹہرایا (روس تواریخ کلیسا جلد ۱ صفحہ ۲۷) اور
یوربعام نے اسلیے کہ لوگ یروسلم کی زیارت کو نہ جاین سونیکے دو بچہڑے
بنا کر اشتہار کیا کہ اے بنی اسرائیل تمہارا خدا یہ ہے ان بچہڑون مین سے
ایک بیت ایل مین اور دوسرا دان مین کہڑا کیا (اول سلاطین ۱۲
باب ۲۸ و ۲۹) پہر جبکہ سن عیسوی سے سات سو اکیس برس آگے ۷۲۱
شالمنذر شاہ اسور نے اسرائیلون کو اسیر کرکے غیر ملک کے لوگونکو سامریہ
مین بسایا یہی لوگ سامری کہلاے مسیح کے وقت مین یہ ملک دو حصونمین
تقسیم ہوا ایک حصہ اوتر طرف جلیل کے نام سے اور دوسرا جو جلیل اور
یہوداہ کے بیچ واقع تہا سامریہ یا سمرون کے نام سے مشہور ہوا (از روس
تواریخ کلیسا حصہ اول صفحہ ۷۵) پس یہودی اور اسرائیلی دونون

سلطنتوں کے بادشاہوں کی فہرست یہ ہے

یہوداہ	سلطنت کے برس	سن قبل مسیح	بنی اسرائیل	سلطنت کے برس
حضرت داؤدؑ	۴۰	۱۰۷۰	[illegible]	
حضرت سلیمانؑ	۴۰	۱۰۳۰		
رحبعام	۱۷	۹۹۰	یربعام	۲۲
ابیاہ	۳	۹۷۳		
آسا	۴۱	۹۷۰		
		۹۶۸	نادب	۲
		۹۶۶	بعشا	۲۴
		۹۴۳	ایلاہ	۱
		۹۴۲	زمری و عمری	۱۱
		۹۳۱	اخاب	۲۲
یہوشفاط	۲۵	۹۲۹		
		۹۰۹	اخزیاہ	۲
		۹۰۷	یہورام	۱۲
یہورام	۸	۹۰۴		
اخزیاہ	۱	۹۹۶		

یہوداہ	برس سلطنت	قبل از مسیح	بنی اسرائیل	برس سلطنت
عتالیاہ	۶	۸۹۵	یاہو	۲۸
یہوآس	۴۰	۸۸۹		
		۸۶۷	یہواخز	۱۷
		۸۵۰	یہوآس	۱۶
امصیاہ	۲۹	۸۴۹		
		۸۳۴	یربعام دوسرا	۴۱
تخت خالی رہا	۱۱	۸۲۰		
عزیاہ یا عزریاہ	۵۲	۸۰۹		
		۷۹۳	تخت خالی رہا	۲۲
		۷۷۱	زکریاہ و شلوم	۱
		۷۷۰	منحیم	۱۰
		۷۶۰	فقحیاہ	۲
		۷۵۸	فقح یا فقحہ	۲۰
یوتام	۱۶	۷۵۷		
آخز	۱۶	۷۴۱		
		۷۳۸	تخت خالی رہا	۱۰
		۷۲۸	ہوسیع	۹

یہوداہ	مدت سلطنت	[illegible]	بنی اسرائیل	مدت سلطنت
حزقیاہ ... اس بادشاہکے [illegible]	۲۹	۷۲۵		
		۷۱۹	[illegible] سامریہ کا لے لینا تب سے اُنکا کچھ پتہ نشان نہیں ہے۔	
منسّی	۵۵	۶۹۶		
عموں	۲	۶۴۱		
یوصیاہ	۳۱	۶۳۹		
یہواخذ اور یہویقیم	۱۱	۶۰۸		
یہویقیم صدقیاہ	۱۱	۵۹۷		
اسیری بابل		۵۸۶		

از مفتاح الکتاب مطبوعہ مرزاپور ۱۸۵۶ع صفحہ ۳۷۷ و ۳۷۸

فہرست تہائے ہشتگانہ مسلمات یہود و نصاریٰ و اہل اسلام

پہلی مدّت

جسکا عرصہ دنیا کی پیدایش سے لیکر طوفان نوح تک ۱۶۵۶ برس کا ہے۔

دوسری مدّت

جسکا عرصہ طوفان سے لیکر ابراہیمؑ کے بلائے جانے تک ۴۲۷ برس کا ہے

تیسری مدّت

جسکا عرصہ ابراہیم کے بلائے جانے سے بنی اسرائیل کے مصر سے خروج تک ۴۳۰ برس کا ہے

چوتھی مدت

جسکا عرصہ بنی اسرائیل کے مصر سے خروج کے کنعان مین داخل ہونے تک ۴۰ برس کا ہے

پانچوین مدت

جسکا عرصہ بنی اسرائیل کے کنعان مین داخل ہونے سے سلیمان کی ہیکل بنانے تک ۴۴۷ برس کا ہے (یعنے موسیٰ کی پیدایش سے قریب ۶ سو برس)

چھٹی مدت

جسکا عرصہ سلیمان کے ہیکل بنانے سے بابل کی اسیری تک ۴۱۵ برس کا ہے

ساتوین مدت

جسکا عرصہ بابل کی اسیری سے مسیح کی پیدایش تک چھ سو برس کا ہے

مقدس کتاب کا احوال صفحہ ۲۴۵

پس پیدایش حضرت موسیٰ سے ہیکل اول کی تعمیر تک تخمیناً چھ سو برس اور غارت ہیکل اول سے حضرت عیسیٰ کی پیدایش تک چھ سو برس اور غارت ہیکل ثانی سے حضرت نبی آخر الزمان صلعم کی وفات تک قریب چھ سو برس اور ہیکل سیوم یعنے مسجد الصخرہ کے اختتام تعمیر سے وقوع نار حجاز اور اختتام خلافت عباسیہ تک جسکی خبر رسول اللہ صلعم نے پیشتر سے دی تھی دیکھو صحیح بخاری و مسلم و ابو داؤد۔ چھ سو برس اور نار حجاز سے اختتام سلطنت اسلامیہ ہندوستان تک چھ سو برس ہوتے ہین

دیکھو بارہ فرقونکا نام جو حضرت یعقوب کے بیٹونکا نام ہے

(۱) یہوداہ — ماکانام لیاہ

(۲) اشکار — ماکانام لیاہ

(۳) زبلون — ماکانام لیاہ

(۴) روبین — ماکانام لیاہ + یہ حضرت یعقوبؑ کا پہلوٹہا بیٹا تہا

(۵) شمعون — ماکانام لیاہ + اسی بی بی سے بیوی پیدا ہو

(۶) جد — ماکانام زلفہ جو لیاہ کی لونڈی تہی

(۷) افرائیم — حضرت یوسف کا بیٹا

(۸) فستی — حضرت یوسف کا بیٹا پہلوٹہا پیدایش ۴۸ باب

(۹) بنیامین — ماکانام راحیل اس بی بی سے حضرت یوسفؑ پہلے پیدا ہو

(۱۰) دان — ماکانام بلہا جو راحیل کی لونڈی تہی

(۱۱) یسر — ماکانام زلفہ جو لیاہ کی لونڈی تہی

(۱۲) نفتالی — ماکانام بلہا جو راحیل کی لونڈی تہی

دان و نفتالی ایک لونڈی بلہا نام سے پیدا ہوئی یہ بی بی راحیل کی لونڈی تہی اور جد و یسر دوسری لونڈی زلفہ سے تہی جو حضرت یعقوبؑ کی دوسری بی بی لیاہ کی لونڈی تہی اور حضرت یوسفؑ کے نام سے کوئی فرقہ نہین مگر اُنکے دونون بیٹونکے نام سے افرائیم و فستی کا فرقہ ہوا اسکی وجہ یہ ہے کہ حضرت یعقوبؑ کو منظور ہوا کہ حضرت یوسفؑ کو اُنکے بہائیون سے دونا حصہ ملے پس افرائیم اور فستی کو متبنی کرنے کے سبب یوسفؑ کے فرقہ کو دونا حصہ دیا گیا (دینی و دنیوی تاریخ صفحہ ۹۳) اور حضرت یعقوبؑ کے

ایک بیٹے کا نام لیوی تہا (پیدایش ۳۵ باب ۲۲-۲۵) مگر اس فرقے
کے لوگونکو کہ جنمین حضرت موسیٰ وہارونؑ تہے میراث ملک کنعانیہ
نہین ملی اُس فرقے کے لوگ کہانت یعنے امامت کرتے اور سب
فرقون سے دہ یکے وغیرہ لیتے تہے اور میراث انہین بارہ فرقون
مرقومہ فہرست کو ملی تہی مفتاح الکتاب صفحہ ۱۵ و ۲۵ مین لکہا ہے
کہ وے لوگ شریعت کے مطالعہ مین مصروف رہتے تہے - اڑتالیس
شہرونکے سوا اُنکی کوئی موروثی زمین نہتی (یشوع ۲۱ باب ۴۱)
کیونکہ خدا ہی اُنکی میراث ٹہرا اور اُسنے اُن کوششون کے عوض
جو اُنہون نے لوگون کے درمیان کین زمین اسرائیل کی پیداوار
کا دسوان حصہ اُنکا حق ٹہرایا انتہی

فہرست اسماء دوازدہ پسران حضرت اسمعیلؑ

(۱) نبیت — یہ پہلوٹہا بیٹا تہا
(۲) قیدار — اس نام سے اکثر تمام قبائل بنی اسمعیل مراد ٹہرتے ہیں جیسے یہوداہ سے تمام اسباط بنی اسرائیل
(۳) اَدبئیل
(۴) مِبسام
(۵) مِشماع
(۶) دُومہ
(۷) مَسّا

(۸) حدر
(۹) تیما
(۱۰) اطور — کوہ طور انہین کے نام سے مشہور ہے اہل عرب اس پہاڑ کو الطور کہتے ہین
(۱۱) نفیس
(۱۲) قدمہ

یہ اسمعیل ع کے بیٹے ہین اور اُنکے نام اُنکی بستیون اور قلعون مین یہ ہین اور اپنی امتونکے بارہ رئیس ہین (دیکھو پیدایش ۲۵ باب ۱۳-۱۶)

پانچوین صدی ع مین اُس تمام ملک کے تین حصے تہے یعنے یہوداہ اور سامریہ گلیل اور ترا کونیتس پیریہ اورادوم فی الحال وہ سلطنت ترکی کے تخت مین ہے اور اُنہون نے اُسے دو حصون یعنے اکرا اور دمشق مین کر دیا (دینی و دنیوی تواریخ صفحہ ۱۵۸) اسی ملک کی بابت مسیح کی شان مین لکہا ہے کہ داؤد کے تخت پر ہمیشہ تک سلطنت کریگا چنانچہ اعمال ۲ باب ۳۰ مین ہے سو اس سبب سے کہ نبی تہا یعنے داؤد) اور جانتا تہا کہ خدا نے اُس سے قسم کہائی ہے کہ مین تیری نسل سے مسیح کو جسم کی رو سے ظاہر کرونگا کہ تیرے تخت پر بیٹہے انتہی اور لوقا ۱ باب ۳۳ مین ہے کہ وہ (یعنی مسیح) سدا یعقوب کے گہرانیکی بادشاہت کریگا (از رومن بیبل چہاپہ لندن ۱۸۶۰ع) اس سدا کے لفظ سے جو لوقا ۱ باب ۳۳ مین ہے بعضون نے گمان کیا ہے کہ مسیح کی نبوت صرف بنی اسرائیل کے واسطے تہے لیکن کئی دلیلون سے یہ گمان

رفع ہوسکیگا (۱) انجیل جسکی تعریف قرانین بار بار ہے اگر الہامی ہے تو
خدا کی سب مخلوق کے واسطے وہ خدا کا فرمان ہے (۲) مسیح انبیاء بنی
اسرائیل مین سے تھے اور اُن انبیا مین سے حضرت یونس بحکم الہی غیر قوم
کے لوگوں مین نبوت کر چکے ہین پس حضرت عیسیٰ کی نبوت بھی صرف بنی اسرائیل
پر منحصر نہ تھی (۳) اعمال ۱ باب ۸ مین مسیح نے حضرات حواریون سے
فرمایا کہ تم قوت پاؤگے اور یروسلم اور سارے یہودیہ اور سامریہ مین
بلکہ زمین کی حد تک میری گواہ ہونگے انتہی یہ ظاہر ہے کہ مسیح نے کبھی ایک
گھنٹہ بھی ملک یہودیہ پر حکومت نہین کی بلکہ مسیح کو خود دنیا مین سر
رکھنے کی جگہ نہ تھی (لوقا ۹ باب ۵۸ متی ۸ باب ۲۰) لیکن سب مفسرین
انجیل کا اسپر اتفاق ہے کہ اس سے مسیح کی روحانی حکومت مراد ہے
نہ یہ کہ ظاہری اور دنیاوی جیسا کہ ظاہر بھی ہے اور مسیح نے خود فرمایا
کہ میری بادشاہت اس جہان کی نہین ہے (یوحنا ۱۸ باب ۳۶) اور
اس سدا کے لفظ سے بھی جو لوقا ۱ باب ۳۳ مین ہے یہی بات ظاہر ہے
کیونکہ کوئی دنیاوی سلطنت سدا قایم نہین رہتی لیکن روحانی سلطنت
کو ہمیشہ قیام ہے اور وہ سلطنت تو عقیدہ اور ایمان ہے جو مسیح کے
ایماندارون مین ہمیشہ تک بدستور جاری ہے

یروسلم یعنے بیت المقدس سے مراد یہودی اور عیسائی اور اسلامی
محاورہ مین وہ عبادتخانہ جسے اگلے زمانون مین ہیکل سلیمانی کہتے تھے
(لوقا ۲ باب ۴۳) اور کبھی وہ تمام شہر اور کبھی صرف صیحون تمام شہر

یروسلم سے مراد ہے (یسعیاہ ۱ باب ۲۴) شہر یروسلم چار پہاڑوں پر آباد ہے ایک موریہ دوسرا صیحون تیسرا اکرا چوتھا بزیتھا یا نیا شہر قدیم زمانہ مین سب کا ایک ہی نام موریہ تھا (الکتاب کے مقامات المعروف چھاپہ مرزا پور صفحہ ۱۹ سنہ ۱۸۶۱ع) کوہ صیحون اور اکرا پچھم طرف ہین اور موریہ اور بزیتھا پورب طرف ہین (جاگرفی انڈرسن مطبوعہ لندن سنہ ۱۸۶۸ع صفحہ ۳۴۲) حضرت داؤد کے زمانہ سے وہ سب پہاڑ جنپر یروسلم آباد ہے صیحون کہلاتے (از روئے تفسیر زبور مصنفہ پادری جوزف آوین صاحب مطبوعہ مرزا پور سنہ ۱۸۶۱ع بر آیت ۲ زبور ۴۸ صفحہ ۳۰۹؛

غالباً اموریون کے نام سے جو کہ اُس ملک کے قدیم باشندے تھے مشتق ہو کر زمانہ قدیم مین یہ سب پہاڑ موریہ کہلاتے اور اموریون کے ایک بادشاہ صیحون کے نام پر اُنمین کا ایک پہاڑ صیحون کہلایا (۵ ۳۴ زبور ۱۱ و ۲۲ ۳۳ زبور ۱۹) یا شاید اسکے بالعکس ہو یروسلم اوتر پچھم طرف میڈی ٹیرین پہاڑ سے دو ہزار پانسو اکیاسی ۲۵۸۱ فٹ بلند ہے اور دکھن پچھم رخ دو ہزار پانسو اڑتیس ۲۵۳۸ فٹ اُسکی بلندی سمندر کی سطح سے ہے یروسلم میڈی ٹیرین کہاڑی سے ۳۲ میل اور دریاے یردن سے اٹھارہ ۱۸ میل ہے یروسلم سے حبرون دکھن طرف بیس ۲۰ میل اور سامریہ اوتر طرف چھتیس ۳۶ میل ہے (کوئی ورانسٹڈ میگزین مطبوعہ لندن ماہ مئی سنہ ۱۸۶۸ع صفحہ ۲۸۵ مصنفہ پادری چارلس ٹبل ارم اسٹے) یروسلم دمشق سے دکھن پچھم رخ ایکسو بیس ۱۲۰ میل (لغت کتاب مقدس صفحہ ۲۳ کالم ۲) مکہ معظمہ سے جیسے گبون صاحب مشہور مورخ

روحی اپنی کتاب کے پچاسویں باب میں لکھتے ہیں کہ ممالک ایشیا کے ناف میں واقع ہے (از سیر الاسلام صفحہ ۴) اوتر طرف آٹھ سو پچیس ۸۲۵ میل مدینہ منورہ سے چھ سو پچاس ۶۵۰ میل اس دہلی دار السلطنت ہندوستان سے اوتر پچھم رخ دو ہزار تین سو ۲۳۰۰ میل طہران پایہ تخت فارس سے چھ سو ۶۰۰ میل اصفہان سے آٹھ سو پچاس ۸۵۰ میل بغداد شریف سے چار سو پچاس ۴۵۰ میل بخارا سے ایکہزار چار سو ۱۴۰۰ میل یارقند سے دو ہزار تین سو ۲۳۰۰ میل کابل پایہ تخت افغانستان سے ایکہزار آٹھ سو ۱۸۰۰ میل کوہ سینا سے دو سو ۲۰۰ میل موصل سے دکھن پچھم رخ قریب چار سو ۴۰۰ میل قسطنطنیہ یعنی استنبول دار السلطنت یورپ سے دکھن رخ نو سو ۹۰۰ میل (اٹلاس ڈاکٹر ٹیلر صاحب مطبوعہ لندن ۱۸۶۳ء نقشہ افریقہ و نقشہ ایشیا) بیت سبع یروسلم سے دکھن پچھم طرف پچیس ۲۵ میل سیلون یا سکم یروسلم سے اوتر طرف تینتیس ۳۳ میل یافہ جہاں سے سلیمانی ہیکل کے لئے لکڑیاں آتی تھیں یروسلم سے دکھن طرف باسٹھ ۶۲ میل صیدا یروسلم سے اوتر طرف ایکسو تینتیس ۱۳۳ میل حاقر یروسلم سے دکھن طرف پچیس ۲۵ میل ہے یروسلم لندن سے دکھن پورب طرف دو ہزار دو سو پینتیس ۲۲۳۵ میل ہے (ماڈرن جاگرفی انڈرسن کرکٹ بیٹے صحیح کی ہوئی مطبوعہ لندن ۱۸۶۸ء صفحہ ۱۳۴) کوہ تبور ۲۵ کوس یروسلم سے اوتر سمت واقع ہے (الکتاب کے مقامات المعروف صفحہ ۱۳) شامی انطاکیہ سے یروسلم ڈیڑھ سو ۱۵۰ کوس (اردو تواریخ کلیسیا مطبوعہ ۱۸۷۰ء حاشیہ صفحہ ۳۲) یروسلم بیت اللحم سے تخمیناً پانچ میل ناصرہ سے قریب ستر میل مصر سے قریب

دو سو چھیاسٹھ ۲۶۶ میل اور افرائیم سے سترہ ۱۷ میل پر یحو سے ۱۶ میل بیت عنیا سے دو میل (از ہدایت المسلمین مصنفہ پادری عماد الدین چھاپہ لاہور سنہ ۱۸۶۸ع صفحہ ۲۲۶ و ۲۳۵) اور راما سے چھ ۶ میل اور مکفیلا کے غار سے جہان حضرت ابراہیم و اسحاق و یعقوب علیہم السلام کے مزار ہین بیس ۲۰ میل کے فاصلہ پر ہے (از جغرافیہ پاک کتاب مؤلفہ پادری جوزف جیکب مطبوعہ آگرہ سنہ ۱۸۶۷ع صفحہ ۸۰ و ۱۹۱ و ۲۶۶) یروسلم سے پورب طرف زیتونکا پہاڑ ایک سبت ۵۵ کی منزل یعنے پندرہ ۱۵ سو قدم دور ہے (اعمال ۱ باب ۱۲) اُسکے اور شہر کے بیچمین ایک نالہ کدرون نامی حایل ہے جسمین بارش کے وقت پانی بہت ہوتا ہے مگر گرمی کے دنونمین سوکہ جاتا ہے اس پہاڑ کے دامن مین پچہم طرف یروسلم کے پاس ایک باغ گت سمنی نامی تہا اور پہاڑ سے ملے ہوے پورب طرف بیت فاگا اور بیت عنیا دو گانو تہے (از رومن تفسیر اسکاٹ مطبوعہ الہ آباد سنہ ۱۸۶۶ع صفحہ ۱۰۰ کالم ۲ متی ۲۱ باب ۱ کی تفسیر) یروسلم مین پیدا ہونا اور مرنا بڑی عظمت کا سبب سمجہا جاتا ہے چنانچہ ۸۷ زبور ۵ و ۶ مین لکہا ہے اور صیہون کی بابت کہا جاے گا کہ فلانہ فلانہ اُسمین پیدا ہوا اور حقتعالی آپ اُسکو قیام بخشیگا خداوند جسوقت لوگونکا نام لکہیگا تو گن کے کہیگا کہ یہ شخص وہان پیدا ہوا تہا انتہی اور اسیطرح ۴۸ زبور ۴۸ زبور ۷۶ و ۸ مین بہی ہے اُسکی عظمت کے بیان سے تمام کتب عہد عتیق بہری ہوئی ہین دیکہو ا سلاطین ۱۲ باب ۴ و ۱۲ و ۲۶ - اول سلاطین ۸ باب ۲۹ - اور ۲ تواریخ

۶ باب ۶-اور ۷ باب ۱۲-اور ۱۳ باب ۱۳-اور ۸۴ زبور-۱ اور ۸۷
زبور ۸۶-۶-اور نہ صرف ہیکل بلکہ وہ تمام قرب وجوار برکتوں اور
خوبیوں سے معمور ہے تینوں قومیں یعنے یہودی اور عیسائی اور
مسلمان یروسلم کو مقدس شہر سمجھتے ہیں خصوصاً یہودی اس خیال سے
سمجھتے ہیں کہ جو یروسلم میں وفات پاکر یہوشفات کی وادی میں دفن
ہوتا ہے وہ خوش قسمت ہے انتہی الکتاب کے مقامات المعروف
چھاپہ مرزاپور ۱۸۶۰ع صفحہ ۲۲۴)
یہ مقام جس جگہ ہیکل یعنے مسجد حضرت سلیمان نبی تھے خدا ہی کا پسند
کیا ہوا اور حضرت موسیٰ کو بتایا ہوا تھا (استثنا ۱۲ باب ۵ و ۱۱) یہودی
لوگ جسطرح خدا کی قسم کہاتے اُسیطرح یروسلم کی بھی قسم کہاتے تھے
(دیکھو متی ۵ باب ۳۴ و ۳۵) مقام تمام انبیاء بنی اسرائیل کا مسجود
(۱۳۸ زبور ۲) اور آغاز اسلام میں قبلہ اہل اسلام بھی تھا اُسجگہ
حضرت ابراہیم توریت کے بموجب اپنے بیٹے کو قربانی کرنے لیگئے تھے
(مقدس کتاب کا اوّل ۲۲ باب صفحہ ۱۰ اور الکتاب کے مقامات المعروف چھاپہ مرزاپور ۱۸۶۰ع صفحہ ۱۴ سطر
اور ہندی تواریخ کلیسیا چھاپہ بپٹسٹ مشن کلکتہ ۱۸۴۹ع صفحہ ۲۴ سطر ۸)
اُسی سرزمین پر حضرت یعقوب سے خواب میں خدا سے قادر نے باتیں
کی تھیں اور حضرت یعقوب نے اُس مقام کا نام بیت ایل رکھا یعنے
خدا کا گھر (پیدایش ۲۸ باب ۱۰-۲۲) اُسی جگہ حضرت داؤد نے
خدا کا فرشتہ کہ جسنے اُنکی دعا سے وبا کو روکا کھڑا دیکھا تھا اُسجگہ

(داؤد) بادشاہ نے خدا کے لئے ایک مذبح بنایا (۲ سموئیل ۲۴ باب) وہان چڑہاوئن اور سلامتیون کو چڑہایا اور بعدہ خدا نے اُنکی دعا قبول کی اور وبا بنی اسرائیل کے درمیان سے دور ہوگئی اور اُسکے بعد اُسی مقام پر سلیمان بادشاہ نے ہیکل کو بنایا (از کیفیت نامہ مصنفہ پادری شیل صاحب و ترجمہ پادری اسٹرنصاحب مطبوعہ ۱۸۶۳ع صفحہ ۳۹) اُسی مقام پر ایک ابر کا جسے شکینہ کہتے سایہ کرنا خدا کی حضوری کا نشان تہا (۲ تواریخ ۵ باب ۱۳) اور اُسی جگہ عہدنامہ کا صندوق اور اُسپر سونے کا سرپوش تہا جسے کفارہ کہتے تہے (خروج ۳۷ باب ۶) اور صندوق میں دونون لوحین عہدنامہ کی اور مَن کا مرتبان اور حضرت ہارون ع کا عصا کہ جسمین شاخین پہوٹتی تہین (عبرانیون ۹ باب ۴) رکہا تہا اُسی جگہ حضرت عمر فاروق رض کی بنوائی ہوئی مسجد اقصیٰ موجود ہے دینی و دنیوی تاریخ مصنفہ پادری اگسٹس بڑہ ہید صفحہ ۸۹ مین لکہا ہے کہ گمان غالب ہے کہ موریا کے اوپر ابراہیم اضحاک کو ذبح کرنے کے لئے لیگیا وہین ہیکل تعمیر کی گئی اور فی الحال ایک مسجد جسے مسجد عمر کہتے ہین وہین واقع ہے انتہیٰ ؛

اے یروسلم اگر مین تجہے بہول جاؤن تو میرا داہنا ہاتہ اپنا کام بہولے اگر مین تجہہ کو یاد نہین کرتا اور اگر مین یروسلم کو اپنی اول خوشی سے زیادہ تر عزیز نہین جانتا تو میری زبان تالو سے لگجائے ۱۳۷ زبور ۵ و ۶

نظم در مدح یروسلم یعنے بیت المقدس

یا دا ہزار جان بہ نثار یروسلم — الحق کہ جانفزا است جوار یروسلم
اجسام انبیا چو بجا کش نہفتہ اند — نور مجسم است غبار یروسلم
پرواز جبرئیل بجا کش لیسے چو ماند — اینک ہمو نسست باد بہار یروسلم
پشت و پناہ پشتہ دیوار آن حرم — دین متین حصین حصار یروسلم
ظلمات را چشمہ حیوان ہمن نمود — شد نور بار لیل و نہار یروسلم
مانند سبحہ سلسلۂ انبیاے پاک — یکسر گسستہ شد بکنار یروسلم
ظل ہماست سایۂ دیوار مسجدش — از ہار خلد نقش و نگار یروسلم
پا سرخرو تر از رخ گلگون شود براہ — گل بشگفد ز کاوش خار یروسلم
از فخر سر کشد بفلاک سبزہ زار راہ — بر سبزہ سبز پوش سوار یروسلم
یارب مقام بندہ منصور کن بہشت — از بہر مقیم دیار یروسلم
ہان در گزر تو از سر عصیان بانکشت — از بہر نماز گزار یروسلم

میں نے خداوند سے ایک سوال کیا اور میں اسکا طالب ہوں کہ میں عمر بھر خداوند کے گھر میں رہوں اور خداوند کی خوشنودی دیکھوں اور اسکی ہیکل میں تحقیقات کروں کیونکہ مصیبت کے وقت وہ مجھے اپنے خیمہ میں چھپا رکھیگا اپنے ڈیرے کے پردے میں مجھے پوشیدہ رکھیگا اور مجھے چٹان پر چڑھا دیگا (۲۷ زبور ۴ و ۵)

ہم اسکے مسکنوں میں جائینگے اور ہم اسکے پانوں تلے کی چوکی کی برابر اسکو سجدہ کرینگے (۱۳۲ زبور ۷)

رکن دویم

توریت مین جسجگہ پہلے یروسلم کا ذکر آیا ہے وہ مقام کتاب پیدایش
کی ۱۴ باب ۱۸ — ۲۰ مین ہے کہ حضرت ابراہیم نے سالم کی بادشاہ
ملک صدق کو جو خدا کا کاہن تہا دہ یکی دی تہی اس سے معلوم ہوتا ہے
کہ اس جگہ پر نہایت قدیم زمانہ مین بہی کوئی مذبح تہا مگر توریت سے کچھ
اسکا ثبوت نہین ہے بعد اسکے خدا نے ابراہیم کو آزمایا اور اُس سے کہا اے ابراہیم وہ بولا لبیک تب اُسنے
کہا کہ تو اپنے پیارے اور اکلوتے بیٹے اسحٰق کو لے اور موریہ کے
ملک مین جا کر وہان ایک پہاڑ پر جو مین تجہے دکہاؤنگا اُسے سوختنی
قربانی کے لئے ذبح کر تب ابراہیم نے بڑے تڑکے اُٹھکر اپنے گدہے
پر چارجامہ باندہا اور دو نوکر اور اپنے بیٹے اسحٰق کو ساتہ لیا
جب اُنہون نے تیسرے روز اُس مقام کو دور سے دیکہا ابراہیم نے
اپنے نوکرون سے کہا تم گدہے کے پاس یہان رہو مین اس
لڑکے کے ساتہ وہان عبادت کرنے جاتا ہون تب قربانی کی
لکڑیان اپنے بیٹے اسحاق پر لادین پر آگ اور چہری اپنے ہاتہ
مین لی اور دونون ساتہ چلتے ہوے اسحٰق اپنے باپ سے
کہنے لگا کہ اے باپ آگ اور لکڑیان تو ہین پر سوختنی قربانی کے
لئے برہ کہان ہے ابراہیم نے کہا کہ اے بیٹا خدا آپ برہ کی تدبیر کریگا
سو وے دونون ساتہ ساتہ چلے جب اُس جگہ پر آئے ابراہیم نے ایک
مذبح بنایا اور اُسپر اُن لکڑیون کو چنا اور اپنے بیٹے اسحٰق کو باندہکر
لکڑیون پر دہرا اور اپنا ہاتہ بڑہاکر چہری لی کہ اپنے بیٹے کو ذبح کرے

دو دو ہین بندسکے فرشتہ نے آسمان پرسے پکار کر اسے کہا کہ اے ابراہیم
اے ابراہیم اپنا ہاتھ لڑکے پرمت بڑہا کیونکہ مین نے جانا کہ تو خدا سے
ڈرتا ہے کہ تو نے اپنے بیٹے اکلوتے کو بھی دریغ نکیا تب ابراہیم نے
اپنی آنکھین اُٹھائین اور مینڈھے کو سینگون سے جھاڑی مین پھنسا
ہوا دیکھا اور اُسے اپنے بیٹے کے بدلے سوختنی قربانی کے لئے
ذبح کیا انتہی کلامہ از مقدس کتاب کا احوال مطبوعہ لندن سنہ ۱۸[illegible]ع
۱۰ باب پیدایش ۲۲ باب ۱۳
اہل اسلام کا اتفاق اسپر ہے کہ حضرت ابراہیم سرزمین مکہ معظمہ مین
بمقام منا قربانی کے واسطے حضرت اسمعیل کو لے گئے تہے اور مورخ
ابو الفدا نے لکہا ہے کہ جو لوگ حضرت اسحاق کی نسبت اس واقع
کا یقین کرتے ہین وہ مقام قربانی کا بیت المقدس قرار دیتے ہین
اور جو لوگ حضرت اسمعیل کی نسبت اس واقع کا یقین کرتے ہین
وہ مقام قربانی کا منا قرار دیتے ہین اور یہود و نصاری یہ دلیل
پیش کرتے ہین کہ منا ملک کنعان سے چالیس منزل دور ہے اتنی
دور ممکن نتہا کہ خدا حضرت ابراہیم کو قربانی کرنے کے واسطے بہیجتا
مگر میرے نزدیک جبکہ حضرت اسمعیل اور انکی والدہ کا اُس بے آباد
ملک اور ریگستان بے آب و دانہ مین بے رفیق و مددگار پہونچ جانا
تینون مذہبون کی کتابون سے ثابت ہے تو حضرت ابراہیم کا بیٹے
کو قربان کرنیکے واسطے اتنی دور آنا کچہ تعجب کا مقام نہین ہے

کیونکہ اُسکے بعد بھی باپ اور بیٹے کے درمیان عرب سے کنعان تک برابر آمد و رفت
جاری تھی یہانتک کہ حضرت ابراہیمؑ کی وفات کے وقت حضرت اسمعیلؑ
باپ کے پاس موجود تھے چنانچہ پیدایش ۲۵ باب ۸ و ۹ مین ہے تب ابرہیم
جان بحق ہوا اور اچھی عمر درازی مین بوڑھا اور آسودہ ہوکر مرا اور
اپنے لوگونمین جا ملا اور اُسکے بیٹے اسحاقؑ اور اسمعیلؑ نے مکفلہ کے مغارہ
مین جو حتّی صُحر کے بیٹے افرون کے کھیت مین جو ممری کے آگے ہے اُسے
گاڑا انتہی

علاوہ اسکے موریہ پہاڑ پر قربانی ہونیکی سب نصرانی عالم اسبابت
کی بابت قایل نہین ہین برعکس اسکے وہ کہتے ہین کہ مورہ کے بلوط (پیدایش
۱۲ باب ۶) کے نزدیک وہ عجیب ماجرا واقع ہوا البتہ عبرانی زبانمین
مورہ و موریاہ لفظونمین فقط تھوڑا تھوڑا فرق ہے (لغت کتاب مقدس
صفحہ ۱۰۳۱) اور سامری کہتے ہین کہ کوہ جرزین پر حضرت ابراہیمؑ نے وہ
قربانی گزرانی تھی (ایضاً صفحہ ۱۶۵ کالم ۲)

چونکہ اہل اسلام مین حضرت اسمعیلؑ کا نام اس قربانی کی بابت مشہور
ہے (دیکھو سورہ والصافات رکوع ۳) اور عیسائیون اور یہودیون
مین باوجود اقرار سہو کاتبان حضرت اسحاقؑ کا لیکن یہ اختلاف ایسا
بڑا نہین ہے جیسے سامریون نے اپنی توریت مین عیبال کی جگہ
جرزین لکھہ لیا ہے (لغت کتاب مقدس صفحہ ۱۶۵ کالم ۲) کیونکہ وہ بیت المقدس سے انکی انحراف
روگردانی کا باعث ہوگیا اور اسمین کچھ خدا پرستی کی بابت نقصان نہ تھا

نہین ہوتا کیونکہ یہ صرف تواریخی بات ہے اسکے سوا اسی کتاب مقدس
کتاب کا احوال ۹ باب مین لکہا ہے کہ حضرت ابراہیم کی چہیاسی برس ۸۶
کی عمر مین حضرت اسمعیل (پیدایش ۱۶ باب ۱۶) اور سو برس کی عمر مین
حضرت اسحاق پیدا ہوے تہے (پیدایش ۲۱ باب ۵) اور خدا اُسکے یعنے
حضرت اسمعیل کے ساتہ تہا (پیدایش ۲۱ باب ۲۰) اس حساب سے چودہ
برس حضرت اسمعیلؑ حضرت اسحاقؑ سے بڑے تہے پس ممکن ہے کہ پہلوٹہے
کو حضرت ابراہیم نے قربانی کرنا چاہا ہو چنانچہ اسی دستور کے بموجب
خدا فرماتا ہے اگر اتفاق اسپر ہے کہ حضرت ہوون اور ایک محبوبہ اور
دوسری مبغوضہ ہوا اور محبوبہ اور مبغوضہ دونون سے لڑکے ہوئے
اور پہلوٹہا بیٹا مبغوضہ سے ہو تو یون ہوگا کہ جب وہ اپنے بیٹون پر
مال کی تقسیم کرے تو محبوبہ کے بیٹے کو مبغوضہ کے بیٹے پر جو فی الحقیقت
پہلوٹہا ہے فوقیت نہ دی بلکہ وہ مبغوضہ کے بیٹے کو اپنے سب مال سے
دونا حصہ دیکے پہلوٹہا ٹہراوے کیونکہ وہ اُسکی اوّل قوت کا ہے اور
پہلوٹہا ہونے کا مستحق وہی ہے (استثنا ۲۱ باب ۱۵ و ۱۶ و ۱۷) اب اگر
کوئی کہے کہ حضرت یعقوبؑ نے کیون اپنے بڑے بہائی عیسو کا حق پایا
(پیدایش ۲۷ باب ۳۰) اسکا جواب یہ ہے کہ حضرت یعقوبؑ نے عیسو سے اُنکے پہلوٹہے ہونیکا حق
مول لیا تہا (پیدایش ۲۵ باب ۳۳) باوجود اسکے اپنے نابینا باپ سے یہ کہکر کہ مین عیسو ہون یہ
حق پایا تہا پس دراصل اُنکے بڑے بہائی ہی کو حضرت اسحاقؑ نے وہ برکت دی تہی
کیونکہ حضرت یعقوبؑ نے عیسو کے نام سے وہ برکت حاصل کی تہی (پیدایش ۲۷ باب ۱۹)

پس جبکہ مبغوضہ کے بیٹے کا پہلوٹھے ہونے کے سبب یہ رتبہ ہے تو محبوبہ
کے پہلوٹھے بیٹے کا پہلوٹھاپن کون چھین سکتا ہے یعنی وہ خداوند کے
نزدیک اپنے باپ کے سب بھائیوں سے اعلیٰ اور افضل ہے ٭

اور یہودیوں میں بھی ہمیشہ یہ دستور رہا کہ ہر پہلوٹھا خداوند کے لیے سمجھا
جاتا تھا (لوقا ۲ باب ۲۳) چنانچہ خروج ۲۲ باب ۲۹ و ۳۰ میں خدا فرماتا ہے
تو اپنے بیٹوں میں سے پہلوٹھا مجھے دیجیو ایسا ہی اپنے بیلوں اور گوسفندوں
سے کیجیو انتہی اور خروج ۱۳ باب ۲ میں ہے کہ [illegible] پہلوٹھے میرے لیے مقدس
کر جو کوئی بنی اسرائیل میں [illegible] انسان ہو یا حیوان میرا ہے انتہی
پھر یہ کہ شاید اس قربانی گزراننے کے وقت تک حضرت اسحاق پیدا بھی
نہوئے تھے اسکے سوا پیدایش ۲۲ باب ۱۶-۱۸ میں لکھا ہے پھر یہوواہ
کے فرشتہ نے دوبارہ ابراہیم کو پکارا اور کہا خدا فرماتا ہے میں نے اپنی
ذات کی قسم کہائی ہے اسلئے کہ تو نے ایسا کام کیا اور اپنا بیٹا اکلوتا
بھی دریغ نکیا میں تجھے برکت پر برکت دونگا اور آسمان کے ستاروں اور
دریا کے ساحل کی ریت کی مانند تیری نسل کو نہایت فراوانی بخشونگا
اور تیری نسل اپنے دشمنوں کے دروازوں کی وارث ہوگی اور تیری
نسل سے زمین کی ساری امتیں برکت پاوینگی انتہی چونکہ اکلوتا
بیٹا (آیت ۱۶) سوا حضرت اسمعیل کے حضرت اسحاق کو نہیں کہہ سکتے
اس سبب سے کہ حضرت اسمعیل اپنی پیدایش سے چودہ برس تک
اپنے باپ کے اکلوتے تھے اور حضرت اسحاق کی پیدایش کے وقت

تو حضرت اسمعیلؑ چودہ برس کے موجود تھے پس حضرت اسحاقؑ اکلوتے کیونکر ہوئے انہین کی یعنے اسمعیلؑ کی بابت خدا نے فرمایا کہ در یغ نکیا یعنے قربان کرنا چاہا اور آسمان کے تارون اور دریا کے ریت کی مانند (آیت ۱۷) حضرت اسمعیلؑ کی نسل کو خدا نے کیا کہ جنسے تمام عرب اور ترکستان بھرا ہوا ہے اور یہودی تو دنیا مین صرف نوّے لاکھ رہگئے ہین اور انہین حضرت اسمعیلؑ کی اولاد اپنے دشمنون[۱] کے دروازونکی (آیت ۱۸) یعنے بیت المقدس کے وارث ہوئے اور اسی نسل سے زمین کی ساری امتین یعنے یہودی[۲] اور عیسائی و مسلمان برکت یعنے ایمان پاتے ہین ایک اور بات بھی غور کرنیکے لایق یہ ہے کہ زمانہ اسلام سے پیشتر اہل عرب مین دو قربانیان مقرر تہین ایک عتیرہ یعنے وہ قربانی جو ماہ رجب مین کیا کرتے تھے اور دوسر فرع یعنے پہلوٹھے بچے کا قربان کرنا (از بنا زنامہ مطبوعہ مشن پریس الہ آباد بحکم نارتھ انڈیا ٹرکٹ سوسائٹی ۱۸۶۸ع صفحہ ۲۹۰) پس اس فرع کی اصل وہی قربانی حضرت اسمعیلؑ کی ہے کیونکہ اہل عرب نسل اسمعیلؑ ہین اور یہ دستور انہون نے سنت آبائی سمجھ لیا ہوگا تاکہ آئندہ پشتونکے لیئے یہ بات یادگار چلی جاے کہ ہمارے آبا مین سے کوئی پہلوٹھا قربان ہونے کے وقت یون مورد افضال الٰہی ہوا تھا پس وہی سنت اہل عرب مین پشت در پشت جاری چلی آئی اور یہ نشان اسکا ہے کہ ضرور صرف حضرت اسمعیلؑ قربان ہونے گئے تھے

نہ یہ کہ حضرت اسحاقؑ پھر یہ کہ توریت کے اُس مقام مین کثرت سہو کا تو نشے
جنکا عیسائی علماء کو اقرار ہے (ہارن صاحب کا انٹروڈکشن جلد ۲ صفحہ ۳۱۴ مطبوعہ ۱۸۲۵ع) اسحاقؑ لکھدیا ہوگا اور یہ تو عام دستور تھا کہ توریت بغیر نقطونکے
لکھی جاتی تھی (لغت کتاب مقدّس صفحہ ۹ کالم ۱)
الغرض ان دونون بنی زادونمین سے جو کوئی اس قربانی کے لئے
مخصوص کیا گیا ہو ہمارا اسمین فخر ہے اگر حضرت اسحاقؑ علیہ السلام
قربانی ہونے گئے تھے تو وہ کیا دشمن تھے ہمارے نزدیک جیسے
حضرت اسمعیلؑ علیہ السلام ویسے ہی حضرت اسحاق علیہ السلام
جیسے محبت اور ادب ہمین حضرت اسمعیلؑ کا ہے ویسا ہی حضرت اسحاقؑ
کا وہ بھی خدا کے مقبول اور یہ بھی خدا کے مقبول تھے وہ بھی ہمارے
پیغمبر خدا صلعم کے اجداد مین تھے اور یہ بھی بلکہ جسطرح حضرت عیسیٰؑ کو
بوسیلۂ یوسف نجار نسل داؤدؑ مین لکھا ہے (متی ۱ باب) اگرچہ حضرت
عیسیٰؑ کو جو بے باپ پیدا تھے حضرت داؤدؑ سے قرابت تک نہ تھی چہ
جائے انکا بنیت اور نہ کسی کتاب سے ثابت ہے کہ حضرت مریمؑ نسل
داؤدؑ سے تھین کیونکہ وہ فرقہ ہی دوسرا تھا یعنے الیسابت کے رشتہ
دار تھین جو کہ حضرت ہارونؑ کی بیٹیون سے اور حضرت ذکریاؑ کاہن کی
بی بی تھین (لوقا ۱ باب ۵ و ۳۶) پس اس بیان سے اگر مین سچ
کہتا ہون تو اعمال ۲ باب ۳۰ مین جو حضرت عیسیٰؑ کو نسل داؤدؑ سے
لکھا ہے صریح غلط ہو گیا۔

پہر یہ کہ حضرت عیسیٰ نے آپ ہی نسل داؤد مین ہونے سے انکار
کیا ہے دیکہو متی ۲۲ باب ۴۵ پس جب داؤد اُسکو (یعنے مسیح کو)
خداوند کہتا ہے تو وہ اُسکا بیٹا کیونکر ٹہرا انتہی غرض اسطرح حضرت
رسول خدا صلعم کا نسب حضرت اسحاقؑ سے نہین بلکہ وہ تو حضرت
اسمعیلؑ کی دوسری ماں سے حقیقی بہائی تہے اور حقیقتاً حضرت رسولخدا
صلعم کے اجداد مین تہے اور اُسکی بابت اور بہی ثبوت ہین مگر اس
مختصر مین زیادہ گنجایش نہین ہے صرف فانڈر صاحب کا قول اختتام
دینے مباحثہ صفحہ ۴۹ چہاپہ اکبرآباد ۱۸۵۵ع یہان کافی ہوگا کہ لفظ بیٹا
عربی مین بن اور لفظ بہائی عربی مین اخ دونون زبان عبرانی مین
اور توریت کی بہتیری آیات مین خاص وعام دونون معنے سے آیا ہے
انتہی پس اسیطرح جیسے حضرت اسمعیلؑ ویسے ہی حضرت اسحاق دونو بلکہ
حضرت رسولخدا صلعم کے اجداد مین سمجہنا چاہئے پہر یہ کہ حضرت بی بی
ہاجرہ کو جو اہل کتاب لونڈی کہکر اُنکی اولاد کا رتبہ حضرت بی بی سارہ
کی اولاد کی برابر نہین سمجہتے یہ صریح تعصب ہے — (استثنا ۲۱ باب ۱۵
و ۱۶ و ۱۷ کو جو مین ابہی لکہ چکا ہون پہر پڑہنا چاہئے اسکے سوا توریت
مین کہین یہ نہین لکہا ہے کہ حضرت بی بی ہاجرہ کو کسینے مول لیا ہو
یا جہاد مین آئی ہون یا یہ کہ کسی نے کسی کے آگے کنیز کی یا غلامی کا اقرار
کیا ہوا اور یہی صورتین لونڈی غلام ہونے کی ہوتی ہین وہ نعوذباللہ
ایسی نہ تہین جیسے راحاب اور روت موابی اُمّ مواب کی نسل مین

جیسے حضرت لوطؑ کی بڑی بیٹی جنی تہی اور رحبعام بن سلیمانؑ کی ماں نعمہ عمونیہ جس عمون کی نسل جو حضرت لوطؑ کی چہوٹی بیٹی سے تہے (۲ تواریخ ۱۲ باب ۱۳ متی ۱ باب ۷) اور اوریا کی جورو بنت سبع

(۲ سموئیل ۱۱ باب ۲-۵) اور یہوداہ کی بہو تمر

(راحاب) یشوع ۲ باب ۱ (دختران حضرت لوطؑ) پیدایش ۱۹ باب ۳۰-۳۶ و ۳۷ (تمر) پیدایش ۳۸ باب ۱۸ (روت) کتاب روت ۱ باب ۴-۱ اور ۴ باب ۱۳- اور یہ سب عیسائی عقیدے کے بموجب حضرت عیسیٰؑ کے بلکہ بعضے انہین سے حضرت داؤدؑ کی پردادیان انجیل مین لکہی ہین (دیکہو متی ۱ باب) پس اگر یہ بیان درست ہو تو حضرت اسمٰعیلؑ کا تو کیا ذکر حضرت عیسیٰؑ اور حضرت داؤدؑ اور حضرت سلیمانؑ بلکہ تمام انبیاء بنی یہوداہ سے کسقدر بلند تر سمجہنا چاہیئے

اہل مصر میں یہ ایک خاص رسم تہی کہ جب ایک بیوی کو وفادار اور نیک جانتے تو اسکو درجہ بڑی بیوی کا دیتے تہے (اگرچہ وہ لونڈی ہوتی) جسوقت وہ ایسا لونڈی سے نکاح کرتے تہے اولاد اسکی برابر اولاد نکاحی بیوی سے متصور تہی اور قوانین مین حیثیت کی نسبت کچہ فرق نہ تہا وہ لونڈی کی اولاد برابر حق حصہ لینے کا باپ کے مال سے رکہتے تہے لیکن اولاد کیچنی (یعنے رنڈی) کی بالکل اس حق سے خارج تہی از سیر الاسلام صفحہ ۳۲۰ باب ۵ ترجمہ پتیمبر

مصریون مین پوجاری کے سوا اور لوگون کو کئی نکاح کرنے کی عام

اجازت تہی اور عورت لونڈی ہو یا ہو اُسکی اولاد صحیح النسب اور
آزاد سمجھی جاتی تہی یعنے لونڈی غلام نہ سمجھے جاتے تہے انتہی (از
قدیم تاریخ مصر مولفہ رولن صاحب ترجمہ سین ٹیفک سوسائٹی اور
مطبوعہ الہ آباد گورنمنٹ پریس سنہ ۱۸۶۴ع صفحہ ۱۴۱ نمبر ۱) پہر یہ کہ حضرت
یعقوب ع کی اولاد دو بیبیون اور دو لونڈیون سے تہی (پیدایش
۳۵ باب ۲۵ سے ۲۶ تک) اور سب بارہون فرقے بنی اسرائیل کے انہین
کی نسل سے ہین پس جو فرقے کہ دونون لونڈیون یعنے بلہاہ سے
دان اور نفتالی اور زلفہ سے جد اور آشر تہے ان چارون فرقون
کو کوئی لونڈی بچے ہونے کے سبب اور اسرائیلی فرقون سے کچھ
کم نہین سمجہتا ہے

اور توریت کی بہتیری آیات میں خاص [illegible]

انتہی [illegible]

قطع نظر ان باتون کے ربیون کی روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت
بی بی ہاجرہ فرعون کی بیٹی تہین اور اُسنے اُنہین حضرت ابراہیم ع کی کرامت
اور عظمت دیکھکر دیا تہا دیکھو کتاب بریشیت ربا ہ ۔ ۱۵ ربی شلوموسحا
نے پیدایش ۱۶ باب کی تفسیر اسطرح لکہی ہے کہ وہ فرعون کی بیٹی تہین جب
دیکہا اُن کرامات کو جو بوجہ سارہ واقع ہوئین تو کہا بہتر ہے کہ رہی
میری بیٹی اُسکے گہر مین خادمہ ہو کر اس سے کہ ہو دوسرے کے
گہر مین ملکہ انتہی چنانچہ اُس تفسیر کی اصل عبارت عبری یہ ہے
بَت پَرعُو ہَیتاہ کشرا نِسیم شِنَعسُو لِسارَہ اَمَر مُوطاب شِتّہا بِتّی
شِفحَہ بِبَیت زِہ وِلُو گبیرَہ بِبَیت اَخیر

پہر یہ کہ حضرت بی بی قطورہ جو کہ حضرت ابراہیم کی تیسری زوجہ تہین اور جنہین توریت مین لونڈی نہین لکہاہے اُنکی اولاد کے واسطے کہین توریت مین یہ بزرگی نہین ہے کہ خدا اُسکے ساتھ تہا مگر حضرت بی بی ہاجرہ کے واسطے یہ آیت توریت مین موجود ہے (پیدایش ۲۱ باب ۲۰) پس جب خدا نے حضرت اسمعیل کو یہ مرتبہ بخشا کہ جسطرح بارہ فرقے حضرت اسحاق کی اولاد مین اسیطرح حضرت اسمعیل کی اولاد مین قایم کئے (پیدایش ۱۷ باب ۲۰ اور ۲۵ باب ۱۳-۱۷) یہ اپنی اُلّتون کے بارہ رئیس ہین (پیدایش ۲۵ باب ۱۶) اور آخر کو وہ ملک جسکا وعدہ بار بار حضرت ابراہیم سے فرمایا تہا (پیدایش ۱۷ باب ۸ اور ۱۵ باب ۱۸-۲۱) وہ حضرت اسمعیل کی اولاد کو بخشا اور وہ مقدس مقام جہان قربانی گذرانتے حضرت ابراہیم لگئے تہے حضرت اسمعیل کی اولاد کا معبد ٹہرایا تو خدا کے انتظام مین کسے دم مارنے کی مجال ہے پس جانو کہ جو ایمانوالے ہین وہی ابراہیم کے فرزند ہین (گلتیون کا ۳ باب ۷) پہر اگر حضرت بی بی ہاجرہ کا لونڈی ہونا مانع عظمت ہے تو یہودی لوگ جو حضرت عیسیٰ کے آبا و اجداد تہے بار بار جو بت پرستون وغیرہ کی غلامی مین رہے اسکا کیا جواب ہے چنانچہ مفتاح الکتاب صفحہ ۲۲۴ و ۲۲۵ مین سے بعض مقام یہان نقل کئے جاتے ہین قولہ اسرائیلیونکا پہلے بار کوشن رسیتیم کی غلامی مین پڑنا (قاضیونکا ۳ باب ۸-۱۰) اُنکا دوسرے بار عجلون شاہ موآب کی غلامی مین آنا (قاضیونکا ۳ باب ۱۲-۳۰) تیسری بار اُنکا فلسطیونکا غلام بننا (قاضیونکا ۳ باب ۳۱)

چوتہی بار اُنکا کنعان کے ایک زور آور بادشاہ یبین کے جو حسور مین سلطنت کرتا تہا غلامی مین پڑنا (قاضیونکا ۴ باب ۱-۳) پانچوین بار اسرائیلیونکا مدیانیون کی غلامی کرنا (قاضیونکا ۶ باب ۱-۱۰) اسرائیلیونکا چہٹوین بار فلسطیون اور امونیونکی غلامی مین پڑنا (قاضیونکا ۱۱ و ۱۲ باب ۸) اسرائیلیونکا بُت پرستی کے باعث ساتوین بار غلامی مین پڑنا (قاضیونکا ۱۳ باب ۱) اسکے سوا کبہی بابل والون (۲ تواریخ ۳۶ باب ۲۰) اور کبہی مصریون (کیفیت نامہ ترجمہ پادری اسٹر صاحب مطبوعہ الہ آباد ۱۸۶۷ع صفحہ ۲۲۶ شروع باب ۱۸) اور کبہی اسوریون (کیفیت نامہ ایضاً صفحہ ۲۰۷ شروع حصہ ۲) اور کبہی رومیون کے ہاتہ بار بار وہ پشت در پشت بکتے اور غلام بنتے رہے یہانتک کہ دنیا کی کوئی قوم سوا حبشی غلامونکے یہودیون کی طرح ہرگز پشت در پشت بار بار بکتے نہین رہے۔

پہر یہ کہ حضرات حواریون اکثر نفتالی فرقے کے تہے لغت کتاب مقدس مطبوعہ ۱۸۷۵ع صفحہ ۳۳۲ مین ہے کہ بابل کی اسیری کے بعد نفتالی کا ملک پہر بسایا گیا تب اُسطرحکے بیدین اُسمین رہنے لگے یہانتک کہ مسیح کے آنیکے وقت کامل تاریکی سب پر چہاگئی اُسکے وہان رہنے سے اور اُنہین سے اپنے رسولون کو چننے سے انجیل کے سب پڑہنے والے جانتے کہ کیا فرق آگیا تہا حالانکہ یہ فرقہ نفتالی حضرت یعقوبؑ کے اُس بیٹے کی اولاد ہے جو حضرت راحیل کی لونڈی بلہا سے پیدا ہوا اور جسکا نام نفتالی تہا علاوہ اسکے حضرت حواریون مین سے سب اسرائیلی ہی نہتے دیکہو متی ۱۰ باب ۴

سلہ یہ بھی امون کی نسل ہین جیسے حضرت لوطؑ کی چھوٹی

شمعون کنعانی انتہی

اسکے سوا ماسٹر رامچندر عیسائی نے اپنی کتاب مسیح الدجال مطبوعہ سنہ ۱۸۶۳ع
صفحہ ۹۸ مین یہودیونکے عقیدہ کا ذکر کیا ہے یعنے یہودی سمجھتے ہین کہ یہ امر
کوئی بڑی بات نہین ہے کہ یہ محمدؐ قوم امی یعنے قوم بت پرست عربونسے
ہے نہ ہماری قوم بنی اسرائیل سے کیونکہ ہم لوگونمین بہت سے ایسے
بہی ہین کہ وہ اصل مین بت پرستون سے تہے انتہی

پہر یہ کہ حضرت ایوبؑ انبیاے بنی اسرائیل مین سے نتہے بلکہ ابراہیم سے
بہت پیشتر تہے مفتاح الکتاب صفحہ ۱۲۵ مین ہے کہ ایوب کی کتاب سنہ مسیح سے دو ہزار ایکسو اسی ۲۱۸۰
انتہی دو ہزار ایکسو تیس ۲۱۳۰ برس پیشتر تصنیف ہوئی انتہی لغت کتاب
مقدس صفحہ ۷۵ مین ہے کہ عوص ایوب کے رہنے کا مقام تہا انتہی -
طامس اسکاٹ کی تفسیر انگریزی مین ہے کہ ایوب رہنے والا زمین
عوض کا تہا اور زمین عوض معلوم ہوتا ہے کہ ملک عرب کا ایک ضلع تہا انتہی یہانسے
ظاہر ہے کہ نبوت خاندان اسرائیل پر منحصر نہین ہے اور دلایل نبوت
حضرت ایوب کے یہ ہین کہ کتاب ایوب الہامی نوشتون مین شامل ہے اور
بقول طامس اسکاٹ مفسرہ انگریزی کتاب ایوب کا جو عربی مین تہی
حضرت موسٰی نے عبرانی مین ترجمہ کیا تہا اور کتاب حزقیل ۱۴ باب ۱۴
و ۲۰ مین دو جگہ نوحؑ و دانیالؑ و ایوب کی فضیلت مذکور ہے - پس اگر
یہ سارا بیان صحیح نکلے تو وہ برکت کا وعدہ جو پیدایش ۲۲ باب ۱۸ مین
مرقوم ہے اولاد ابراہیمؑ مین ہمارے پیغمبر محمد مصطفیٰ صلعم کی نسبت سمجہنا

پیدایش ۱۵ باب ... ساتہ کنعانیون کے جا بسا انتہی اور مقدس کتاب کا احوال صفحہ ۲۴۸ مین حضرت ابراہیم ... پیدایش سے ۱۹۹۶ قبل مسیح کے لکہے ہین

چاہیئے کیونکہ نصاری درحقیقت نسل ابراہیمؑ نہین ہین بلکہ حضرت یافث
بن نوحؑ سے یہ اپنا سلسلہ ملاتے ہین اور یہودی تو اب آپ ہی برکت
پانے کے محتاج ہین صرف اولاد اسمعیلؑ آج دنیا مین ساری قومونکے
برکت پانے کا وسیلہ ہوگئی ہے اور یہ مسلمان ہین جو حضرت ابراہیمؑ کا
عقیدہ توحید اور اتباع سنّت ابراہیمؑ رکھتے اور اپنے مذہب کو مذہب
حنیف کہتے ہین فَاتَّبِعُوا مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا (آل عمران ع ۱۰) ۵۲
اور سب سے ضروری مسئلہ یہ حل ہوگیا کہ یہود و نصارا مین قربانی کا
دستور ترک ہو جانے اور مسلمانونمین اسکا رواج باقی رہنے سے اچھی طرح
ثابت ہوگیا کہ بسبب قربانی حضرت اسمعیلؑ کے مسلمان ہی خدا کے حضور
اس خدمت کے مستحق ٹھیرے اور سب کو معلوم ہوگیا کہ حضرت اسمعیلؑ
قربان ہونے گئے تھے تب خدا نے مسلمانونمین اسے ابدی میراث اور
رسم دایمی ٹھرا دیا اور یہود و نصاری اس سے صریح باز رہے۔

پھر مقدس کتاب کا احوال باب ۱۵ و ۱۶۔ اور پیدائش ۳۷ باب ۲۸
مین لکھا ہے کہ حضرت یوسفؑ کو اُنکے بھائیونکے ہاتھ سے اسمعیلی قافلہ
بیس روپیہ دیکر مول لیا تھا انتہی پس بنی اسرائیل کی غلامی کی بنیاد
اور شروع حضرت اسمعیلؑ ہی کی اولاد کے ہاتھ سے ہوا اور اس سے
بڑھکر یہ کہ حضرت یوسفؑ کو اسمعیلی قافلہ نے مول لیا اور حضرت یوسفؑ
کے آگے مصر مین اُنکے سب بھائی غلام بنے تھے چنانچہ حضرت یوسفؑ
کے خواب کی یہی تعبیر تھی (پیدایش ۳۷ باب ۱۰) دوسرے یہ کہ

پیدایش ۴۲ باب ۱۰ مین حضرت یوسفؑ کے حضور اُنکے سب بھائیونکا
قول یہ لکھا ہے اے خداوند تیرے غلام خورش مول لینے آئے ہین
انتہیٰ یہ اُسوقت کا ذکر ہے کہ جب ملک کنعان مین قحط پڑا اور وہ سب
مصر مین یوسفؑ کے پاس غلہ مول لینے گئے تھے اور اسیطرح پیدایش
۴۴ باب ۱۳- اور ۴۴ باب ۱۶ و ۱۷ مین بھائیون نے حضرت یوسفؑ
کے آگے غلامی کا اقرار کیا تھا پس اس حساب سے تمام بنی اسرائیل
حضرت یوسفؑ کے غلام اور اولاد اسمعیل کے غلام در غلام ٹھہرتے
ہین شاید یہ سب سزا اللہ جلشانہ کی طرف سے اسواسطے ہوا کہ
یہودی لوگ حضرت بی بی ہاجرہ کو حقارت کی راہ سے لونڈی کہتے
تھے اب دیکھئے کہ تمام دنیا مین ایسی کوئی قوم نہ سُنی ہوگی کہ جسکی
ابتدا سے پشت در پشت غلامی ہی مین گزرتی رہی وہ یہود ہین اگرچہ
حبشی قوم غلامی کے لئے خاص ہے مگر یہودیون کی طرح تمام قوم
کی قوم بار بار غلام نہین بنی اور ایسی قوم بھی دنیا مین نہ سنی
ہوگی جو ہمیشہ سے غلامی کا تو کیا ذکر ہے کبھی کسی کے ماتحت حکومت
بھی نہین ہوے اور وہ اہل عرب ہین (دیکھو رسالہ کشف الآثار
فی قصص انبیاء بنی اسرائیل تصنیف پادری مرک صاحب چھاپہ
اڈن برگ ۱۸۴۶ع صفحہ ۳۴ ا باب ۱۲) چنانچہ قولہ فی الواقع ان
قبایل اولاد اسمعیل میباشند وگبّون تاریخ نویس نیز ہر چند سعی کرد
کہ حق آنقول را (یعنے آزادے عرب بموجب کتاب اوّل توریت

۱۷ باب ۱۲) رو نماید لیکن آخر الامر اقرار کرد که باوجود اینکه بعضے از
قبائل عرب در زیر دست سلطنت قوم دیگر گاہے افتادہ باشند لیکن
کل عرب ہرگز مغلوب نشدہ اند و دیگر کہ قدرت لشکرہاے سسسطرس
(یعنے سیبساسطرس) بادشاہ ذوی القدر مصر و کمبیسیس و بادشاہ مجلل
ایران و پمپی و تراجن کہ یکے سردار مظفر و دیگر امپراطور بزرگ اہل
روم بودہ پس لشکرہا تمامی قبایل عرب را نتوانستند مغلوب سازند
و باوجود آنکہ بعضے از طوائف عرب بزیر سلطنت دیگرا افتادہ لیکن قول
مقدس در باب آزادگی ایشان حق شدہ بحدیکہ در ایام قدیم و تازہ
در بارہ استقلال عرب مثال گردید حالت آزادی کہ قبایل مذکور
الحال دارند دلیل شدہ کہ آن قوم ہرگز مغلوب نگشتہ اند انتہی
گاڈفری ہیگنس صاحب اپنی کتاب کی دفعہ ۲ ۵ مین لکھتے ہین کہ
اگر کلام برحق الہی مین مجکو کچھ اور تعلیم نہوئی ہوتی تو مین اکثر یہی خیال
کرتا کہ انصاف کے ساتھ مکافات صرف اہل عرب ہی کی قسمت مین
ہوئی جو اولاد حضرت اسمعیل کے ہین اور قسمت مین یہودیون سے
بمراتب اعلیٰ ہین کیونکہ یقیناً کوئی ترجیح نہ ہیگا ان لوگونکی تقدیر دنیا و
کو جنپر ابتک خدا کی مہر رہی قسمت پر جنگلی اور خود مختار اور بلند حوصلہ
اور مہمان پرور قومون ملک عرب کی جو کبھی مفتوح نہین ہوا اسمعیل
کی اولاد ڈنکے نام سے کل دنیا کو لرزہ آتا تہا اور انکے ہتیار دن کو
سجدہ کرتے تہے مگر انہون سنے نہ کبہی سجدہ کیا اور نہ لرزے اور مجکو

امید ہے کہ وہ کبھی نکرینگے — اب دونون کی تقدیر اور اُنکے
خاندان کا حال جانکر مین خارج کیا ہوا اسمعیل ہوا چاہتا ہون
شناز پروردہ اسحاق جو مورث اعلیٰ اُن لوگون کے ہین جنپر خدا
کی مُہر ہے (حمایۃ الاسلام مطبوعہ بریلی ۱۸۷۳ع صفحہ ۳۶ و ۳۷ و ۳ فقرہ
۴۵ ترجمہ اپالوجی مصنفہ گاڈفری ہگنس صاحب مطبوعہ لندن ۱۸۲۹ع
اگرچہ برہما والون وغیرہ کو بہی اپنی آزادی کی بابت بہی شیخی
ہے لیکن ملک عرب کی طرح دنیا کے بڑے بڑے الوالعزم بادشاہون
نے کبھی برہما وغیرہ پر فوج کشی نہین کی تہی اور تواریخ چین مصنفہ
جیمس کاکرن صاحب مطبوعہ ۱۸۶۵ع جلد ۲ دفتر ا باب ۷ صفحہ ۱۴۲ مین
لکہا ہے کہ ۱۷۶۶ع اور ۷۰ع کے درمیان فغفور چین کی فوج نے برہما
کے تخت گاہ کو جو اُسوقت ناکو دانگ کا شہر تہا فتح کیا تہا انتہی اور اہل
انگلستان نے برہما کا بہت سا ملک رنگون وغیرہ تک فتح کرکے اپنے
قبضہ مین کرلیا ہے اور رزیڈنٹ انگریزی اور اہل تجارت فرانس
وغیرہ برہما مین موجود ہین مگر عرب مین کسی غیر کو مطلق دخل نہین ہے
پہر کتاب مقدس کتاب کا احوال ۹ باب مین لکہا ہے قولہ یہ وہی
اسمعیل ہے جس سے بارہ رئیس پیدا ہوئے اُسکی اولاد آجتک
اسمعیلی کہلاتی ہے اور اُسکے فرقون سے عربی و ترکی ہین (یعنی
عرب و ترک لوگ) تمت کلامہ اسی سبب سے یروشلم پہلے عربون کے
اختیار مین رہا بعد اُسکے ترکون کے اختیار مین ہوا چنانچہ ابتک ہے

غرضکہ یہ وہی مقام ہے جہاں توریت کی بموجب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو قربانی کرنا چاہا تہا اُسکے بعد حضرت یعقوب نے اسی سرزمین پر خواب مین ایک سیڑہی زمین سے آسمان تک دیکھی کہ فرشتے اُسپر چڑہتے اور اوترتے ہین اور خدا نے حضرت یعقوب سے باتین کین تب حضرت یعقوب ع نے اُٹہکر کہا کہ یہ کیا ہی مقدس مقام ہے سچ مچ خدا کا گہر اور آسمان کا آستانہ ہے اور نشان کا پتہر نصب کر کے اُسکا نام بیت ایل رکہا یعنے خدا کا گہر (مقدس کتاب کا احوال ۱۴ باب اور پیدایش ۲۸ باب ۱۰-۲۲) اس سے پیشتر اُسکا نام لوز تہا دینی و دنیوی تاریخ صفحہ ۸۶

بعد اُسکے حضرت موسیٰ نے جب کوہ طور پر شریعت پائی تب بموجب حکم الہی بیابانین بنی اسرائیل کو جو کہ چہہ لاکہہ مرد ہتیار بند تہے اور اس حساب سے تیس ۳۰ لاکہہ سب مرد و عورت اور بچے تہے (مقدس کتاب کا احوال ۳۲ باب خروج ۱۲ باب ۳۷ م اور دینی و دنیوی تاریخ صفحہ ۱۰۹ مین ہے کہ تخمیناً پچاس لاکہہ ہونگے ان سب کو اکہٹا کر کے ایک خیمہ عبادت بنایا کہ وہ خیمہ جماعت بہی کہلاتا تہا (خروج ۳۱ باب ۷ اور ۲۳ باب اعمال ۷ باب ۴۴) اور سب بنی اسرائیل کے لئے دستورات عبادت مقرر کئے اور حضرت ہارون اور اُنکی اولاد کہانت یعنے امامت کے واسطے مقرر ہوئی مفتاح الکتاب صفحہ ۵۰ مین لکہا ہے اسرائیلیونکے درمیان سردار

کاہن سب کاہنوںمین پہلا درجہ رکھتا تھا اسلیئے کہ وہ ساری قوم کا
خدا کے حضور اُنکی طرف سے قربانی گزرانکر شفیع سمجھا جاتا تھا ہیکل
کیخدمت کا عہدہ پشت در پشت ہارونکی اولادمین رہا اورانہین
کا پہلوٹھونکا پہلوٹھا اگر اُسمین کوئی شرعی عیب نہوتا ہمیشہ کاہن
ہوجاتا تھا وہ اس کام پر بڑی سنجیدگی اور شان وشوکت کے
ساتھ مخصوص کیا جاتا اور ہر روز قربانی کے وقت عمدہ اور چکدار
پوشاک پہنکر حاضر ہوتا تھا (یہودیونمین چکدار یعنے روپہلا لباس مرد
کو جائز اور سونہلا نا جائز تھا) خصوصاً کفارہ کے دن وہ ایک سینہ بند
قیمتی کو جسکی چپراس کے جواہرات مین اسرائیل کے بارہ فرقونکے نام
کندہ تھے اسلئے باندہتا تاکہ پاکترین مکانمین داخل ہونے کے وقت اسکو
دیکہکر تمام قوم کو خدا کے حضور یاد کرے ــ

یہودیونمین عام کاہن بھی ہارون کی نسل مین سے ہوتے تھے وہ چوبیس
صفونپر منقسم تھے اور ہر ایک صف والے اپنی اپنی باری پر ہفتہ بھر ہیکل
مین خدمت کرتے تھے از مفتاح الکتاب صفحہ ۵۰

پھر مفتاح الکتاب صفحہ ۱۵ مین لکھا ہے کہ باقی بنی لیوی جو ہارونکی
نسل سے نہ تھے وہ عہدہ کے باب مین (اگرچہ کیسے ہی ذی لیاقت ہوتے
مگر) کاہنوں سے کمتر درجہ رکھتے تھے اور بیت المقدس (یا خیمہ جماعت)
کی متفرق خدمتونمین کاہنونکے مددگار رہتے ان زیر حکمونمین حضرت موسیٰ
کی اولاد بھی شامل تھی جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اُسنے (یعنے حضرت

موسیٰ سے) جو صد مندی کی راہ سے نہین بلکہ خدا کے حکم کیمطابق
یہی انتظام ٹہرایا انتہی

یہ طور ہمارے پیغمبر صلعم سے کمال مطابقت رکہتا ہے چنانچہ حضرات خلفاے
راشدین رضی اللہ عنہم کے حال سے اسکا ثبوت ظاہر ہے

پہر مفتاح الکتاب صفحہ ٢٥ و ٣٥ مین لکہا ہے کہ عبرانی لوگونین مہینونکا
انگریزونکے طور پر شمسی نہین مگر قمری شمار ہوتا تہا چنانچہ اُنکے مہینے ٢٩ و
٣٠ دنکے ہوتے تہے انتہی

یہ دستور بہی صرف اسلامی دستور سے مطابقت رکہتا ہے چنانچہ سنہ
ہجری پر لحاظ کرنے سے معلوم ہو سکتا ہے

یہودی مصری اسوری ویسی ہی چادر اوڑہتے تہے جیسا کہ اندنون
ہندوستانکے لوگ کام مین لاتے ہین ان دنون ہندوستان کے
لوگ سے مراد مسلمان) پہلے جیسے کہ وہ جولاہے کے ہاتہ سے آتین
یعنے بغیر سلائی اور گوٹ کے یہ دستور خدا کو پسند ہوا اور اُسنے حکم
دیا کہ یہودی جہالر پر آسمانی رنگ کا ڈورا لگاوین۔ اُنہون نے
ٹہرایا کہ خدا کی شریعت مین ٦١٣۔ احکام ہین اسلیے ضرور ہے کہ ہمارے
دامن مین اتنے ہی ڈورے موڑے جاوین (لغت کتاب مقدس صفحہ ١٢٥
دنکا شروع یہودی قوم سورجکے ڈوبنے سے حساب کرتے تہے (پیدایش
اباب ٥ و ٨۔ احبار ٢٣ باب ٣٢) رات کا اول درجہ اس بات کی
یادگاری مین ہوا ہوگا کہ پیدایش کے وقت اندہیرا روشنی سے پہلا تہا

عشرہ اول

(پیدایش ا باب ۱۴) چنانچہ اُنہوں نے یون فیصلہ کیا کہ سبت سورج کے
ڈوبنے اور تین تارونکے نکلنے کے درمیان شروع ہوتا ہے انتہی
(لغت کتاب مقدس صفحہ ۱۳) یہ دستور بہی اسلامی دستور کے مطابق ہے
کہ چاند دیکہکر ماہ رمضان شروع اور چاند دیکہکر ماہ رمضان ختم ہوجاتا ہے
(رومن تواریخ کلیسیا حصہ اول صفحہ ۵۸ مین لکہا ہے جب لاوی کا
فرقہ خیمہ مقدس مین خدا کی خدمت پر مخصوص ہوا تو یوسف کا فرقہ
اُسکے دو بیٹون یعنے افرائیم اور منسی کے فرقون پر تقسیم ہوا (حضرت
یعقوب نے پہلے ہی حضرت یوسف سے فرمایا تہا کہ افرائیم اور منسی
میرے بیٹے ہین دیکہو پیدایش ۴۸ باب ۵) اور یون لاویونکے سوا
بارہ فرقے بحال رہے اور ہر ایک فرقہ کا ایک ایک سردار یا شاہزادہ
تہا پہر ایک ایک فرقے مین الگ الگ خاندان تہے جو کسی سبب سے
مشہور تہے چنانچہ موسیٰ کے وقت مین ایسے اُنسٹھ ۵۹ خاندان تہے اور
اُنکے بہی جدے جدے سردار تہے پہر موسیٰ نے ساری قوم کو دس دس
اور پچاس اور سو سو اور ہزار کی جماعتون پر تقسیم کرکے ہر ایک کے اوپر
قاضی مقرر کیا جو مقدمہ دس والا قاضی فیصلہ نہین کرسکتا اُسکو
وہ پچاس والے کے پاس بہیجدیتا تہا اور یہ سو والے کے پاس علی ہذا القیاس
علاوہ اسکے نسب نویسون کا ایک عہدہ تہا پہر کمپو اور کوچ کا قواعد
جنگ کیطور پر ہر ایک بات مین بندوبست تہا چنانچہ جب خیمہ عبادت
کے اوپر سے بادل اُٹہکر آگے چلتا اُسوقت کاہنونکے نرسنگہے بجائی جاتی

اور یہوداہ اور اشکار اور زبلون کے فرقے جنکا کمپو پورب سمت کو تہا اپنا جہنڈا جسکے پہریرے پر یہوداہ کے شیر ببر کی تصویر بنی ہوئی تہی اُٹہاکے آگے آگے جاتے تہے تُرہی کی دوسری آواز پر روبن اور شمعون اور جد کے فرقے جنکا کمپو دکہن سمت کو تہا چلتے اُنکے پیچہے لاوی کا فرقہ خیمہ مقدس کا سرانجام جو سارے فرقوں کے بیچون بیچ استادہ تہا اُٹہاکر روانہ ہوتے تُرہی کی تیسری آواز پر افرائیم اور منسّی اور بنیامین پچہم سمت سے بڑہ جاتی چوتہی آواز پر دان اور آشر اور نفتالی اُتر طرف سے کوچ کرتے انتہی

پہر لکہا ہے کہ خدا نے اپنی عبادت اور بادشاہی شان و شوکت کے لئے جو ایک عظیم الشان خیمہ بنانے کا موسیٰ کو حکم دیا تہا اور بڑی تکلف کے ساتہ اُسکا پورا نقشہ بیان کیا خیمہ مذکور مین تین مکان تہے اندرونی مکان مین جو قدس الاقداس یا پاکترین کہلاتا ایک سونے کا تخت کہڑا تہا اور اُسکے نیچے ایک سونے کا صندوق جسمین دس حکمونکی دو تختیان دہری تہین لیکن تخت نشین کوئی نہین نظر آیا کہ جس سے بہودیونپر واضح ہو کہ انکا معبود اور بادشاہ غیر محسوس اور نادیدنی اور روحانی ہے مگر جو بادل کوہ بالا کوچ کرتے وقت جماعت کے آگے آگے چلا جب جماعت کسی جگہ مقیم ہوئے تو وہ قدس الاقداس کے اوپر ٹہہر گیا انتہی (از طلوع آفتاب صداقت نارتہ انڈیا ٹرکٹ سوسائٹی کیطرف سے مطبوعہ مرزاپور ۱۸۶۰ع باہتمام پادری ایم اے شیرنگ صاحب صفحہ ۱۲۱)

اور روس تواریخ کلیسیا حصہ ۱ صفحہ ۵۶) واضح ہو کہ یہ سوسائٹی وہ
مجلس علماء تثلیث پرست کی ہے جسمین بڑے بڑے علماء دین نصاری
اپنے مذہب کی ہر دینی کتاب کو خوب جانچکر اجازت چھاپنے جانیکی
دیتے ہین اور دوسری کتاب یعنے تواریخ کلیسیا ایک جماعت علماء
نصارا کی تصنیف اور مشہور پادری میتھر صاحب کے اہتمام سے
چھاپی گئی پس ان دونون کتابونمین خدا کے غیر محسوس اور
نادیدنی اور روحانی ہونے کا صاف اقرار ہے اب حضرت عیسیٰؑ
جو تینتیس برس دنیا مین رہے جنہین سب یہودیون نے دیکھا اور
گرفتار بھی کیا کیونکر خدا ٹھہر سکتے ہین اور واقعی یہ کہ کوئی خدا نہین
مگر ایک (اول قرنتیون ۸ باب ۴) بقا فقط اسی کو ہے وہ اس
نور مین رہتا ہے جس تک کوئی پہنچ نہین سکتا اور اُسے کسی انسان نے
نہ دیکھا اور نہ دیکھ سکتا ہے (اول طمطاؤس ۶ باب ۱۶) چنانچہ
حق تعالی فرماتا ہے تو میرا چہرہ دیکھ نہین سکتا اسلیئے کہ کوئی
انسان نہین کہ مجھے دیکھے اور جیتا رہے (خروج ۳۳ باب ۲۰) اگر
کوئی کہے کہ خروج ۲۴ باب ۱۱ مین لکھا ہے کہ اُنہون نے خدا کا مشاہدہ
کیا اور کھایا اور پیا اتنہی تو اسکا جواب یہ ہے کہ اسکے بعد خروج
۳۳ باب ۲۰ مین خدا نے موسیٰ سے فرمایا کہ تو میرا چہرہ دیکھ نہین سکتا
الخ پس اعتبار اسی پچھلی بات کا ہے اگر پیشتر خدا کو اُنہون نے دیکھا
ہوتا تو نہ موسیٰؑ خدا کے دیکھنے کا سوال کرتے (خروج ۳۳ باب ۱۸)

اور نہ خدا آنکھ سے کبھی نظر آتی فرماتا دوسرے یہ کہ خدا روح ہے (یوحنا
۴ باب ۲۴) اور روح کو کوئی دیکھہ نہیں سکتا تیسرے خروج
۲۴ باب ۱۱ کے اسی فقرہ کی تفسیر میں ترگوم یعنے تفسیر رشی مین
لکھا ہے۔ ہائیو مستکلین بوہلیب کاس بیتوخ اخیلہ وشتییہ کالخ
پیدائش تخوما یعنے تہے دیکہتے اسکو بڑے دل سے کہانے اور پینے
کے زور سے جیساکہ تخوما کی تحقیق مین آیا ہے یعنے بسبب اس خدا
کی طاقت کے جو انہین دی گئی اپنے دل کی آنکہون سے دیکہتے تہے
نہ یہ کہ جسم کی آنکہون سے جیساکہ تخوما نے بہی تحقیق کیا ہے (از ترگوم
رشی جلد ۲ مطبوعہ واوین باب ۴۹ پیدائش عالم) پس خدا ایک ہے
اور خدا اور آدمیونکے بیچ ایک آدمی درمیانی ہے وہ یسوع مسیح ہے
(اول طمطاؤس ۲ باب ۵)

غرض یہ ابر جو خیمہ مقدس پر سایہ کئے رہتا عبرانیین اسے شکینہ
(جسکا معرب سکینہ) کہتے تہے اور یہی خدا کی خاص حضوری کا نشان
تہا مگر نہ یہ کہ خدا انکا ہر طور پر حاضر رہتا اور اس ساری جماعت کو
خدا نے اپنی عجیب قدرت سے چالیس برس بیابان مین ملک کنعان
پہونچنے تک آسمانی روٹی یعنے من صبح کو جو ایک قسم کی شبنم تہی
اور سلوے یعنے بٹیر شام کو کہلا کر پرورش کیا (خروج ۱۶ باب ۱۲)
مگر گنتی ۱۱ باب سے ظاہر ہے کہ سلوے صرف ایک مہینے تک بنی اسرائیل
نے کہائی تہی (لغت کتاب مقدس صفحہ ۲۸۱ مین ہے کہ روز روز انہون

حصہ اول

من دیا گیا اور بعضے ایام مین گوشت بھی انتہی یہان سے وہ اعتراض
رفع ہو گیا جو ہدایت المسلمین صفحہ ۱۵۳ مین لن نصبر علی طعام واحد
پر کر کے لکھا ہے کہ کہانے دو تھے من وسلوی

دینی و دنیوی تاریخ مصنفہ پادری اگسٹس براڈ ہیڈ صاحب مطبوعہ
مشن پریس الہ آباد سنہ ۱۸۷۶ع صفحہ ۱۱۴ مین ہے کہ مسکن (یعنے خیمہ جماعت)
معہ اسکے سامان کے اُس کامل ڈول کے مطابق جو خدا نے پہاڑ
پر موسیٰ کو بتلایا بنایا گیا انتہی ۔

الحاصل یہ خیمہ جماعت بیابان مین بنایا گیا لیکن خدا نے حضرت موسیٰ جنکے باپ
کا نام عمران اور ما کا نام یوکبد تھا (لغت کتاب مقدس صفحہ ۲۱۷) سے فرمایا کہ
جب تم اُس وعدہ کے ملک یعنے کنعان مین جسکا وعدہ مینے تم سے
کیا ہے پہونچ جاؤ تو تم اُسی مقام پر میرے حضور قربانی گزرانیو کہ جسجگہ
کو مین نے پسند کیا ہے (استثنا ۱۲ باب ۵ و ۱۱) اور بار بار اسکی بابت
تاکید فرمائی چنانچہ استثنا ۱۲ باب ۱۴ مین ہے اُس ہی جگہ جسے خداوند
تمہارے فرقوں مین سے ایک مین پسند فرماوے گا تو اپنے چڑھاوے وہان گزرانیو
اور سب کچھ جو مین تجھے حکم کرتا ہون وہین کیجیو اور استثنا ۱۲ باب ۱۸ مین
تو اور تیرے بیٹے اور بیٹی اور تیرے غلام اور لونڈی اور لاوی جو
تیرے دروازوں مین ہے واجب ہے کہ اُن چیزونکو خداوند اپنے خدا کے آگے
اُس مکان مین جسے خداوند تیرا خدا پسند فرماوے کہا ئیو اور خروج ۱۵ باب ۱۷ مین
موسیٰ نے خداوند کی حمد وثنا مین فرمایا کہ تو اُنہیں لاوے گا اور

تقسیم کر دیا تو
فرقہ یہوداہ
اور بنی بنیامین
کی میراث
مین آیا تھا

اور اُنہیں اپنی میراث کے کوہ پر درخت کیطرح لگاویگا اُسجگہ پر جو خداوند
تو نے اپنے رہنے کے لئے بنائی ہے اور جائے قدس مین جو خداوند تیرے
ہاتہون نے برپا کی ہے پہر استثنا ۱۲ باب ۲۶ مین ہے تو مقدس چیزون کو
(یعنے صندوق عہدنامہ اور عصائے ہارون اور من کا مرتبان طلائی)
اور اپنی نذرون کو اُس مکان مین جسے خداوند پسند فرماویگا لیجائیو انتہی
لیکن حضرت موسیٰ نے سرحد کنعان مین پہونچنے سے پیشتر مواب کی سرزمین
مین وفات پائی تہی مگر اُنکی قبر اُسوقت سے کسی کو نہین معلوم کہ کہان ہے
(استثنا ۳۴ باب ۱-۶) کیونکہ خداوند نے موسیٰ سے فرمایا کہ آ باریم کے
پہاڑ پر نبو کی چوٹی تک جو مواب کی زمین مین یریحو کے مقابل ہے چڑہ جا
اور کنعان کی زمین کو کہ جسے مین اسرائیل کے ملک کردونگا دیکہہ اور اُس
پہاڑ پر جہان تو جاتا ہے مرجا اور اپنے لوگون مین شامل ہو جیسے تیرا بہائی
ہارون ہور کے پہاڑ پر مرگیا اور اپنے لوگون مین جا ملا اسلیے کہ تم دونون
نے بنی اسرائیل کے درمیان دشت صین کے قادس مین مریبہ کے پانی
نزدیک میرا گناہ کیا اور تمنے بنی اسرائیل کے درمیان میری تقدیس نکی
پر تو اُس سرزمین کو جو تیرے سامہنے ہے دیکہہ لے لیکن اُس سرزمین مین
جو مین بنی اسرائیل کو عنایت کرتا ہون داخل نہوگا (استثنا ۳۲ باب ۴۸
-۵۲) اسکے بعد حضرت یشوع بن نون حضرت موسیٰ کے قائم مقام ہو کر جسطرح
حضرت موسیٰ نے بحر قلزم کو دو حصہ کیا تہا اسیطرح حضرت یشوع نے
اردن کو شہر یریحو کے پاس دو حصہ کرکے (یشوع ۳ باب ۱۶) اُتر

جعون پر یروسلم وغیرہ کے بادشاہون کو شکست دینے کے وقت آفتاب کو دو پہر ٹہرا کر (یشوع ۱۰ باب ۱۳) اور یریحو کی شہر پناہ نرسنگون کی آواز سے گرا کر (ایضاً ۶ باب ۲۰) بنی اسرائیل کو ملک کنعان مین لے گیا اور تب سے من بنی اسرائیل کو نملا (یشوع ۵ باب ۱۲)

دینی و دنیوی تاریخ صفحہ ۱۳۶ مین ہے کہ خداوند نے ساری سرزمین جلعاد سے لیکے دان تک اسکو دکہائی اور وہان خداوند کے حکم کے مطابق مواب کی سرزمین مین ایک سو بیس ۱۲۰ برس کا ہوکر موسیٰ انتقال کر گیا اور خدا اسنے اُسے دفن کیا مگر آج کے دن تک کوئی اُسکی قبر کو نہین جانتا انتہی اسرائیلیونکے زمین کنعان مین پہونچنے کے بعد قاضیونکی عملداری مین خدا کا خیمہ سیلا مین کہڑا رہتا تہا اور سیلا افرائیم کے علاقہ مین تہا چونکہ افرائیم (کا فرقہ) اپنی حکومت کے وقت بے ایمان تہا اور تمام بنی اسرائیل اُسکے تحت حکومت ہونے سے بت پرست ہوگئے تہے اس سبب سے خدا اسنے اُسے یہ سزا دی کہ اپنے مقدس کو اُسکے علاقہ سے نکالکر یہوداہ کے علاقہ مین مقرر کیا خدا اسنے پیشتر سے ارادہ کیا تہا کہ یہوداہ (کا فرقہ تمام فرقون) اسرائیل مین حکومت کرے اور اپنے مقدس کو اُسی کے علاقہ مین رکہے (پیدایش ۴۹ باب ۱۰) لیکن جب تک کہ خدا اسنے افرائیم کے ایمانکے امتحان کے واسطے اُسے سلطنت پر رکہا تب تک خدا کا یہ اول ارادہ ملتوی رہا جب سے فلسطی لوگ سیلا سے خدا کا صندوق اُٹہا لیگئے (اوّل سموئیل ۴ باب ۱۱) تب سے وہ پہر افرائیم

ان کا پہر کی پیچم کی طرف مایل ہوا انتہی

علاقہ مین کبھی نہین آیا بلکہ ایکمدت تک نوب مین رہا (اول سموئیل ۲۱ باب ۱) اور اُسکے بعد جبعون مین (اوّل سلاطین ۳ باب ۴) جبتک کہ داؤد نے اُسکے لئے کوہ صیحون پر جو یہوداہ کے علاقہ مین ہے خیمہ نہین کہڑا کیا (۲ تواریخ ۱۵ باب ۱) استثنا ۱۲ باب ۱۱ مین لکہا ہے کہ خدا کا مسکن وہ مقام ہے جہان اُسکا نام رہیگا۔ مسکن بنانے سے خدا کی یہ مراد تہی کہ وہ اُسکے وسیلہ سے آدمیونکے درمیان سکونت کرے (خروج ۲۵ باب ۸) از تفسیر زبور مصنفہ پادری جوزف اوین صاحب چہاپہ مرزاپور ۱۸۶۱ع صفحہ ۷۰۳ برآیت ۶۰ زبور ۷۸ یعنے ۷۸ زبور ۶۰ جن دنونمین کہ خیمہ جماعت سیلا کے مقام پر استادہ تہا ایک شخص القانہ بن یروحام کی دو جوروان تہین ایک صاحب اولاد اور دوسری بے اولاد اُس بے اولاد بی بی نے جسکا نام حنّاہ تہا خیمہ جماعت مین آکر اولاد کے واسطے دعا مانگی اور علی (اول سموئیل ۱ باب ۱۷) سردار کاہن نے اُس سے کہا کہ سلامت جا اسرائیل کا خدا تیری مراد جو تو نے اُس سے مانگی ہے پوری کرے اُسکے بعد اُس بے اولاد بی بی کے بیٹے حضرت سموئیل نبی (اس نام کے معنے خدا سے مانگا ہوا) پیدا ہوئے جو نبوت کے درجہ مین اوّل اور شفاعت کے اقتدار مین حضرت موسیٰ سے مشابہ کی گئی (۹۹ زبور ۶ یرمیاہ ۱۵ باب ۱) اور جنسے اُنکی خردسالی مین خدا نے باتین کین تہین (اول سموئیل ۱ باب اور ۳ باب ۱) اور سوال و جواب ترجمہ روسن پادری یونس سنگہ

ہ
ایشان حضرت سموئیل
سے بنی اسرائیل
و یہوداہ مین بادشاہت
اور نبوت کی اور
ساؤل کو بہ
سبب طوالت قد کی
طالوت بہی

وپادری دالش صاحب چھاپہ الہ آباد ۱۸۶۵ع سوال ۵ و ۷ صفحہ ۱۷
اس سے ظاہر ہے کہ ایسے معزز و مقبول نبی کے باپ کے ایک ساتھ
دو جوروان تھین اور انہین مین سے ایک بی بی سے حضرت سموئیل
پیدا ہوئے پس اگر ایک سے زیادہ جوروان کرنا حرام ہوتا تو خدا اپنا نبی
کو ایسی عورتون سے نہ پیدا کرتا اور یہی حال حضرت اسحاق اور
تمام بنی اسرائیل کا بھی ہے اب دو چار جوروان کرنے کے جواز مین
اس سے زیادہ واضح دلیل اور کیا چاہیئے۔
اسکے بعد جب شہر نوب مین خیمۂ جماعت استادہ تھا حضرت داؤد ساؤل
بادشاہ بنی اسرائیل کے خوف سے (کہ اسوقت بارہون فرقے
بنی اسرائیل و یہوداہ کے اُسی بادشاہ کے زیر حکم تھے) تنہا بھاگ
کر وہان گئے اور اخیملک سردار کاہن کے پاس جا کر کہا کہ بادشاہ نے
مجھے ایک بڑے کام کے واسطے بھیجا ہے اور مین نے اپنے ساتھیون کو
فلانی فلانی جگہ بھیجدیا ہے اور یہ سب جھوٹھہ بولکر اخیملک کاہن سے
روٹی جو تبرک کی رکھی تھی لیکر کھائی اور ایک تلوار بھی جو انسا
دیکر لی اور وہان سے بھی بھاگ کر جات کے بادشاہ اکیس نامے کے
پاس گئے اور مکر سے وہان دیوانہ بن گئے اور جب ساؤل بادشاہ نے
سُنا کہ اخیملک کاہن نے داؤد کے ساتھ یہ سب سلوک کیا تو بادشاہ
نے پچاسی کاہنون اور شہر نوب کے سب مردون اور عورتون اور
لڑکون اور شیرخوارون اور بیلون اور گدھون اور بھیڑون تک کو

فرمایا اتمامی ۱۲
باب ۳ و ۴
خروج ۲۹ باب ۳۲
و ۳۳ احبار
۸ باب ۳۱ و ۳۲
اور ۲۴ باب ۹

قتل کروایا اول سموئیل ۲۱ و ۲۲ باب انجیل مرقس ۲ باب ۲۶ مین
اسی اخی ملک سردار کاہن کی جگہہ پر ابیاتہر کا لفظ لکھا ہے وارڈ صاحب
نے اپنی کتاب اغلاط نامہ مطبوعہ ۱۸۴۱ع کے صفحہ ۲۶ مین لکھا ہے کہ مسٹر
جویل اپنی کتاب مین لکھتا ہے کہ مرقس نے اخیملک کے عیوض غلطی سے
ابیاتہر لکھا ہے جیسے کہ متی نے غلطی سے ذکریاہ کی جگہہ پر میاہ لکھدیا۔
اسکے بعد جب بنی اسرائیل کا بادشاہ ساؤل فلسطیونکی لڑائی مین
قتل ہوا (اول سموئیل ۳۱ باب) اور حضرت داؤد ع بنی اسرائیل مین
بادشاہ ہوئے تب حضرت داؤد ع نے جنکی قریب تنلو جورؤن سکے تہین
(دویم سموئیل ۳ باب ۱۴ و ۱۵ و ۱۶۔ اور ۵ باب ۱۳ و ۱۱ باب
۲۷۔ اور ۱۵ باب ۱۶۔ اول تواریخ ۳ باب ۱۔ ۹ و ۱۴ باب ۳
اور اول سموئیل ۲۵ باب ۴۲ و ۴۳ و ۴۴) وہ خیمہ جماعت کوہ صیحون پر
نصب کیا کیونکہ خدا نے فرمایا کہ مین نے یروسلم کو برگزیدہ کیا کہ اسمین
میرا نام ہووے اور داؤد کو برگزیدہ کیا کہ میرے اسرائیلی لوگونکا
پیشوا ہووے (۲ تواریخ ۶ باب ۶) پہر یہ کہ یہوواہ نے صیحون کو چن
لیا ہے اور چاہا کہ وہ اوسکے واسطے مسکن ہو (۱۳۲ زبور ۱۳) اور
اسیطرح ۷۸ زبور ۶۸ اور ۲ تواریخ ۱۲ باب ۱۳ اور ۷ باب ۱۲
اور اول سلاطین ۹ باب ۳ اور ۸ باب ۲۹ مین بہی ہے۔
الکتاب کے مقامات المعروف چہاپہ رومن مرزاپور ۱۸۵۶ع صفحہ ۱۶۱
و ۱۶۲ مین اسکا بیان یون لکھا ہے کہ شہر مذکور کا بانی ملک صدق

جسکا ذکر پیدایش کی کتاب کے ۱۴ باب ۱۸ آیت مین یون مسطور ہے
کہ ملک صدق سالم کا بادشاہ تہا اور اکثر سمجہتے ہین کہ یہی اس شہر کا
اصلی نام ہے آباد ہونے کے سَو برس بعد اسکو قوم یبوسیون نے اپنے
قبضہ مین کر لیا اور شہر پناہ کو بڑہا اور کوہ صیہون پر ایک قلعہ بہی تعمیر
کیا پہلا نام بدلکر یابوس نام رکہا گمان غالب ہے کہ یہی نام اصلی نام
کے ساتہ شامل کیا گیا یعنے یبوسلم یا فصاحت کے واسطے یروسلم جیسا
کہ آجتک جاری ہے ایجاد ہوا یشوع کی کتاب ۱۰ باب ۱۳ آیت مین
مذکور ہے کہ جب یشوع نے ملک کنعان پر حملہ کے وقت اُسکے (یعنے
یروسلم کے) بادشاہ کو پکڑا اور قتل کیا اُسوقت سے داؤد کے زمانہ
تک یہودی اور یبوسی دونون ملے جلے رہنے لگے چنانچہ قاضیونکی
کتاب کے ۱ باب ۲۱ آیت مین ایسا لکہا ہے کہ بنی بنیامین نے اُن
یبوسیون کو جو یروسلم مین رہتے تہے دفع نکیا سو یبوسی آجتک یروسلم
مین بستے ہین انتہیٰ ؛

دینی و دنیوی تاریخ صفحہ ۱۶۱ مین ہے کہ خدا نے اجازت دی تہی کہ
کنعانیونکے بعضے فرقے اپنے ملک مین رہین انتہیٰ ؛

پہر اُسی کتاب کے صفحہ ۲۰۱ مین ہے کہ اصلی کنعانی نہ تو ہلاک کئے گئے
نہ نکالے گئے مگر وہ مطیع اور صلحکار تہے اُس زمانہ مین وہ چار پانچ
لاکہ لوگ رہے ہونگے فلسطی ادومی موابی عمونی اور سیار عربی
بہی سلیمان کے خراجگزار تہے صلح سے کامیابی حاصل ہوئی اور تجارت

اور آمد و رفت بڑہتی گئی انتہیٰ لغت کتاب مقدس صفحہ ۵۰۳ کالم
امین ہے کہ خدا کے حکم سے بنی اسرائیل نے کنعان مین داخل ہوتے وقت
یبوسیون سے اپنا ملک لے لیا اسوقت وہ ایسے (؟) پاک تہے کہ زمین نے
اُنہین اوگل دیا۔ اور اُنکے نام لعنتی اور نفرتی ہوئی پر بہت
دنون بعد وہ بیعزت نہین پر بڑا عزت دار نام ٹہرا کیونکہ خاص شہر
یبوسی کہلایا جاتا تہا (ذکریاہ ۹ باب ۷) انتہیٰ۔
یہان سے ثابت ہے کہ بنی اسرائیل کی لڑائیان کنعانیون کو محض
قتل ہی کرنے کے واسطے نہتین بلکہ جہاد کے شرایط اُسمین موجود تہے
دیکہو استثناء ۲۰ باب ۱۰ امین ہے کہ جب تو قتال کے لئے کسی شہر کے نزدیک
ہو تو پہلے صلح کا پیغام کر اور گنتی ۳۱ باب ۱۸ امین باکرہ لڑکیونکو بچا کر
اور سب مدیانیونکو قتل کا حکم ہوا اور حضرت یشوع نے جبعون کے
لوگونکو اُنکے عجز پر رحم کرکے قتل نہین کیا دیکہو یشوع ۹ باب اور ۱۰
باب مین یہ مضمون کہ جبعونکے لوگون نے بنی اسرائیل سے صلح کی
اور امین رہے انتہیٰ اور الکتاب کے مقامات المعروف صفحہ ۲۵ مین
لکہا ہے جب ملک کنعان بنی اسرائیل کے بارہ فرقون مین تقسیم ہوا
سور شہر معہ سرزمین یسر کو عنایت ہوا معلوم ہوتا ہے کہ کسی سبب سے
بنی یسر نے اس زمین کو ضبط نکیا۔ خواہ یسر کی غفلت خواہ سور کی
توبہ سے مگر اتنا ظاہر ہے کہ توبہ تہی تو تہوڑی دیر کی رہی انتہیٰ
یہ وہی سور ہے جسکے بادشاہ حیرام نے حضرت سلیمان کو ہیکل بنانے

واسطے لکڑی بہیجی تہی (الکتاب کے مقامات المعروف صفحہ ۵)

اور حضرت یشوؔع نے راحاب فاحشہ کو یریحو مین مع اُسکے باپکے خاندانکے قتل نہین کیا (یشوع ۶ باب ۲۵) اور چونکہ حضرت عیسیٰ اسی راحاب کی نسل سے تہے پس یہہ بہی جہادہی کی غنیمت تہی جو عیسائیونمین نجات دینے والا سمجہا گیا (دیکہو متی ۱ باب ۵)

معلوم ہوتا ہے کہ یشوؔع نے یروسلم بنیامین کے فرقے کو سپرد کیا لیکن بسبب اسکے کہ شہر فرقہ یہوداہ کی عین سرحد پر تہا اور بنی یہوداہ نے دو بار اُسکو محاصرہ کرکے لے لیا تہا اسواسطے یروسلم کبہی بنیامین اور کبہی یہوداہ کا کہلایا اور جب سے یہوداہ (یعنے خدا) نے یروسلم کو اپنی ہیکل کے لیئے چن لیا تب سے وہ تمام بارہ فرقونکا دار السلطنت مقرر ہوا اور کسی خاص فرقے کا حصہ نہ کہلایا ربی لوگ کہتے ہین کہ شہر مذکور کی زمین تمام فرقونکی زمین تہی یہانتک کہ باشندونمین سے بہی کوئی اپنے گہر کو اپنا نہ کہہ سکا اور عیدکے ایام مین سب اپنے پردیسی بہائیون کو بغیر کرایہ لیئے مکانونمین ٹکاتے تہے انتہیٰ الکتاب کے مقامات المعروف صفحہ ۱۶۔

اسی مقام مین تمام ملک کے یہودی سالمین تین دفعہ حاضر ہوا کرتے تہے (تواریخ ۸ باب ۱۳) ایک عید فصح مین کہ یہ عید قربانی گزراننے اور فطیری روٹی کہانے کی فرعونکے ظلم اور مصر سے نکلنے کی یادگاری مین سب بنی اسرائیل بموجب حکم الہی کیا کرتے تہے (خروج ۱۲ باب ۳

احبار ۲۳ باب ۵ و ۶) دوسری عید خیمہ یہ عید مصر سے نکلنے کے بعد
چالیس برس بیابان میں رہنے کی یادگاری میں کیا کرتے تھے کہ پتوں
اور ڈالیوں کی جہونپڑیاں بناکر سات دن میدان میں رہتے (احبار ۲۳ باب
۴۳) اسی عید میں حضرت عیسیٰ نے اپنے بہائیوں سے کہا تھا کہ تم جاؤ
میں نہیں جاؤنگا اور پہر پیچھے سے چھپ کر گئے (یوحنا ۷ باب ۲ — ۱۰)
تیسری عید پنتکوست یہ لفظ یونانی ہے یعنی پچاسواں اور اس
عید کا اسواسطے یہ نام رکہا گیا کہ وہ فصح کے دوسرے روز سے
پچاسویں دن واقع ہوئی یہ عید مصر سے نکلنے کے پچاس روز بعد کوہ
سینا پر شریعت پانے کی یادگاری میں مقرر ہوئی (مفتاح الکتاب
صفحہ ۵۵ احبار ۲۳ باب ۱۵ — اعمال ۲ باب ۱) بنی اسرائیل میں یہی
تین سالیانہ عیدیں تہیں اور انہیں حکم تہا کہ ہر ایک مرد جو بارہ
برس کے اوپر ہو خدا کے عبادتخانہ (یعنے بیت المقدس) میں خداوند
کے سامنے حاضر ہووے (مفتاح الکتاب صفحہ ۵۵ سطر ۱ — ۴) لغت
کتاب مقدس صفحہ ۲۰۷ کالم ۱ میں ہے کہ کیا ہر سال میں تین مرتبہ کسی
ملک کے سب مرد اپنے سب شہروں اور گانوں کو ہفتہ بہر کے واسطے
چھوڑ سکتے ہیں کیا آس پاس کی قومیں یہ جانکر ضرور اسوقت حملہ نکرینگے
پر اسکی بابت خدا نے وعدہ کیا اور موسیٰ کے دنوں سے مسیح کی
پیدایش تک وعدہ کے مطابق ایکبار کا ذکر بہی نہوا کہ دشمنوں نے
انکی زمین کا لالچ کیا ہو (خروج ۳۴ باب ۲۴) انتہی یوسفس کا بیان ہے کہ نیرو قیصر کے دنوں میں

ایک فصح مین ستائیس لاکہہ اکہٹے ہوتے ہین انتہی (ایضا صفحہ ۲۰۸)

لغت کتاب مقدس صفحہ ۲۰۸ کالم ۲ مین ہے کہ اندنون بہی یہودی عید کو مانتے ہین پر وہ ہیکل مین برّہ نکو ذبح نہین کر سکتے اسلیے اُنہین نہین کہاسکتے مگر فقط بے خمیری روٹی کہاتے ہین ــــ ختنہ کے وقت ایک چوکی الیاس علیہ السلام کیواسطے ہمیشہ تیار رہتی کہ گویا وہ آنیوالا ہے ــــ اور فصح کی عید مین اُسکی راہ دیکہکر وہ مے کا ایک پیالہ بہر دیتے اور دروازہ کہلا رکہتے ہین کہ وہ اندر آوے انتہی

عید فصح ماہ ابیب یا نیسان کے کہ یہی پہلا مہینا یہودی دینی سال کا ہے تاریخ ۱۴–۲۱ عید پنتکوست ماہ سیوان کی تاریخ ۶ تک عید خیمہ ماہ تسری یا اتہنیم کی تاریخ ۱۵–۲۲ مفتاح الکتاب صفحہ ۵۸ و ۵۹

اب بہی بیت المقدس مین ہیکل کی جگہ مسجد اور عید فصح کیجگہ عید الاضحی اور عید خیمہ کیجگہ عید الفطر اور پنتکوست کیجگہ شبرات مقرر ہے عید فصح اور عید خیمہ کی مشابہت عید الضحی اور عید الفطر سے تو ظاہر ہے پنتکوست کو شب برات سے کامل مشابہت ہے کیونکہ پنتکوست کے دن الله رب العالمین نے لوح پر شریعت لکہکر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دی اسیطرح شب برات کو قسمت بندگان جناب الہی مین مرقوم ہوتے ہین اُنکے سوا یہودیون عید پوریم بہی تہی جسے فارس کے بُت پرست بادشاہ اردشیر کی بیوہ دن ملکہ آستر نے مقرر کیا یہ عید کچہ خدا کے حکم سے نتہی کیونکہ وہ ملکہ تو اُس بُت پرست کے گہر مین بے نکاح

صرف پڑہی گئی تہی دیکہو آستر کی کتاب میں ایسی عورتونکے واسطے الہام کہان سے ہوتا اسیطرح یعنے مسلمانون میں بہی عید نوروز وغیرہ کرتے ہین الغرض یہ تینون عیدین تمام ملک کے یہودی یروسلم مین آکر کیا کرتے تہے (خروج ۲۳ باب ۱۷ رد من تفسیر اسکاٹ صاحب صفحہ ۱۵۵ اور اسی جگہ توریت ہر ساتوین سال سب لوگون کو سنائیجاتی تہی (استثنا ۳۱ باب ۹ سے ۱۳) یہ سال یوم السبت کیطرح سال سبت یا سال یوبل کہلاتا تہا یعنی یوم سبت کیطرح زمین کی کہیتی تہ تاکستان انگور ونکو آراستہ کرتے و درخت سب قرضدار ونکو معاف کرتے اس باعث وہ خداوند کی رخصت کا سال کہلاتا تہا (استثناہ ۱۵ باب ۲ سے ۹) چونکہ اس سال زمین میں بیج بونیکی اجازت نتہی پس خدا نے مہربانی سے یہ وعدہ فرمایا کہ وہ چہٹے سال اپنی برکت کو نازل کریگا اور زمین تین سال کا غلہ دیگی (احبار ۲۵ باب ۲۰) اسکے بعد بڑا یوبل یا بڑا سبتی سال پچاسوین برس یعنے سات چہوٹے سبتی سالون کے بعد آتا تہا (احبار ۲۵ باب ۸ سے ۵۵) اسرائیلیونکے درمیان وہ عام رخصت کا سال ٹہرتا کہ اسوقت نہ صرف سارے قرض معاف ہوتے بلکہ سب غلام اور قیدی آزاد کئے جاتے اور سب کہیت اور مال چاہے خریدے گئے چاہے گرو ہوئے لوگونکو واپس دئے جاتے تہے اس خوشی کے سال کی خبر کفارہ کے دنکی قربانیونکے بعد شام کیوقت دیجاتی تہی (دیکہو مفتاح الکتاب صفحہ ۱۵۶ اسی جگہ پر وحصہ دوم

عہدنامہ تہا کہ جسکے پاس جب کوئی اولاد ہارون سے بہی بے طہارت جاتا فوراً مرجاتا تہا اور سوا حضرت ہارون کی اولاد کے کسی دوسرے کو جانیکی ہرگز اجازت نہ تہی اور وہ بہی آپکو خوب پاک و طاہر کرکے سال مین صرف ایکدفعہ (عبرانیونکا ۹ باب ۷) چنانچہ ایکدفعہ دو بیٹے حضرت ہارون کے بسبب ادنی بے احتیاطی کے وہان جاکر مر گئے (احبار ۱۰ باب ۱ و ۲) اسی جگہہ کوئی کاہن نشہ پیکر جا نہین سکتا تہا (احبار ۱۰ باب ۹ و ۱۰) اسی جگہہ کتّے کی قیمت اور فاحشہ کی خرچی سے کوئی چیز نذر کی خرید کرکے نہین گذرانی جاتی تہی استثنا ۲۳ باب ۱۸

اسی جگہہ جوتے اتار کر جانا سب کا دستور تہا خروج ۳ باب ۵ یشوع ۵ باب ۱۵ اعمال ۷ باب ۳۳

اسی جگہہ عورت حایض اور جنب اور اسیطرح مرد بہی جا نہین سکتا تہا احبار ۱۲ باب ۲ - ۵ و ۱۵ باب ۱۹

اسی ہیکل کے مذبح پر آسمانی آگ جلا کرتے تہے (دینی و دنیوی تاریخ صفحہ ۵۰۳) اور نہ کوئی غیر کاہن بہی نشہ پیکر وہان جاسکتا تہا (اول سموئیل باب ۱۴) اسی جگہہ کسی نامختون کا گذر نہونے پاتا تہا احبار ۱۲ باب ۳ پیدایش ۱۷ باب اعمال ۱۶ باب ۱ - ۳ یسعیاہ ۵۲ باب ۱

اسی جگہہ خدائے واحد کی عبادت بے عقیدہ تثلیث ہمیشہ ابتدا سے اور انتک برابر ہوتی چلی آئی ہے یعنے حضرت عیسیٰ کے وقت تک تو برابر اسمین خدائے واحد کی پرستش ہوتی رہی اور بعد اُسکے جب

عیسائیوں مین عقیدۂ تثلیث جاری ہوا تب خدا نے یہ مقام مقدس اُن لوگون یعنے مسلمانونکے ہاتھ مین سونپا کہ جو صرف خدائے واحد کے پرستار اور عقیدۂ تثلیث سے منکر ہین اسمین اہل فہم کو خدا کے عجیب انتظام کا بہید معلوم ہوتا ہے اور یہودی ابتک تمام دنیا کے ملکون سے نماز و دعا کے وقت ہر جگہ سے یروسلم ہی کیطرف منہ کرتے ہین یعنے اگرچہ اسلامی مسجد اُسجگہ پر تعمیر ہوئی تو بھی یہودیونکا قبلہ ابتک وہی ہے اور یہ عجیب بات ہے

پادری اگستس برڈھیڈ کا قول ہے کہ جو خیال اُن لوگون نے خدا کی بابت کئے اُن خیالونمین یہ ناکاملیت ہوئی کہ وہ تثلیث کی تعلیم سے کم واقفیت رکھتے تھے اور اسکا سبب یہ ہوگا کہ وہ اُن لوگون سے گھرے ہوئے تھے جو جھوٹھے معبودونکو مانتے تھے اور ضرور تھا کہ سب سے پہلے وہ خدا کی وحدت اور شخصیت اور پاکیزگی کو سمجھین کیونکہ اصلی اور بنیادی باتین یہی ہین (دینی و دنیوی تاریخ صفحہ ۹۵) اس کم واقفیت کے لفظ سے پادری صاحبونکی صداقت کو پہچان لینا چاہیے کہ تمام انبیاء علیہم السلام اور تمام یہودی قوم نے کبھی تثلیث کا نام تک نہ سنا تھا تو بھی پادری صاحب فرماتے ہین کہ کم واقفیت رکھتے تھے حالانکہ ابتک اہل یہود تثلیث کے نام سے گھبراتے ہین حالانکہ یہی پادری صاحب صفحہ ۱۰ مین لکھتے ہین کہ خدا نے موسیٰ کے وسیلہ اپنے ارادے کو انجام تک پہونچایا انتہی پس جب انجام تک پہونچایا تو ناکاملیت

اور کم واقفیت یہ سب پادری صاحب کا خیال خام ہے۔

رکن سیوم

ہندی تواریخ کلیسیا چھاپہ پرٹسٹنٹ مشن پریس کلکتہ ۱۸۴۹ع صفحہ ۲۴ و ۲۵ مین لکھاہے کہ تمام روے زمین پر کسی شہر نے یروسلم کی برابر عزت نہین پائی تھی وہ موریہ پہاڑ پر بناتہا جس پہاڑ پر جب ابراہیم علم نے اپنے بیٹے اسحٰق کو چڑہایا تب صرف جنگل تہا جسوقت اسرائیلی لوگ ملک مصر کو چھوڑ کے نکلے اُسوقت ایک بستی اسی جگہ پر بسائے گئے اور ملک کنعان جب اسرائیلیون مین بانٹا گیا تب وہ بستی یہوداہ و بنیامین کے فرقے کے حصہ مین آئی جو بستی اُسوقت مین آباد تھی وہ جلائی گئی لیکن یبوسیون نے اُسکو پھر بنا کر ایسا ایک قلعہ تیار کیا کہ حضرت داؤد جب اُسپر چڑہائی کی تب یبوسیون نے گمان کیا کہ اس قلعہ سے اندہے اور لنگڑے بھی حضرت داؤد اور اُنکے لشکر کو ہٹا سکتے ہین لیکن حضرت داؤد نے اُس شہر و قلعہ کو فتح کرکے اپنا دارالسلطنت بنایا انتہٰی

مقدس کتاب کا احوال چھاپہ لندن ۱۸۶۳ع حصہ اول باب ۹ مین لکھاہے کہ یشوع کی وفات کے تہوڑے دن بعد یبوسیون نے یروشلم کو بنی اسرائیل سے چھین کر اُنکی گڑہی کا یابوس نام رکھا سو داؤد بادشاہ کے پہلے کامون سے یہ تہا کہ وہ یروسلم پر پھر قابض ہوا اُسنے حملہ کرکے اُسے لیلیا اور اُسکی ترقی کرکے اپنا پائے تخت بنایا

اور شہادت کا خیمہ اسمین کہڑا کیا اور اسکی مقبول عبادتین بہ
از سر نو قایم کین کیونکہ بہت دن سے کوئی عہد کے صندوق کیطرف
متوجہ نتہا انتہی

ہندی تواریخ کلیسیا چہاپہ بپٹسٹ مشن پریس کلکتہ ۱۸۴۹ع صفحہ ۲
مین لکہا ہے کہ حضرت داؤد اور حضرت سلیمان بادشاہون کے
عہد مین شہر یروسلم کی بڑی شان و شوکت تہی اور اسکے باشندے
ایسے دولتمند تہے کہ چاندی کو سڑک کے پتہرونکی برابر جانتے تہے
حضرت سلیمان نے وہان ایک عبادتخانہ کمال شان و شوکت کا
بنایا یہانتک کہ دنیا کے سب ملکون کے لوگ اسے دیکہکر تعجب کرتے
تہے یہ عبادتخانہ اس شہر کو نہایت رونق بخشتا تہا انتہی

رومن تفسیر اسکاٹ صاحب صفحہ ۱۶۲ مین لکہا ہے کہ ہیکل جسمین اہل یہود
خدا کی عبادت کرتے تہے یروسلم مین موریہ پہاڑ پر واقع تہی اور
ایکہزار پانچ برس مسیح سے پیشتر سلیمان بادشاہ کے ہاتہہ سے تعمیر
ہوئی (اول سلاطین ۶ باب) سات برس کے عرصہ مین وہ بنی
تہی (اول سلاطین ۶ باب ۳۸) سلیمان کے باپ داؤد نے اُس کا
بنانا چاہا اور بہت مال و اسباب اُسکے لئے اکہٹا کیا لیکن اس سبب سے
کہ وہ مرد جنگی تہا خدا نے اُسے اس کام سے منع کیا اول تواریخ
۲۲ باب ۱—۹ اول سلاطین ۵ باب ۵ یہ ہیکل بڑی شاندار
اور بہت ہی سونا اور روپا اسمین لگایا گیا انتہی

مقدس کتاب کا احوال باب ۲۸ حصہ اول میں لکھا ہے کہ (کہ حضرت داؤد)
نے اپنے بیٹے سلیمان کو بادشاہت سونپی اور اُسکو حکم دیا کہ سب سے
پہلے وہ عبادتخانہ بنا دے جسکے بنانے کا اُسنے خود قصد کیا تھا اور
سب نمونے جو بنانے اور نقشے جو کھینچے گئے اور سونے اور روپے اور
تانبے اور لوہے کا بیشمار خزانہ جو جمع کیا تھا اور سونے اور روپے
کے بہت سے برتن جو بنوائے تھے اور بہتیری لکڑیاں اور تراشے ہوئے
سنگ مرمر سلیمان کے سپرد کئے اور ساری قوم خصوصاً بزرگوں
اور دولتمندوں کو ترغیب دی کہ وے سونا اور چاندی اور
اور بیش قیمت پتھر گزرانیں انتہی اور کاہنوں کے گروہ کو قرعہ کی
رو سے چوبیس ۲۴ صف کیا جو بارے بارے ایک ایک ہفتہ خدا کی مقدس
ہیکل کی خدمت کرتے تھے اور بعد اُسکے لاویوں کو بھی درجے کے
موافق عہدے اور خدمت مقرر کئے یعنے اُنمین سے چوبیس ۲۴۰۰۰ ہزار
خدا کی بندگی کے خدمتگزار اور مددگار اور چار ہزار ۴۰۰۰ خدا کی مقدس
ہیکل کے دربان اور دوسرے چار ہزار گانے بجانے والے انتہی
(از کیفیت نامہ جسے پہلے پادری شیبلر صاحب نے زبان جرمن میں
تصنیف کیا تھا اور اب اُسے پادری اسٹرت صاحب نے ترجمہ کیا مطبوعہ
الہ آباد مشن پریس سنہ ۱۸۶۷ع نارتھ انڈیا سوسائٹی کے لئے صفحہ ۱۰)
چنانچہ (داؤد) بادشاہ کی عمر ستر برس کی ہوئی اور چالیس برس
تک بنی اسرائیل پر سلطنت کی اور وہ صیحون میں مدفون ہوا اور ہزار

برس تک اسکی قبر موجود رہی (از کیفیت نامہ صفحہ ۱۱۱)

واضح ہو کہ ۴۸۰ھ چار سو اسی ہجری موسوی مین حضرت سلیمان علیہ السلام نے
ہیکل کی بنا ڈالی تہی (اول سلاطین ۶ باب ۱) یہودیونکا لکھا تہا پس
ہندی چہاپہ الہ آباد ۱۸۵۴ع اہتمام ال جی ہے صاحب پادری
صفحہ ۱۸۲ و ۱۸۳ مین لکھا ہے کہ سلیمان نے (جنکی سات سو جوروا
اور تین سو حرمین تہین اول سلاطین ۱۱ باب ۳) زندہ خدا کی
بزرگی کرنے کو ایک معبد (یعنے ہیکل) ایسا شاندار کہ مثل اسکے
کبہی کسینے دنیا مین کوئی عمارت نہ دیکہی ہو نہایت خوب بنانے کا
ارادہ کیا اس ضرورت کے لئے صور کے بادشاہ حیرام نامے سے
دوستی کی اور اس بادشاہ نے کوہ لبنان سے شمشاد و صنوبر
وغیرہ کی لکڑی حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس بہجوائی اور سلیمان نے
اپنے لوگونمین سے تین ہزار چہہ سو کام دیکہنے والے اور ستر ہزار
باربردار اور تیس ہزار اسرائیلی (از جغرافیہ پاک کتاب مولفہ
پادری جوزف جیکب چہاپہ آگرہ ۱۸۶۷ع صفحہ ۵۷) اول سلاطین
۵ باب ۱۳ — ۱۸ اور ۲ تواریخ ۲ باب ۲) اور اسی ہزار سنگتراش
کہ پہاڑونمین سے پتہر گڑھ کر تیار کرین مقرر کئے چنانچہ انہون نے ہر
کام کیموافق اسیطرح پیشتر سے سب پتہر تراش کر تیار کر رکہے کہ ہیکل
بنانیکے وقت کلہاڑون اور ہتوڑون وغیرہ کسی اوزار کی آواز
سنی نہ جاتی تہی (اول سلاطین ۶ باب ۷) اور ہزارون آدمی

اور رہتے جو اور ضروری اسباب پہنچانے کے لئے مقرر ہوتے تھے خاص
ہیکل کی لمبائی ساٹھ ہاتھ کی تھی اور چوڑائی بیس ۲۰ ہاتھ کی اور اونچائی
تیس ۳۰ ہاتھ کی اُسکے سامنے کا ایک اوسارہ بیس ۲۰ ہاتھ لمبا اور دس ۱۰ ہاتھ
چوڑا تھا زیتون کی لکڑی کے تختوں سے ایک اوٹ چھت سے زمین تک بنائی
گئی جسکے دروازہ سونے سے مڑھے تھے اور وہ اوٹ ہیکل کے دونو
حصّوں کے درمیان میں تھی اُسکے اندر کی ایک کوٹھڑی بیس ۲۰ ہاتھ لمبی
تھی جسکو قدس الاقداس کہتے تھے اُسمیں عہد کا صندوق تھا جسپر
دو کروبی پر پھیلائے ہوئے بنے تھے اور دوسری کوٹھڑی چالیس ۴۰
ہاتھ لمبی تھی جسے قدس کہتے تھے اُسمیں بخور دان اور سونے کے دس
شمعدان اور نذر کے روٹے رکھنے کی میز اور بہت سے بخور سوز اور
کٹورے وغیرہ ظروف طلائی رکھے تھے کمرہ قدس اور قدس الاقداس
کے درمیان ایک مہین کتانی پردہ لٹکتا تھا وہ پردہ روپہلے اور سنہرے
تاروں سے کڑھا ہوا تھا اور ہیکل کا فرش سنگ مرمر کا تھا اور دیوار اور
چھت خالص سونے کے پتّروں سے مڑھی ہوئی تھی اور اُسکے گرد احاطے
میں سہ منزلہ کوٹھڑیاں بنی تھیں اور ہیکل کے سامنے والے صحن میں
پیتل کی قربانگاہ بنی تھی اُسکی اونچائی دس ۱۰ ہاتھ لمبائی اور چوڑائی
بیس ۲۰ ہاتھ تھی اور اُسی جگہ دس بڑے بڑے برتن رکھے تھے کہ قربانی
کے جانور وغیرہ اُنسے دہوئے جاتے اور کاہنوں کے غسل کے لئے ایک
پیتل کا بڑا حوض تھا جسکا گھیرا تیس ۳۰ ہاتھ اور پیتل کے بارہ بیلوں

(یعنے نرگاوان) پر رکہا تہا (اول سلاطین ۷ باب ۳ ۲۳) حضرت سلیمانؑ نے اس ہیکل کی بنیاد اپنی تخت نشینی کے چوتہے برس مین ڈالی اور گیارہوین برس مین جبکہ اُنکی عمر اونتیس ۲۹ برس کی ہوئی اُسے تمام کیا تمت کلامہ

لغت کتاب مقدس صفحہ ۱۸۹ مین ہے پیتل کا حوض جو پاک جسمہ کے لیئے مقرر ہوا تاکہ ہارون اور اُسکے بیٹے ہاتہہ پانو دہوتین — سلیمانؑ نے ہیکل کے لیئے دس حوض بنوائے اور اُنمین جو چیزین چڑہائی جاتین دہوئی جاتی تہین کاہنونکے لیئے ایک الگ بحر بنا تہا ایک ایک حوض مین چالیس ۴۰ بط یعنے پانی کے بارہ سو سیر سماتے تہے (۲ تواریخ ۴ باب اول سلاطین ۷ باب ۷ ۲ — ۳۹) — سب سے بڑا حوض جسکو سلیمانؑ نے بنوایا — اُسکی گنجایش دو ۲ ہزار یا تین ۳ ہزار بط تہی (۲ تواریخ ۴ باب ۵) گمان ہے کہ تین ۳ ہزار بط پانی سماسکتا پر اکثر دو ہزار یعنے ساٹہہ ہزار ۶۰۰۰۰ سیر پانی اُسمین ڈالتے تہے انتہی

رومن تواریخ کلیسیا کے صفحہ ۶۹ مین لکہا ہے کہ سلیمانؑ کے عمل کے چوتہے برس مین ہیکل کی تعمیر شروع ہوئی اور تخمیناً بارہ ۱۲ برس کے عرصہ مین تیار ہوئی تب سلیمانؑ نے عہد کا صندوق وغیرہ اُسمین رکہا انتہی — اس سے مراد یہ نہین ہے کہ بارہ برس مین وہ تیار ہوئی مگر یہہ کہ حضرت سلیمانؑ کے تخت نشینی کے بارہوین سال تمام ہوئی اول سلاطین ۶ باب ۷ مین جو لکہا ہے کہ جیسا یہ گہر بنا

تو اُسمین ایسے پتھر لگائے گئے جو آگے سے ٹھیک اور برابر کر رکھے تھے ایسا
کہ گھر بنتے وقت وہان مارتول اور کلہاڑی اور لوہے کے کسی اوزار کی
صدا سُنی نجاتی تھی انتہی اسکا ذکر اُس کتاب مین جسکا نام مخمات تنلوہ
یعنے تصانیف سلیمان مین یون لکھا ہے کہ اشمیدائی بادشاہ اجنہ سے
حضرت سلیمان ؑ نے پتھر کاٹنے کی تدبیر پوچھی اُسنے جواب دیا کہ شمیر کیڑہ
مین یہ خاصیت ہے کہ جس پتھر مین وہ چھو جائے پتھر کو تراش ڈالتا ہے
مگر سوا نسر طایر کے اور کوئی اُس کیڑے کو لا نہین سکتا چنانچہ حضرت
سلیمان ؑ کے وزیر نے نسر طایر کے بچون پر شیشہ کا ایک حباب سا بنا کر
رکھہ دیا تاکہ باہر سے وہ بچے بخوبی نظر آئین اور اُنکے پاس تک کوئی
نجاسکے جب نسر طایر اپنے بچون کے پاس آیا اور دیکھا مگر اُنہین دانہ
نکھلا سکا تب سمندر پار جاکر شمیر کیڑہ لایا اور اُس شیشہ کے حباب پر
اُسنے رکھا کہ جس سے وہ حباب دو ٹکڑے ہو گیا اُسیوقت وزیر سلیمان ؑ
نے اُس نسر طایر کو مار کر وہ کیڑا لے لیا اور اُسسے پتھر تراشنی کے کام
مین لایا اس سبب سے وہان پتھر تراشنے مین کسی لوہے کی آواز
کی آواز سنی نجاتی تھی لغت کتاب مقدس صفحہ ۱۶۶ کالم ۱ مین ہے کہ
سب سے کم حساب اس ہیکل کے مصارف تعمیر کا سات کروڑ روپیہ
ہے انتہی

اور دین حق کی تحقیق مصنفہ پادری اسمتھ صاحب وغیرہ مطبوعہ الہ آباد مشن
ارفن پریس ۱۸۶۲ع صفحہ ۹۸ مین ہے کہ چیونٹی کی حضرت سلیمان سے گفتگو

اور یہ کہ جنّات اُسکے اختیار مین تھے — پھر سلیمان کے مرنے کی بات
کہ ہیکل طیار ہونیکے ایک برس پہلے ہوا اور یہہ کہ جنّات نے اُس
فریب کہایا دیکہو قران کی سورہ سبا آیت ۱۴ یہ سب باتین یہودیونکی
کتاب تالمود سے نکالی گئین انتہی (اور دین حقکی تحقیق مطبوعہ [illegible] صفحہ [illegible])
ہیکل کی تقدیس کے وقت جو قربانی گزرانی گئی تہی اُنکا شمار بائیس ہزار
بیل ایک لاکھ بیس ہزار بھیڑ ہے ازجغرافیہ پاک کتاب مؤلفہ پادری
جوزف جیکب حصّہ اوّل مطبوعہ آگرہ ۱۸۵۷ع صفحہ ۵۸ ۲ تواریخ ۷ باب ۵

نقشہ قربانگاہ ہیکل سلیمانی
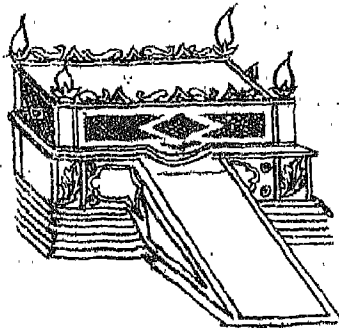
یہ نقشہ روشن تفسیر اسکاٹ صاحب مطبوعہ الہ آباد ۱۸۶۶ع صفحہ ۸۰ سے نقل کیا

بعضے لوگ سمجہتے ہین کہ اس توریت مروجہ سے تین جگہہ بت پرستی ہونیکا ثبوت ہے فرض اور ایک جگہہ مسنون ثابت ہوتی ہے پہلے اُن دونون طلائی کروبین کی پرستش جو عہدنامہ کے صندوق پر پر پہیلاے ہوے تہے (خروج ۲۷ باب ۷ — ۱۰) دوسرے اُس پیتل کے سانپ پر نگاہ کرنے سے سانپون کے ڈسے ہوے لوگونکا چنگا ہوجانا جسکا ذکر گنتی ۲۱ باب ۹ اور یوحنا ۳ باب ۱۴ و ۱۵ مین ہے

ہندی تواریخ کلیسیا صفحہ ۵۴۳ سطر ۱ — ۹ اور اردو مین تواریخ کلیسیا صفحہ ۹۷ سطر ۱ وغیرہ مین لکہا ہے جسطرح اخذ بادشاہ کے دنونمین یہودی لوگ اُس پیتل کے سانپ کی جسے موسیٰ نے بنایا تہا اُنہین بلند کیا پوجا کرتے تہے (۲ سلاطین ۱۸ باب ۴) اسیطرح اُسوقت کے (عیسائی لوگ (یعنے سنہ ۵ پانسو اور سنہ چہہ سو وغیرہ عیسوی کے) عیسیٰ کے مرنے اور جی اُٹہنے پر نہین بلکہ صلیب کے نشان اور مورت پر بہروسہ رکہتے تہے انتہیٰ لیکن اور بہی تعجب یہہ ہے کہ میلن شہر کے ایک گرجے مین پیتل کا سانپ اب موجود ہے جسکے سامہنے لوگ (یعنے عیسائی) سجدہ کرتے اور جسکی بابت وہ یون فخر کرتے کہ ہمارا سانپ اُس پیتل سے بنا ہے جسے موسیٰ کام مین لایا (لغت کتاب مقدس مصنفہ مسیر پادری بہترو مرتبہ پادری شیزنگ صفحہ ۱۲۳۴ (اسکے بعد اُسی صفحہ مین یہہ نصیحت ہے کہ پیتل کے سانپ کی قدر کا انکار نہ کرنا چاہیئے کیونکہ وہ مسیح کی ایک علامت تہا اور جیسے موسیٰ نے اُسے بلندی پر رکہا

ویسا ابن آدم اٹھایا گیا انتہی تیسرے کاہنون یعنے اناموں کے وضو کیواسطے جو پیتل کا حوض تہا وہ پیتل کے بارہ نرگاؤن پر رکہا تہا (۲ تواریخ ۴ باب ۲ — ۴) اس سے بارہوین فرقون بنی اسرائیل کی بابت یسعیاہ نبی کی یہ بات مناسبت رکہتی ہے کہ بیل اپنے مالک کو پہچانتا ہے اور گدہا اپنے صاحب کے چرنے کو بنی اسرائیل نہین جانتے میرے لوگ کچھہ نہین سوچتے ہین (یسعیاہ اول باب ۳) اور یہہ بُت پرستی مسنون اسوجہہ سے ہے کہ اُنکے نبی اور افضل تر بادشاہ یعنے حضرت سلیمانؑ کا یہ فعل توریت مین لکہا ہے (اول سلاطین ۱۱ باب ۵ — ۸) پس طہارت مین بت پرستی برنجے نرگاؤن کے سبب اور عبادت مین بُت پرستی طلائی کروبین کے سبب اور حاجت مین بُت پرستی برنجی سانپ کے سبب اور تقلید مین بُت پرستی حضرت سلیمانؑ کے سبب یہودیونکی نسبت اس توریت سے ثابت ہوتی ہے مصرع طفلی مین بہی ہم کہیل جو کہیلے تو صنم کا ۞ اسکے سوا اور بہی تصویرین ہیکل کی برتنون وغیرہ مین تہین چنانچہ اوّل سلاطین ۷ باب ۲۹ مین لکہا ہے اور برتنون کے کنارے پر پیتل کے شیر اور بیل اور کرّوبی بنائے اور اسیطرح اُسکا سرپوش بنایا اور اُسکے اوپر اور نیچے شیر اور بیل (یعنے نرگاؤن کے نقش اچہے اور مضبوط بنائے انتہی اسی بنیاد پر رومن کاتہلک عیسائی حضرت عیسیٰؑ کی تصویر کی پرستش کرنے لگے چنانچہ یہی دلیل اس بُت پرستی کے جواز کی بابت

علماء رومن کاتہلک نے اُس رومن انجیل مین جو چہپنے مین سنہ ۱۸۶۲ع کو
رومن کاتہلک کیطرف سے مطبوع ہوئی لکہی ہے لیکن نہین جانتے
کہ اُن کروبیون کے مُنہ خداوند کی طرف اور پشت انسانونکی طرف
تہی (خروج ۲۵ باب ۲۰) اس سبب سے لوگونکے سر خداوند کیطرف
سجدہ مین جہکتے تہے نہ یہ کہ کرّوبیونکی طرف اور حوض بیلونکے سر پر
خدا کے حکم سے ثابت نہین ہوتا دیکہو خروج ۳۰ باب ۱۸ و ۳۸ باب ۸
مگر یہہ حوض جو بارہ بیلون کے سر پر تہا اُسکے بیل حوض کے نیچے تہے
نہ یہہ کہ سامہنے اور پیتل کے سانپ پر اُن لوگون کو جنہین سانپ نے
کاٹا ہو نظر کرنے کا حکم تہا نہ یہہ کہ تندرستونکو اُسکی پوجا کرنے کا اِن
یہ شکلین البتہ بنی تہین باوجود اسکے جبکہ حضرت عمر رضہ نے یروسلم کو فتح
کرکے اُسی ہیکل کی بنیاد پر مسجد بنوائی اُسمین کسیطرح کی بُت پرستی
کا نشان تک نہین ہے بیان سے ثابت ہے کہ دین اسلام کامل ہے
پہر کیفیت نامہ بنی اسرائیل کے سلاطینون کا جیسے پہلے پادری شیل صاحب
نے زبان جرمن مین تصنیف کیا تہا اور اب اُسی پادری اسٹر صاحب
نے ترجمہ کیا مطبوعہ الہ آباد نارتہہ انڈیا سوسائٹی کے لیے ۱۸۶۷ع صفحہ ۱۳۳
مین لکہا ہے کہ سلیمان بن داؤد کے گورستان جسمین مدفون ہوا تہی
یہ ہیکل اُسی نقشہ اور نمونہ پر بنائی گئی جیسا کہ خیمہ جماعت خدا کے حکم سے
حضرت موسیٰ کی معرفت بنایا گیا تہا خروج ۲۵ و ۲۶ وغیرہ
مفتاح الکتاب صفحہ ۳۰ کے آخر مین لکہا ہے کہ خداتعالیٰ کی ہیکل سلیمانکے

وسیلہ ایک آسمانی نقشہ کے مطابق اور طرح طرح ملک کے نادر کاریگروں سے بنی اور خدا تعالی کے نام پر مخصوص کی گئی انتہی اور اردو تفسیر مکاشفات مصنفہ پادری عماد الدین مطبوعہ اکتوبر ۱۸۸۶ع مین جو پادری الیٹ صاحب کی تفسیر سے لکہی گئی صفحہ ۹ مین لکہا ہے کہ عالم بالا پر ایک حقیقی ہیکل اور خیمہ ہے جو مقدس ہونکا اور خدا کا مسکن ہے جسکا نمونہ موسیٰ پر خروج کی کتاب مین ظاہر کیا گیا ہے اور سلیمان پر بہی جسنے یروسلم مین اُس نمونہ پر خدا کی روح سے ہدایت پاکر ہیکل بنائی تہی جسکا ذکر پہلے سلاطین مین ہے انتہی پادری اگسٹس براڈہیڈ کا قول ہے کہ جو مسکن خدا کے حکم کے مطابق بیابان مین بنایا گیا وہ اس بات کے سوا کہ ہیکل کا مقدار مسکن کی مقدار سے دو چند تہا ہیکل کا ٹہیک نمونہ تہا (دیکہو دینی تاریخ صفحہ ۲۰۲

نقشہ ہیکل سلیمانی

رُکن چہارم

حضرت عیسیٰ کی پیدایش سے نوسو اکہتر برس پیشتر سیسق شاہ مصر نے رحبعام بن حضرت سلیمان کی سلطنت مین فوج کشی کرکے بادشاہ کے گہر اور ہیکل کو لوٹا تہا اول سلاطین ۱۴ باب ۲۵ و ۲۶ پس حضرت سلیمان نے اس ہیکل کو بنایا اور اُنہین کے بیٹے رحبعام کے وقت مین کہ جسکی اٹہارہ جورواں اور ساٹہہ حرمین تہین (۲ تواریخ ۱۱ باب ۲۱)

نقشہ ہیکل سلیمانی
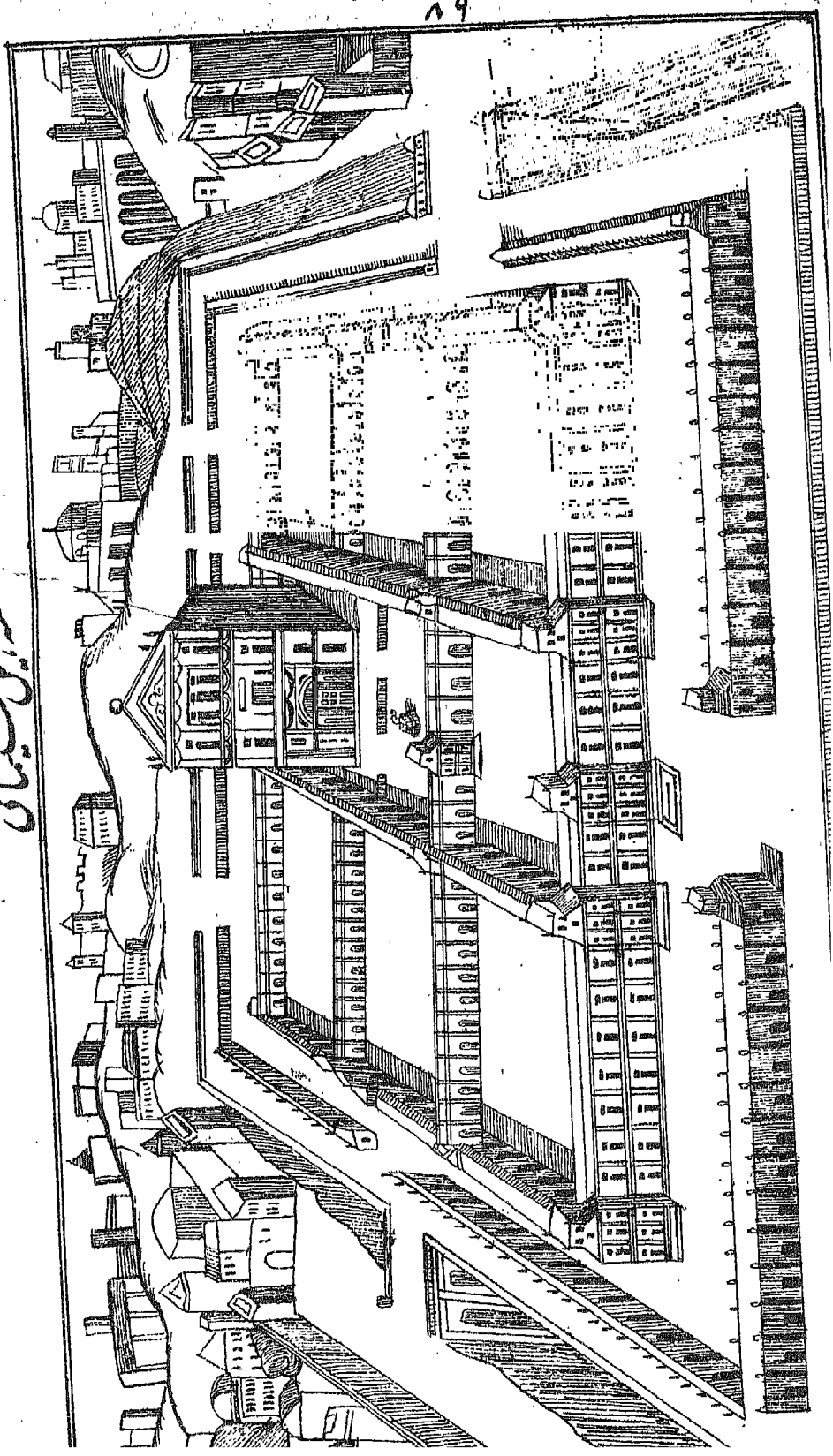
لوٹی گئی اور پہر تو اسکا تار بند ہو گیا

اسی ہیکل مین حضرت ذکریاہ نبی کو یہودیون نے شہید کیا تہا جیسا کہ انجیل متی ۲۳ باب ۳۵ مین مسیح کا قول لکہا ہے تا کہ سب راستبازون کا خون جو زمین پر بہایا گیا تم پر آوے ہابیل راستباز کے خون سے باراخیاہ کے بیٹے ذکریاہ کے خون تک جسے تم نے ہیکل اور قربانگاہ کے درمیان قتل کیا انتہی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ذکریاہ سب سے پچہلے تہے کہ جنہین یہودیون نے قتل کیا تو غالباً یہہ وہ حضرت ذکریاہ ہونگے جو حضرت عیسیٰ کے زمانہ مین تہے یعنے حضرت یحییٰ کے والد لیکن پیر اشہور مینہین یعقوب نے جو کہ یہود پونکار لی سے مجہ اپنی عبرانی مطبوعہ کتب عہد عتیق مین دکہا کر کہا کہ یہہ ذکریاہ بن یہویدہ تہا اور انجیل مین جو ذکریاہ بن باراخیاہ مندرج ہے غلط لکہا ہے انتہی اور واقعی ان کتب عہد عتیق مین بہی جو عیسائیون کے پاس ہین ذکریاہ بن یہویدہ لکہا ہے پس انجیل مین یہہ غلطی صریح واقع ہوئی چنانچہ اُس ریوسن بیبل سے جو لندن مین بہت صحت کے ساتہہ چہپکر اکو مہ رفرنس چہپی یہہ مقام نقل کیا جاتا ہے ۲ تواریخ ۲۴ باب ۲۰ سے ۲۲ تب خدا کی روح یہویدہ کاہن کے بیٹے ذکریاہ پر نازل ہوا اور پر کہڑے ہوکر لوگون سے کہا کہ خداوند یون فرماتا ہے تم کیون خداوند کے حکم سے باہر جاتی ہو تم ہرگز کامیاب نہین ہو سکتے اسلئے کہ تم خداوند کو چہوڑ دیتے ہو ۲۱ تب انہون نے (یعنے یہودیون نے)

اُسکی مخالفت مین ہم قسم ہوکر بادشاہ کے حکم سے خداوند کے گہر کے
صحن مین اُسے پتہر مارے ۲۲ سو یوآس بادشاہ (یہودیہ) نے اُسکے
باپ یہودیہ کے احسان کو جو اُسنے اُسپر کیا تہا یاد نکیا بلکہ اُسکے بیٹے کو
قتل کیا اور مرتے وقت اُسنے (یعنے ذکریاہ بن یہو یدؔہ) کہا خداوند
دیکہے اور انتقام لے ۲۳ اور بعد اُسکے اُسہی سال کے آخر ایسا
ہوا کہ آرام کی فوج اُسپر (یعنے یوآس بادشاہ پر) چڑہ آئے اور وے
یہوداہ اور یروسلم پر آئے اور لوگون مین سے سارے امیر دن کو
چُن چُن کر مار ڈالا اور اُنکا سارا اسباب لوٹ کے دمشق کے بادشاہ
پاس بہیجا انتہی
یہ واقعہ مسیح کی پیدایش سے آٹہہ سو چالیس برس پیشتر واقع ہوا
اور خوبی یہہ کہ متی ۲۳ باب ۳۵ مین جہان باراخیاہ کا بیٹا ذکریاہ
لکہا ہے رفرنس مین بہی ۲ تواریخ ۲۴ باب ۲۰ مرقوم ہے
روسن تفسیر اسکاٹ صاحب صفحہ ۱۰۲ مین متی ۲۳ باب ۳۵ کی بابت
یون لکہا ہے اس ذکریاہ کی بابت مشتبہ ہے کہ وہ کون تہا بعضے سمجہتے
ہین کہ وہ ایک ذکریاہ تہا جسکا ذکر یوسف یہودی مورخ کرتا ہے
کہ جب رومیون نے یروسلم کو غارت کیا وہ سب سے پیچہے مارا گیا
مگر مسیح بیان کہتا ہے کہ تمنے اُسکو قتل کیا یعنے اُسوقت سے پیشتر وہ
قتل ہو چکا تہا اور بعضے سمجہتے ہین کہ وہ ذکریاہ یوحنا بپتسما دینیوالے
(یعنے حضرت یحییٰ) کا باپ تہا مگر اُسکے مارے جانے کا کہین ذکر نہین ہے

اغلب ہے کہ مسیح یہان ذکریاہ بن یہویدع کا ذکر کرتا ہے جو ہیکل اور
قربانگاہ کے درمیان مارا گیا تہا دیکہو ۲ تواریخ ۲۴ باب ۲۰ و ۲۱ اگرچہ
وہ اُسجگہہ یہویدہ کا بیٹا لکہا ہے نہ بار اخیاہ کا لیکن یہودیونکا اکثر
دستور تہا کہ دو تین نام رکہتے تہے مثلاً متی جو لیوی اور لبّی جو تہدی
اور شمعون جو پطرس اور کیفاس اور ساول جو پولس کہلاتا ہے
اسیطرح سے کچہہ تعجب نہین کہ یہو یدہ کا دوسرا نام بار اخیاہ ہو
الحاصل یہہ ظاہر ہے کہ مسیح یہان کسی ایسے شخص کا ذکر
کرتا ہے جس سے یہودی خوب واقف تہے کہ نبیونکے سلسلہ کے آخر
مین تہا تمت کلامہ

ایک ذکریاہ بن بار اخیاہ کا نام توریت مین پایا جاتا ہے (ذکریاہ
ا باب ا) جنکی کتاب کُتب عہد عتیق مین شامل ہے اور ایک اور
ذکریاہ کا نام ۲ سلاطین ۱۸ باب ۲ مین اور اُنکی بیٹی کا نام ابی
لکہا ہے اور ۲ تواریخ ۲۹ باب ا مین بہی انہین ذکریاہ کا نام اور
اُنکی بیٹی کا نام ابیاہ لکہا ہے اور اس اختلاف کا سبب یہہ کہ
ان دونون اصل کتابونمین سے کسی ایک مین سہو کاتب ہوا
لیکن ہیکل کے اندر اُنکے قتل ہونے کا کہین ذکر نہین ہے اور
وہ نبیونکے سلسلے کے آخر مین بہی نہ تہے کیونکہ اُنکے بعد حضرت ملاکی
اور نحمیاہ اور یحیٰی علیہم السلام ہوئے ہین از سوال وجواب
رومن ترجمہ پادری یونس سنگہ و پادری والش صاحب

سوال ۱۷۳ صفحہ ۹۸ ومفتاح الکتاب صفحہ ۱۴۳ اور نیز المشہور ربّی بن یعقوب
ربّی کے بیان سے جیسا اوپر لکھہ چکا ہون ثابت ہے کہ متّی مین غلطی سے
ذکریاہ بن باراخیاہ لکہا ہے کیونکہ اگر یہویدہ کا دوسرا نام باراخیاہ ہوتا
تو یہودیونکو پہلے اس سے واقفیت ہوتی اور عیسائیونکو ایسی باتین
صرف یہودیون سے معلوم ہو سکتی ہین پس جب یہودیون کو
نہین معلوم کہ یہویدہ کا دوسرا نام باراخیاہ تہا تو عیسائیونکو کہانسے
اسکی اطلاع ہوئی اور اگر متی مین صحیح لکہا ہے تو عہد نامہ عتیق مین
غلطی سے ذکریاہ بن یہویدہ لکہا گیا کیونکہ یہ مشکل ہے کہ دو ذکریاہ
ایک ہی طور پر اور ایک ہی جگہہ یعنے ہیکل اور قربانگاہ کے درمیان
شہید ہوئے ہون اس صورت مین ان دونون مختلف قولوین سے
صرف ایک ہی بات سچّی ہوگی

اور چونکہ حاشیہ مرقومہ رومن بیبل مطبوعہ لندن ۱۸۳۶ع ۲ تواریخ ۲۴
باب کے بموجب سنہ عیسوی سے آٹھہ سو چالیس برس پیشتر کا یہہ ماجرا ہے
تو ہرگز ممکن نہین کہ ذکریاہ بن یہویدہ کا مسیح نے ذکر کیا ہو کیونکہ اُسکے
بعد کتنے ہی نبیونکو یہودیون نے شہید کیا تہا چنانچہ حضرت میکاہ نبی اور
اوریاہ بن سمعیاہ نبی کو مسیح کی پیدایش سے قریب سات سو برس پیشتر
یہودیون نے قتل کیا تہا یرمیاہ ۲۶ باب ۸ سے ۲۴ اور اسیطرح
حضرت حزقیل اور حضرت یرمیاہ وغیرہ کو بہی کہ بابل کی اسیری تک
موجود تہے تو یہ ذکریاہ بن یہویدہ سب سے پچہلے مقتولوین کیونکر ہوسے

اور تعجب یہہ ہے کہ سب سے پہلے مقتولوں میں سے تو بموجب عقیدہ عیسائی
حضرت عیسیٰ آپ ہی تھے پس حضرت عیسیٰ نے پیشین گوئی کرکے اسجگہہ اپنا
ہی نام کیوں نہ لیا اگرچہ پکڑوانے والے یعنے یہوداہ اسکریوطی پر تاسف تو
افسوس اور ملالت کی (متی ۲۷ باب ۲۴) مگر یہودیوں کو اپنے قتل یعنے
مصلوبی کی بابت کچھہ ہی ملامت نہیں کی نہ صلیب پاکر جی اٹھنے کے بعد
اور نہ پیشتر پس اس سے ظاہر ہے کہ حضرت عیسیٰ صرف گرفتار تو کئے گئے
مگر مصلوب نہیں ہوے نہیں تو ضرور ذکریاہ بن باراخیاہ کیجگہہ اپنا
ہی نام لیتے اور یوسف یعنے یوسیفس مورخ کی تصنیف میں جو ایک
ذکریاہ کا نام لکھا ہے کہ وہ رومی فوج کے ہاتھہ سے سب سے پیچھے مارا گیا
یہہ فقرہ یوسیفس کی کتاب میں منجملہ اور اکثر فقرات الحاقی کے ہے جنکا
علماء عیسائی کو اقرار ہے صریح ملایا گیا ہے مثلاً وہ جملہ جسمیں حضرت
عیسیٰ کا ذکر ہے یوسیفس کی کتاب میں بیشک الحاقی مانا گیا ہے
جیسا کہ لارڈنر نے خوب محکم دلیلوں سے ثابت کیا ہے اسیطرح یقیناً
یہ فقرہ بھی ملایا گیا تاکہ کسیطرح جیسے ذکریاہ مندرجہ متی ۲۳ باب ۳۵
کو ثابت کریں کیونکہ جس جگہہ لاکھوں یہودی ایک یورش میں قتل
ہوے اسوقت اس قیامت کی سی چل چل میں کون ان سو ہی قاتلوں
میں سے پہچان گیا کہ یہہ ذکریاہ ہے دوسرے یہہ کہ کوئی ذکریاہ بن مسیح
کے بعد رومی فوج کی یورش تک ایسا نامور ہوا ہی نہیں ہے کہ جسے
یہودی قوم ہی خوب جانتی ہو چہ جائیکہ رومی تیسرے یہہ کہ اسکا قصہ

مفسر روسن نے بعض مورخ کے بیان کئے ہوئے ذکریاہ کو مسیح کے
قول مرقومہ متی ۲۳ باب ۳۵ کے ثبوت مین کافی ہی نہین سمجہا ہے
جیساکہ لکہہ چکا ہون

اسی ہیکل مین مرمت کرتے وقت خلقیاہ سردار کاہن نے سنہ عیسوی
سے چہہ سو چوبیس برس پیشتر توریت کی کتاب پائی تہی جوکہ اسکی پچہ
ہسٹری یعنے مقدس کتاب کا احوال چہاپہ لندن سنہ ۱۸۵۶ع صفحہ ۱۱۰ اسکے
بموجب منسّی بادشاہ یہودیہ کے وقت یعنے پچہتر برس سے کہوئی ہوئی تہی
چنانچہ مقدس کتاب کا احوال ۸ہم باب صفحہ ۱۱۵ — ۱۱۷ مین لکہا ہے
کہ یہودیہ کے بادشاہ شاہ اخاذ نے بعل (دیوتا) کے لیے یروسلم کے
گوشہ مین مذبح بناکے خداوند کے گہر کا دروازہ بند کیا ایساکہ خدا کی
ہیکل بے وارث گہر کی مانند ہوگئی لیکن اس بیدین اخاذ کے دیندار
بیٹے حزقیاہ نے خداوند کے گہر کے دروازہ کو پہر کہولا اور یروسلم کو
بتون سے پاک کیا اور دسون فرقون کو بلوا بہیجا کہ آؤ اپنے باپ دادون
خدا کیطرف رجوع کرکے ہمارے ساتہہ عید فصح کرو اُسکے زمانہ مین دسون
فرقے قید ہوکر اسور مین گئے اور بہت اسرائیلی یہوداہ کے ملک مین
بہاگ آئے اور اُسکی آبادی بڑہائی (اُسوقت سے سارہے تو فرقے
بنی اسرائیل کا کہین دنیا مین پتا نہین ہے پس توریت کی بربادی کا
کیا شکوہ ہو جبکہ اتنی بڑی قوم ہی کا پتا نہین ہے) تب سنحیرب نے جو
شالمنذر کے بعد اسور کا بادشاہ ہوا اپنا سردار فوج بہیجا جنے یہوداہ کے

سب قلعون پر اپنا قبضہ کیا اور یروشلم کو گہیر لیا اور جب اُسنے حی القیوم خدا کو ملامت کی تب حزقیاہ نے اپنا گریبان پہاڑ کر اسرائیل کے خدا سے دعا مانگی سو ایسا ہوا کہ خداوند کے فرشتے نے جا کر اسور کے لشکرگاہ میں ایک لاکہ پچاسی ہزار (۲ سلاطین ۱۹ باب ۳۵ و ۳۶ و ۳۷ یسعیاہ ۳۷ باب ۳۶) آدمی مارے ایسا کہ فجر کو سب مکان لاشون سے بہرے تہے تب شاہ سنحریب نے کوچ کیا اور نینوے مین پہر گیا اور جسوقت وہ اپنے معبود نسروک کے گہر مین پوجا کرتا تہا تو ادرملک اور سرازر اُسکے بیٹون نے اُسے تلوار سے قتل کیا انہین دنون مین حزقیاہ (بادشاہ) بیماری سے قریب المرگ ہوا اور یسعیاہ نبی نے اُس پاس آ کر کہا خداوند یون فرماتا ہے کہ مین نے تیری دعا سُنی اور تیرے آنسو دیکہے سو مین تجہے شفا دونگا اور تیری عمر پندرہ برس بڑہا دونگا اور یسعیاہ نے یہہ بہی کہا کہ انجیر کا ایک قرص لیکر بادشاہ کے پہوڑے پر رکہو اور انہون نے ایسا ہی کیا تب بادشاہ تین دنمین چنگا ہو گیا اور ہیکل مین جا کر اپنی تندرستی کے لیئے خدا کا شکر کیا

۵۵
حزقیاہ کے بعد اُسکا ناخلف بیٹا منسی بادشاہ ہوا اور اُسنے پچپن برس بادشاہت کر کے اس عرصہ مین اپنے عادل باپ کے کامون کو برباد کیا اور لوگون کو پہر بُت پرستی کی طرف لایا اور اپنی اخیر عمر مین قید ہو کر بابل کو بہیجا گیا وہان پشیمان اور غمگین ہو کر خدا سے دُعا مانگی تب خدا نے اُسکی سُن کے پہر اُسکی سلطنت اُسے عنایت کی تب اُسنے

فصل چہارم

یروشلم بت پرستی کو دور کیا پر اُسکے بیٹے عمون نے اپنے سب باپ دادون سے زیادہ بدی (یعنی بُت پرستی) کی پر تہوڑے ہی دن رہا کیونکہ دو برس بعد مارا گیا اور اُسکا بیٹا یوصیاہ آٹہ برس کی عمر مین بادشاہ ہوا سو پہر ایک مرد راستباز جو خدا کی مرضی پر چلتا تہا داؤد کے تخت پر بیٹہا اور جبتک وہ بالغ ہوا سردار کاہن اُسکا نایب رہا پر جب بیس برس کا ہوا اُسنے یروسلم اور تمام بادشاہت کو بُت پرستی سے پاک کر کے خداوند کے گہر کو پہر سدہارا اُس وقت ہیکل مین ایک کتاب جو منسّی کے وقت سے کہوئی اور بہولی گئی تہی پہر ملی وہ مقدّس کتاب توریت تہی اور جب بادشاہ کے حضور پڑہی گئی وہ اُسکے مضمون سے یہانتک گہبرا گیا کہ اُسنے اپنے کپڑے پہاڑ ڈالے انتہی ۲ سلاطین ۲۰ باب سے ۲۳ باب تک

لیکن کتب عہد عتیق سے منسّی کیوقت مین توریت کا کہو جانا ثابت نہین ہے کیونکہ یروسلم کے بادشاہون مین صرف منسّی ہے بُت پرست نہ تہا اور اپنی آخر عمر مین وہ تایب اور دیندار بہی ہوا تہا پس گمان غالب ہے کہ جب سیسق شاہ مصر نے حضرت سلیمانؑ کے بیٹے رحبعام کی سلطنت مین بادشاہی محل اور ہیکل کو لوٹا اور سب کچہہ لوٹ کر اُٹہا لیگیا تب ہی سے توریت غایب ہوئی اور منسّی کے پوتے یوصیاہ بادشاہ کے عہد سلطنت مین خلقیاہ سردار کاہن نے کہا کہ مین نے ہیکل مین توریت کی کتاب پائی ہے یا یہہ کہ مکاشفات کے بعد سے

جو تو سو چودہ برس مسیح سے پیشتر تہا (۲ تواریخ ۱۷ باب ۹) توریت غایب رہی اس مدت مین چاہئے تہا کہ بعض حصے اس کتاب کے سالہاے دراز تک زمین مین پڑے رہنے کے باعث ضرور ضایع ہوگئے ہوتے مگر غضب تو یہ ہے کہ اہلکتاب اُسکے ایک حرف ضایع ہونے کا بہی اقرار نہین کرتے۔

اب دیکہئے کہ سارے ہے نو فرقون بنی اسرائیل کا پتا نہین ہے اور صندوق عہدنامہ کا جسمین شریعت کی دو نون لوحین وغیرہ تہین پتا نہین ہے بلکہ ہیکل ہی کا پتا نہین ہے بہت سی کتابون مشمولہ توریت کا جنکا ذکر توریت ہی مین موجود ہے (خروج ۲۴ باب ۷ گنتی ۲۱ باب ۱۴ یشوع ۱۰ باب ۱۳ ۲ تواریخ ۹ باب ۲۹ اور ۱۲ باب ۱۵ اور ۲۰ باب ۳۴ وغیرہ) پتا نہین ہے پہر توریت کے بچے رہنے کا باوجود اُسکے بار بار صدہا برس غایب رہنے کے کون یقین کرسکتا ہے

ہنری وغیرہ انگریزی مفسرون نے اُسکی بابت اپنی تفسیر مین یون لکہا ہے قولہ مرمت کرتے وقت ہیکل کی کتاب توریت خوش قسمتی سے پائی گئی اور اُسے بادشاہ کے پاس لاے وہ تہا اصلی نوشتہ پانچ کتابون حضرت موسیٰ کا جو اُنکے ہاتہہ سے لکہا گیا اور بعضے خیال کرتے ہین کہ وہ تہی صحیح اور قدیم نقل (یعنے بعد حضرت موسیٰ کے اور وں کے ہاتہہ سے لکہی ہوئی) اغلب ہے کہ وہ وہی نوشتہ تہا جو حکم سے حضرت موسیٰ کے رکہا گیا پاک مکان مین ایسا سمجہا جاتا ہے کہ وہ تہا کہویا گیا

یا بہولا گیا خواہ بے پروائی سے ڈال دیا گیا کونے مین اُن لوگونسے
جو جانتے نہ تہے قدر اُسکی یا کہ وہ تہا کینہ سے چہپا یا گیا یعنی بُت پرست
بادشاہون سے بعوض جلانے اور ضایع کرنے کے اُسے گاڑ دیا اُس
امید سے کہ وہ پہر کبہی ظاہر ہوگا اور اکثر ونکا یہی قول ہے ؛
یا وہ تہی خبرداری سے رکہی گئی اُسکے خیرخواہون سے تا نہ پڑجاوے
دشمنونکے ہاتہ مین لیکن ہمین یقین ہے کہ وہی صحیح نقل تہی تمت کلامہ
یہہ آخری بات کہ ہمین یقین ہے الخ یہہ تو صرف عیسائی مفسر کا عقیدہ
ہے اس سے کچہ غرض نہین اور باقی سب باتونکا مفصل بیان اُس
کتاب مین جسکا نام نوید جاوید ہے مرقوم ہے یہان اُسکا موقع نہین
ہے مختصر تصفیہ ان سب باتونکا یہہ ہے کہ منسّی کے وقت مین توریت
کا کہو جانا انگریزی مفسر کے قول سے جو ابہی بیان ہوا ثابت نہین
ہوتا اور نہ منسّی کے وقت مین کچہہ ہیکل پر آفت آے مگر یہ نہ رجعام یا یہوشفاط
کے بعد توریت کا کہو جانا دو وجہ سے ثابت ہے اوّل یہ کہ رجعام
کے وقت مین ہیکل اور بادشاہی محل دونون لوٹے گئے اور یہی
دونون مقام توریت رکہنے کے تہے (استثناے ۱ باب ۱۸ ا ور ۱۲ باب ۲۵
و ۲۶) لیکن خاصکر صرف ہیکل مین توریت رکہی رہتی تہی (استثنا ۳۱
باب ۹ سے ۱۳ نحمیاہ ۸ باب) اور اگر ملک مین کہین اور بہی توریت
ہوتی تو پہر ہیکل مین اُسکی پانے کی خوشی کا کیا سبب تہا دوسرے
یہہ کہ رجعام کے وقت سے زمانہ یہوشفاط کیسوا یہودی قوم مین

بُت پرستی زیادہ شایع ہوئی چنانچہ الکتاب کے مقامات المعروف
صفحہ ۲۹ مین لکہا ہے کہ حضرت موسیٰ کے عہد مین خداتعالیٰ نے
بنی اسرائیل کی بابت یون فرمایا تہا کہ ملک کنعان تمکو میراث مین
عنایت کرتا ہون پر اگر وہ عہد و پیمان جو مین نے تم سے کیا ہے بہول
جاؤ اور تراشے ہوئے بُت یا کسی چیز کی تصویر کی پرستش کرو تو فوراً
اس زمین پر سے فنا ہو جاؤ گے اور یہوواہ (یدوواہ یعنے خدا)
تمکو ساری قومون مین پراگندہ کریگا اور وہان تم تہوڑے سے رہجاؤگے
چنانچہ یہ وعدہ استثنا کی کتاب کے ۴ باب پچیسوین آیت وغیرہ مین
مرقوم ہے پس یہہ دہمکی اُسوقت پوری ہونے لگی جسوقت بنی اسرائیل
اور بنی یہوداہ کے درمیان پہوٹ پڑی اور ایک بادشاہت کے
عیوض مین دو بادشاہتین مقرر ہوئین اُسی زمانہ مین بنی اسرائیل
کے درمیان بُت پرستی شروع ہوئی اور ترقی پر رہی انتہی پس
یہ دو بادشاہتین رحبعام بن سلیمان علیہ السلام کے عہد سلطنت مین
مقرر ہوئین تہین کہ یوربعام بن بنات افراطی جو حضرت سلیمان کا
غلام تہا (اول سلاطین ۱۱ باب ۲۶) اور حضرت سلیمان سے باغی
ہوکر مصر کو بہاگ گیا تہا (اول سلاطین ۱۱ باب ۴۰) اُنکی وفات کے
بعد آکر بنی اسرائیل کے دس فرقونکا بادشاہ ہوا اور رحبعام کو دو
فرقون بنی اسرائیل یعنے فرقہ یہوداہ اور بنیامین پر سلطنت باقی
رہی تب وہ دس فرقے اسرائیلی اور یہ دو فرقون یہوداہ کہلائے

(اول سلاطین ۱۲ باب) اُسی زمانہ سے بنی اسرائیل یعنے بارہون فرقون مین
بُت پرستی شروع ہوئی کیونکہ ہر ایک بلند پہاڑ پر اور ہرے درخت کے تلے
خیمہ کہڑا کرکے مورتون کے ساہمنے لواطہ یعنے لونڈی بازی کرتے تھے
(اول سلاطین ۱۴ باب ۲۴) اور اس بُت پرستی کا سبب توریت کے
مضامین سے ناواقف ہوجانا تہا غرض کہ مفسر کے قول سے جسطرح
توریت کا کہو جانا منسّی کے وقت مین ثابت نہین ہوتا اُسیطرح توریت
کی اصلیت سے بہی کسی کو آگاہی نہین ہے اور یہ طرح طرح کے قیاس
جو انگریزی مفسرین عیسائی نے اُس پائی ہوئی توریت کی بابت
کئے ہین یہ سب اس قول پر دلیل ہین کہ اصل حال توریت سے انہون کو
ناواقفی رہی تب تو ایک بات منفتح ہوئی
کیفیت نامہ بنی اسرائیل کے تمام سلاطین کا جسے پہلے پادری شلز صاحب
نے زبان جرمن مین تصنیف کیا تہا اور اب اُسنے پادری اشٹرنس صاحب
نے اردو ترجمہ کیا مطبوعہ ۱۸۶۶ع مشن پریس الہ آباد نارتھ انڈیا ٹرکٹ
سوسائٹی کے لئے اُسکی فصل ۲ باب ۱۶ صفحہ ۲۲۳ مین لکہا ہے کہ اسرائیل
کی طاقت ــــ زایل ہوگئی تہی اور اسکا حال ایسا بدل گیا تہا کہ جو
چاہے قبضہ کر لیوے چنانچہ مصر کے بادشاہ فرعون نیکو نے چاہا کہ اُسے
اپنے دخل مین لاوے اسلئے کشتی پر سوار ہوکر اپنا لشکر ہمراہ لے کنعان
ملک کی سرحد مجدو نامی پر خیمہ زن ہوتا کہ وہان سے اسور کیطرف
راہی ہو پر یوسیاہ (بادشاہ یروسلم) نے اُسے روکا اور اپنے ملک کے

درمیان سے جانے نہ دیا کیونکہ اُسنے یہ سمجھا کہ اگر فرعون اسور کو قبضہ
مین کریگا تو ضرور ہے کہ یہوداہ کی آزادی بھی جاتی رہے گی اسلئے
یوصیاہ کو واجب ہوا کہ دو صورت کرے خواہ شاہ مصر کا تابعدار بنے
یا اُس سے مزاحم ہو آخرش یوصیاہ کو شاہ مصر کا مقابلہ کرتے ہی بن پڑا
اور مجدو کے میدان مین دونون ایک دوسرے سے مقابل ہوے سو
یوصیاہ نے شکست کھائی اور زخمی ہو کر تھوڑے عرصہ مین مر گیا
اس حادثہ سے تمام یہوداہ اور یروسلم مین بڑا واویلا پڑا اور یرمیاہ
نبی نے اس نیک بادشاہ کی وفات کا نوحہ گایا اور وہ کتاب نوحہ اُنکی
موجود ہے انتہی یہ مرثیہ علاوہ نوحہ یرمیاہ مشمولہ توریت کے ہے
بشپ پیٹرک صاحب کا قول ہے کہ یہ مرثیہ جو بعد وفات یوصیاہ کے
کہا گیا یقیناً وہ نہین ہو سکتا جو نوحہ یرمیاہ مشہور ہے اسلئے کہ یہہ نوحہ
غارت ہونے یروسلم اور ہلاک ہونے صدقیاہ پر ہے اور وہ مرثیہ
موت یوصیاہ پر (از تفسیر ڈایلی مطبوعہ ۱۸۱۶ع جلد ا صفحہ ۹۳۶) پس یہ
بھی توریت مین شامل نہین ہے —

پادری گریون صاحب فرماتے ہین (۲ سلاطین ۲۲ و ۲۳ باب ۲ تواریخ
۳۴ و ۳۵ باب) یوصیاہ بادشاہ کا لباس مہین کتان اور زرد رنگ
کا تھا کیونکہ اُن دنوں مین یہودی لوگ ریشم کا کپڑا نہین پہنا کرتے تھے
(یعنے ریشمی لباس یہودی شریعت مین مرد کو حرام ہے) ——
یوصیاہ نے اپنی سلطنت کے بارہوین سال بہت اسیرونکو تمام ملک مین

بھیجا کہ وے سب بُت پرست کاہنونکو موقوف کرکے اُنکے قربان گاہونکو
گرادین اور سب معبودونکی مورتونکو جو ہر جگہہ مین عمونکے حکم سے مقرر
کی گئی تہین ٹکرے ٹکرے کر ڈالین اسیصورت سے اُس جوان
بادشاہ کی حکومت مین بُت پرستی نیست و نابود کی گئی تہی اور
سوا اُسکے اُسنے سچے خدا کی ہیکل کی مرمت کرنے اور بہی پر رونق اور
آراستہ ہونے کو حکم دیا کیونکہ اُسکے دادا عمونکے دنون سے خدا کا گہر گرادیا
گیا تہا اور اُسکی ساری چیزین بڑی خراب حال مین رہتی تہین
مگر یوصیاہ نے اُسکے پہر اُٹہانے اور مرمت شکست و ریخت کرنے مین بہت
نقدی صرف کی تاکہ خدا کی پاک عبادت اُسمین پہر مقرر کیجاوے جب
خدا کی ہیکل پہر بن رہی تہی تب اُس جوان بادشاہ یوصیاہ نے
ایک بڑی دعوت کی اور ہیکل کی قربانگاہ پر چالیس ہزار بہیڑ اور بکری
کے بچّون اور بہت بیلون اور گاے کے بچہڑون کو بہی چڑہایا تہوڑی
دیر کے بعد جب لوگ ہیکل کے اندر کو صاف کرتے تہے اُنکو خدا کی کتاب کا
ایک نسخہ ملا تب یوصیاہ نے نہایت خوش ہوکر کاہنون کو حکم دیا کہ یہود
لوگونکی ساری قوم جمع کرکے اُسے اُنکو سناؤ اسیطرح اُسنے خدا کی
عزت اور پرستش کے لیئے اپنی محبت دیکہائی اور ظاہر ہے کہ اُس سے
اُس پشت کے لوگونکو بہت برکتین ملین بلکہ وہ پشت در پشت کیواسطے
ایک صحیح نمونہ ہوا (از شمس الاخبار مطبوعہ امریکن مشن پریس لکہنؤ ۱۹ اپریل
۱۸۷۵ع نمبر ۲۴ جلد ۶ صفحہ ۱۰ و ۱۱ باہتمام پادری کریون صاحب)

رکن پنجم

بخت نصر بادشاہ بابل کے ہاتھ سے یروسلم کی غارت

سنہ عیسوی سے چھ سو نو (۶۰۹) برس پیشتر یہوآخاب یا یہوآخزین یوصیاہ
بادشاہ کی سلطنت کے تیسرے مہینے فرعون نکوہ نے اُسپر فوج کشی
کی اور یہوآخاب بادشاہ کو زنجیروں سے باندھ کر مصر مین لیگیا کہ جہان
پہنچکر وہ مرگیا اور فرعون نے یوصیاہ کے دوسرے بیٹے الیقیم کو
بادشاہ یروسلم بنایا اور اُس کا نام بدلکے یہویقیم رکھا اور اُسکے ملک پر
لاکھہ روپیہ اور ہزار اشرفی محصول ٹھہرایا (مصر کی قدیم تواریخ مؤلفہ
رولن صاحب ترجمہ سین ٹفک سوسائٹی مطبوعہ الہ آباد سنہ ۱۸۶۴ع صفحہ
سو ۱۰ مین لکھا ہے کہ اُس ملک سے چار لاکھہ چار ہزار تین سو اکیاون
روپیہ بطور سالیانہ لینے ٹھہرائے) ۲ تواریخ ۳۶ باب ۳ مین ہے کہ سو قنطار
روپا اور ایک قنطار سونا خراج مقرر کیا سنہ عیسوی سے چھ سو چھ (۶۰۶) برس
پیشتر بخت نصر نے یہوداہ کے ملک پر چڑہائی کی اور یروسلم کو فتح کرکے
یہویقیم سے ایک خراج گزار رہنے کے واسطے قسم لی اور مال و دولت
لوٹ کر اور بادشاہی خاندان کے لڑکوں مین سے ایک گروہ کو اپنے ساتھ
لیگیا کہ اپنے محل مین خواجہ سرا بناکر رکھے (اُنہیں دانیال نبی اور
اُسکے تین رفیق تھے (دینی و دنیوی تاریخ صفحہ ۲۴۹) لیکن مسیح سے
چھ سو چار برس پیشتر یہویقیم نے بدعہدی کرکے بخت نصر بادشاہ سے

دشمنی کی چونکہ اُسوقت مین بخت نصر اپنی ماکے انتقال اور اور سببون سے
یہویقیم کو اسکی بدعہدی کی سزا دینے کے واسطے آپ نہ آسکا اسلئے اُسنے یہوداہ
کے چوگردے کے رہنے والون سریانیون اور موابیون اور عمونی وغیرہ
قومونکو حکم دیا کہ یہویقیم پر چڑھائی کرین تب یہ سب قومین یہوداہ کے ملک
کو چارونطرف سے لوٹ مار کر اوجاڑنے لگین اور گیارہ برس تک یہویقیم
کو بڑی سختیومین رکھا اور آخر یہویقیم کو مار کر اُسکی لاش یروسلم کے
پھاٹک کے باہر سڑک پر پھینک دی یہویقیم کے قتل کے بعد اُسکا بیٹا
یکونیاہ تخت نشین ہوا اُسکی سلطنت کرنیکے تیسرے مہینے بخت نصر نے
یروسلم پر فوج کشی کر کے یکونیاہ اور اُسکی ما اور بیگمون اور سردارون
اور مُلک کے سب دولتمندون اور افسرونکو قید کر کے بابل مین لیگیا
اور یروسلم کے سب کاریگرون لوہارون اور سنگ تراشون کو بھی
لیگیا کہ بابل مین اُسکے محل کی تعمیر کرنے والونکے شریک ہون اور
یروسلم سے بادشاہی خزانہ اور ہیکل کے سب سونے کے برتنون وغیرہ
کو لوٹ کر لیگیا اور متنیاہ کو بچے ہوے لوگونپر یروسلم مین حاکم کر دیا اور
فرمانبرداری کے باب مین اُس سے قسم لیکر اُسکا نام صدقیاہ رکھا
جسکے معنے خدا کی سچائی یہ اسلئے کہ جب وہ بدعہدی کرے تو اپنے نام کے
معنے یاد کر کے یہ سمجھے کہ مین نے سچے خدا کو ضامن دیا ہے اپنی بدعہدی
سے پشیمان ہو

جیون ہی بخت نصر نے وہان سے مراجعت کی تیون ہی امونیون

اور سوابیون اور ادمیون وغیرہ نے اس لاچار بادشاہ صدقیاہ کے پاس اس غرض سے ایلچی بھیجے کہ بابل والون کی اطاعت چھوڑ کر ہمارا شریک ہو تب صدقیاہ نے اپنی سلطنت کے نوین برس بادشاہ مصر سے عہد و پیمان کر کے بخت نصر سے بدعہدی کی اور اُس سے باغی ہو گیا پھر بخت نصر نے یروسلم پر فوج کشی کر کے اسکا محاصرہ کیا اور مصری لوگ صدقیاہ کی مدد مین بخت نصر کے سامنے ٹھہر نسکے اور اپنے ملک مصر کو لوٹ گئے تب صدقیاہ کی سلطنت کے گیارھوین برس یروسلم کسدیون یعنے بابل والونکے ہاتھ فتح ہو گیا اور صدقیاہ نے فوج بابل کے بیچ مین سے ہو کر جو گھیرے ہوے تھے بھاگنے کا ارادہ کیا لیکن پکڑ لیا گیا اور ملک ارمن یا آرام کے ربلہ شہر مین قید ہو کر بھیجا گیا وہان اُسکے بیٹے قتل کیے گئے اور صدقیاہ کی آنکھین نکالی گئین اور زنجیر پہنا کر بابل کو روانہ کیا گیا جہان پہنچکر وہ مر گیا بخت نصر کے سپہ سالار نے یروسلم اور ہیکل کے سب مال و متاع لوٹا اور تمام شہر مین آگ لگا دی اور شہر اور ہیکل دونون کو جلا کر خاک کر دیا اور دیوارون کو ڈھا دیا اور سب باشندون کو قید کر کے بابل مین لیگیا انتہی کلامہ از مختصر تواریخ یہودیہ موسومہ یہودیونکا لکھا اتہاس ہندی چھاپہ الہ آباد ۱۸۵۴ع مصنفہ پادری ال جی ہے صاحب صفحہ ۲۸۱ — ۲۸۶

اور جلودارون کا سردار نبوسر دان زمین کے بعضے کنگالون کو چھوڑ گیا

کرتا کستانون کی باغبانی کرین اور کہیتی کرین اور پیتل کے اون
ستونونکو جو خداوند کے گہر مین تہے اور کرسیون کو اور پیتل کے بحر کو
جو خداوند کے گہر مین تہا اُنہون نے توڑا اور وہ سب پیتل بابل مین
لیگئے اور دیگین اور بیلچے اور گلگیرین اور لگنین اور چمچے اور پیتل کے
سارے برتن جو وہان کام آتے تہے وے لیگئے اور باسنون اور
انگیٹہیون اور لگنون اور دیگون اور شمعدانون اور چمچون اور پیالون
کو سب کو جو سونیکے تہے اُنکا سونا اور سب کو جو روپے کے تہے اُن کا
روپا جلودارونکا سردار لیگیا دو ستون ایک بحر اور سب کرسی بارہ بیل
جو بحر کے نیچے تہے جنہین سلیمان بادشاہ نے خداوند کے گہر کے
لیئے بنایا تہا ان سب باسنونکا پیتل بے تول تہا یہ ستون جو تہے
انہین کا ایک ستون اٹہارہ ہاتہہ اونچا اور بارہ ہاتہہ کی رسی اُسکے
گرداگرد تہی اور چار انگل موٹا تہا یہ کہوکہلا تہا اور اُسکے اوپر ایک
پیتل کا جہاڑ تہا اور وہ جہاڑ پانچ ہاتہہ اونچا تہا اُس جہاڑ پر گرداگرد
پیتل کی جالیان اور انار کی کلیان بنی ہوئی تہین اور دوسرے
ستون مین اُسیطرح کلیونکا کام تہا اور ہر طرف سے چہیانوے انار تہے
اور سب انار جالیونپر اُسکے گرداگرد ایکسو تہے یرمیاہ ۵۲ باب ۲۳
واضح ہو کہ اس پیتل کے بحر کو اخز بادشاہ یروسلم نے سن عیسوی
سے سات سو اونتالیس برس پیشتر پیتل کے بارہ بیلون پر سے
اتار کر پتہر کے چبوترے پر رکہا تہا (۲ سلاطین ۱۶ باب ۱۴ سے ۱۷)

اور اول سلاطین ۷ باب ۲۰ مین لکہا ہے کہ دو سو انار جہاڑ کے گرد بنائے
اور اسیطرح دوسرا جہاڑ بہی انتہی اور یرمیاہ ۵۲ باب ۲۳ مین ایکسو
انار لکہے ہین سبب اختلاف کا یہ کہ اصل کتاب عبرانی مین غلطی
واقع ہوئی الغرض بعد اس سبب قتل و غارت کے شاہ بابل کے
ملازمون نے حضرت یرمیاہ کو جو صدقیاہ کی قید مین تہے قیدخانہ سے
نکالا اور اُنکے ساتہ بہت نیک سلوک کیا اور اجازت دی کہ جہان
چاہین رہین اور شاہ بابل نے باقی بچے ہوئے کنگال یہودیون پر جدلیاہ
بن اخی قام بن سافن کو سردار مقرر کرکے مصفا مین چہوڑ دیا تب
اسمعیل[ا] بن نتیاہ بن الیسمع نے جو نسل شاہی سے تہا اُسے بہی قتل
کیا مع اُن سب یہودیونکے جو جدلیاہ کے ساتہ تہے اور کسدیون کو جو
وہان حاضر تہے اور جنگی مردون سب کو تلوار سے قتل کیا اور آٹہ
آدمیونکے ساتہ بنی عمونکی طرف چلا گیا تب یوحنان بن قریح اُن بچے
ہوئے یہودیونکا سردار ہوا اور حضرت یرمیاہ سے اپنے واسطے دعا مانگنے
کی گزارش کی اور جب حضرت یرمیاہ نے اُنکے واسطے دعا مانگ کر
اُنہین خدا کا حکم سنایا کہ تم سب یہین رہو اور کسدیون یعنے بابل والونکے
خوف سے مصر کو نہ بہاگو تو تمہارا بہلا ہو گا تب اُنہون نے حضرت یرمیاہ
سے کہا کہ تو جہوٹہہ کہتا ہے یہ خدا کا حکم نہین ہے کہ ہم مصر کو نجاوین
اور یوحنان بن قریح نے سب بچے ہوونکو مع یرمیاہ کے ساتہ لیا اور مصر کو
روانہ ہوا دیکہو یرمیاہ ۴۰ باب سے ۴۳ باب تک (یہان سے یہہ بہی ثابت ہے

[ا] حضرت اسمعیل بن ابراہیم علیہما السلام کا مرتبہ یہودی لوگ بہی تعظیم کا سمجہتے تہے ... اور ان کا نام اسمعیل رکہتے تہے کیونکہ اکابر قوم کے ...

کہ اُسوقت تک یہودیونکے نام اسمٰعیل ہوتے تھے یرمیاہ ۱۴ باب ۷) پس بابل
کی اسیری کے زمانہ مین ملک یہودیہ کا ایسا کوئی یہودی نہ تہا جو ملک مین
بچ رہا ہو یرمیاہ ۴۴ باب ۲ مین لکھا ہے رب الافواج اسرائیل کا خدا یون
فرماتا ہے کہ تمنے یہہ ساری بلائین جو مین نے یروسلم پر اور یہوداہ کے سارے
شہرونپر نازل کین دیکھین اور دیکھو وے آجکے دن ویران ہین اور
اُنمین ایک بسنے والا بہی نہین انتہی اور اسیطرح یرمیاہ ۱ باب ۱۴ مین بہی
ہے اور یرمیاہ ۱۳ باب ۱۹ مین ہے کہ یہوداہ سراسر اسیری مین لیا جاتا
بالکل اسیری مین لیا جاتا ہے انتہی اور مفتاح الکتاب صفحہ ۴۸ کے آخر مین ہے
کہ نبوکدنذر آیا اور یروسلم کو قبضہ مین کرکے ڈہا دیا اور ملک کے سب باشندونکو
اپنے ساتہ بابل کو لیگیا انتہی

دینی و دنیوی تاریخ صفحہ ۲۵۱ و ۲۵۲ مین ہے کہ اگرچہ لوگون سے یہہ وعدہ کیا
گیا کہ اگر وہ کسدیونکے مطیع رہین تو صحیح و سلامت رہین تو بہی اسمٰعیل نامی ایک
شخص نے جو شاہ کے گہرانے کا تہا بغاوت کی اور جدلیاہ پر حملہ کرکے اُسے مارڈالا
بعد اُسکے اسمٰعیل مصر مین بہاگا اور یرمیاہ نبی کو جسنے خدا کیطرف سے اُسے یہودیہ مین بسنے کی صلاح
دی اپنے ساتہ لیگیا اسکے چار برس بعد جو باقی لوگ تہے اور جنکا شمار صرف سات سَو
پینتالیس تہا اسیری مین گئے اور کوئی باقی نرہا اُس ملک مین کسینے نو آبادی نکی اور اگرچہ وہان
سیر کرنیوالے فرقے آتے جاتے رہے اور دکہن اطراف مین ادومی لوگ آبسے لیکن تو
بہی تہوڑی آبادی ہوئی اور ملک ویران رہا جبتک کہ یہودی اسیری سے لوٹکر اُسمین پہر داخل نہین ہوئے
پہر اُسی کتاب کے صفحہ ۲۴۹ مین لکہا ہے ۷۰ برس پیشتر سلطنت یہوداہ بابل کے قابو مین ہوگئی

محراب دویم

اسمین پانچ رکن ہیں

رکن اوّل

اگرچہ بابل مین غلامی کی مدت اہل یہود کے لئے ستر برس مشہور ہے لیکن مفتاح الکتاب رومن چھاپہ مرزاپور سنہ ۱۸۵۶ع صفحہ ۸ مین عزرا کی کتاب کے احوال مین اس فقرہ کو کہ (عزرا نے مسیح سے چار سو چھپن ۴۵۶ برس پیشتر بنی اسرائیل کا دینی بندوبست کیا) دیکہنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ڈیرہ سو ۱۵۰ برس شروع اسیری سے اسوقت تک گزرے تھے مگر اورون نے اس کی مدت کو اور طور پر بیان کیا ہے چنانچہ کتاب سوال وجواب رومن ترجمہ پادری والش صاحب وغیرہ چھاپہ الہ آباد مشن پریس سنہ ۱۸۶۵ع صفحہ ۲۹ سوال ۱۸ اکے جواب مین لکہا ہے کہ مسیح سے پانسو چھتیس ۵۳۶ برس پیشتر شاہ خسرو کے حسب فرمان یہودی یروسلم مین لوٹ آئے اور انہون نے فونیکی کاریگرونکو اپنی مدد کے لئے مقرر کیا انہون نے اس دوسری ہیکل کو پہلی ہیکل کے مقام پر اور اغلب ہے

کہ پہلے ہی کے طرز پر بنایا وہ مسیح سے پانچسو پندرہ برس پیشتر ختم ہوئی انتہا
پس ان دونون مختلف بیانونکا تصفیہ اسطرح ہو سکتا ہے کہ یہودیون کی
آزادی کا فرمان صادر ہونیکے سنہ شاید یہی ہونگے اور اُسکے بعد کچھ عرصہ
تک اُس سفر دور و دراز کے لیئے اور ٹھہرنے پڑا ہوگا جو کہ مع اہل و عیال
چلنا اور سالہاے دراز کا خان ومان بابل مین چھوڑنا تھا اسکے سوا پیشتر
صرف ایک غول یہودیونکا بابل سے چلا تھا کہ جسمین زروبابل سردار سمجھا جاتا
تھا اور اُسی نے یروسلم کی پھر بنیاد ڈالی تھی سوال و جواب رومن ترجمہ
پادری یونس سنگھ و پادری والش صاحب (چھاپہ الہ آباد مشن پریس
۱۸۶۵ع صفحہ ۸۴ سوال ۳۵۲ و ۳۵۵) چنانچہ بیالیس ہزار خاندان یہودا
اور لیوی کے فرقے کے یشوع سردار کاہن اور زروبابل کے ساتھ
روانہ ہوئی (مقدس کتاب کا احوال ۲ و ۳ باب صفحہ ۱۲) اور بعد اسکے
پھر اور بعضے یہودی بابل سے چلے آئے اور اکثر وہین رہگئے یعنے بابل ہی
مین کہ جنھون نے حضرت حزقیل نبی کو بابل مین شہید کر ڈالا تھا (سوال و
جواب رومن ترجمہ پادری یونس سنگھ و پادری والش صاحب چھاپہ
الہ آباد مشن پریس ۱۸۶۵ع صفحہ ۵۶ سوال ۲۱۰) اور اس سے وہ قول جو
لوقا ۱۳ باب ۳۳ مین لکھا ہے کہ نہین ہو سکتا کہ نبی یروسلم کے باہر ہلاک ہووے بجہ
بر ملا غلط ہو گیا
عربونمین مشہور ہے کہ حضرت حزقیل نبی شہید ہو کر سام بن نوح کی قبر مین
مدفون ہوے (از سوال و جواب رومن ترجمہ پادری یونس سنگھ و پادری

دانش صاحب صفحہ ۵۶ سوال ۲۱۱) اور نہ صرف حزقیل بنی بلکہ حضرت دانیل ع بنی نے بھی کسدیہ یعنے بابل مین وفات پائی تھی (سوال وجواب ایضاً صفحہ ۵۷ سوال ۲۱۵ و صفحہ ۵۹ سوال ۲۲۵) اور حضرت برمیاہ بنی مصر مین مقتول ومدفون ہوے اور بعد عرصہ دراز کے سکندر ذوالقرنین نے اُنکی ہڈیون کو جو گمنامی کی حالت مین مدفون تھین نکلواکر سکندریہ مین دفن کیا (سوال وجواب ایضاً صفحہ ۵۴ سوال ۲۰۳) لغت کتاب مقدس صفحہ ۵۶۰ مین ہے کہ یونس کے شہر جات حضر مین لوگ ابتک اُسکی قبر دکھلاتے لیکن اور بیان ہے کہ موصل کے نزدیک وہ گاڑا گیا تھا واضح ہو کہ یہ سب انبیاء کلان محاورۂ اہلکتاب مین کہلاتے ہین (سوال وجواب ایضاً صفحہ ۶۱ سوال ۲۳۲) اور حضرت عُزیر یعنے عزرا کاہن کنار دجلہ پر مدفون ہین چنانچہ کتاب سوال وجواب رومن ترجمہ پادری یونس سنگہ و پادری والش صاحب صفحہ ۲۰ سوال ۷۱ اسکے جواب مین لکھا ہے کہ یہودی بعد موسیٰ کے عزرا ہی کو قابل تعظیم سمجھتے تھے دجلہ ندی پر ایک قبر ہے جسکو لوگ عزرا کی قبر قرار دیتے ہین انتہی

ایک اور بات جو اس مقام مین تعجب کی معلوم ہوتی وہ یہ ہے کہ مقدس کتاب کا احوال یعنی اِسکرپچر ہسٹری ۵۲ باب مین لکھا ہے کہ ارتاسستا نے اپنی ساقی اور وزیر نحمیاہ کی (جنہون نے بابل سے آکر یروسلم مین ہیکل کو پھر آراستہ کیا اور دستورات عبادت یہودیون مین پھر بحال کئے) منت سنکے اُسی یروسلم کو روانہ کیا انتہی یعنے اگرچہ زروبابل وغیرہ نے

سلہ ذوالقرنین کا بیان مجرابلا ٹوکنی ادالکر کسی حاشیین دیکھنا چاہئے

عربی (۱۲)

یروشلم مین آکر ہیکل کی تعمیر کر لی تہی مگر حضرت نحمیاہ نے جو کہ اُسوقت تک
بابل ہی مین تہے بادشاہ بابل سے رخصت لیکر یروشلم مین آکر اُسکی شہر
پناہ بنوائی پس مقدس کتاب کا احوال ۵۲ باب مین حضرت نحمیاہ کو
بادشاہ بابل کا ساقی و وزیر لکہا ہے اور بائیبل سے تو حضرت نحمیاہ کا اُس
بت پرست بادشاہ کو صرف شراب ہی پلانے مین نوکری کرنا ثابت ہے (نحمیاہ ۲
باب ۱) اور کتاب نحمیاہ الہامی نوشتون مین شامل ہے اور حضرت نحمیاہ کے
نبی ہونے کا اہلکتاب کو اقرار ہے دیکہو کتاب سوال وجواب رومن
ترجمہ پادری یونس سنگہ وغیرہ صفحہ ۲۹ سوال ۱۲۰ پس جب نبی نے
بت پرستون کو شراب پلانے مین نوکری کی تو اُس نبی کے پیرو شراب
خواری مین کسقدر ترقی کیئے ہوئے ہونگے

پس اس کتاب رومن سوال وجواب صفحہ ۲۹ سوال ۱۱۸ کے سنہ مندرجہ
شاید صرف تاریخ نفوذ فرمان آزادی یہود سے علاقہ رکہتے ہین اور مصنف
مفتاح الکتاب کے صفحہ ۷ کا قول زمانہ ترتیب توریت سے جو بزعم
علماء عیسائی عزرا کے ہاتہہ سے ہوئی علاقہ رکہتا ہے چنانچہ اسی کتاب
سوال وجواب رومن صفحہ ۳۷ مین ہے کہ سوال ۱۴۶ ایکسو چہیالیس (زبور و
کسی نے مجتمع کرکے مرتب کیا جواب اغلب ہے کہ عزرا سے یہ کام انجام
پایا مسیح سے چار سو پچاس ۴۵۰ برس پیشتر انتہی پس جب اغلب ہے کہ عزرا نی زبور و
کو مرتب کیا تو یہ بہی اغلب ہے کہ توریت کو بہی زبور و کے ساتہہ ہی مرتب
کیا ہوگا اور اُس سے پیشتر کسیطرح توریت کا مرتب ہونا ثابت نہین ہے

چونکہ یہہ اسیری سنہ چہہ سو چہہ برس پیشتر سنہ عیسوی سے واقع ہوئی تہی اُس حساب سے ڈیڑہ سو برس بعد توریت جمع کی گئی اب کون یقین کرسکتا ہے کہ اتنی مدت تک توریت ضایع ہوکر بہی صحیح و سالم بنی رہی اسیوقت سے اور غالباً بلکہ یقیناً اس سے پیشتر صندوق عہد نامہ کہ جسمین شریعت کی دونوں لوحین تہین اور توریت اُسکے پہلو مین رہتی تہی (استثنا ۳۱ باب ۲۵ و ۲۶) اور من کا مرتبان طلائی اور حضرت ہارون کا عصا کہ جسمین شاخین پہوٹتی تہین غائب ہے اور اسکا کچہہ پتا دنیا مین نہین ہے اور اسیوقت سے یہودیوں مین متفرق فرقے ہوگئے یعنے یہودی اور سامری اور انہین سے لیبتی اور لیبرنتی اور جلولی اور فقیہ اور فریسی اور صادوقی وغیرہ کہ انہین سے ہر ایک اپنے عقاید مین دوسرے سے تفاوت یا مخالفت رکہتا تہا اس کتاب مین ان سب عقاید کی تشریح مجمل ہے مفتاح الکتاب رومن چہاپہ مرزاپور ۱۸۵۶ء صفحہ ۲۲۶ ــــ ۲۲۸ اور کتاب نوید جاوید لوح ثانی کلیسیا سکرمنٹ مین دیکہنا چاہیئے اسجگہہ صرف سامریونکا حال کہ جو حضرت موسیٰ کی پانچون کتابون یعنے پیدایش سے استثنا تک کے سوا اور کسی کتاب کو مجموعہ عہد عتیق مین سے نہین مانتے ہین ذکر کرنا چاہیئے کہ اسیوقت سے سامریون نے یہودیون سے علحدہ اپنے لیئے جرزین پہاڑ پر ایک ہیکل بنائی اور اور جرزین کا لفظ بجائے عیبال کے اپنی توریت مین داخل کیا اور اور یہودی اور سامری دونون اس لفظ کی تبدیل پر ایک دوسرے کو

فرقہ یہود

تحریف کا الزام دینے لگے اور اسی کی اصل حقیقت کو اُس سامری عورت
نے حضرت عیسیٰ سے پوچھا تھا مگر حضرت عیسیٰ نے دونوں مین نہ کسی کو سچا
بتایا نہ جھوٹا (یوحنا ۴ باب ۱۹ — ۲۱) اگرچہ ممکن تھا کہ جسطرح حضرت عیسیٰ
آپ ہیکل یروسلم مین آداب عبادات اور رسوم اعیاد وغیرہ ادا کرتے
تھے (متی ۲۱ باب ۱۲ اور ۲۶ باب ۱۸ لوقا ۲ باب ۲۲) سامریوں کو بھی
اس صحیح دستور سے آگاہ کر دیتے اگرچہ سکندریہ کے یہودیون اور سامریون
مین جب اسی بابت جھگڑا ہوا تو مصر کے بادشاہ نے بھی سامریون ہی کے
دعوے کی تردید کی تھی اور یروسلم کے معبد کو جرزین کے معبد پر ترجیح
دی تھی سنہ ایکسو پچاس [۱۵۰] اور سنہ ایکسو چہالیس [۱۴۶] قبل سنہ مسیحی کے
درمیان یہہ واقع ہوا تھا یوسفیس مورخ کے بیان کے مطابق اسوقت
مصر مین یہودیون اور سمرونیون کے درمیان بڑا مباحثہ ہو رہا تھا اور
بحث یہہ تھی کہ یہودیون نے کہا کہ خدا کی پرستش کوہ موریہ پر اور سمرونیون
نے کہ اُسکی پرستش کوہ گرازیم پر کرنی چاہئے یہہ مباحثہ بادشاہ کے حضور
مین پیش ہوا اور چونکہ سمرونی مغلوب ہوے لہذا سمرونی بحث کرنیوالے
مارے گئے (دینی و دنیوی تاریخ صفحہ ۲۷۶)
مگر حضرت عیسیٰ نے بالکل اسکا فیصلہ نہین کیا پس کیا غضب کا یہہ ایک
لفظ تھا جیسے صفدر علی صاحب نے اپنی کتاب نیاز نامہ مطبوعہ الہ آباد ۱۸۶۷ع صفحہ ۱۷۵
مین جنسی اور خفیف بات بتاتے ہین حالانکہ اسکے باعث ایک قوم کی قوم لاکھون
آدمی گمراہ اور خدا کے نافرمانبردار پشت ہا پشت تک رہے پس اگر

یہہ چہوٹی بات ہے تو صفدر علی اپنا اسلام سے برگشتہ ہوکر عیسائی ہوجانا
اور بہی صرف کہیل ہی سمجہے ہونگے
اسکی تہوڑی سی تشریح یہہ ہے کہ مسیح سے سات سو اکیس ۷۲۱ برس پیشتر شلمنسر
شاہ اسور نے سامریہ کو لیلیا اور دس فرقون بنی اسرائیل کو (جو کہ
رحبعام بن سلیمان کے عہد مین جدا ہوگئے تہے) اپنے ملک مین اسیر کرکے لیگیا
(سوال و جواب اردو مین ترجمہ پادری یونس سنگھ و پادری فرانش
صاحب چہاپہ الہ آباد مشن پریس ۱۸۶۵ع صفحہ ۲۴ سوال ۱۰۳)
دینی و دنیوی تاریخ صفحہ ۲۳۸ مین ہے کہ شلمنسر نے سمرون پر قبضہ کیا
اور اسرائیلیون کو اسیر کرکے اسور مین لیگیا اور انہین خلح اور خابور
مین اور مادی کی بستیون مین بسایا انتہی پہر شاہ اسور نے اپنے ملک سے
وہان (سامریا مین) آدمی بہیجے (کہ وہ سامریہ مین آکر آباد ہوے)
اور انہون نے ان اسرائیلیون کے ساتہہ جو وہان رہگئے تہے ملجا کے ایک
آمیز قوم بن گئے جبکہ یروسلم کی ہیکل کی تعمیر مین یہودیون نے سامریون
سے مدد لینے کا انکار کیا تو انہون نے (یعنے سامریون نے) ایک لیوی
کو اپنا کاہن بنالیا اور اپنے لیے جرزین کے پہاڑ پر ایک ہیکل تعمیر
کی انہون نے سچے خدا کی عبادت کے ساتہہ بت پرستی کو شامل کیا
سامری آجکے دن تک علحدہ ہین (۲ سلاطین ۱۷ باب ۲۴ سے ۴۱)
و جواب ایضاً صفحہ ۲۵ سوال ۱۰۴) دینی و دنیوی تاریخ صفحہ ۳۱۰ بہت
گمان غالب ہے کہ نحمیاہ کا دوسری بار یروسلم مین نائب ہونا اور انکو

کے عہد سلطنت مین مسیح سے چار سو آٹھ برس پیشتر واقع ہوا بادشاہ مذکور سے سنبلت نے اجازت پائی کہ کوہ جرزیم پر سمرونیون کے لیے ہیکل تعمیر کرے اور منسی جن یہودہ جسے نحمیاہ نے دور کیا تھا اس ہیکل کا سردار کاہن ہوا انتہی

تب سے سامریون نے اپنی توریت مین عیبال کی جگہ جرزین کا لفظ بنایا مصرع مین مذہون کعبہ کا رصد برہمن سیکنم ہوا اور وہ مقام جسمین یہ تبدیل ہوئی اسطرح ہے کہ خدا نے حضرت موسیٰ سے فرمایا جب تم یردن کے پار جاؤ تو تم اُن پتھرون کو جنکی بابت مین تمہین آج کے دن حکم کرتا ہون عیبال کے پہاڑ پر نصب کیجیو اور او پر چونا پھیریو (استثنا ۲۷ باب ۴) چنانچہ حضرت یشوع نے ایسا ہی کیا (یشوع ۸ باب ۳۰) مگر سامریون نے جب جرزین پہاڑ پر اپنی جُدی ہیکل بنائی تب اسی عیبال کی جگہہ اپنی توریت مین جرزین کا لفظ لکھا اور دعویٰ کیا کہ خدا نے اس پہاڑ یعنے جرزین پر اُن پتھرون کو نصب کرنیکا حکم دیا تھا بلکہ ہنری کی تفسیر سے جو یوحنا ۴ باب ۲۰ پر لکھی گئی ثابت ہے کہ سامریون نے دعویٰ کیا کہ اسی جگہہ پر یعنے جرزین پہاڑ پر خدا کی عبادت کرنا در ہے نہ یہہ کہ یروشلم مین انتہی پس کیا ہی بڑی مخالفت اُنہون نے خدا اور خدا کے گھر اور خدا کے کلام سے کی کہ عقیدہ مین تبدیل توریت مین تبدیل عبادتخانہ مین تبدیل کرنیسے نہ ڈرے (لغت کتاب مقدس مطبوعہ مرزاپور ۱۸۷۵ء صفحہ ۱۶۵ کالم ۲)

رکن دوم

مفتاح الکتاب صفحہ ۳۱ مین لکھا ہے کہ سکندر بادشاہ یونانی لشکر فوج کا سپہ سالار ہوکر
پہلے فارس پر چڑھ گیا اور مسیح سے تین سو تینتیس ۳۳۳ برس پیشتر دارا بادشاہ
کی فوجکو کلکیہ مین شکست دی بعد اسکے تمام سریا اور فونیکیہ کو قبضہ مین لایا
اور اس سبب سے کہ یہودیون نے اُسکے دشمنون کو رسد پہونچا کر اُسکی
مددگاری سے انکار کیا تہا اُنپر بہی حملہ آور ہوا جب یدّو نامی سردار کاہن
نے اُسکے آنیکی خبر پائی تب اُسنے لوگون سے کہا کہ میرے ساتھ ہوکر
قربانی گزرانو اور دعا مانگو تا کہ خدا اس آنیوالی آفت کو ہمسے دور کرے
چنانچہ لوگون نے خدا کے سامہنے عاجزی کی اور یدّو کو خواب مین حکم
ملا کہ وہ اور سب کاہن اپنے اپنے کاہنی لباس پہنکر سکندر سے جا کر
ملاقات کرین تب وے بڑی بہیر کے ساتھ جو سفید پوشاک پہنے تہے
ایک ٹیلہ صفا نامی پر جہان سے ہیکل اور تمام شہر نظر آتا تہا پہونچکر ٹہہرے
جب بادشاہ اُنکے نزدیک آیا تو اُنکی عجیب شکل دیکہنے سے اُنکا رعب اُسپر
اسقدر غالب ہوا کہ صف آرائی کا خیال چہوڑ آگے بڑہکر یدّو نامی سردار
کاہن کو سجدہ کیا سب یونانی اُسکی اس عجیب حرکت سے متعجب ہوکے
کہتے ہین کہ سکندر نے یروسلم کی ہیکل مین داخل ہوکر قربانی گزرانی
سردار کاہن نے اُسکو دانیال کی کتاب جسمین لکھا تہا کہ ایک یونانی
بادشاہ ملک فارس کو لیگا دکہلائی اُسکے پڑہنے سے سکندر نے فتحیابی
کی زیادہ امید رکہکر دارا پر چڑہائی کی اور یدّو کی سفارش سے اُسنے

یہودیونکو اجازت دی کہ اپنے دین و طریق پربے روک ٹوک قایم
رہین اور ہر ساتوین سال جسمین شریعت کے بموجب بونے لونے کی
ممانعت تہی خراج دینے سے معذور رہین سکندر نے دارا کی بڑی فوج
پر فتح پائی اور دانیال کی پیش گوئیان فارسیونکے شکست ہونیسے
پوری ہوئین دانیال ۲ باب ۳۹ اور ۸ باب ۲ و ۵ و ۷ و ۲۰ و ۲۱
اور ۱۰ باب ۲۰ اور ۱۱ باب ۲ سے ۴

واضح ہو کہ ہیکل مین قربانی گزراننا سکندر کی خداپرستی کا نشان نہین ہے
یونانی تواریخون سے اسکی اور اسکے سب رفیقونکی بُت پرستی ظاہر
ہے (اعجاز قرآن صفحہ ۷۵ و ۷۸ و دین حقکی تحقیق صفحہ ۴۹) چنانچہ جب سکندر اُدہر سے
امونیانی کیطرف متوجہ ہوا یہ سیر حاصل قطع مصر کے گوشہ شمال و مغرب
مین ریگستان کے اندر واقع تہا وہان مصریونکے دیوتا جوپیٹر امین کا مندر
تہا اور زمانہ قدیم مین وہ جگہہ فال لینےکے واسطے بہت مشہور تہے اُسکو
اس بادشاہ نے دیکہا تو وہان سے آواز آئی کہ سکندر فیلپس (یعنے
فیلقوس) کا بیٹا نہین ہے بلکہ امین دیوتا کا بیٹا ہے سکندر نے خود اس
امر کی شہرت دینے مین کوشش کی کیونکہ وہ سبب اُسکے فخر کا تہا انتہی
(حصہ دوم تاریخ یونان صفحہ ۹۳) یعنے اپنے فرمانون اور اپنی مہرپر
الفاظ رکہے کہ سکندر بیٹا جوپیٹر دیوتا کا (دین حقکی تحقیق مطبوعہ الہ آباد
آرفن پریس مطبع ۱۸۶۶ع) جب یونانیون نے سکندر کو تمام لشکر کا سردار بنایا
تو اُسنے منروا پر جو ایتہینا یونکی الٰہہ اُنکی دیوی تہی قربانی چڑہائی (ایضاً

شہر افسس مین جہان ارٹمس دیبی کا عالیشان اور ناموبر مندر تہا جسکا نام اردو تواریخ کلیسیا صفحہ ۱۵ مین ہیرا سٹریٹس لکہا ہے کسی کمبخت شخص نے اُس مندر (یعنے ارٹمس کے مندر کو) دیکہکر خیال کیا کہ اس مندر کے بنانیوالے کا ابدالاباد تک نام رہیگا مین کیا کرون جو میرا بہی دنیا مین نام رہے یہہ سوچکر جس رات کہ سکندر بادشاہ پیدا ہوا.

اُس مندر کو پہونک دیا یہہ سمجہکر کہ جسطرح اسکے بنانے والے کا نام رہیگا اسکے برباد کرنے والے کا بہی نام رہیگا چنانچہ مندر کے اسطرح جلنے سے بعضونکے دلمین یہہ گمان پیدا ہوا کہ دیبی اپنے گہر کی حفاظت نکر سکے پس حاکمون نے یہہ عذر نکالا کہ دیبی اولمپیس نامی یونانی ملکہ کی ملاحظہ مین اسقدر مصروف رہے کہ اور کسی بات کا خیال کرنے کی فرصت نہ پائی چند مدت بعد سکندر نے دوسرا مندر بنوانے کو اس شرط کے ساتہ گذارش کی کہ میرا نام اُسکے دروازہ پر کندہ کیا جاے لیکن افسیون نے نمانا اور آپ ہی دوسرا مندر لو بنیاد والی تعمیر کی وضع کے مطابق بنایا (الکتاب کے مقامات المعروف صفحہ ۶۶) قلیطوس جسنے گرانیکش کی لڑائی مین سکندر کی جان بچائی تہی دوستی کے اعتبار سے بیباکانہ فیلقوس کا ثناخوان ہوا اور اسکو سکندر پر برتری دی اس بات سے سکندر کو اتنا غصہ آیا کہ ایک برچہی اُس بیچارہ کے ایسی ماری کہ جگر کے پار ہوگئی

سکندر تکبر اور عیاشی مین فارس کے بادشاہونکی تقلید کرتا اور

ارٹمس دیبی کا مندر تہا جسے ایک شخص ہیراسٹریٹس نے سکندر کی ولادت کی رات پہونکدیا اور پہر دوسو بیس برس کے عرصہ مین تعمیر ہوا پہر ہیرو قیصر نے ۲۶۲ع مین لوٹا اور قوم گوتہ نے

اُنہین کیطرح رعیت سے سجدہ کراتا اور شراب مین مخمور رہتا تہا (حصہ
دویم تاریخ یونان صفحہ ۹۶) سکندر نے اپنے مصاحب متوطن اتہنی کی
صلاح سے بڑے رونق دار شہر پرسیپولس یعنے پایۂ تخت جمشید کو ویران
اور مسمار کر دیا (حصہ دویم تاریخ یونان صفحہ ۹۵) آخر کو مئے نوشی اور
عیاشی کی کثرت کے سبب شہر بابل مین سکندر نے وفات پائی دیکہو حصہ
دویم تاریخ یونان صفحہ ۹۸ پہر مفتاح الکتاب صفحہ ۱۳۲ مین لکہا ہے کہ
سکندر نے یہودیونکی بڑی خاطرداری کی اور جب مصر کو قبضہ مین لاکر
شہر اسکندریہ کو تعمیر کر دیا (چونکہ یہ شہر سکندر ذوالقرنین عربی حمیری نے
آباد کیا تہا اس سکندر نے اسکو سر نو رونق بخشی ہوگی) تب بہت یہودی لوگ
وہان بساکر مقدونیونکی برابر حقدار ٹہرایا آخر وہ بزرگ فتح نصیب بتیس ۳۲
برس کے سن تک پہونچکر مسیح سے تین سو تئیس ۳۲۳ برس پیشتر مرگیا اور اُسکا
سارا خاندان بہی قتل ہوا پہر اُسکے چار سپہ سالارون نے اُسکے سارے
وسیع ملکونکو آپس مین بانٹ لیا (انہین دنونمین وہ جماعت جسے سینڈرم
کہتے ہین یہودیونمین مقرر ہوئی اسمین سردار کاہن اور بڑا ربی اور سب بہتّر
آدمی شریک ہوکر ویسکے بڑے مقدمونکا فیصلہ کرتے تہے (دیکہو تواریخ
کلیسیا صفحہ ستاسی ۸۷ جلد ا ورو مین تفسیر اسکاٹ صفحہ ۹۴ بعضونکا قول ہے
کہ اسی مجلس کے حکم سے سپٹواجنٹ ترجمہ توریت کا ہوا تہا کیونکہ سپٹواجنٹ
کے معنے بہی ستّر ہین جو تعداد اس مجلس کے لوگونکی تہی یعنے بہتر (مفتاح الکتاب
صفحہ ۲۶) پہر بطلیموس لاگس کے ۳۲۰ مین ٹیرا اُسنے یہودیہ پر حملہ آور ہوکر

دو ہستے لوگوں سے ایک لاکہہ آدمی اسیر کر کے لیجا کر شہر اسکندریہ مین بستی
سے تین سو برس پیشتر ملک مصر مین بسائے اور چونکہ مصر نے اُن لوگونکے ساتھ
بہت نیک سلوک کیا پس بہت اور یہودی بہی اپنے وطن کو جسمین
لڑائیونکے سبب نہایت خراب حالی تہی چہوڑ کر خوشی سے مصر مین جا بسے
شمعون یہودیونکا سردار کاہن جسکا لقب صادق تہا مسیح سے دو سو بانوے
برس پیشتر گذرا جانا چاہیئے کہ وہ نیکوکار و عاقل کاہن اُن ایکسو بیس
آدمیونمین جنکو عزرا (یعنے حضرت عزیر) نے یہودی کلیسیا کے آراستہ کرنیکے
واسطے مقرر کیا شامل تہا اور اُن سبہونکے پیچہے رحلت پائی کہتے ہین کہ
شمعون صادق نے پورانے عہدنامے کی کتابونکو آخری اصلاح دیکہ
اور انمین تواریخ اور عزرا اور نحمیاہ اور استر اور ملاکی کو شامل کر کے
کتابونکا شمار پورا کیا

جب مصر کے اکثر یہودی عبرانی زبانکو بہول گئے تہے تب اُنہون نے
پاک کتاب کو پڑہنے کیواسطے یونانی زبانمین ترجمہ کیا اور مسیح سے دو سو
چوراسی برس پیشتر موسیٰ کی توریت کی بلکہ ایک مدت بعد باقی سب
پاک کتابونکی ایک نقل بطلمی فیلدلفس بادشاہ کے کتب خانہ مین
رکہی گئی پاک کتاب کا یہہ یونانی ترجمہ جو سیپٹواجنٹ کے نام سے مشہور
ہے سب غیر ملکونکے یہودی جماعتونمین پڑہا جاتا تہا واضح ہو کہ جتنے ملکونمین
سکندر فتحیاب ہوا وہان یونانی زبان نے جو عمدہ اور وسیع اور صحیح ہے
بہت رواج پایا تہا انتہی (مفتاح الکتاب صفحہ ۱۳۲) پہر مفتاح الکتاب

صفحہ ۱۳۴ ۔ ۱۳۵ امین لکہاہے کہ یہودیون نے ایکسو برس سے زیادہ تک سکندر کے جانشینون خصوصاً انیتوکس چہارم (رومن تواریخ کلیسیا حصہ اول صفحہ ۸۸) کی ہمیشہ کی لڑائیون سے بہت اذیت اٹہائی وہ آپکے تئین اپیفنس یعنے ممتاز مگر اور لوگ اسکو اپمنس یعنے دیوانہ کہتے تہے اسنے اونیس نامی یہودیونکے دیندار سردار کاہن کو موقوف کیا اور کہانت کا عہدہ اسکے بہائی یسون کے ہاتہ تیرہ ۱۳ لاکہہ پچاس ۵۰ ہزار پر بیچا پہر تہوڑی مدت بعد اس سے بہی لیکر اسکے بہائی منلاوس کے ہاتہ چوبیس لاکہہ پچہتر ۷۵ ہزار روپیہ پر فروخت کیا جب انیتوکس کے مرنیکی جہوٹہی افواہ ہوئی تب یسون کہانت پہر پانیکے ارادہ سے ایکہزار سپاہی ساتہہ لیکر یروسلم مین داخل ہوا اور جن لوگون کو اپنا مخالف سمجہا انکو انواع اذیت سے مارڈالا جب انیتوکس کو معلوم ہوا کہ یہودی میرے مرنیکی افواہ سنکر خوش ہوے تب اس خیال سے کہ اس ساری قوم نے مجہسے بغاوت کی ہے اسنے مسیح سے ایکسو سترہ ۱۷۰ برس پیشتر یروسلم پر چڑہائی کرکے چالیس ہزار آدمیون کو جان سے مارا اور اتنے ہی لوگون کو غلامی مین بیچا اور ہیکل کا عمدہ قیمتی اسباب چار کروڑ اونسٹہہ لاکہہ ساٹہہ ہزار روپئے کی مالیت کا لوٹ لیا بلکہ اسرائیل کے خدا کی حقارت کرکے قدس الاقداس مین داخل ہوا اور قربانگاہ پر ایک سور چڑہایا بعد اسکے وہ فلپ نامی ایک بیرحم پرجی کو یہودیہ کا اور اندرونیکوس نامی ایک کمبخت آدمی کو سامریہ کا حاکم اور مین لائیں

کہلاتے تہے
سلاطین مصر
فرعون اور
پطلمی کے
لقب سے مشہور
ہوئے

بیدینکو سردار کاہن مقرر کرکے لوٹ کی بڑی دولت لیکر انطاکیہ کو
پلٹ گیا (طلوع آفتاب صداقت مطبوعہ لندن ۱۸۶۱ء صفحہ ۱۴ میں ہے
کہ انتیاکس چہارم نے سردار کاہن کا عہدہ روپیہ کے واسطے بیچکر اہل
یہود کو یہانتک ناراض کیا کہ اُنہوں نے بغاوت کرکے اُسکے سپہ سالار
کو ہیکل کے خزانہ میں مار ڈالا) جب اُسنے چوتھی مرتبہ مصر پر حملہ کیا تب
رومیوں کی طرف سے کئی ایلچیوں نے اُس پاس آکر کہا کہ اگر تو یہاں
سے پھر نہ جائیگا تو ہمارا لشکر فتحیاب تجھ سے بدلا لیگا وہ رومیونکی ممانعت
سے بہت ناخوش اور ملول ہوکر اپنے لشکر سمیت یہودیہ کی راہ سے اپنے
ملک کو پھر گیا مگر اپلونیس نامی اپنے سپہ سالار کو یہہ حکم دیا تھا کہ بیس
ہزار سپاہی ساتھ لیکر یروسلم کو غارت کرے اور سارے مردونکو قتل
کرکے سب عورتوں اور لڑکوں کو لونڈی اور غلام بنا دے چنانچہ
وہ اس حکم کو نہایت سختی کے ساتھ سبت کے روز جبوقت سب لوگ
عبادت کے لیے ہیکل میں اکٹھے ہوئے تھے عمل میں لایا یہانتک کہ اُن
لوگوں کے سوا جو پہاڑوں پر بھاگ گئے یا غاروں میں جا چھپے کوئی نہ بچا
اُن بیدین سپاہیوں نے تمام شہر کا مال و دولت لوٹ کر کئی مقاموں پر
آگ لگا دی اور شہر پناہ کی دیوار اور عالیشان مکانات کو ڈھا کر
اُنکے مصالح اور سامان سے کوہ اکرہ پر ایک قلعہ ایسا مضبوط اور
بلند جس سے ہیکل کو بخوبی دیکھ سکیں بنایا اور وہانکے سپاہی اُسپر
مستعد تھے کہ جو لوگ ہیکل میں عبادت کے واسطے آنے کی جرات کریں

انکو جان سے ماریں

جب انٹیوکس انطاکیہ میں پہنچا تب اپنے تحت حکومت کے سب لوگونکو
یونانیونکے مذہب پر چلنے کا حکم دیا اور اسینیوس کو مقرر کیا تاکہ یہودیوں
کو بت پرستی کے رسومات سکہاوے اور اُنمیں جو لوگ اس سے انکار
کریں اُنکو بڑی بڑی اذیت سے مارے جب وہ یروسلم میں پہنچا تب
اُسنے چند بیدین یہودیوں سے مدد پاکر روز روز کی قربانی کو موقوف
کیا اور یہودیوں کو جماعت یا خاندان کے ساتھ دینی رسومات بجالانے
باز رکہا اور خدا کی ہیکل کو اسقدر ناپاک کیا کہ لایق عبادت کے نرہی
پاک کتابوں کو تلاش کر کے (یعنے توریت کی تو ایک جلد صرف ہیکل
مین رہتی تہی اُسکے تلاش کرنے کی حاجت کیا تہی مگر اور کتب عہد عتیق
جیسے زبور و امثال وغیرہ کو) جسقدر پایا جلادیا اور یہوداہ (یعنے
خدا) کی ہیکل کو جوپیٹر اولمپیوس کی پرستش کے واسطے مخصوص کر کے
اُس دیوتے کی سنگین مورت کو سوختنی قربانی کی مذبح پر کہڑا کیا
اور جنہوں نے بادشاہ کے اشتہار کو نہ مانا اُنمیں جتنے گرفتار ہوے
قتل کئے گئے۔

اسمونی خاندان کا ایک بڈہا کاہن مستتاتہیس نامی اپنے پانچ بیٹوں
یوحنا شمعون یہوداہ الیعاذر یوناتان سمیت اُس ظلم و تکلیف
کے باعث سے یروسلم کو چھوڑ اپنے وطن شہر مودن کو جو فرقہ دان
کے حصے مین تہا گیا انٹیوکس کے ایک عہدے دار اپل لیش نامی سے

اسکا سمجھایا گیا تاکہ بادشاہ کے حکم کی تعمیل اُن سے بجبر کرا وے جب
وہانکے لوگ اکہٹے کئے گئے تب اپل لیس نے متتاتہیس کو بڑی عزت
کا وعدہ دیکر اُسکو بُت پرستی پر راضی ہونے کی کوشش کی مگر اُس
پیر کاہن نے اُس وعدہ کو رد کیا بلکہ ہر برگشتہ یہودی کو جو بُت پرستوں
کی قربانگاہ کیطرف چلنے لگا قتل کیا پہر اُسنے اپنے بیٹونکے ساتہہ بادشاہ
کے اُس کارندے پر حملہ کرکے اُسے اور اُسکے سب ہمراہیونکو جان سے
مارا اور بتون اور قربانگاہونکو توڑکر پہاڑونکی طرف چلا گیا (یہودیوں
مین جہاد کا جائز ہونا ان باتون سے ثابت ہے) جب بہت یہودی
جو اپنے مذہب پر قایم تہے اُسکے ساتہہ ہوے تب یہودیہ مین سے
جا کر سب شہر وبستی بتونکی قربانگاہون کو ڈہا دیا اور بتونکے پنڈتونکو
اور برگشتہ یہودیونکو قتل کیا اور مسیح سے ایکسو سڑسٹہ برس پیشتر
سچے خدا کی عبادت (ملک مین سوائے یروسلم کے) پہر جاری کی
اسکے دوسرے سال متتاتہیس مر گیا اور اُسکا بیٹا یہوداہ جسکا
لقب مکابیوس تہا (یعنے اُسکی جوانمردی اور بہادری کے سبب اُسے
مکابیوس کہتے تہے جسکے معنے مارتول از روے تواریخ کلیسیا صفحہ ۹۸
حصہ ۱) یہ اُسکا جانشین ٹہر کر لشکر کا سپہ سالار مقرر ہوا اور بہت
لوگ جو خدا کی شریعت پر سرگرم تہے اُسکے لشکر مین شامل ہوے
وہ انتیوکس کے کئی بہاری لشکرونکو جنمین بڑے دلیر سپہ سالار تہے
شکست دیکر یروسلم کو قبضے مین لایا اور ہیکل کو پاک کرکے خدا کی عبادت

عبادت کو نئے سر سے جاری کیا (چنانچہ قریب چار برس کے بعد وہ ظلم
یروسلم سے دفع ہوا) اور مسیحؑ سے ایکسو پینسٹھ ۱۶۵ سال پیشتر شہر کو جو کھنڈر
ہوگیا تہا درست کروایا انتیوکس نے اپنے سپہ سالارون کے شکست
ہونیسے برہم ہوکر سارے یہودی قوم کو نیست و نابود کرنیکی اور
یروسلم کو اُن سبہونکا مقبرہ بنانے کی دہمکی دی لیکن جب یہہ فخر
کی باتین اُسکی زبان سے نکلتی تہین اُسیوقت قہر الہی اُسپر نازل ہوا
وہ ایک بڑی بیماری مین پہنسا یعنے اُسکے انتڑیون مین ناسور پڑگئے
جسمین کیڑے پیدا ہوے اور مسیحؑ سے ایکسو چونسٹھ ۱۶۴ برس پیشتر مرگیا
مسیحؑ سے ایکسو اکسٹھ ۱۶۱ برس پیشتر یہوداہ مکابیوس لڑائی مین کہیت آیا
اور اُسکا بہائی یونتان اُسکا جانشین ہوا اور اُسنے اپنے بہائی
شمعونکے ساتھہ اپنی قوم کا انتظام بڑی دلیری اور دانائی سے کیا
(اسی یہوداہ مکابیوس کی وہ دونون کتابین مکابیوس اول اور
مکابیوس دویم عبرانی زبانین تہین یا اور یونانی اور سریانی مین اب
بہی اُنہین رومن کاتہولک عیسائی بیبل کے ساتھہ مجلد رکہتے ہین دیکہو
تفسیر ڈائیلی مطبوعہ ۱۸۵۷ع صفحہ ۹۶۷ و صفحہ ۱۰۱۷ جلد ۲)
دینی و دنیوی تاریخ صفحہ ۳۶۳ و ۳۶۹ مین پادری اگستس بماڈہیڈ نے
لکہا ہے کہ اسی زمانہ مین رومی سلطنت بڑہتی گئی اسکی یہہ شہرت یہانتک
تک پہونچی کہ جو ضعیف قومین ہین سلطنت مذکور زور آور قومونکے خلاف
اُنکی مدد کرتی ہے یہوداہ نے یہہ چاہکر کہ ایسے لوگون کے ساتھہ عہد کرنا

بہتر ہوگا دوا ہیر دنکے ہاتہہ سے رومی مجلس کے پاس سند بہیجی مجلس مین پہونچکر ایلچیون نے خبر دی کہ یہوداہ مکبی نے مع اپنے رفیقون اور کل یہودی لوگونکے ہمین اسلئے بہیجا کہ آپ لوگونکے ساتہہ عہد و پیمان کرین اور ہماری آرزو یہہ ہے کہ آپ لوگ ہمارے دوست اور شریک ہون رومی مجلس نے اسکا جواب لکہکر بہیجا کہ رومیون اور یہودیونکو سمندر اور خشکی پر خیریت اور سلامتی ہوا ور اُنسے دشمن کی تلوار دور ہو قول و قرار یہہ ہے کہ اگر رومیون یا انکے رفیقونپر کوئی دشمن حملہ کرے تو یہودی لوگ دل سے اُنکی مدد کرینگے اور کسی صورت سے اُنکے دشمنونکو مدد نہ دینگے اور یہہ اگر یہودیونکے دشمن لڑنے کو آئین تو رومی لوگ اُنکی مدد کرینگے اور اُنکے دشمنون کے ساتہہ لڑینگے علاوہ اسکے مجلس نے ڈیمیٹریوس کو (جو انطیوکس کا قایم مقام ہوا تہا) اطلاع بہیجی کہ اگر وہ یہودیونپر ظلم کرے تو مجلس فوج بہیجکر اُنکا بدلا لے

جب ایلچی عہد و پیمان لیکر یروسلم مین پہونچے تو یہوداہ مکبی مرچکا تہا اور اُسکا انجام اسطرح ہوا کہ جب ڈیمیٹریوس نے سنا کہ نکانور (سپہ سالار جو یہوداہ مکبی کے مقابلہ مین) مارا گیا اور اسکی فوج مغلوب ہوئی تو غصہ مین آکر اُسنے بچدیس اور الکمس کو بہیجا کہ یہودیون کو برباد کرین بچدیس بائیس ہزار جنگی مرد لیکر یروسلم کے سامہنے مقیم ہوا یہوداہ تین ہزار آدمیونکے ساتہہ اُسسے جا ملا (یعنے مقابل ہوا) لیکن خوف کے مارے یہودی بہاگے اسقدر کہ صرف آٹہہ سو باقی رہے جب یہوداہ نے اپنے

رفیقونکو بہاگتے دیکہا تب دل شکستہ ہوا اکثرون نے اُسے بہاگنے کی صلاح
دی لیکن اُسنے کہا کہ کبہی ایسا ہوگا کہ مین اپنی پیٹہہ دشمنونکو دیکہاؤن
چنانچہ لڑائی مین وہ مارا گیا اور اُسکی فوج بہاگ گئی وہ موذن مین
اپنے باپ دادو نمین دفن ہوا اور لوگون نے اُسپر بڑا ماتم اور افسوس
کیا جاے غور و لحاظ ہے کہ شاید اُسنے خدا کی بہ نسبت رومیونپر زیادہ
توکل کیا اور اسی سبب سے شکست پائی انتہی
مفتاح الکتاب صفحہ ۱۳۶ و ۱۳۷ مین ہے کہ چونکہ سردار کاہن اونیس نامی
مصر مین چلا گیا تہا پس یونتان نے یروسلم مین سوا حکومت کے کہانت
کا بہی عہدہ اختیار کیا اور مسیح سے ایکسو اکسٹہہ ۱۶۱ برس پیشتر رومیون کے
ساتہہ عہد و پیمان باندہا جب یونتان تر دفونکی دغابازی سے جو سوریا
(یعنے شام) کے تخت پر دست درازی سے بیٹہا تہا شہر پطولیمس مین
قتل ہوا تب مسیح سے ایکسو چوالیس ۱۴۴ برس پیشتر شمعون اُسکا جانشین مقرر
ہوا اُسنے یروسلم کے انتظام کو درست کر کے یہودیونکو غیر قومونکی حکومت
سے آزاد کیا جب وہ یہودیہ کے شہرونکے سفر سے جنکے انتظام و آسایش
کی ترقی کیواسطے گیا تہا پہر اتب اپنے داماد پطولمی کے قلعہ دوچس مین
جو یریحو مین واقع تہا اوترا اُسوقت پطولمی نے دغابازی کر کے اُسکو اور
اُسکے دو بیٹون یہوداہ اور متاتہیس کو ایکسو پینتیس ۱۳۵ برس مسیح سے پیشتر
جان سے مارا
بعد اُسکے شمعون مرحوم کا بیٹا یوحنا ہیرکانس حاکم اور سردار کاہن ہوا

اُسنے چند متصل کے صوبجات کوبھی اپنے قبضے مین کیا اور سامریونکی ہیکل کوجو دو سو برس آگے کوہ جرزین پر تعمیر ہوئی تھی مسیح سے ایکسو تیس برس پیشتر غارت کیا اور ادومیون کو زبردستی یہودی مذہب پر لایا اُسنے رومیو کے ساتھہ ازسر نو موافقت کا عہد و پیمان باندہا آخر اپنے بیٹے ارسطوبولس کو حکومت اور کہانت مین جانشین ٹہراکے مسیح سے ایکسو سات برس پیشتر مرگیا اس امیرزادے نے یہودیہ مین اگلے زمانہ کے موافق پہر بادشاہت برپا کی چنانچہ بابل کی اسیری کے بعد یہہ پہلا تہا جسنے بادشاہ کا لقب اختیار کیا (اور اپنے حضرت داؤد کی قبر مین روپیہ یا زیادہ تر یہوداہ کے بادشاہونکا مدفون خزانہ پایا تہا سنہ ۱۳۰ قبل سنہ مسیحی مین) پہر اُسکے مرنیکے بعد سکندر جن یوس نامی اُسکا بیٹا تخت نشین ہوا اُسنے مسیح سے ۹۷ ستانوے برس پیشتر فلسطیون سے بجبر یہودی مذہب کا اقرار کروایا اور ۲۷ ستائیس برس تک حکمرانی کرکے آخر شراب خواری کے باعث مسیح سے ۷۹ اُناسی برس پیشتر مرگیا

جو راہ و رسم کہ یہودی لوگ رومیون سے رکہتے تہے اُس سے روم کے انقلابونکے باعث یہودیونکو بہت تکلیف اور نقصان ہوا حکومت اور کہانت کی بابت بشدت قضیہ ہوا اور جب اُس امر مین ارسطوبولس نے اپنے بڑے بہائی ہرکانُس کے برخلاف رومیون سے مدد چاہی تب پمپیوس نے مسیح سے ۶۳ تریسٹھہ سال پیشتر ہرکانُس کو تخت پر بٹھایا اور لیکن یہودیہ کو رومی بادشاہت کا ایک خراجی صوبہ ٹہرایا بلکہ اپنے عہدہ دار

سمیت قدس الاقداس مین داخل ہوئے اُسکی بیعزتی کی اور کروسس

بہی جو سُریا کا نواب تہا مسیح سے چوّن ۵۴ برس پیشتر ہیکل سے دس ہزار

قنطار روپیہ یعنے تین کروڑ پچہتّر لاکہہ ۷۵ روپے لوٹ لیگیا

پہر مسیح سے سینتالیس ۴۷ برس آگے اِنٹی پٹیر جو ادوم کا ایک حیلہ گر امیر

تہا جولیوس قیصر کی بدولت یہودیہ کا حاکم مقرر ہوا لیکن اُسکے تحت مین

از روسن تواریخ کلیسیا حصہ ا صفحہ ۹۰) ہرکانس سردار کاہن بنا رہا مسیح

سے چالیس برس آگے اِنٹی پٹیر مذکور مرگیا (ایضاً صفحہ ۹۰)

بعد اُسکے اِنٹی پٹیر کے بیٹے ہیرودیس بزرگ نے ایک رومی حاکم انتونی

کی مدد سے اور بہت خونریزی کرکے مسیح سے چالیس برس پیشتر بادشاہت

حاصل کی اگستس قیصر نے (جسکے معنی عبرت آمیز اور ماہ اگست اُسی کے

نام کا ہے از طلوع آفتاب صداقت مطبوعہ مرزاپور سنہ ۱۸۶۸ع صفحہ ۸۵ و ۹۵)

مسیح سے تیس ۳۰ برس پیشتر اُسکی بادشاہت کو بحال رکہا انتہی یہہ ہیرودیس

بڑا سنگدل تہا اُسنے اپنی جورو اور اُسکے دادا اور ما اور بہائیون بلکہ

اپنے بیٹون کو بہی قتل کیا تہا روسن تواریخ کلیسیا حصہ اول صفحہ ۹۰

روسن تفسیر اسکاٹ صاحب صفحہ ۲۶ مین لکہا ہے کہ ہیرودیس

بادشاہ کیوقت یہودیہ کہ یسوع (یعنے عیسیٰ) اُس مین پیدا ہوا ملک روم کا

ایک صوبہ تہا چنانچہ رومیون نے یسوع کی پیدایش سے ترسٹھ ۶۳ برس

پیشتر اُسے اپنے قبضہ مین کرلیا تہا اور ہیرودیس یسوع کی پیدایش سے

چونتیس ۳۴ برس پیشتر یہودیہ مین تخت نشین ہوا اور اگرچہ اُسکا لقب بادشاہ

تہا پر روم کے شاہنشاہ اگستس کا مطیع رہا اہل تواریخ نے اُسکو ہیرودیس
بزرگ لکہا ہے اسلئے کہ وہ جنگ مین بہادر اور اپنے ملک کے بندوبست
مین دانا اور ہوشیار تہا انتہی

پہر اُسی ردمن تفسیر اسکاٹ صاحب صفحہ ۲۹ مین لکہا ہے کہ یہہ ہیرودیس
بڑا ظالم بادشاہ تہا مورخون نے اُسکی بدذاتی کا بیان بہت کچہہ لکہا ہے
چنانچہ سارا ملک اُسکے ظلم سے بہرا تہا خاصکر جب قریب مرگ ہوا اُسنے
ملک کے رئیسون اور عزت دارونکو یریحو شہر مین جہان وہ صاحب فراش تہا
اکہٹا کرکے اپنی بہن سلومے اور اُسکے شوہر الکسز سے کہا کہ مین اب
مرنیکے قریب پہونچا اور جانتا ہون کہ یہودی میرے مرنیسے خوش ہونگے لہذا
یہہ سب تمہارے قبضے مین ہین پس جسوقت میرا دم نکلے اُسیوقت ان سبہونکو
قتل کروا دیجیو اور اُنکے لئے رنج و ماتم جو لوگ کرینگے خواہ مخواہ گویا میرا ہی
ماتم ہو جائیگا بلکہ یہودی مورخ یوسیفس نامی یون بیان کرتا ہے کہ اُس
بدذات نے رو کر اُنسے التماس کیا کہ اگر تم میری محبت رکہتے اور خدا سے
ڈرتے ہو تو اس کام کے کرنے مین ہرگز غفلت نکیجو انتہی آخر مسیح کے عروج سے
تیس برس پیشتر مرگیا (از ردمن تفسیر اسکاٹ صفحہ ۱۱۲) اور اسکا یہہ حکم
پورا نہین ہوا دیکہو طلوع آفتاب صداقت چہاپہ مرزا پور ۱۸۶ع صفحہ ۱۸۹
اسی ہیرودیس بزرگ نے بہت سی دولت خرچ کرکے ہیکل کی ایسی تیاری
کی کہ پہر نئی کی نئی ہوگئی انتہی (از ہندی تواریخ کلیسیا چہاپہ بپٹسٹ
مشن پریس کلکتہ ۱۸۴۹ع صفحہ ۲۵) اُسکا عمل ۳۵ برس تک رہا اور اُسنے

یہودیونکو خوش کرنے کے لیے ہیکل کی بڑی آراستگی کی از روسن تواریخ کلیسیا صفحہ ۹۰ حصہ ۱

اس دوسری ہیکل کا مفصل بیان پادری اسکاٹ صاحب نے اپنی تفسیر مین صفحہ ۱۶۴ سے ۱۶۵ مین یون لکہا ہے کہ بابل کی اسیری کے بعد زربابل نامی نے اُسے تعمیر کیا لیکن پہلی سی شان اور خوبصورتی مین نہ تہی کیونکہ لکہا ہے کہ جنہون نے پہلی ہیکل کو دیکہا تہا جب اسکو دیکہا تب رو دئے (عزرا ۳ باب ۸ و ۱۲) یہہ دوسری ہیکل کہلائی اور لڑائیون مین جب یہودی مغلوب ہوے تب دشمنون نے کئی بار اسے ناپاک کیا اور آخر کو وہ بہت بیحرمت اور برباد ہو گئی مسیح کی پیدایش سے سولہ برس پیشتر ہیرودیس بادشاہ نے (جسنے مریمنی نامی یہودن سے شادی کی تہی (روسن تواریخ کلیسیا حصہ ۱ صفحہ ۹۰) اس ارادہ سے کہ یہودیون کو خوش کرے پہر اسکو تعمیر کیا مگر اسطرح کہ تہوڑا تہوڑا گرا کر رفتہ رفتہ تمام عمارت نئے سر سے بنائی یہانتک کہ وہ اگلے کی طرح بہت خوبصورت اور خوشنما ہو گئی تو بہی وہ دوسری ہیکل کہلائی نہ تیسری ۔ اسکی تعمیر مین اٹہارہ ۱۸ ہزار آدمی نو برس تک لگے رہے یہانتک کہ وہ مسیح کی پیدایش سے آٹہہ برس پیشتر عبادت کے لیے تیار ہو گئے تہے مگر تمام عمارت چہیالیس ۴۶ برس تک پوری ہوئی چنانچہ یوحنا ۲ باب ۲۰ مین یہہ لکہا ہے کہ یہودیون نے مسیح کے جواب مین کہا کہ چہیالیس ۴۶ برس سے یہہ ہیکل بن رہی ہے مسیح کی عمر اُس وقت مین تیس ۳۰ برس کی تہی اور سولہ ۱۶ برس اُس مین

ہیکل دوسری ہیکل کہلائی ... اور ہیکل ... پچاس برس ...

ہیکل کا تہا ... التواریخ ... حصہ ۲ صفحہ ۳۵

ملا کر چھیالیس ۴۶ برس ہوئے چونکہ موریہ پہاڑ کی چوٹی اُسکی وسعت کے لیے
کافی نہ تھی اسواسطے بڑا پشتہ سنگین پہاڑ کی چاروں طرف باندھا گیا یہہ
پشتہ بہت اونچا تھا خاصکر دکھن طرف کہ چھ ۶ سو فٹ کی بلندی تھی احاطہ
کی باہر والی دیوار اسی پشتہ پر بنی تھی جسکی پچیس ۲۵ فٹ اونچائی اور
آدھی میل کا گھیرا تھا غلب ہے کہ شیطان اسی دیوار پر یسوع (یعنی
عیسیٰ) کو لیگیا اور چاہا کہ وہ اُنکو گرا دے (متی ۴ باب ۶) اُسکے اندر
چاروں طرف دیوار کے پاس بہت خوشنما برآمدے بنائے گئے جو تین
طرف تہرے پیل پایوں اور چوتھی طرف چار چار پیل پایوں پر سہارا پاتے
تھے ان بڑے برآمدوں میں لوگ ٹہلتے اور یہان صراف اور کبوتر وغیرہ
بیچنیوالے بیٹھے تھے اور اسی جگہہ ایک مکان بھی بنا تھا جسمین یہودی
معلم جو ربی کہلاتے جمع ہوکر لوگون کے سوالونکا جواب دینے کو تیار رہتے
اسی مکان مین یسوع نے بچپن کے بیچ بیٹھکر اُنہیں اپنے سوالوں اور جوابوں
سے حیران کیا تھا (لوقا ۲ باب ۴۶) پہلے عیسائی بھی یہان اکٹھے ہوا کرتے
اعمال ۲ باب ۴۶
اس احاطہ کی دیوار مین نو ۹ پھاٹک تھے اور اُنمین داخل ہونے کے لیے
بڑے بڑے زینے پشتے پر بنے تھے یہہ سب پھاٹک بڑے اور خوشنما تھے
مگر پورب طرف زیتون کے پہاڑ کے سامنے ایک پھاٹک جو خوبصورت
کہلاتا سب سے زیادہ خوشنما تھا یہہ پھاٹک قیمتی پیتل سے جو بہت قیمتی
ہے بنا اور سینتیس ۳۷ ہاتھ یعنی پچپن ۵۵ فٹ اونچا تھا (اعمال ۳ باب ۲) اور

جو برآمدہ اُسکے پاس تہا وہ سلیمانؑ کا کہلاتا (اعمال ۳ باب ١١) باہر والا احاطہ غیر قوموں کا کہلاتا تہا اسواسطے کہ یہانتک سب لوگوں کے لیے جانیکی اجازت تہی اسکے اندر اور ایک احاطہ عورتوں کا کہلاتا کہ یہانتک یہودی عورتین جاسکتی تہین اسکے آگے نہین مگر اُس حالتمین کہ جب قربانیاں لاتین عورتونکے احاطہ کے آگے اسرائیلیوں کا احاطہ تہا اور اُسکے آگے لاویوں کا جہان قربانگاہ اور پیتل کا حوض خاص ہیکل کے سامہنے رکہا تہا خاص ہیکل بہت اونچی اور نہایت خوشنما تہی اُسکے سامہنے ایک برآمدہ ایکسو پچاس فٹ اونچا اور اوتناہی چوڑا تہا ہیکل کے اندر دو دالان یا کمرے تہے ایک جو قدوس کہلاتا ساٹھہ فٹ لمبا اور اوتناہی اونچا اور تیس فٹ چوڑا تہا اسمین نذر کی روٹیاں رکہنے کی میز بخور جلانیکی قربانگاہ اور سونیکے شمعدان رکہے تہے اُس سے آگے دوسرا کمرہ قدس الاقداس کہلاتا تہا یہہ بیس فٹ چوڑا اوتناہی اونچا اور اوتناہی لمبا تہا اسمین جب تک پہلی ہیکل رہی عہد کا صندوق کہ جسمین شریعت کی دو لوحین تختیاں اور من کا ایک مرتبان اور ہارونکا عصا رکہا تہا اور عہد کے صندوق کے اوپر کفارہ کا سرپوش اور دو کروبین کی شکلین خالص سونیکے بنی ہوئی تہین اس کمرہ مین سردار کاہن کے سوا کوئی شخص داخل نہین ہوتا اور وہ بہی سال بہر مین صرف ایکبار ان دونوںکے درمیان ایک پردہ بہت قیمتی پڑا رہتا ہے خاص ہیکل کی چارونطرف سہ منزلہ بہت سے کمرے کاہنونکے واسطے بنے تہے

اور تمام احاطہ مین بہت سی اور جگہین ایسے کام کے لئے تہین بہت عمارتین سنگ مرمر سے بنائی گئین اور زیتون کے پہاڑ سے جب صبح کیوقت ہیکل پر کوئی نگاہ کرتا تو ایسی رونق اور چمک نظر آتی کہ نگاہ نہ ٹہرتی سنہ ستر عیسوی مین طیطس نے جو وسپاسئین روم کے بادشاہ کا بیٹا تہا اُسکو بالکل برباد کیا اور اگرچہ جولین قیصر نے جو مرتد لقب سے مشہور ہے چاہا کہ اُسے پہر تعمیر کرے تا کہ مسیح کی پیشین گوئی کو جھٹلائے مگر بنا نہ سکا اب انہون اُسی جگہہ پر مسلمانون کی ایک مسجد الصخرہ جو عمرؓ کی کہلاتی بنی ہے یہہ لوگ (صراف اور کبوتر فروش وغیرہ) ہیکل خاص مین تو نہین مگر باہر والے برآمدے مین جو غیر قومونکے احاطہ مین تہا بیٹہتے تہے یہان جن چیزون کی خرید و فروخت ہوتی تہی وہ ہیکل کی ضرورتونکے لئے آتی تہین یعنے کبوتر اور قمری وغیرہ اور شاید اور بہی مال روزمرہ کے کام کا بیچتے اور صراف جو وہان بیٹہتے تہے وہ اسلئے کہ ہیکل کیخدمت کے لئے ہر ایک آدمیکو آدہا مثقال دینا تہا جو کہ یہودی ایک سکہ ہے مگر چونکہ اب یہودیہ رومیونکے تحت مین آگیا تہا اسواسطے رومی سکے زیادہ جاری ہوگئے تہے پس مُلکی پرانے سکونکے لئے صرافونکی حاجت رہتی تہی فقط

از بردسن تفسیر اسکاٹ صاحب چہاپہ الہ آباد ۱۸۶۶ء صفحہ ۱۶۲ - ۱۶۵ جلد اوّل طبع اوّل

یہہ سب بیان اسلئے لکہا تا کہ عیسائی مفسر کے قول سے معلوم ہو کہ یہہ دوسری ہیکل تہی اور یہہ بہی معلوم ہو کہ عہدنامہ کا صندوق وغیرہ

اس دوسری ہیکل کی تعمیر سے پیشتر یعنے پہلے ہیکل کی بربادی کے وقت سے معدوم ہے اور اُسکا کہین نشان باقی نہین ہے

اسی ہیرودیس بزرگ کے بیٹے ہیرودیس انطیپاس نے (رومن تفسیر متی ۱۴ باب صفحہ ۱۱۲) یوحنا بپتسما دینولے (یعنے حضرت یحیی بن ذکریا کا جو چہ مہینے پیشتر حضرت عیسیٰ سے پیدا ہوے تہے (رومن تفسیر کا صفحہ ۱۳) سر کٹوایا تہا کیونکہ ہیرودیس انطپاس نے اپنے بہائی فلپ کی جورو مسماۃ ہیرودیاس کو چہین لیا تہا اور حضرت یحییٰ نے اُس عورت کے رکہنے سے اُسے منع کیا تہا اُس دشمنی سے مسماۃ ہیرودیاس کی بیٹی مسماۃ سلومی نے جو فلپ سے پیدا تہے اپنے اس دوسرے باپ یعنے ہیرودیس انطپاس کو ناچکر خوش کیا اور کہا کہ یوحنا کا سر تہالی میں مجہے منگوا دے چونکہ ہیرودیس انطپاس مجلس کے سامنے اُسکا ناچ دیکہکر ایسا خوش ہوا تہا کہ اُسنے قسم کہائی تہی کہ جو تو مانگے گی وہ مین تجہے دونگا تب لاچار ہوکر اُسنے حکم کیا کہ یحییٰ کا سر کاٹ کر اسے لا دو چنانچہ ایسا ہی ہوا رومن تفسیر متی ۱۴ باب ۳ - ۱۱ صفحہ ۱۱۲ و ۱۱۳ میں ہے کہ ہیرودیاس ہیرودیس بزرگ کی پوتی تہی اور اُسکے شادی پہلے اُسکے چچا فلپ ہیرودیس سے ہوئی اور اُس سے ایک بیٹی سلومی پیدا ہوئی — یوسف ایک یہودی مورخ کہتا ہے کہ یہہ شادی اُسوقت ہوئی جب ہیرودیس انطپاس روم کو سفر کرتا تہا چنانچہ وہ اپنے بہائی فلپ کے پاس ٹہرا اور اُسکی جورو کو دیکہکر عاشق ہوا پہر اپنی

جورو ارتیوس کی بیٹی کو طلاق دیکر اُسکو اپنے بہائی سے چہین لیا۔ یوحنا نے
نہایت دلیری سے اُسکو اسکام سے منع کیا اور اسلیئے ہیرودیس اُسکو مار ڈالا چاہتی
تہی مگر ہیرودیس کچہہ ڈرتا تہا توبہی اُسے (یعنے حضرت یحیٰی کو) قیدخانہ
مین ڈالا جب ہیرودیس کی سالگرہ ہوئی بادشاہوں کا دستور تہا کہ اپنی سالگرہ
کا دن بہت دہوم دہام سے مانتے اور اپنے اہلکاروں کی بلاکر مہمانی کرتے دیکہو
پیدایش ۴۰ باب ۲۰ ہیرودیاس کی بیٹی اُنکے درمیان ناچی اُسکی ماں بچپن سے
اور لڑکی نے اُسکی صحبت خوب پائی اور اپنی ماں کی مانند بیشرم ہوگئی تہی
چنانچہ ہیرودیس نے قسم کہاکر وعدہ کیا کہ جو کچہہ تو مانگی گی مین تجہے دونگا
(متی ۱۴ باب ۸) تب وہ جیسا اُسکی ماں نے اُسے سکہلا رکہا تہا بولی کہ یوحنا بپتسما
دینے والے کا سر تہالی مین یہان مجہے منگوا دیجیے اس مانگنے سے انکو دو فائدے
حاصل ہوے پہلے یہہ کہ وہ اپنے غصے کی آگ ٹہنڈی کرین دوسرے یہہ معلوم
ہو کہ حکم پورا کرنے مین کچہہ فریب نہین ہوا اور یوحنا حقیقت مین مارا گیا اور
کہ عورتون مین سے کوئی ایسی سخت دل اور فسق پرستند ہو یہہ سچ ہے کہ خدا نے
عورتونکو نرم دل کے ساتہہ پیدا کیا مگر جب شرارت پر آجاتے تو مردونسے بہی
بڑہ جاتی ہے بادشاہ دلگیر ہوا شاید اسکے کئی سبب ہوے اول یہہ کہ وہ یوحنا
کو کچہہ جانتا اور مانتا تہا کہ یہہ شخص مقدس اور شاید نبی ہے دوسرے عوام
یوحنا کی تعظیم کرتے تہے اور ہیرودیس اُنسے ڈرتا تہا تیسرے اگرچہ شریر تہا
توبہی ایسے نہایت ظلم اور بے انصافی کو پسند نہین کرتا تہا پر اُس قسم کے
اور اُنکے سبب جو اُسکے ساتہہ کہانے بیٹہے تہے اُسنے حکم کیا کہ اُسے لا دوین قیدکہ

البتہ پورا کرنا چاہئے مگر نہ اُس قسم کی قسم کو جو ناجائز ہو کیونکہ اُسے پورا کرنا گناہ پر گناہ کرنا ہے چنانچہ جسنے خدا کی شریعت کے برخلاف قسم کہائی اُسنے ایک گناہ کیا اور اگر اُسکو پورا کرے تو یہہ دوسرا گناہ ہے پس ایسی قسم رد کرنا فرض ہے کیونکہ وہ شرع ہی سے ناجائز تہی اُسنے کہا تہا کہ چپ تو ما کی مین دونگا اور اگر نہ دیتا تو اُن لوگون کے آگے اُسے شرمندہ ہونا پڑتا آدمیون سے ڈرا اگر خدا سے نہ ڈرا اسیطرح بہت لوگ آپس کی شرم سے گناہ کرتے ہین اور سمجھتے ہین کہ اگر ایسا نہ کرین تو ہمارے رفیق اور آشنا ہمیں حقیر سمجہیں گے واہ کیا خوب یہ کیسی بات ہے کہ کوئی انسان کو خدا سے زیادہ سمجہے انتہیٰ

اسی ہیرودیس سے نو برس قبل مسیح کے خزانہ پانیکے لئے حضرت داؤد کی قبر کو کہدوایا تہا اور غالباً یہی ہے ہزار برس قایم رہنے کے بعد حضرت داؤد کی قبر پہ پہنچی

اسی ہیکل مین حضرت عیسیٰ ہمیشہ عید وقین آیا کرتے تہے (مرقس ۱۴ باب ۱۲ متی ۳۰ باب ۱۷ اگلتیوں کا ۱۴ باب ۱۴ وغیرہ) اور اسی ہیکل مین حضرت عیسیٰ نے صرافونکے تختے الٹ دیئے اور کبوتر فروشون کو نکال دیا تہا اور کہا یہہ لکہا ہے (یعنے یسعیاہ ۵۶ باب ۷ مین) کہ میرا گہر عبادتخانہ ہوگا مگر تمنے اُسے چورونکا کہوہ بنایا (متی ۲۱ باب ۱۰ سے ۱۳) اور اسی ہیکل مین جانیکے لئے پلوس رسول سے یہودی ناخوش ہوا تہا کہ اُسکو پاک وطاہر کیا تہا (اعمال ۲۱ باب ۲۳ سے ۲۶) اس سے ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ کے آسمان پر جانیکے بعد

یہی سب یہودی دستورات عیسائیوں میں رائج تھے مگر بعد اسکے اُنکے ترک کردینے کا حکم کہاں سے عیسائی لوگ پا گئے اور اسی ہیکل میں حضرت عیسیٰؑ کو ۱۲ برس کی عمر میں فرائض عبادات بجالانے ہوتے تھے (لوقا ۲ باب ۴۲) اور اسی ہیکل میں حضرت ذکریاہؑ کے پاس حضرت جبرئیل اللہ جلشانہ کیطرف سے حضرت یحییٰؑ کے پیدا ہونے کا وعدہ پہونچانے آئے تھے (لوقا باب ۱۱-۱۹) اور اسی ہیکل میں آکر حضرت مریمؑ نے حضرت عیسیٰؑ کے مراتب کا ذکر شمعون اور انّا سے سنا تہا (لوقا ۲ باب ۲۵-۲۸) اسی ہیکل کے زمانہ کی ایک عجیب بات عیسائیوں میں مشہور ہے کہ یروسلم یعنے بیت المقدس میں حضرت عیسیٰؑ کو یہودیوں نے گرفتار کرکے پلاطوس رومی حاکم کے پاس جو کہ قیصر کیطرف سے یروسلم میں حکمران تہا بہیجدیا کہ اُسکے حکم سے حضرت عیسیٰؑ صلیب پر کہیچے گئے فقط

مگر کتنی ہی مضبوط دلیلوں سے ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰؑ مصلوب نہیں ہوئے صرف حضرت ادریسؑ یعنے حنوک (پیدایش ۵ باب ۲۴) اور حضرت الیاسؑ (۲ سلاطین ۲ باب ۱۱) کیطرح حضرت عیسیٰؑ بہی آسمان پر تشریف لیگئے

(۱) انجیل میں لکہا ہے کہ تیسرے دن جی اٹھے (متی ۲۸ باب مرقس ۱۶ باب وغیرہ) پس جبکہ تیسرے دن جی اٹھنے کی طاقت حاصل تہی تو پہلے ہی دن صلیب پر جان دینا کیا ضرور تہا اور یہہ جو علماء عیسائی کہتے ہیں کہ جہان کی نجات کیلئے اُنہے اپنی جان دینا ضرور تہا یہ صرف عقیدہ کی بات ہے کیونکہ اگر جہان کی نجات کے لیئے جان دی تہی تو جی اٹہنا کیا ضرور تہا کیونکہ جہاں عہد ہے وہاں اُس ذبیحہ کی موت جسپر وہ مقرر

ضرور ہے کہ عید فسح پر باندھا جاتا ہے اور پختہ نہین جب تک کہ وہ ذبیحہ تندرست عبرانیونکا ۹ باب ۱۶ و ۱۷) اسکے سوا انجیلون سے ثابت ہے کہ فسح کا کہانا کہا کر حضرت عیسیٰ گرفتار کیے گئے (متی ۲۶ باب مرقس ۱۴ باب لوقا ۲۲ باب یوحنا ۱۴) حالانکہ عید فسح اسکے دوسرے دن تہی اس سے ثابت ہوتا ہے کہ گرفتاری کی اصل حقیقت سے بہی کسی عیسائی عالم کو آگاہی نہین ہے لغت کتاب مقدس صفحہ دوسو آٹھ مین ہے کہ مسیح کی آخری عید کی بابت انجیل کے لکہنے والون کا بیان سمجہ مین بخوبی نہین آتا اور اب تک عالم اس بات کو دریافت کرتے ہین بعضے کہتے ہین کہ مقرری دن سے پیشتر مسیح نے عید کو مانا تہا پر ایسی بات کہین نہین لکہی ہے انتہی

(۲) لوقا ۲۳ باب ۲۶ اور مرقس ۱۵ باب ۲۱ اور متی ۲۷ باب ۳۲ مین لکہا ہے کہ مسیح کی صلیب جس وقت کہ صلیب دینے کو لیجاتے تہے ایک شخص شمعون قیرینی پر رکہکر لیچلے تہے اور دستور یہہ تہا کہ ہر شخص جو صلیب دیا جاتا اپنی صلیب آپ لیچلتا تہا متی ۱۰ باب ۳۸ (دیکہو صفحہ ۲۲۳ ردمین تفسیر متی ۲۷ باب ۳۲) چنانچہ اسی سبب سے پہر یوحنا ۱۹ باب ۱۷ مین جو کہ سب انجیلون سے ایکمدت کے بعد یعنے بقول علما عیسائی ۹۸ سنہ عیسوی مین لکہی گئی لکہا ہے کہ مسیح نے آپ اپنی صلیب اٹہائی تہی پس تین انجیلون سے تو یہی ثابت ہے کہ شمعون قیرینی پر صلیب رکہی گئی تہی اور قران مجید کے اس ردمین جو ترجمہ مین جسے علما عیسائی نے الہ آباد مین ۱۸۴۴ سنہ عیسوی کو چہاپا اور اسپر اپنے طور کا حاشیہ لکہا صفحہ ۳۸ سورہ آل عمران کی آیت ۵۳ کے حاشیہ مین لکہا ہے کہ زمانہ

اسلام سے آگے عیسائیوں میں باسلیدی ایک فرقہ تھا جو خیال کرتے تھے کہ مسیح
آپ مصلوب نہوا پر شمعون ایک قرینی اُسکے عیوض پکڑا گیا اور مصلوب بھی
ہوا پھر سرنتھی اور کارپوکراطی اور ویشتی تین فرقے تھے جو زمانہ اسلام
سے پیشتر یہی خیال کرتے تھے انتہی اور قرآن مجید کے اسی رو سے ترجمے میں
حضرت ابراہیم علیہ السلام کا بتوں کو توڑنا اور نمرود کا حضرت ابراہیم کو آگ میں پھینکنا بھی
اسی توریت کے بموجب لکھا ہے جو چاہے اُسمیں دیکھ لے اور اس آگ
میں پھینکنے کا مفصل بیان اُس عبرانی کتاب میں بھی جسکا نام سفر جی شار
ہے اور وہ آیت جسمیں اس آگ میں پھینکنے کا ذکر ہے یہ ہے میں خداوند جو تجھے
کسدیوں کی اُور سے نکال لایا (پیدایش ۱۵ باب ۷) سُریانی میں اُور آگ کو
کہتے ہیں اور کسدیوں سے مراد بابل والے جسکا بانی نمرود تھا (دیکھو روم میں
تواریخ کلیسیا جلد ۱ صفحہ ۳۰۰) اور تفسیر ترشی میں لکھا ہے کہ حضرت ابراہیم اُس
آگ میں بچ گئے مگر حضرت ابراہیم کے بھائی ہاران کو نمرود نے جب آگ میں
پھینکا تو وہ مر گئے تھے (پیدایش ۱۱ باب ۲۸) اور اسی تفسیر میں حضرت
ابراہیم کی نسبت نکلنی بھی مرقوم ہے اور چونکہ وہاں سے نکلنا ایک بڑی آفت
نکلنا تھا اسلیے خدا نے بار بار اسکی یاد دلائی جیسے مصریوں کے ظلم سے
اسرائیلیوں کا نکلنا خدا نے بار بار توریت میں یاد دلایا ہے (دیکھو خروج ۲۰ باب ۲
احبار ۲۵ باب ۳۸ و ۲۲ باب ۳۳ و ۲۶ باب ۱۳ - اور اسکے ساتھ پیدایش
۱۱ باب ۳۱ و ۱۵ باب ۷ نحمیاہ ۹ باب ۷) اس سے بھی ثابت ہے کہ حضرت
ابراہیم حضرت آگ میں پھینکے گئے تھے اور وہ آگ گلزار ہو گئی اور اسیطرح بچا لیے

مطبوعہ لدہیانہ ۱۸۶۸ع صفحہ ۲۱۰ مین بھی ہے

پس تین انجیلون اور اس رومی قانون سے کہ جو صلیب دیا جاتا اپنی صلیب آپ لیجلتا تہا اور ان چار عیسائی فرقون سے کہ جنمین لاکہون عالم و فاضل و تواریخ دان ہونگے اور حضرت عیسیٰ کے عروج کے بعد انہین دنونمین موجود تھے ثابت ہے کہ صرف شمعون قرینی مصلوب ہوا نہ یہ کہ حضرت عیسیٰ

(۳) یونانیونمین ایک نہایت مشہور عیسائی فرقہ گناسٹی (مفتاح الکتاب صفحہ ۱۵۲) کے لوگونکا یہہ قول تہا کہ دنیا مادے سے پیدا ہوئے اور مادی کے لئے شرارت اور معصیت ضرور ہے اور مسیح مادی سے پیدا نہوا تہا اسلئے مصلوب نہین ہوسکتا ہے کیونکہ اُسکا جسم نتہا انتہی (رومن تواریخ کلیسا چہاپہ مرزاپور ۱۸۵۰ع صفحہ ۹۶ سطر ۱۳ و ۱۴)

(۴) متی ۲۶ باب ۲۴ مین مسیح نے یہوداہ اسکریوطی کی بابت فرمایا اُس شخص پر افسوس جسکے ہاتون ابن آدم (یعنے مسیح) گرفتار کروایا جاتا ہے اگر وہ شخص پیدا نہوتا تو اُسکے لئے بہتر تہا انتہی پس اگر حضرت عیسیٰ کا مصلوب ہونا دنیا کی نجات کے لئے ضرور تہا تو یہوداہ اسکریوطی پر جو گرفتار کروانے والا تہا کیون ایسا افسوس کیا اس سے ظاہر ہے کہ مصلوبی کی کچھ حاجت ہی نہ تہی

(۵) مرقس ۱۵ باب ۲۸ اور لوقا ۲۲ باب ۳۷ مین مسیح کا بدکارون مین شمار ہونا لکہا ہے اور توریت کی پانچوین کتاب یعنے استثنا ۲۱ باب ۲۳ مین لکہا ہے کیونکہ وہ جو لکڑی پر لٹکایا جاتا (یعنے مصلوب ہوتا) خدا کا ملعون ہے

اور گلتیونکے ۳ باب ۱۳ مین لکہا ہے کہ وہ (یعنے مسیح) ہمارے بدلے لعنتی ہوا کہ لکڑی پر لٹکایا گیا انتہی اور توریت کی پہلی کتاب یعنے پیدایش ۳ باب ۱۴ مین خدانے سانپ کو کہ شیطان جس سے مراد ہے ملعون فرمایا ہے پس کوئی ذیعقل اس بات کو کبہی تسلیم نکریگا کہ حضرت عیسیٰ نعوذ باللہ بقول عیسائی ملعون و بدکار ہوتے پس مین تمہین جتاتا ہون کہ کوئی نہین جو خدا کی روح سے بولتا یسوع کو ملعون کہتا ہے (اول قرنتیونکا ۱۲ باب ۳

(۶) زد من تفسیر اسکاٹ صاحب متی ۲۸ باب ۵ صفحہ ۳۳۳ چہاپہ الٰہ آباد مشن پریس ۱۸۶۶ع جلد اول طبع اول مین لکہا ہے کہ ان البتہ سیکڑون برس بعد بعضے برگشتہ عیسائی انجیل سے ناواقف اور اپنی فیلسوفی کے وہم مین گرفتار ہو کر کہنے لگے کہ خدا نے یسوع (یعنے حضرت عیسیٰ) کو اسوقت اٹہالیا اور یہودیونکے ہاتہ مین ایک اسکا شبیہ دیا کہ یہی مصلوب ہوا انتہی دین حق کی تحقیق مصنفہ پادری اسمتھ پادری ہیوولٹ مطبوعہ الہ آباد آرفن پریس ۱۸۶۶ع صفحہ ۸۸ مین ہے کہ عیسیٰ مسیح کا احوال کہ کسطرح وہ ہنڈولنے مین بولا تہا کی چڑیا بنائین اور یہودیونکو بندر بنایا اور یہہ کہ وہ نہین مارا گیا بلکہ دوسرا اسکے عوض مصلوب ہوا یہہ باتین اسنے (یعنے حضرت صلعم نے) ناصریونکے قصے سے نکالین جنکو دو تین شخصون نے مسیح کے پانچ چارسو برس بعد بنایا انتہی کتاب سیر الاسلام مصنفہ پارشن صاحب باب ۵ ترجمہ مصنفہ برکت مسیح سے ترجمہ کیا ہوا جسکا صفحہ ۲۰۲ مطبوعہ ۱۸۴۵ع مین ہے کہ (مسلمان) انکار کرتے ہین کہ عیسیٰ کو سولی نہین ملی اور مطابق مسئلون نصاری کے جو اپنے مذہب سے

زمانہ گزشتہ مین برگشتہ ہوگئے تھے کہتے ہین کہ عیسٰی یہودیون سے بچکر جیتے آسمانپر جانشین ہین انتہی اس سے ثابت ہوا کہ حضرت عیسٰی کے مصلوبکی بابت جو مسلمانونکا عقیدہ ہے یہی قدیم عیسائیونکا ہی ہے —

واضح ہو کہ یہہ ناصری دعیو اور برگشتہ عیسائی اُن چار دن فرقونکے سوا تہے جنکا ذکر ترجمہ قران شریف کے حاشیہ مین علماے عیسائی نے کیا ہے کیونکہ انہون نے شمعون قرینی کو مسیح کے عیوض مصلوب ہوا بیان کیا ہے اور ان برگشتہ عیسائیون نے مسیحؑ کا شبیہ مصلوب ہوا بیان کیا اور گناستی (یا گناسٹک مفتاح الکتاب صفحہ ۲۲۹) فرقہ انکے ہی سوا ہے پس جبکہ گواہونکے اتنے بڑے ابرنے ہمین آگہیرا ہے (عبرانیونکا ۱۲ باب ۱) اور دلیلونکا مینہ برس گیا تو آفتاب کیطرح ظاہر ہے کہ مسیح زندہ آسمانپر اُٹہالے گئے اور ہرگز مصلوب نہین ہوسکے —

(ے) سب انجیلونکے پچھلے باب پڑہنے سے ثابت ہے کہ صرف گیارہ حواریون کے سوا اور کسینے مسیح کو مر کر پہر زندہ ہوا نہین دیکہا اور اعمال ۱۰ باب ۴۰ و ۴۱ اور ۱۳ باب ۳۱ سے بہی ظاہر ہے کہ سوا گیارہ حوار یونکے اور کسی نے مسیح کو پہر زندہ ہوا نہین دیکہا لیکن اوّل قرنتیونکے ۱۵ باب ۵ مین پلوس رسول جنکی تصنیف کا ایک بڑا حصہ منجملہ مجموعہ عہد جدید ہے فرماتے ہین کہ بارہونکو دیکہائی دیا انتہی یعنے بارہون نے مسیح کو پہر زندہ ہونے کے بعد دیکہا اور ظاہر ہے کہ اسوقت بارہ کہان تہے وہ بارہوان تو اُسکے کتنے ہی دنون بعد شامل کیا گیا تہا (اعمال ۱ باب) بعد اُسکے اوّل قرنتیونکے ۱۵ باب ۶ مین

پلوس فرماتے ہین کہ پانسو۵ بہائیون سے زیادہ تہے جنہین وہ یکبار۶ دکہائی دیا انتہی ان پانسو۵ نے اُن باتون کو بہی جو اناجیل مین مسیح کے مصلوب ہونے اور جی اُٹھنے کی بابت لکہے ہین بالکل ثابت کر دیا انجیلون مین تو گیارہ۱۱ کے سوا بارہ تک کا ذکر نہین ہے کہ جنہون نے مسیح کو پہر زندہ ہوا دیکہا مگر پلوس نے اگرچہ آپ کبہی مسیح کو نہ دیکہا تہا تو بہی نہ صرف بیس تیس یا پچاس ساٹہ بلکہ پانسو سے زیادہ دیکہنے والونکا یکبارگی شمار لکہدیا اگرچہ پانسو تو کیا دو سو شاگرد بہی مسیح کے سب مرد و عورت و بچے ملا کر نہ تہے (اعمال ا باب۱۵) اور پلوس تو اوّل قرنتیونکے ۱۵ باب ۶ مین بہائیونکا لفظ کہکر صرف مردونکا ذکر کرتے ہین اور چونکہ انجیلون مین اسکا ذکر نہین ہے اسلئے پلوس کو اتنا فقرہ اور بڑہانے پڑا کہ اکثر اُنمین (یعنے اُن پانسو مین) سے ابتک موجود ہین انتہی تاکہ معلوم ہو کہ اُن دیکہنے والون سے سُنکر پلوس نے یہہ بات لکہی مگر متی اور یوحنا اور پطرس اور یعقوب اور یہوداہ ۲ دو انجیلون اور چند نامجات مشمولہ اناجیل کے مصنف جو کہ مسیح کے مقرب حواری ہین کیا یہہ اُن پانسو مین نہ تہے جو اپنی تصنیفون مین اسکا ذکر کرتے اور اگر یہی اُنمین نہ تہے تو اور کہان سے آئے جو پانسو سے زیادہ جمع ہو گئے اور لوقا اور مرقس جنہون نے بقول علماء عیسائی انہین پلوس اور پطرس کے بتانے سے اپنی اپنی انجیلین لکہین اور اعمال کی کتاب انہون نے بہی بارہ تک کا ذکر نہین کیا چہ جائے آنکہ پانسو سے زیادہ اور خاصکر لوقا نے بقول علماء عیسائی ان پلوس ہی سے دریافت کرکے مسیح کا حال لکہا وہ تو بہی صرف گیارہ حواریون

کے سوا کسینے بہی بارہ تک کا نام نہین لکہا ہے۔ اور وہی لوقا کتاب اعمال
مین پطرس کا قول ۱۰ باب ۴۰ و ۴۱ مین اور پلوس کا قول ۱۳ باب ۳۱
مین لکہتا ہے کہ سوا حواریون کے جو کہ صرف گیارہ تہے اور کسی نے مسیح کو
جی اُٹہا ہوا نہین دیکہا اس سے یہہ ساری بناوٹین مصلوبی مسیح اور پہر
جی اُٹہنے وغیرہ کی صاف صاف ظاہر ہین یعنے جبکہ جی اُٹہا ہوا دیکہنے والے
پان پانسو جنکو بہی گواہ ٹہرالیگئے تو مصلوبی جسکے وقوع سے پیشتر ہی سب شاگرد
بہاگ گئے تہے کیونکر صحیح ٹہر سکتی ہے دوسرے یہ کہ ایسے موہوم گواہون
سے جبکہ جی اُٹہنا ہی ثابت نہین ہے تو مصلوبی پہلے ہی غلط ہوگی کیونکہ

حضرت عیسیٰ آسمانپر زندہ موجود ہین

(۸) حضرت عیسیٰ بعد مصلوبی کے جب تیسرے دن جی اُٹہے تو اُسے انسانیت
کے ساتہہ کہ جسمین مجسم ہوے تہے آسمانپر گئے چنانچہ تہوما حواری کو اپنی پسلی
وغیرہ دیکہائے (لوقا ۲۴ باب ۳۹) اور قبر مین مسیح کی لاش نہ پائی جانے
(متی ۲۸ باب ۱-۸ مرقس ۱۶ باب ۱-۸ لوقا ۲۴ باب ۳) اور کیفیت
عروج سے یہ بات ثابت ہے کیونکہ اگر انسانیت کے ساتہہ آسمانپر نہین گئے
تو جی اُٹہنا ہی ثابت نہین ہے یون تو جو مرتا ہے اُسکی روح آسمانپر جاتی
ہے اور جب انسانیت کے ساتہہ حضرت عیسیٰ آسمانپر گئے تو کفارہ اور غیرہ باتین
جو اُس مصلوبی کو اہل کلیسیا سمجہتے ہین سب بیکار ہوگیا کیونکہ انسانیت تو
صرف یکبار (عبرانیونکا ۹ باب ۲۶ و ۲۸ اور ۷ باب ۲۷- اور ۱۰ باب ۱۰)
مصلوب ہونے کے لیے تہی اب آسمانپر خدا انسانیت مین رہکر کیا کریگا چنانچہ

اوّل پطرس ۳ باب ۱۸ مین ہے اور مسیح نے بھی ایکبار گناہونکے واسطے
دکھ اٹھایا یعنے راستباز نے ناراستون کیلئے تاکہ وہ ہمکو خدا کے پاس پہونچاوے
کہ وہ جسم کی رو سے تو مارا گیا لیکن روح سے زندہ کیا گیا انتہی اور یوحنا
۱۷ باب ۵ مین حضرت عیسیٰؑ کا قول لکھا ہے کہ اے باپ اب تو مجھے اپنے
ساتھ اُس جلال سے جو دنیا کی پیدایش سے پیشتر تیرے ساتھ رکھتا تھا
بزرگی دے انتہی پس انسانیت تو مسیحؑ نے حضرت مریمؑ کے پیٹ مین آکر
اختیار کی تھی اور دنیا کے پیشتر بلکہ حضرت مریمؑ سے پیشتر ہی حضرت عیسیٰؑ
مین انسانیت نہ تھی غرض یہ کہ حضرت عیسیٰؑ کی اس دعا کا مضمون یہی
ہے کہ اے خدا جسطرح انسانیت سے پیشتر مین تھا ویسا ہی پھر مجھے محض
روحانیت کے پایہ کہ بموجب عقیدہ عیسائی الوہیت کے درجہ مین
کردے پس جسمین ذرا بھی انسانیت ہوگی وہ صاف سمجھ سکتا ہے کہ انجیل
کی اس آیت کے بموجب حضرت عیسیٰؑ انسانیت کے ساتھ آسمان پر
نہین گئے اور اسکی کچھ ضرورت بھی نہ تھی اگرچہ یہ صرف عیسائی عقیدہ
ہے کیونکہ الوہیت حاصل کرنیکے لئے دعا مانگنا کمال تعجب ہے بقول
شخصے مصرع مانگتا گر مین خدا سے تو خدائی مانگتا + اب عیسائیونکو چار و ناچار
ان دونون باتون مین سے ایک کا اقرار کرنا پڑیگا کہ یا تو حضرت عیسیٰؑ
انسانیت کے ساتھ آسمان پر نہین گئے تو مصلوب ہوکر زندہ ہی نہین ہوئے
اور اگر انسانیت کیساتھ آسمان پر گئے تو مصلوب نہین ہوئے کیونکہ انسانیت
تو انکی نجات کے لئے صرف مصلوب ہونیکے لئے تھی دیکھو پیدایش ۹ باب ۶

جہان لکہا ہے کہ انسان کے خون کا بدلہ انسان ہی سے لیا جائیگا۔

(۹) اناجیل مروجہ کی بموجب حضرت عیسیٰ نے مصلوبی سے پیشتر ایک مفلوج کے گناہ بخشدیے تہے (متی ۹ باب ۲ — ۶) یعنے اُسکی نجات کی خبر اُسے پہونچائی جیساکہ انبیاء علیہم کا دستور ہے اور اسیطرح ایک عورت کی بہی (لوقا ۷ باب ۴۸) اسیطرح ایک زانیہ عورت کو معاف کیا (یوحنا ۸ باب ۱ — ۱۱) اسیطرح ایک چور کو نجات کی خبر دی (لوقا ۲۳ باب ۴۳) پس مصلوبیکی حاجت کیا تہی

(۱۰) اگر وہ مصلوبی تمام دنیا کے گنہگار ایمانداروںکے لیے ضرور تہی تو نیک اعمال کی تاکید جو متی ۵ و ۶ و ۷ و ۲۴ و ۲۵ وغیرہ بابوں میں مسیح نے فرمائی یہ محض بیکار ہوجاتے اور اگر یہہ سب ضرور ہے تو مصلوبی بیکار ہے پس کیا خدا کسی عدالت کیسے قانون کا پابند ہے کہ جب تک اُسکی تعمیل نہو یعنے گنہگاروںکا کفارہ اپنے بیٹے کو مصلوب کرواکر نہو لینے دے تب تک وہ کچہہ نجات کی بابت کر نہیں سکتا تو قادر مطلق کیونکر ہوا۔

(۱۱) تفسیر ہنری و اسکاٹ مین ہے کہ ترجمہ عربیہ ۱۸۴۴ زبور ۲۰ کے بعد یہ جملہ زیادہ ہے اُنہون نے مجہکو جو پیارا ہون مکروہ لاش کرکے خارج کردیا اور اُنہون نے میرے بدن کو میخون سے چہید لیے انتہی سبحان اللہ اس ترجمے والے نے زبور مین مسیح علیہ السلام کی مصلوبی کی پیشین گوئی قایم کرنیکے لیے کیا ہی مطلب خیز یہ جملہ اپنی طرف سے گڑہ کر بڑہا دیا لیکن مترجم عربی ۱۸۳۱ سنہ ع والے نے زبور ۲۳ کو جو ۲۳ کرکے لکہا ہے اُسمین سے اس جملہ کو گرادیا ہے اور ۲۱ زبور ۱۷ آیت جیسے

اب اردو مین ۲۲ زبور ۱۶ آیت کے لکھا ہے لاطینی مین یون ہے کیونکہ کتّے مجھے
گھیرتے ہین شریرونکے گروہ میرا احاطہ کرتی ہے وے میرے ہاتھ اور میرے
پاؤن چھیدتے انتہی اور عبری مین یہ جملہ اخیرہ یون ہے اور دونون ہاتھ
میرے مانند شیر کے ہین انتہی اور اسیواسطے سب پراٹسٹنٹ عیسائی عبارت
عبری کے خراب ہونیکا دعوی کرتے ہین اور اپنے اپنے ترجمہ لاطینی کے موافق
کرتے ہین اسمین مصلحت یہہ ہے کہ اسکے موافق اُنکے زعم مین مسیح کی مصلوبی
پہ خبر خوب جمتی ہے اگرچہ اور مقامونمین سب پراٹسٹنٹ عیسائی ترجمہ
لاطینی کو خراب بتلاتے ہین چنانچہ کتاب سوال وجواب رومن ترجمہ پادری
یونس سنگہ و پادری والنش صاحب چھاپہ الہ آباد مشن پریس ۱۸۶۵ء صفحہ ۳
سوال ۸ درباب ترجمہ لاطینی یعنے ولگٹ کے جواب مین لکھا ہے کہ ایک بزرگ
قسّیس جرودم نامی نے سنہ عیسوی چارسو کے قریب قریب یہ ترجمہ کیا یہ ترجمہ بہت
جلدی مین کیا گیا اور بہت سے تبدیلیونکے باعث سے بگڑ گیا انتہی اور
ہارن صاحب اپنی کتاب مطبوعہ لندن سنہ ۱۸۲۲ء جلد ۴ صفحہ ۴۶۳ مین لکھتے ہین
کہ یہ بات ضرور یاد رکھنے چاہیے کہ کوئی ترجمہ مثل ترجمہ لاطینی کے خراب نہین
کیا گیا اسکے نقل کرنیوالون نے بہت ہی ناجائز جو دسری سے عہد جدید
کی ایک کتاب مین دوسری کتاب کے فقرے داخل کیئے اور عبارت حاشیہ
کو متن مین درج کر لیا انتہی اور ۴۰ زبور ۶ مین ہے ذبیحہ اور ہدیہ کو تو نہین
چاہتا تو نے میرے کان کہولے چڑہاوے اور خطیّت کا تو طالب نہین انتہی
اور یونانی مین اس جملہ کی جگہہ کہ تو نے میرے کان کہولے یون لکھا ہے

تونے میرے لئے ایک بدن تیار کیا انتہی اور اسکے موافق عربی ترجمہ مطبوعہ ۱۸۳۱ع مین
بہی ہے مگر اُسمین ۹ ۳ زبور ۶ ۰ ۱ کرکے لکہا ہے اور رومن ہیل چہاپہ لندن
کے رفرنس مین عبرانیونکا ۱۰ باب ۵ لکہا ہے جہان پلوس ۴۰ زبور ۶ کو
یون تبدیل فرماتے ہین اسلئے وہ دنیا مین آتے ہوئے کہتا ہے کہ قربانی
اور نذر کو تونے نچاہا پر میرے لئے ایک بدن تیار کیا انتہی اب ان سب
مقامون کو دیکہکر ہر شخص فوراً سمجہ جائیگا کہ لوگون نے مسیح کے مجسم ہونے
اور صلیب پانے کو ثابت کرنیکے لئے یہ بات یونانی مین بدلی اور عبرانیونکے
خط مین داخل کی گئی تفسیر ہارنی ڈوالی اور رچرڈ منٹ چہاپہ لندن ۱۸۴۸ع
مین لکہا ہے کہ عجیب بات ہے جو ترجمہ یونانی مین اور عبرانیونکے ۱۰ باب ۵
مین یہ فقرہ یون واقع ہوا کہ تونے میرے لئے ایک بدن تیار کیا انتہی
متی ۲۷ باب ۳۵ مین لکہا ہے تاکہ جو نبی نے کہا تہا پورا ہو ... کہ اُنہون نے
میرے کپڑے آپسمین بانٹے اور میرے کرتے پر چٹہی ڈالی انتہی گریسباخ نے
اسے الحاقی مانا ہے ہارن صاحب دوسری جلد کے صفحہ ۳۳۰ اور صفحہ ۳۳۱
مین لکہتے ہین کہ یہ عبارت ۱۶۱ یونانی نسخون اور ترجمہ سریانی اور کاپٹک
اور سہی ڈک اور اتہیوپک اور روسی کے تمام خطی نسخون مین نہین پائی جاتی
اور گریگریاسٹم اور تہیوس لبشرا اور یوتہیمس اور تہیوفلکٹ اور اوریجن
اور ارنیوس کے پورلنے مترجم اور اگستاین اور جون کوس کے حوالون
مین بہی یہ عبارت نہین ہے گریسباخ نے جو اسکو بلاشبہ الحاقی سمجہ کر چہوڑا
حذف کیا انتہی واضح ہو کہ حضرت داؤد نے اپنے دشمنون کی شکایت شاعرانہ

مضمون اسطرح پر کی ہے (۲۲ زبور ۱۸) وہ میرے کپڑے آپسمین بانٹین گے اور میرے لباس پر قرعہ ڈالینگے انتہی پس لباس کیجگہہ کرتے کا لفظ اور بانٹینگے کی جگہہ بانٹے وغیرہ بدلکر حضرت عیسی کی مصلوبی ثابت کرنیکو انجیل مین اسی اگلی پیشین گوئی ٹہرا کر داخل کیا مگر ہارن صاحب اور کتنی ہی اور محققین علماء عیسائی کے قول سے یہ بناوٹ چہپنے نپائی اب یہ سب بناوٹین معلوم کرکے کون شخص فورا نہ کہدیگا کہ اناجیل وغیرہ مین جہان جہان مسیح کی مصلوبیکے مضمون مندرج ہین یہ سب اسیطرح ملائے ہوئے اور پایۂ اعتبار سے ساقط ہین —

(۱۲) متی ۲۷ باب ۵۱ — ۵۳ مین لکہا ہے کہ زمین کانپی اور پتہر تڑک گئے اور قبرین کہل گئین اور بہت لاشین پاک لوگون کی اٹہہ کر باہر نکل آئین اور پاک شہر یعنے بیت المقدس مین بہتونکو نظر آئین اور مرقس جسنے مسیح کو کبہی دیکہا ہی نہ تہا (دیکہو ومن تفسیر اسکاٹ صاحب دیباچہ انجیل مرقس) مرقس ۱۵ باب ۳۳ مین لکہتا ہے کہ مسیح کی مصلوبیکی وقت اندہیرا چہا گیا انتہی

یہ سارا ماجرا بالکل غلط ہے کیونکہ اگر ایسے آثار ظاہر ہوتے تو یہودیون کو پہر حضرت عیسی سے انکار کرنیکا کوئی سبب نہ تہا جبکہ بار بار یہودیون نے مسیح سے انکی صداقت ثابت ہونیکے لئے معجزہ طلب کیا تہا مگر ہر بار مسیح نے انکے سامنے معجزہ دکہانے سے انکار کیا دیکہو متی ۱۲ باب ۳۹ — اور ۱۶ باب ۱ — ۴ اور ۱۳ باب ۵۸ اور ۱۲ باب ۲۳ و ۲۴ لوقا ۲۳ باب ۸ و ۹ بلکہ

یہودیون نے مسیح سے یہی کہا کہ تو کونسا نشان دکھاتا ہے تا کہ ہم دیکھکر تجہپر
ایمان لاوین (یوحنا ۶ باب ۳۰) تب بھی مسیح علیہ السلام نے کوئی معجزہ نہین دکھایا تہا
چنانچہ آجتک سب یہودی کہتے ہین کہ کوئی معجزہ مسیح سے ظاہر نہین ہوا چنانچہ
انکے مصلوبی کے وقت ایسے معجزے عالمگیر دیکھکر پہر کسکے سامہنے یہودی کہہ سکتے
تہے کہ اُس سے کوئی معجزہ نہین ہوا پہر یہ کہ قبرون سے مردے جو نکلکر بہتون کو
ملے تو وہ مردے سوا یہودیونکے اور کون تہے اور جنہین وہ ملے وہ بہی سب
یہودی تہے اگر یہ سچ ہوتا تو یہودیون کو حضرت عیسیٰ کی عظمت کی بابت اور
گواہی کی حاجت کیا تہی پہر یہ کہ قبرونکے کہلجانے کے بعد مسیح کی قبر پر پہرہ
بٹہلانے کی کسے مجال ہوتی یہ سمجہ کر کہ جینے اور مردون کو قبرون سے نکالا
وہ آپ پہرہ کی حفاظت سے کب قبر مین رہے گا اور اگر اندہیرا چہا جاتا تو
پلاطوس اُسیوقت مسیح کی صداقت ثابت کرکے یہودیون کو جنہون نے مسیح کو
فریبی کہکر گرفتار کرایا تہا ضرور صلیب پر کہینچتا جیسے کہ اُن گلیلیون کو قتل کیا
جنکا خون پلاطوس نے اُنکی قربانیونکے ساتہہ ملایا تہا (لوقا ۱۳ باب ۱-۵)
یعنے ہیکل مین قربانی گزراننکے وقت اُنہین قتل کیا تہا اور اسکے سوا یہ
ایک دوسری دلیل یہ ہے کہ جب فریسیون نے حضرت عیسیٰ سے آسمانی نشان
چاہا (متی ۱۶ باب ۱-۴) تو حضرت عیسیٰ نے کوئی نشان یعنے معجزہ نہین
دکہایا اور یہ بہی نہین کہا کہ آفتاب مصلوبیکے دن سیاہ ہوجائیگا کیونکہ یہ تو
آسمانی نشان تہا اگر ایسا ہوتا تو ضرور حضرت عیسیٰ اس نشان ظاہر ہونیکا
اُنسے وعدہ کر دیتے فقط اور شاگرد تو سب بہاگ گئے تہے یہہ دیکہا کس نے کہ

ایسا ایسا ہوا تہا۔ اگر انجیل یوحنا کے بموجب یوحنا اُس وقت حاضر تہا تو یوحنا ہی کی انجیل مین ان باتونکا ذکر تک نہین ہے پہر متی اور مرقس نے کہان یہ سب دیکہ لیا اور خوبی یہ کہ یوحنا ۱۹ باب ۳۴ مین لکہا ہے کہ یسوع کے جان دینے کے بعد ایک سپاہی نے بہالے سے اُس مصلوب کی پسلی چہیدی انتہا اس سے اور بہی خوب ثابت ہوگیا کہ وہ سب عجائبات جو متی اور مرقس نے بیان کئے بالکل غلط مین ورنہ ایسے معجزے دیکہکر کیا یہودی اور کیا رومی کبہی ایسی جرات نہین کر سکتے تہے پس اگر یہ سب باتین غلط ہین تو مصلوبی کا مضمون صریحاً غلط ہوگیا کیونکہ یہ سب مصلوبیکے وقت کا بیان ہے اگرچہ مسیح کی وفات کی بات مجہے سورہ مائدہ رکوع ۱۶ کی آیت کے بموجب کہ فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیہم کچہ بحث نہین ہے مگر کلام تو صرف مصلوبی مین ہے کہ وما قتلوہ وما صلبوہ ولٰکن شبہ لہم اور زیادہ مفصل بیان اسکا اُس کتاب مین دیکہنا چاہیے جسکا نام نوید جاوید ہے۔ اسی زمانہ مین یعنے حضرت عیسیٰ کے عروج کے دس دن بعد یروشلم مین ایک اور عجیب واردات جو عیسائیون مین نہایت مشہور ہے وہ یہ ہے کہ عید پنتکوست کے دن جبکہ سب حواریون ایک گہر مین جمع تہے آگ کی کئی زبانون کی صورت ظاہر ہوئین اور ہر ایک پر بیٹہین جس سے وہ طرح طرح کی زبانون مین باتین کرنے لگے چنانچہ اعمال ۲ باب ۳۔ ۴ مین لکہا ہے اور انہین جدی جدی آگ کی سی زبانین دکہائی دین اور انہین سے ہر ایک پر بیٹہین تب وے سب روح القدس سے بہر گئے

پس جب قبض کیا (یعنی) مین کو رفع کر دیا تو ہی تہا نگہبان اون پر ۔ سورہ مائدہ

یعنے اور نہین مارا اسکو اور نہ صلیب دی اسکو ولیکن شبہ ڈالا گیا واسطے انکے ۔ جزو ۶ سورہ نساء رکوع ۲۲

اور غیر زبانین جیسے روح نے اُنہین بولنے کی قدرت بخشی تھی بولنے لگے (۵)
اور خدا ترس یہودی ہر ایک قوم مین سے جو آسمان کے تلے ہے یروشلم مین
آرہے تھے (۶) سو جب یہ آواز آئی تو بھیڑ لگ گئی اور سب دنگ ہوئے کیونکہ
ہر ایک نے اُنہین اپنی بولی بولتے سُنا اور سب حیران ہوکر اور تعجب کر کے
آپسمین کہنے لگے دیکھو کیا یہ سب جو بولتے ہین گلیلی نہین (۸) پس کیونکر ہر ایک
اپنی اپنی وطن کی بولی سنتا ہے (۹) ہم پارتھی اور میدی اور ایلامی
اور رہنیوالے میسوپوطامیہ (ارم نہرین یعنے ملک عراق جو فرات اور دجلہ کے
درمیان ہے) یہودیہ اور کپدوکیہ پنطوس اور ایشیہ کے (۱۰) فروگیہ و
پمفولیا مصر اور لبیہ کے اُس حصّے کے جو قُرینی کے علاقہ مین ہے اور
رومی مسافر یہودی اور یہودی مرید (یعنے جو غیر قوم کہ یہودی مذہب
مین نئے شامل ہوئے) (۱۱) کریتی اور عرب ہوکر ہم اپنی اپنی زبانون مین اُنہین
خدا کی بڑی باتین بولتے سنتے ہین انتہی لیکن تعجب ہے کہ اتنی بڑی جماعت
کا جو کہ دور دور ملکونکے سب باشندے تھے وہان اور خاصکر اُسی گھر
مین جہان سب حواری بیٹھے تھے جمع ہوجانے کا کیا سبب کیا اُن آگ
کی زبانون کو دیکھکر وہ سمجھے کہ اس گھر مین آگ لگی ہے جیسے دوڑ کر بجھانا
چاہیئے اور مجلس نائس کے اکثر حاضرین جو ۳۲۵ع مین جمع ہوئی تھی حضرت
مریم کو تثلیث مین شامل کرتے تھے اسی سبب سے اُن لوگونکا نام مریاناٹ
رکھا گیا تھا اور عرب مین ایک فرقہ جسکو کولیرڈینس کہتے تھے وہ بھی حضرت
مریم کو تثلیث مین شامل کرتے تھے اور اُنکے لئے ایک قسم کی روٹی بنایا

کرتے (سیل صاحب) اور جان ڈیون پورٹ صاحب کی کتاب انگریزی
حاشیہ صفحہ ۳ مین بہی اسیطرح ہے اور ولیم میور صاحب کتاب شہادت
قرآنی مطبوعہ لکہنؤ ۱۸۸۴ع صفحہ ۵۴ و ۵۵ مین فرماتے ہین کہ اُن دنونمین
(یعنے زمانہ حضرت نبی اسلام صلعم مین) مشرق کے عیسائیون نے واقع مین
مریم کا احترام بیحد یہانتک کیا کہ اُسکی پرستش کی انتہی

اس سے روح القدس اقانیم ثلاثہ کے سوا معلوم ہوتا ہے

جان ڈیون پورٹ صاحب اپنی کتاب اردو صفحہ ۱۶ و انگریزی ۴۴ مین ایک مجلس کی
نسبت لکہتے ہین کہ حضرت عیسیٰ کی وفات کے بعد آپکے مقولونکے دو مختلف
ترجمے ہوئے اور انہین انجیل کا نام دیا گیا پہلی انجیل حواریونکے اعتقاد پر
جاری ہوئے اور دوسرے بادشاہ قسطنطین کے ۔ اس بادشاہ نے صرف
اپنے ملک کو استحکام دینے کے لئے مذہب عیسائی اختیار کیا تہا اور یہ ایسا
ظالم تہا کہ اسے لوگ نیرو ثانی کہتے تہے اسکے یہان ایک مشہور انجمن تہی جسکو
ناشیا یا نائیس کہتے تہے اس مجلس نے پہلے پہل ۳۲۴ع مین حضرت عیسیٰ کی
خدائیکا مسئلہ نکالا سینٹ ہلیری جو چوتہی صدی مین ہوا ہے نیٹر ضلع کا بشپ
تہا اور اگلے زمانہ کے پادریونمین تہا وہ اُن مذہبی تکرارون اور مناقشون
کو بہت ناپسند کرتا ہے جسکے سبب سے ہزارہا عیسائی مارے گئے اور اُن
لوگون سے ظلم ہوا جنہین آپسمین بہائی بنکر رہنا چاہئے تہا اُسکے الفاظ یہ ہین
کہ بڑے افسوس اور خوف کی بات ہے کہ جسقدر ہم لوگونمین رائین ہین اُسیقدر
مسئلے ہین اور جیسا جس کسی کا میلان ہے ویسا ہی اُسکا مذہب ہے اور جتنی

ہم مین خطائین ہین اوتنی ہی ہماری کفرگوئی اور بے ادبی ہے کیونکہ ہم لوگ مسئلے اپنے دلکی خواہش کیموافق بنا لیتے ہین اور پہر اُن مسئلون کو اُسیطرح بناوٹ سے بیان کردیتے ہین ہر ایک سال نہین بلکہ ہر ہفتے ہم نئے مذہب پوشیدہ کنہو کے بیان کرنیکے لئے نکال لیتے ہین انتہیٰ اسکے سوا عیسائی عقیدہ کے بموجب ہر اہل ایمان کو روح القدس پانیکا یقین ہوتا ہے (اعمال ۸ باب ۱۵ و ۱۷ اور ۱۰ باب ۴۵) اسی سبب وہ فاضل محمد معتزنا محمد عیسائی یعنے بابو رامچندر اپنی کتاب اعجاز قران مطبوعہ ۱۸۷۰ء کے صفحہ ۷ مین اقرار کرتے ہین کہ محمد صاحب پر روح القدس نازل ہوئے اور روح اُنکو تعلیم کرتی ہے اور وہ نبی اور رسول خدا ہین انتہیٰ پہر اعجاز قران کے صفحہ ۱۶۳ مین لکھا ہے کہ ہر دم روح القدس سینہ محمد صاحب مین متحرک رہتی تہی انتہیٰ پہر اُسکے صفحہ مین وہ لکھتے ہین کہ محمد صاحب نے واسطے ایک مسلمان شاعر کے یہ دعا مانگی کہ اُسکو تائید روح القدس کی ہوتا کہ وہ شعر سے کفار کو رد کرے پس معلوم ہوا کہ تائید روح القدس بعض امتان آنجناب صلعم کو بطفیل متابعت آنجناب صلعم اور ایمان بحضرت مسیح کے نصیب ہوتی ہے تو آنحضرت صلعم کو بدرجہ اولیٰ حاصل ہوگی انتہیٰ اسمقام پر وہ قول حضرت شاہ عبد القادر رحمۃ اللہ علیہ کا یاد کرنا چاہئے جو آیۂ انّی متوفیک ورافعک الیّ الخ (سورہ آل عمران ع ۶) کے حاشیہ مین وہ لکھتے ہین کہ بیشتر حضرت عیسیٰ کے تابعدار نصاریٰ تہے اب مسلمان ہین سو ہمیشہ غالب رہے انتہیٰ اور واقعی حضرت عیسیٰ کے مراتب کا تمام دنیا کے مذہبون سے کسی مذہب مین اقرار نہین ہے سوا اہل اسلام کے

چنانچہ جان ڈیون پورٹ صاحب اپنی اردو کتاب مطبوعہ ۱۸۷۳ء صفحہ ۷۶ اور
انگریزی مطبوعہ لندن ۱۸۶۹ء صفحہ ۷۴ و ۷۵ کے حاشیہ میں لکھتے ہیں کہ محمد چہارم کے
عہد حکومت میں جسکے وزیر اعظم نے ویے انا شہر کا ۱۶۸۳ء میں محاصرہ کیا مگر اُسکو
کو جان سوبیسکی بادشاہ پولنڈ نے شکست دی ایک عیسائی پادری نے اسلام
قبول کیا اور اپنی حرارت اسلامی ظاہر کرنیکو واسطے جسطرح وہ آنحضرت صلعم کے
کسرشان کرنیکا عادی تہا اسیطرح اُسنے حضرت عیسیٰ کو فریبی اور مکار کہا
مسلمان اُسکی اس حرکت سے نہایت متحیر ہوئے اور آپسے گرفتار کرکے دیوان کے
پاس لیگئے اور اُسنے اُسکو اُسیوقت قتل کیا نیوٹن اور گبن اور پورسن صاحب
اور اور مؤرخین نے یہ بات بڑی محنت سے ثابت کی ہے کہ تین ہیں جو الخ
(یوحنا نامہ اوّل ورس ۷) جو مسئلہ تثلیث کی بنیاد ہے بالکل مصنوعی ہے
اور کالمٹ صاحب خود اس بات کا مقر ہے کہ اس ورس کو مینے کسی قدیم
انجیل کے نسخہ میں نہیں پایا حضرت عیسیٰ نے صرف خداتعالیٰ کی وحدانیت
کی تلقین کی تہی مگر پلوس اور یوحنا حواریوں نے جو افلاطون کے پیرو تھے آپ کے مذہب
عیسائی کی وحدانیت اور سادگی کو بالکل خراب کردیا اور اُسمیں افلاطون کے
غیر مفہوم مسئلہ کو جو تثلیث کا مسئلہ تہا داخل کردیا بنیاد مسئلہ یہ ہے کہ افلاطون
نے اللہ تعالیٰ کی دو صفتوں کو دو جسم فرض کیا ہے اگر لوک صاحب کی رائے
درست ہے کہ مسلمان حضرت عیسیٰ کی رسالت کے قایل ہیں اور اُنکے معجزوں کا
دل سے یقین کرتے ہیں تو وہ عیسائی ہیں سر ولیم جونس صاحب کی کتاب
موسومہ بہ ایشیاٹک ریسرچیز جلد ۱ صفحہ ۲۷۵ انتہی پس روح القدس کا نزول

سلہ اعجاز قرآن مصنفہ فاضل معزز باورا مطبوعہ ... کے صفحہ ۹۶ میں لکھا ہے کہ بعض یہود و نصارا بر اعتقاد ہوگئے ہیں اور عقلی

جیسا کہ ایک عیسائی عالم کے قول سے لکھہ چکا ہون حضرت رسول خدا احمد محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم پر قران سے بہی ثابت ہے چنانچہ قال اللہ تعالی جلشانہ قُلْ نَزَّلَهُ رُوحُ الْقُدُسِ مِن رَّبِّكَ بِالْحَقِّ یعنے کہہ اسکو یعنے قران کو اوتارا ہے روح القدس نے تیرے رب کی طرف سے تحقیق انتہی دیکہو سورہ نحل رکوع ۱۴

اس سے نتیجہ یہ نکلا کہ فارقلیط جسکا ذکر انجیل یوحنا ۱۴ باب ۱۶ مین ہے اور جسکا نزول عیسائی پنتکوست کے دن سمجہتے ہین اگر اُس سے مراد روح القدس ہو تو وہ بہی حضرت رسول اللہ صلعم سے بیعلاقہ نہین ہے

دوسرے یہ کہ جب اتنے غیر ملکون والے جمع تہے تو چاہئے تہا کہ کسی غیر ملک کی کتاب مین بہی اسکا ذکر ہوتا مگر ابتک کہین سننے مین نہین آیا تعجب ہے جب اس امر کی اتنی بڑی شہرت ہوئی تو یہودی جو وہین رہتے تہے وہ اس سے کیون بیخبر رہے کہ آجتک کوئی یہودی اسکا اقرار نہین کرتا چوتہے جب حواریون نے طرح طرح کی زبانون مین گفتگو کی تو ایک آدمی اتنی یعنے ستّرہ زبانون مین ایک ہی وعظ کیونکر کرسکا یعنے ممکن نہین کہ واعظ متفرق زبان والونکے سمجہنے کے لئے ایک جملہ مضمون وعظ کا ایک کی زبان مین اور دوسرا دوسرے کی زبان مین بیان کرے یہ نہایت دستور کے خلاف ہے اور ایسی حالت مین مضمون وعظ سے تمام و کمال کوئی بہی واقف نہین ہوسکتا اور جب تک ایسا نکیا ہو تو سترہ زبانون مین ہر ایک کا بولنا ثابت نہین ہوتا اور اگر انمین سے ہر ایک نے ایک خاص زبان مین باتین کرنا شروع کیا تو ایک ہنگامہ ہوگیا ہوگا اسوقت انکی

متفرق بولیان کون سمجہہ اور پہچان سکا ہوگا کیونکہ سب اپنی گہر مین بیٹھے تہے (اعمال ۲ باب ۲) رومن تفسیر کتاب اعمال مصنفہ پادری نکلس صاحب چہپا الہ آباد مشن پریس ۱۸۶۷ع صفحہ ۱۰ اعمال ۲ باب ۷ و ۸ کی تفسیر مین لکہا ہے یہ عجیب بات تہی کہ اُس ایک جگہہ مین اتنی زبانین بولتے تہے انتہیٰ پانچوین عجیب بات یہ ہے کہ اگر ایک نے ایک نئی زبانین گفتگو کی تو اسکا لوگونکو تعجب ہوسکا کیا سبب کیونکہ ایک دو زبانین تو ہر شخص بولنا جانتا ہے آج کل تو بعضے اہل انگلستان اور ترک وغیرہ دس دس بیس بیس زبانین جاننے مین مشہور ہین اسمین روح القدس کی علامت کیا تہی چہٹے اگر ایک ہی شخص نے ان سب متفرق زبانونمین گفتگو کی تو اسکے لئے ایک ہفتہ کا وقفہ چاہئے تاکہ جتنا وعظ پطرس نے کیا تہا (اعمال ۲ باب ۱۴ – ۳۶) ہر ایک ملک والے کی زبانین اُتنا ہی اوتنا سب حواریونکی زبانسے بیان ہو تب تو ہر شخص اُن سب باتونکو سمجہا ہوگا ساتوین حضرت پلوس جو استیفانکے قاتلونکے مددگار تہے (اعمال ۷ باب ۵۸) اُسوقت جبکہ یہ معجزہ اسقدر شہرت کے ساتہ ظاہر ہوا کہان تہے یعنے تعجب کہ دُور دُور ملکون والون نے یہ عجیب واردات دیکہکر اُسی وقت تین ہزار آدمی عیسائی ہوگئے اور پلوس کو اسکی خبر تک نہین پہنچی اور اسکے ایک عرصہ کے بعد صرف آپ ہی ایک آواز سنکر عیسائی دین قبول کیا۔ آٹہوین نہایت غور کرنیکے لایق یہ بات ہے کہ مسیح کے عروج کے دس دن بعد یہ ماجرا گذرا اور انجیلین چار وان اس ماجرے کے برسون بعد لکہی گئین مگر کسی انجیل مین اور خاصکر انجیل یوحنا مین جوکہ بزعم علماء عیسائی سنہ ۹۶

بعد عروج مسیح کے لکہی گئی اسکا مطلق ذکر نہین ہے - نوین روح القدس کی تاثیر
تو منقسم ہوسکتی ہے مگر مجسم ہوکر یعنے آگ کی شکل بنکر اُسکا منقسم ہونا محال عقلی ہے
دسوین مسیح نے آسمانپر جانیسے پیشتر اپنے شاگردونپر پہونکا اور کہا کہ تم روح القدس
لو (یوحنا ۲۰ باب ۲۲) پہر پنتکوست کے دن یہ روح القدس کا نازل ہونا کیسا تہا
پادری فکس صاحب نے رومن تفسیر اعمال چہاپہ الہ آباد مشن پریس ۱۸۶۷ع
صفحہ ۸ کے آخر مین لکہا ہے جب یسوع نے اُنپر پہونکا اور کہا تہا کہ تم روح القدس
لو (یوحنا ۲۰ باب ۲۲) تب اُسکے انعام مین سے کچہہ ملا پر اب وہ اُس سے معمور
ہوے انتہی اس سے پوری گواہی ملگئی کہ وہ پہونکنا صرف روح القدس ہی
دینا تہا گو بقول علماء عیسائی اُسوقت سب روح القدس نہین دیا بلکہ اُسمین سے
تہوڑا سا دیا تہا لیکن یہ عجیب بات ہے کہ تہوڑا روح القدس دیا تہوڑا باقی رہا
کیونکہ خدا پیمایش کرکے روح نہین دیتا ہے یوحنا ۳ باب ۳۴ - گیارہوین یہ
ستره متفرق ملکونکے ہزار دن آدمی اُس ملک مین فوراً کیسے پہچان گئے کہ ہم
مین سے ہر ایک فلانے فلانے ملک کا رہنے والا ہے کیا اُسوقت اُنپر بہی ویسا
ہی روح القدس نازل ہوا تہا جیسے حواریونپر ان دنون کیون اسیطرح
صورت دیکہتے ہی پہچان نہین سکتے یا اُس جلدی مین اُنہین سے پہلے ہر ایک نے
اپنی اپنی تواریخ ایک دوسرے سے بیان کردی تہی بارہوین روح القدس
نے طرح طرحکی زبانین بولنے کی اُنہین طاقت بخشی اور انجیلونکے لکہتے وقت
بہول چوک سے کہ یہ کام خاص روح القدس ہی کا ہے آگاہ نکیا تب متی نے
ذکریاہ کیجگہہ یرمیاہ اور نسب نامہ اور اکثر باتون کو غلط لکہدیا اور اسیطرح

اور انجیل نویسوں نے بھی چنانچہ اسکا مفصل حال اُس کتاب میں بھی لکھنا چاہیئے
جسکا نام نوید جاوید ہے اور نہایت تعجب یہ ہے کہ پنتکوست کے دن وہ سترہ
ملکوں بلکہ تمام دنیا کے ملکوں کی زبانوں (اعمال ۲ باب ۵) گفتگو کرنے لگے مگر انجیلیں
اور انجیلیں سب ایک ہی زبان یعنے صرف یونانی میں لکھے گئے بلکہ اور زیادہ
عجیب بات یہ ہے کہ چار انجیلیں موجود ہیں اور تو بھی ایک ہی زبان میں
ہیں چاہیے یہ تھا کہ اگر تمام دنیا کی زبانوں میں نہیں تو چار ہی زبانوں میں
چاروں انجیلیں ہوتیں اور اگر چار زبانوں میں لکھنا ضرور نہ تھا تو چار انجیلیں
لکھنا کیا ضرور تھا ایک انجیل تو کافی تھی اور اس سے بھی زیادہ تعجب کی
بات یہ ہے کہ ایک انجیل اگرچہ کسی غیر ملک کی زبان میں نہیں مگر عبرانی میں تو
تھی اسکا بھی پتا دنیا میں باقی نہ رکھا تاکہ سترہ زبانوں سے دو زبانیں تو
ثابت ہوتیں اور پندرہ ہی کا جھوٹ چھپانا باقی رہ جاتا

پس جب اس پنتکوست کے دن نزول روح القدس کا ثبوت نہیں ہوتا
تو انجیل یوحنا ۱۶ باب ۱۲ میں جو مسیح نے فرمایا کہ میرے بعد فارقلیط آئیگا وہ
روح القدس سے ہرگز مراد نہیں ہے کیونکہ یوحنا ۱۶ باب کی اس
پیشین گوئی کے پورا ہونے کا وقت وہی پنتکوست کا دن سمجھا جاتا ہے
پس جب اس دن کے واقعے کا کچھ ثبوت نہیں تو یہ پیشین گوئی حضرت
نبی الاسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حق میں لا کلام ثابت ہو گئی کما لا یخفی

رکن سیوم

الکتابت کے مقامات المعروف صفحہ ۱۹ میں لکھا ہے جسوقت ملک یہودیہ

روم کی سلطنت کا ایک صوبہ مقرر ہوا اور اُسکی حکومت ملک شام کے ایک
حاکم سے متعلق ہوئی اُسوقت رومیونکے ایک فوج اَنْطُونِیہ نامی اَرک (جسے
غیر زمانہ یروسلم مین بازار فراز کہتے ہین الکتاب کے مقامات المعروف صفحہ
۱۶۱) مین ہمیشہ رہا کرتی تہی روم کی حکومت سے ناراض ہوکر یہودی لوگ
فساد برپا کرنے لگے اور پہلے اُس ارک کا محاصرہ کرکے اپنے قبضہ مین کر
اُس فوجکو بالکل نیست و نابود کر ڈالا دوسرے سال ۷۰ء مین طیطس
نے لشکر کشی کرکے شہر مذکور کا محاصرہ کیا اور اُسے غارت کر دیا انتہی ۔
ہندی تواریخ کلیسیا چھاپہ بپٹسٹ مشن پریس کلکتہ ۱۸۲۹ء جسکو گوٹلب
بارتہہ صاحب نے المانی زبان مین لکھا اور پھر انگریزی اور بعد اُسکے ناگرین
ترجمہ ہوئی اُسکے صفحہ ۲۵ و ۲۶ مین لکھا ہے ہیرودیس بادشاہ جب ہیکل کو
بنا چکا اور وہ عمارت ایسی سُتھری سوڈول بنے تہے کہ چار و نطرف کے
لوگ اُسے دیکھکر تعجب کرتے تہے تب فوراً اُسکے تیار ہوتے ہی رومی فوج
یروسلم پر چڑھ آئے اُسکے سپہ سالار طیطس نے ہیکل کو بچانے مین بڑی
کوشش کی اور اگرچہ شہر یروسلم کی دیوارین بہت اونچی تہین اور اُسکے
برج نہایت مضبوط تہے تو بھی کچھ کام نہ آئے (جغرافیہ پاک کتاب مولفہ پادری
جوزف جیکب مطبوعہ آگرہ ۱۸۶۷ء صفحہ ۱۱ مین لکھا ہے کہ اُسوقت یروسلم
کے تین شہر پناہ تہین جنکی بلندی پچاس ہاتھ اور اُنمین ایک سو نوّے ۱۹۰ برج
تہے) جب یہودیونکا سامان خوراک سب صرف ہوگیا اور وہ سختیون اور
بھوک سے مرنے لگے یہانتک کہ آدمیونکا گوشت کہانے اور لہو پینے لگے کہ

بہوکہہ کی شدت مین بہتون نے چمڑا اور جوہا وغیرہ کہاکر اپنی جان بچانا چاہا اور نہ
صرف یہی بلکہ عورتون نے اپنے لڑکون کو مار کر کہایا اسکے سوا جو لوگ شہر مین
گہرے ہوے تہے اُنہون نے الگ الگ گروہ ہوکر آپسمین بڑا فساد کیا اور
شہر ہی مین ایسی لڑائی روز روز ہوا کرتی تہی کہ گلیون اور کوچون مین
لہو کی دہارین بہہ جاتی تہین آخر کو رومی فوج غالب ہوکر شہر مین گہس پڑی
اور جو سامہنے آیا اُسے قتل کیا اور یہودیون نے بہت غصہ ہوکر ہیکل مین آگ
لگا دے اور اگرچہ رومی سپہ سالار نے اُسکے بجہانیکے لئے سخت حکم کیا تو بہی
ہیکل ایسی گرائی گئی کہ پتہر پر پتہر نہ رہا اور شہر یروسلم بالکل غارت اور
نیست کیا گیا اور گیارہ لاکہہ یہودی اس لڑائی مین مارے گئے اور ستانوے
ہزار قید ہوے انتہی مقدس کتاب کا احوال صفحہ ۲۴۲ حصہ دوسرا تتمہ مین
لکہا ہے یہودی لوگ شروع سے رومیونکی حکومت سے صرف ناخوشی سے
متحمل ہوے ہر چند خدا سے پہر گئے تو بہی آپکو خدا کی برگزیدہ قوم سمجہا اور مغرور
ہوکر اور قومون کو حقیر جانا اور اسلئے کہ رومی حاکمون نے بہی اکثر اونپر
ظلم کیا وے رومیونکی حکومت سے زیادہ بیزار ہوکر اُس سے خلاصی
ڈہونڈہتے تہے آخر کو فساد شعلہ کی مانند اُٹہا اور اندہے کیطرح سارے ملک
مین پہیل گیا سب نصیحتین اور علامتین اُنکی سخت دلونپر بے اثر رہین
صرف عیسائی لوگ چپ چاپ رہکر جیسا مسیح نے اُنہین سمجہایا تہا یروسلم سے
بہاگنے کی فرصت کے منتظر تہے (لوقا ۲۱ باب ۲۱) سو یہہ فرصت اُسوقت
ملی جب اگرپا بادشاہ نے پلا نام ایک شہر کو جو یردن کے اُس پار تہا اُنکی

سنہ ۶۶ عیسوی

پناہ کیلیے بتلایا بہتیرے وہان گئے اور باقی اور جگہون مین بسے کیونکہ اسوقت عیسائیون
کی گنتی یہانتک بڑہ گئی تہی کہ ایک چہوٹے شہر مین سب کی سمائی نہ تہی تہوڑے
دنون بعد و سپاسین نام رومی سردار نے بڑی فوج سے یروسلم کو
گہیرا اور جب وہ قیصر ہوا اُسکے بیٹے طیطس نے شہر کا محاصرہ اپنے ذمہ لیا تہا
۱۸۵
پادری اسکاٹ صاحب نے رومن تفسیر چہاپہ الہ آباد مشن پریس سنہ ۱۸۶۶ع صفحہ
جلد اول طبع اول مین لکہا ہے کہ لڑائی سے پیشتر طیطس نے چاہا تہا کہ اُسکو
(یعنے شہر کو) اور خاصکر ہیکل کو بچاوے اور اسلئے اُسنے یوسف مورخ کو کئی بار
یہودیونکے پاس بہیجا کہ اپنی بغاوت کو چہوڑ دو اور شہر میرے قبضے مین کر دو تو مین
تمہین معاف کرونگا اور تمہارا شہر غارت نہوگا مگر یہودیون نے اس گہمنڈ پر بہروسا
کر کے کہ خدا ہماری طرف ہے اور ہماری شہر پناہ بہی نہایت مضبوط ہے اُسکی
نہ سُنی اور یہانتک بڑی جانفشانی اور ہمت سے اُسکا مقابلہ کیا کہ آخر کو جب
شہر اُسکے قبضہ مین آیا تب رومی سپاہ بہت غصہ ہو کر رُک نہ سکے اور شہر مین
پہیل کر مرد و عورت سبہون کو قتل کیا گہرون مین آگ لگا دی پہر یہودی لوگ جو
پناہ کے لئے ہیکل مین بہاگ گئے تہے جب اُنہون نے دیکہا کہ کچہہ نہ بچے گا تب
آپ ہی کئی بر آمدون مین آگ لگا دی اُسوقت رومی فوج حملہ کر کے ہیکل مین گہس پڑی
اور ایک سپاہی نے بغیر حکم کے ایک مشعل خاص ہیکل کے اندر پہینکی تب جلد اُس
مین آگ لگ اُٹہی طیطس نے اُسکے بجہانے کا حکم دیا لیکن اُس زور شور کی ہلچل
مین کون کسکی سنتا تہا سپاہیون نے ہیکل پر دہاوا کر دیا اور کسیطرح نہ
رُک سکتے تہے اور ایسا ہی اس لڑائی کا حال تواریخ روم مصنفہ پناکس مطبوعہ

لنڈن ۱۸۵۴ع صفحہ ۱۰۳ — ۱۰۶ اسمین بھی ہے

کتاب کشف الآثار فی قصص انبیاء بنی اسرائیل چھاپہ ایڈن برگ ۱۸۴۶ع
صفحہ ۱۵ مین لکہا ہے کہ چھ ہزار آدمی ہیکل کی آگ مین مرے انتہی اور نوشت
ایسی برباد ہوئی کہ گمان ہوا کہ شاہزادہ طیطس اسی ہیکل سے نکالکر روم کو
لیگیا (مفتاح الکتاب صفحہ ۱۲) الکتاب یہ کہ مقالات العروف چھاپہ مرزاپور
۱۸۶۰ع آخر صفحہ ۳۲ مین لکہا ہے کہ سب یہودی جو اس آفت مین مرے انکا
شمار تیرہ لاکھ ستاون ہزار چھ سو سا ٹھہ آدمی ٹہرا انتہی روسمن تفسیر
صفحہ ۹۸ انتہی ۴۴ باب ۲ مین ہے کہ اسکے تیس برس بعد خداوند یسوع کی
فوج بھی کہ جنہون نے ان یہودیون کا شہر برباد اور مسمار کیا اور تمام ملک کے
باشندونکو غلامی مین بیچا الا انتہی پہر روسمن تفسیر اسکا تصاحب صفحہ ۸۵ مین
لکہا ہے قولہ یوسیفس مورخ اس واردات کی بابت یون لکہتا ہے کہ شہر لیے
لینے کے بعد طیطس نے حکم دیا کہ تین قلعون کو چہوڑکر تمام شہر اور ہیکل کو ڈھا دینا
اور فوجداروں نے اس حکم کو یہانتک پورا کیا کہ دیوارونکی نیونتک کہود ڈالی۔
اور میمونیدس ایک یہودی مورخ بہی لکہتا ہے کہ ترنٹیوس روفس نے جو کہ طیطس
کی فوجکا ایک افسر تہا ہیکل کی بنیاد پر ہل چلوایا انتہی پہر اسی روسمن تفسیر کے
صفحہ ۸۰ مین لکہا ہے (کہ یروسلم کی اس غارت سے پیشتر) ایک ستارہ تلوار
کی صورت شہر کے اوپر ٹہرا اور ایک دم دار ستارہ تمام سال دکہائی دیتا
رہا اور عید فسح کے دن قربانگاہ کے آس پاس ایک بڑی روشنی رات کیو
آدہے گہنٹے تک چمکتی رہی اسقدر کہ گویا دن ہوگیا ہیکل کا پورب طرف والا

پہاڑ جس پر ہیکل بنا تہا اور ہیکل بیس ہزار آدمیون سے بند ہوتا تہا آپ سے آپ ایک
رات کہل گیا اور عید فصح کے تہوڑے دنون بعد سورج کے ڈوبنے سے پیشتر
اڑتی ہوئی گاڑیان اور ہتہیار بند سپاہی بادلون مین دوڑتے پہرتے دکہائی دئیے
اور وہ یہ بہی لکہتا ہے کہ چار برس لڑائی کے شروع ہونے سے پیشتر انناس کا بیٹا
یسوع ایک بیعلم کسان (یعنے دہقان) عید خیمہ مین جب آیا اور تب تک شہر
مین خوشحالی اور امن باقی تہا یہ پکارنے لگا کہ پورب سے آواز اور پچہم سے
آواز اور چارون طرف سے یروسلم اور اس مقدس ہیکل کے برخلاف ایک
آواز ایک آواز۔ ایک آواز دولہا اور دلہن اور تمام قوم کے برخلاف
حاکمون نے کوڑے سے اُسے مارا مگر کوڑے کی ہر ایک مار پر وہ پکارا افسوس
افسوس یروسلم پر افسوس اور اسیطرح روز بروز سات برس تک وہ پکارتا
رہا یہانتک کہ یروسلم کے محاصرہ مین مارا گیا اور مرتے وقت وہ پکارا افسوس
مجہپر بہی لعنت کا اسم

تب وہ بات جو اللہ رب العالمین نے حضرت یسعیاہ نبی کی معرفت فرمائی تہی
پوری ہوئی کہ صیحون کی خاطر مین خاموش نہ ہونگا اور یروسلم کی خاطر مین
دم نہ لونگا جب تک کہ اُسکی صداقت نور کی مانند نہ چمکے الخ یسعیاہ ۶۲ باب
اور ۲ آخر کو اُسوقت خدا کا یہ غصہ یروسلم پر سے گیا جبکہ حضرت عمر رض نے اُسکی جگہ
پر مسجد بنوائی اور تب سے یروسلم کو امن حاصل ہوا۔

واضح ہو کہ یہ بربادی باتفاق جمہور مورخین سنہ ۷۰ عیسوی مین واقع ہوئی
اس لڑائی کے وقت تک حواریون مین سے سوا یوحنا کے اور کسی کا زندہ ہونا

ثابت نہین ہے اور وہ بہی شہر افسس مین تہے (دیکہو ہندی تواریخ کلیسیا
کا آخر صفحہ ۲۷ و ۲۸) اور متی ۱۶ باب ۲۸ مین جو لکہا ہے کہ انمین سے جو یہان
کہڑے ہین بعضے ہین کہ جب تک ابن آدم کو اپنی بادشاہت مین آتے دیکہہ
نہ لین موت کا مزہ نہ چکہین گے انتہی اس بعضے کے لفظ سے یہی ثابت ہوتا ہے
کہ اکثر حواری یون اُسوقت تک دنیا مین زندہ رہے تہے کیونکہ اس پیشین گوئی
مندرجہ ۱۶ باب ۲۸ کے پورے ہونے کا زمانہ اکثر علماء عیسائی یروسلم کے
غارت کا وقت سمجہتے ہین بشرطیکہ یہ بات صحیح ہو دیکہو رومن تفسیر متی ۱۶ باب
۲۸ صفحہ ۱۳۱ اس لڑائی کے وقت عیسائی جماعت کے سب لوگ یروسلم سے
باہر چلے گئے تہے اس سبب سے اس آفت مین نہین پہنسے صرف یہودیون
ہی پر گزرا جو کچہہ گزرا بلکہ یہہ بربادی جبین مقصود عیسائیونکا سمجہی جاتی ہے کیونکہ
وہ سمجہتے ہین کہ یہ آفت حضرت مسیح ہی کی برپا کی ہوئی تہی یعنے اُس رومی فوجکا
آنا درحقیقت حضرت مسیح کا آنا ہیکل اور یروسلم غارت کرنیکے لئے تہا دیکہو
الکتاب کے مقامات المعروف صفحہ ۲۳۲ اور تفسیر انگریزی اسکاٹ صاحب لوقا
۲۱ باب ۲۴ پر اور رومن تفسیر اسکاٹ صاحب صفحہ ۱۹۱ متی ۲۴ باب ۲۹ —
۳۱ پر کیونکہ اس پیشین گوئی کے پوری ہونیکی جو لوقا ۲۱ باب ۲۴ مین ہے پہلے سے
یہی دلیل عیسائیون مین سمجہی جاتی ہے مگر تعجب یہ ہے کہ حضرت عیسٰی نے بیان
بے ادبی ہیکل کی نسبت جائز نہ کہی کہ صراف اور کبوتر فروش ہیکل کے
احاطہ مین بیچین (متی ۲۱ باب ۱۰ — ۱۳) پہر آپ کیونکر اُسکا ڈہا دینا گوارا کیا
ہوگا یہ سمجہکر کہ توجہ تون سے نفرت رکہنا کیا آپ ہی ہیکل کو لوٹتا ہے (رومیونکا

رومیونکا باب ۱۳ - اور دوسری دلیل اسبات کے لئے کہ ہیکل کی بربادی مین
مقصود عیسائیونکا ہے ہندی تواریخ کلیسیا صفحہ ۹ سے جو مین لکھتا ہون معلوم
ہوجاتیگا قولہ یہ اُس عزت دار شہر کا انجام ہوا جسکو عرب لوگ آجتک اگرچہ اُسکی
عظمت جاتی رہی ہے تو بھی بیت المقدس کہتے ہین اور اُسکے غارت ہونے سے
یہودیونکی حکومت دنیا سے اُٹھہ گئی خدا نے بیشک اُسکے غارت ہونے کے
سبب سے عیسائی مذہب پہیلانیکا سامان کیا اس سے یہ بات سبھون پر
ظاہر ہے کہ اگرچہ عیسائی مذہب یہودیونکے مذہب سے نکلا تو بھی وہ یہودی
مذہب سے جدا ہے اور لوگ جو پیشتر یہودی رسومات ماننے کرسٹیانون پر
کچھہ نامناسب الزام لگاتے تھے تو الگ ہوجاتے پھر ایسا نہین کرتے تھے اور
جو روک کرسٹیانون کے روحانی مذہب ظاہر ہونے مین یہودیونکے رسومات
کا لحاظ رکھنے اور اُنہین ماننے سے تھی اُٹھہ گئی تب اُسوقت سے عیسائیون کو
اپنے مذہب کے بابین زیادہ قوت اور موقع ملا انتہی
اس مورخ ہندی تواریخ کلیسیا نے جو لکھا ہے کہ عیسائی مذہب یہودی مذہب
سے جدا ہے یہ شاید صحیح نہو مسیح نے فرمایا متی ۲۳ باب ۲ و ۳ آیہ فقیہ اور
فریسی موسیٰ کی گدی پر بیٹھے ہین اسلئے جو کچھہ وہ تمہین ماننے کو کہین مانو
اور عمل مین لاؤ لیکن اُنکے سے کام نکرو کیونکہ وے کہتے ہین پر کرتے نہین انتہی
یعنے جو کچھہ احکام شریعت تمہین سکہائین اُنپر عمل کرو لیکن جسطرح وہ اور
لوگ کرتے اور آپ عمل نہین کرتے تم ایسا نکرو اس مقام سے صاف ظاہر
ہے کہ توریت سوا ہیکل کے اور ہرگز کسی کے پاس نہ تھی اور انبیا کی

اور کتابین بہی اسیری بابل اور ہنگامہ اینتوکس وغیرہ مین اکثر برباد ہو چکی تہین تب حضرت عیسیٰ نے فرمایا کہ جو کچہہ فقیہ اور فریسی تمہین سکہاتے ہین اُسپر عمل کرو اور نہین تو یون فرماتے کہ فقیہون اور فریسیون سے کچہہ کام نرکہو بلکہ توریت مین جو لکہا ہے اُسپر عمل کرو اور چونکہ توریت وغیرہ ہیکل کے ساتہ برباد ہو چکی تہی اسی سبب سے حضرت متی وغیرہ کی انجیل مین نسب نامہ اور بعض اور مقامون مین غلطی واقع ہوئی چنانچہ متی ۲ باب ۱۵ مین لکہا ہے کہ مین نے اپنے بیٹے کو مصر سے بولایا انتہیٰ اور متی نے یہ خدا کیطرف سے حضرت مسیح کی بابت پیشین گوئی بیان کی مگر ہوسیاہ ۱۱ باب ۱ مین یہ مضمون بنی اسرائیل کی مصر سے نکلنے کی خبر دیتا ہے متی نے زبردستی اُسے مسیح کی بابت پیشین گوئی ٹہرایا کیونکہ اُسی دوسری آیت مین یعنے ہوسیاہ ۱۱ باب ۲ مین پہر اُنہی بولائے ہوے کی بُت پرستی مذکور ہے پس اگر حضرت عیسیٰ کی بابت پیشین گوئی ہے تو حضرت عیسیٰ کب بُت پرست ہو گئے تہے الغرض اگر متی نے ہوسیاہ کی کتاب کو دیکہا ہوتا تو ایسا دہوکا کبہی نہ کہاتے صرف پہلی آیت کا مضمون کسی سے سُنکر اُنہون نے لکہدیا اور اُسکے بعد دوسری آیت کی اُنہین مطلق خبر نہ تہی تو بہی توریت کے احکام پر عمل کرنے کی اُن سب کو نہایت ضرورت تہی تب حضرت عیسیٰ نے فرمایا کہ یہودی علمار یعنے فقیہ اور فریسی جو کچہہ تمہین سکہاتے ہین اُنپر عمل کرو پہر یہ کہ ابتک عیسائی سب توریت وغیرہ کو جیسے کچہہ کہ آجکل موجود ہے انجیل وغیرہ کے ساتہ مجلد رکہتے ہین اور اُسکی آیتون سے کلیسیا مین وعظ کرتے ہین یہ صریح دلیل ہے کہ عیسائی مذہب بہی

مذہب سے جدا نہین ہے

پہر یہ کہ لوقا ۲۴ باب ۲۵ مین مسیح نے اپنے شاگردون سے فرمایا اے نادانون اور نبیونکی ساری باتون کے ماننے مین سست مزاجو کیا ضرور نتہا کہ مسیح دکہہ اُٹہاے اور اپنے جلال مین داخل ہوا اور موسیٰ اور سب نبیونکی وے باتین جو سب کتابونمین اُسکے حق مین ہین شروع سے اُنکے لئے بیان کین انتہی اس سے ثابت ہے کہ نبیونکی ساری باتونکا ماننا عیسائیون کو ضرور ہے دوسرے اس سے یہہ بہی ثابت ہے کہ کتاب کوئی موجود نہ تہی صرف زبانی باتین بیان کین۔

میزان الحق چہاپہ آگرہ سنہ ۱۸۵۰ع دوسرے چہاپ شروع ۲ باب صفحہ ۵ مین پادری فانڈر صاحب نے لکہا ہے کہ اس سبب سے کہ اکثر یہودیون نے یسوع مسیح کو قبول نہین کیا خدا کے غضب سے مسیح کے چالیس برس بعد ہیکل اور یروشلم دونون خراب اور یہودی تتر بتر ہو گئے سو اُسوقت سے ابتک پراگندہ ہین انتہی بڑا تعجب ہے کہ عیسائی علماء اپنے مذہب کے کمال روحانی ہونے کا بہی دعوی کرتے ہین یہانتک کہ ظاہری طہارت وغیرہ تک کو بیہودہ اور بیکار جانتے ہین دیکہو میزان الحق چہاپہ آگرہ سنہ ۱۸۵۰ع صفحہ ۱۷۰ پہر عیسائی مذہب نہ قبول کرنیکے سبب یہودی قوم کو یہہ جسمانی سزا ملنے کا کیا سبب ہے اور جسمانی سزا بہی وہ کہ خدا نے آپ گویا یہودی قوم پہ جہاد کیا اور تو بہی خدا نے سب یہودیون کو نہ مار پایا کہ ابتک لاکہون یہودی دنیا مین باقی ہین اس سے ظاہر ہے کہ شرعی تکلیفون سے بچنے کے لئے عیسائی مذہب کو روحانی مذہب کہتے ہین

پہر یہ کہ اگر بے ایمانی کے سبب سے یروسلم مین یہودیون نے یہ سزا پائی تو مسلمان
جو سیکڑون برسون سے یروسلم پر متسلط ہین انکی ایمانداری کا بہ نسبت عیسائیونکو
اقرار کرنا چاہیے کیونکہ فانڈر صاحب ہی کے قول سے یروسلم مین متسلط رہنا
صداقت ایمان پر گویا خدا کیطرف سے مہر ہے لغت کتاب مقدس صفحہ ۱۷۱ مین ہے
کہ اس واقعہ کے بہت دنون بعد رومیون نے وہان بتخانہ بنایا انتہی

رکن چہارم

پہر چوتہ ہہ برس بعد اس بربادی کے جبکہ ادرین قیصر نے یہودیونکی بغاوت
دیکہی تو نہایت غصہ ہوکر حکم کیا کہ کوئی یہودی شہر یروسلم مین آنے نپاوے
اور کتنی ایک رومیونکو ہی وہان بسایا اور ہیکل کی بنیاد پر ایک چلوا کے اوپر
ایک مندر جوپیٹر دیوتا کے نام کا بنوایا اور کوہ کلوری پر ایک بت کا جسکا نام وینس
(اپنے خوبصورتی کی دیوی) تہا نصب کیا بلکہ شہر کا نام بہی بدلکر ایلیا اور نام جو
اسکے گہرانیکا تہا یعنے ایلیہ رکہا معلوم ہوتا ہے کہ جسوقت یہ سخت حکم شاہ ندکور
نے یہودیونکے واسطے جاری کیا اسوقت عیسائی اسنے علاحدہ ٹہیرے کیونکہ انکو
یروسلم ہی مین رہنے کی اجازت تہی الکتاب کے مقامات المعروف دروس
چہاپہ مرزاپور ۱۸۶۰ء صفحہ ۱۶
رومیوننین دستور تہا جس عمارت کو ہو دکر اسپر ہل چلواتے اس عمارت کو
بے اجازت بادشاہی مجلس کے کوئی پہر تعمیر نہین کرواسکتا تہا از روس
تفسیر اسکاٹ صاحب صفحہ ۱۸۵ اور الکتاب کے مقامات المعروف صفحہ ۱۹ سطر ۱۷
مین سے پہلے لکہا ہے کہ ترنتیوس روفس نے ہیکل کی بنیاد پر ہل چلوایا اور

یہاں آدریان قیصر کا نام لکہا ہے وجہ اسکی یہ ہے کہ علماء اہلکتاب کو اس بات کے ثبوت
مین شبہ ہے کہ ان دونون رومیون مین سے کون اس امر کا مرتکب ہوا دیکہو
الکتاب کے مقامات المعروف صفحہ ۱۱۹ اور گمان غالب ہے کہ ان دونون
نے اپنے اپنے وقت مین یروسلم پر اپنا یہ غصہ ظاہر کیا ہو تو عجب نہین

اردو تواریخ کلیسیا مصنفہ ولیم بیور صاحب سکرٹری صدر بورڈ چہاپہ سکندرہ
اکبرآباد سنہ ۱۸۴۸ع صفحہ ۳۰ دفعہ ۷ مین لکہا ہے کہ شہر یروسلم کے دوبارہ غارت
ہونیکے بعد آدریان شہنشاہ روم نے کوہ مقدس پر جسکے اوپر ہیکل یعنی عبادتخانہ
سلیمان کا تہا ایک نئے شہر کی بنیاد ڈالی اور نام بدلکر ایلیہ قپطلینہ رکہا انتہی
واضح ہو کہ حضرت عیسیٰ کے صعود کے بعد پہلی کلیسیا یعنی عیسائی جماعت جو
دنیا مین قایم ہوئی وہ یروسلم کی کلیسیا تہی اس کلیسیا کی ابتدا مین یروسلم
اور ہیکل دونون آباد تہے اور عیسائی جماعت کے لوگ وہان رہکر سب
یہودیون کے دستورات یعنی ختنہ کرنا اور کوئی حرام گوشت نکہانا وغیرہ بہی
بجا لاتے تہے اعمال ۱۵ باب ۱ - ۵ و ۲۱ باب ۲۰ - ۲۶ اور قریب ڈیڑہ سو
برس تک یہ سب دستور عیسائیون مین جاری رہے اسی باعث سے یروسلم
کی کلیسیا کے اسقوف ملقب بہ اسقوف مختون ہین -

اردو تواریخ کلیسیا چہاپہ سنہ ۱۸۷۰ع صفحہ ۴۳ مین ہے کہ پطرس اور یعقوب اور یوحنا
ختنہ کے حامی بنے رہے انتہی اور اسی تواریخ کے صفحہ ۴۲ مین ہے کہ یہودی
طریقے اور موسوی رسومات کی پابندی بہی کلیسیا مین عرصہ تک جاری رہی
انتہی اور اسی تواریخ کے صفحہ ۶۶ مین ہے کہ جو حاکم حواری اور بزرگ یروسلم

مین جاری کرتے تہے اُسکی اطاعت دور دور تک نو مسیحی کرتے تہے انتہی
چونکہ اسقدر مدت تک ختنہ کا دستور یروسلم کی کلیسیا مین جاری رہا تو اس
سے وہ بات غلط ہوگئی جو اعمال ۱۵ باب ۲۰ مین سب موسوی دستورات موقوف
کرکے صرف گلا گہوٹا اور لہو اور بتونکی قربانی نہ کہانے کی بابت حکم دیا گیا
تہا کیونکہ اگر اُسوقت وہ دستورات کہ جنمین ختنہ بہی ہے موقوف ہوگئے ہوتے
تو اُسکے بعد مدت مدید تک ختنہ کیون جاری رہتا اور غالباً اگر آدرین قیصر
کا خوف نہوتا تو اُسوقت سے شاید ابتک بہی وہی سب موسوی دستورات
کلیسیا یونمین جاری رہتے لیکن جب آدرین قیصر نے یہودیون سے سخت
ناراض ہوکر یہ حکم جاری کیا کہ جو کوئی ختنہ کریگا مار ڈالا جائیگا تب فلسطین
یعنے یہودیہ کے عیسائیون نے اس خیال سے کہ مبادا ہم بہی یہودیونکے
ساتہہ غضب سلطانی مین گرفتار ہون جان و مال کے خوف سے رسومات
موسوی کو بالکل ترک کردیا اور مرقس کو اپنا پیشوا قرار دیکر غیر قومونکی
جماعت مین شامل ہوگئے یعنے نامختونونکا سا سب طور طریق اختیار کرلیا
اور اسی سبب سے آدرین قیصر نے راضی ہوکر انہین یروسلم ہی مین رہنے
دیا صرف یہودیون اور مختون عیسائیون کو یروسلم سے نکالا اس کلیسیا مین
پہر مارقس نام ایک غیر یہودی اسقوف تہا اردو تواریخ کلیسیا مطبوعہ
۱۸۷۰ع صفحہ ۶۶) اسکے سوا اعمال ۱۵ باب ۲۲ و ۲۳ مین جو لکہا ہے کہ
رسولون اور بزرگونکی طرف سے انطاکیہ کی کلیسیا کو سب موسوی دستورات
ترک کرکے صرف گلا گہوٹا اور لہو اور بتونکی قربانی نہ کہانے کی بابت

لکھکر بہیجا گیا تہا وہ خط بہی مجموعۂ اناجیل مین موجود نہین ہے اسواسطے اُس حکم کا بہت اعتبار نہین پایا جاتا مگر پلوس کے خطون مین جو بزعم علماء عیسائی سنہ ۵۰ع ؁ او ۶۰ ؁ عیسوی کے درمیان لکہے گئے اُنمین جو نہ صرف ختنہ اور نا مختونی برابر بلکہ ختنہ کو بیضرورت لکہا ہے معلوم نہین کہ اُس مدت تک جبتک کہ ختنہ کا دستور کلیسیاء یروسلم مین جاری رہا یہ خطوط کہان چہپے رہے جو نامختونی کی تعلیم کلیسا مین نہین جاری ہونے پائی اور اسقدر مدت کے بعد یہ سب خطوط کہان سے نکل آے جو آدرین قیصر کے ظلم کیوقت نامختونی کی تعلیم سکہاتے ہوے کام آگئے گویا آدرین بُت پرست کا حکم عیسائی سمجہ کی بموجب الہام و وحی کے موافق تہا کہ پلوس رسول کی تعلیم کے مطابق نکلا اور خوبی یہ کہ پلوس مقدّس نے اپنے خطون مین ختنہ کو بیکار لکہا ہے اور آپ ہی دربہ اور لسطرہ مین طمطاوس کا ختنہ کیا تہا (اعمال ۱۶ باب ۱ – ۳)

نور افشان مطبوعہ ۲۵ مارچ ۱۸۷۵ع ؁ صفحہ ۹۵ مین پادری ویری صاحب لکہتے ہین کہ ختنہ کا عہد ابراہیم اور اُسکی نسل کے ساتہ مخصوص و متعلق تہا نہ عوام خلایق سے اور نہ شرط نجات محض نشان ابراہیمی ہونے کا مقرر ہوا تہا۔ کتاب اعمال الرسل مین صرف غیر قومونکی نسبت ممنوع مرقوم ہوا نہ کہ نسبت یہود کے اکثر یہودی عیسائی ابہی تک اپنے درمیان اُس عہد کی رعایت کرتے اور رسم ختنہ کو جاری رکہتے ہین اُنکے حق مین انجیل مین ممانعت کہین نہین آئی انتہی پیدایش ۱۷ باب ۱۲ و ۱۳ مین جہان لکہا ہے کہ کیا گہر کا پیدا کیا پردیسی سے خریدا ہو جو تیری نسل کا

ظاہر ہے کہ نسل ابراہیم کے ساتھ یہ عہد مخصوص نتہا بلکہ ہر شخص پر جو خدا پرستوں میں
شامل ہوتا ختنہ واجب تہا اور نصارا کو پیٹ (یعنے قبطی) بین طبق پیشت (یعنے
ختنہ) کرنیکا جاری ہے انتہی (از سیر الاسلام مطبوعہ ۱۸۴۵ء صفحہ ۲۱۴ سطر ۶
ترجمہ تہیبر) بلکہ قدامت اس رسم کی بہی ابراہیم سے پہلے ممالک مصر حبشیا
انہوپیا اور ادنہ وغیرہ جہاں کہ مذہب یہودیونکا شایع نہ تہا پرانے پرانے
مصنفین کی تحریر سے ثابت ہوتا ہے انتہی (از سیر الاسلام باب ۵ ترجمہ تہیبر
صفحہ ۲۱۲ و ۲۱۳) پہر اسی کتاب کے صفحہ ۲۱۴ مین لکہا ہے قولہ بلکہ زمانہ
حال مین بہی ولایت مصر کے سنت مسلمانونکی عورتونکے بطریق سابق کے
ہوتی ہے - اغلب ہے کہ ابتدا مین موافق اُس رسم کے ہوتی ہوگی انتہی
یعنے یہ عورتونکا ختنہ اسلامی شریعت سے نہین کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو اور
سب ملکونمین اسکا رواج ہونا خطا سمجہا جاتا اس سے ظاہر ہے کہ مصر مین
عورتونکا ختنہ از روے شریعت اسلام نہین بلکہ قدیم دستور ملک سے ہے
دوسرے یہ کہ یہ ختنہ جو سنت حضرت ابراہیم کی ہے تو یہودیونمین بہی
عورتونکے ختنے کا رواج نہین ہے پس ثابت ہوا کہ حضرت ابراہیم سے
یہ رسم مصر مین رایج نہین بلکہ اُس ملک کے قدیم دستور سے ہے دیکہو
پیدایش ۱۷ باب ۱۰ - ۱۴

پس یہ عجیب طور مضبوط ایمان کا ہے کہ پولوس نے تو کہا ہی تہا کہ مین ہر طرح
لوگونمین اُنہین سا بنگیا (اول قرنتیونکا ۹ باب ۲۰ - ۲۳) مگر اور سب عیسائی
جماعت بہی ہمیشہ ایسے ہی چالاک رہے چنانچہ مسیح کی گرفتاری کے وقت

سب ساتھی بھاگ گئے اور ایک یعنے پطرس حواری جو پیچھے پیچھے گئے اُنکا
حال اُن بھاگے ہوؤں سے زیادہ خراب ہوا کہ تین بار اپنے خداوند کا
انکار کرنے بلکہ ایکبار اپنے خداوند کو بُرا بھی کہنے پڑا (متی ۲۶ باب ۶۹ ـ
۷۵) اور جب رومی فوج کی یروسلم پر آنے کی خبر سُنی تب سب عیسائی
یروسلم سے بھاگ گئے اور جب آدرین قیصر نے یہودیوں کو ستایا تب
سارے طور و طریق مذہبی سے بھی دست بردار ہوگئے تاکہ یہودیوں کی
مشابہت نرہے یعنے نہ اپنے خداوند کا اُسکے گرفتار ہونے کے وقت ساتھ
دیا اور نہ اپنے خداوند کے گھر کا اُسکی بربادی کے وقت ساتھ دیا بلکہ
سے بھاگ گئے اور نہ اپنے خداوند کے دستورات کی حفاظت کی
کیوقت بالکل اُنسے دست بردار ہوگئے چنانچہ اردو تواریخ کلیسیا
ولیم میور صاحب میں لکھا ہے (صفحہ ۸ باب ۱ دفعہ ۱۳) مسیح کے حواریوں
اور شاگردوں نے ابتک اُسکی تعلیم کی حقیقت اور مطلب کو بالکل نہیں
سمجھا تھا اور اُنکا سُست ایمان دنیوی نعمتوں اور فائدوں کی امید
میں لگا تھا اُسکے گرفتار ہوتے ہی وے سب بھاگ گئے اور پطرس نے جو
عدالت میں گیا وہاں اپنے خداوند کا انکار کیا پھر مسیح کی مصلوبی کے بعد
سب بالکل مایوس اور ناامید ہوگئے وہ سمجھے اور عجیب بات ہے جیسی
کے برابر سکھایا تھا ہنوز انہوں نے نہیں سمجھی تھی کہ اُسکا مرنا دنیا کی
اور نجات ہوگی انتہی گاڈفری ہگنس صاحب اپنی کتاب کے دفعہ ۱۸
میں لکھتے ہیں کہ ....

باوجودیکہ محمدؐ اور عیسیٰؑ کی ابتدائی تاریخ میں ایسے حالات ہین جنمین عجیب مشابہت پائی جاتی ہے لیکن بہت سے ایسے ہین جنمین بالکل اختلاف ہے مثلاً عیسیٰؑ کے اول بارہ مرید جنکو ناتربیت یافتہ اور کمرتبہ مانا گیا ہے بخلاف محمدؐ کے اول مریدونکے کہ بجز آپ کے غلام کے سب لوگ بڑے ذی عزت تھے اور جب وے لوگ خلیفہ اور افسر افواج اسلام کے ہوے تو اُس عہد مین جو کچھ اُنہون نے اعمال کئے اُنسے ثابت ہوتا ہے کہ اُنمین اول درجہ کی لیاقتین تہین اور غالباً ایسے کہ بآسانی دیکھے کہا جاتے حمایتہ الاسلام صفحہ ۱۲۳ دفعہ ۱۸ مطبوعہ بریلی ۱۸۷۳ء ترجمہ اپالوجی مصنفہ گاڈفری ہیگنس صاحب مطبوعہ لندن ۱۸۲۹ء پہر گاڈفری ہیگنس صاحب اپنی کتاب کے دفعہ ۱۲۵ مین لکھتے ہین کہ ....

ساتوین صدی مین عیسائی مصنف بکثرت تھے یہ نہایت عجیب بات معلوم ہوتی ہے کہ اُنمین کسیکی یہ جرات نکی کہ آپکے یا آپکے خلفاء اولین کی حیات مین عرب کے پیغمبر کی مسائل کے رد کرنے پر قلم اُٹھاتے اور مجکو یقین ہے کہ ساتوین صدی کی کوئی کتاب مسائل دین محمدی کے رد مین نہین ہے (حمایتہ الاسلام صفحہ ۶۷ دفعہ ۱۲۵ مطبوعہ بریلی ۱۸۷۳ء ترجمہ اپالوجی مصنفہ گاڈفری ہیگنس صاحب مطبوعہ لندن ۱۸۲۹ء

تعجب کہ حضرات حواریون کے عہد ہی مین جعلی انجلین تصنیف ہونا شروع ہوگئی تہین جیسا کہ دیباچہ انجیل لوقا اور گلتیون کی ۱ باب ۶ مین ہے پہر بہی صاحب فرماتے ہین کہ عیسائی اسکو یاد رکہین تو اچہا ہو کہ محمدؐ کے

مسایل نے وہ درجہ انتشار دینی کا آپکے پیرؤن مین پیدا کیا جسکو عیسیٰ کی تعلیم سے پیروؤن مین تلاش کرنا بیفائدہ ہے اور آپکا مذہب اس تیزی کے ساتھ پھیلا جسکی نظیر ان دینون مین نہین چنانچہ نصف صدی سے کم مین اسلام بہت سی عالیشان اور سرسبز سلطنتون پر غالب آگیا۔ جب عیسیٰ کو صلیب پر لیگئے تو اُنکے پیرو بہاگ گئے۔ برعکس اسکے محمد کے پیرو اپنے مظلوم پیغمبر کے گرد آئے اور آپکے بچاؤ مین اپنی جانین خطرہ مین ڈالکر کل دشمنون پر آپکو غالب کیا (از حمایۃ الاسلام صفحہ ۷۶ دفعہ ۱۲۳ مطبوعہ بریلی ۱۸۷۳ء ترجمہ اپالوجی مصنفہ گاڈ فری ہیگنس صاحب مطبوعہ لندن ۱۸۲۹ء)

لیکن اہل اسلام مین تو حضرات حواریون کے مراتب انبیاء مرسل کی برابر جانتے ہین دیکھو سورہ یٰس رکوع ۲ اذ ارسلنا الیھم اثنین فکذبوھما فعززنا بثالث فقالوا انا الیکم مرسلون شاہ عبدالقادر رحمتہ اللہ علیہ نے اُسکے حاشیہ مین لکہا ہے کہ یہ شہر انطاکیہ تہا حضرت عیسیٰ کے دو یار وہان پہنچے شہر والون نے ٹالدیئے پہر ایک شخص وہان سچے دل سے ایمان لایا پہر تیسرے یار بہی پہنچے۔ آگے نقل کرتے ہین کہ قوم نے اُس شخص کو شہید کیا اور بعضے کہتے ہین کہ اللہ تعالیٰ نے جیتا اُٹھا لیا انتہی اور تفسیر حسینی مین انکے یہ نام لکہے ہین شمعون (یعنے پطرس) یحییٰ (یعنے یوحنا) تومَا (یعنے تہوما) انتہی دیکھو متی ۱۰ باب ۲ و ۳ - اور سورۃ الصف رکوع ۲ مین بہی حضرات حواریون کی توصیف مرقوم ہے کہ قال الحواریون نحن انصار اللہ تفسیر حسینی مین لکہا ہے گفتند حواریون کہ ماییم ناصران دین خدا وفی الواقع نصرت کردند دین عیسیٰ را انتہی

پھر اُسی اردو تواریخ کلیسیا مصنفہ ولیم میور صاحب مین لکھا ہے (صفحہ ۸۲ تا
۸۳ دفعہ ۵ مطبوعہ سکندرہ اکبرآباد ۱۸۴۸ء) جب رومی لشکر نے یہودیہ کو خالی کیا
تب بہت مسیحی یروشلم مین پھر آئے اسواسطے کہ اگرچہ ہیکل اُسمین باقی نہین
رہی تو بھی اُسکو پاک اور مقدس مکان جانتے تھے انتہی

اب دیکھیئے کہ اسکے برخلاف ہندی مورخ تواریخ کلیسیا لکھتا ہے کہ جسکو عرب لوگ
آجتک اگرچہ اسکی عظمت جاتی رہی تو بھی بیت المقدس کہتے ہین انتہی اور
اردو تواریخ کلیسیا مصنفہ ولیم میور صاحب سے ظاہر ہے کہ مسیحی لوگ یروشلم
کو اگرچہ ہیکل اُسمین باقی نہین رہی تو بھی اُسکو پاک اور مقدس مکان جانتے تھے
انتہی اور فی الحقیقت تمام دنیا کے عیسائی اور یہودی اب تک ایسا ہی جانتے
ہین سوا بعض کے جیسے کہ مورخ ہندی تواریخ کلیسیا چھاپہ بپٹسٹ مشن پریس
کلکتہ ۱۸۳۹ء

اردو مین تواریخ کلیسیا چھاپہ مرزاپور ۱۸۵۶ء صفحہ ۲۳۲ مین لکھا ہے کہ ستر برس تک
دو ہی اسقوف اس کلیسیا (یروشلم) مین تھے (اردو تواریخ کلیسیا مطبوعہ ۱۸۷۸ء صفحہ
۴۵ مین ان دونون اسقوفون کے نام یعقوب اور شمعون لکھے ہین) اُسکے بعد
[illegible] اسقوف ملقب به اسقوف ختنہ رہے اور یہ خطاب
یہودی رسم [illegible] جاری رہنے تھا ہوا جو [illegible] پھیلا تھا
[illegible] مین مارا گیا اسوقت یہودیونکے شہر دی اور بلوے سے باز
[illegible] آدریان شہنشاہ کے عہد مین یروشلم دوبارہ غارت کیا گیا اور اسقوف ختنہ
کا سلسلہ بھی سے منقطع ہوا انتہی مگر بعض عیسائیون نے اپنے قدیم دستورات

نقلہ اردو مین تواریخ کلیسیا مطبوعہ مشن پریس مرزاپور باہتمام پادری [illegible] صاحب [illegible] جلد ۲ صفحہ [illegible] سطر [illegible] مین پچاس کا لفظ دیکھ لینا چاہیے

کو نچوڑا اور رسومات موسوی ختنہ وغیرہ کو ادا کرتے رہے اور صوبہ یہودیا مین اپنی
جماعتین قایم کین تہین یہی عیسائی جماعتین ابیونی فرقہ کہلاتین (رد من
تواریخ کلیسیا صفحہ ۹) کیونکہ جب ہیرودیس مرگیا اُسکے تین بیٹے تہے اُسکی بادشاہت
تین حصے مین تقسیم ہو گئی یعنے ریاست یہودیہ اور ادومیہ اور سامریہ ارکلاوس
کے ورثہ مین آئی اور بیت صیدا اور تراخونیتس وغیرہ فیلپوس کے اور گلیلیہ اور
پیریا انطپاس کے یہ سب بیٹے عرف مین ہیرودیس کہلاتے تہے اور وہی ہیرودیس
ہین جنکا ذکر اکثر انجیل مین اور رسولونکے اعمال مین مندرج ہے (از رد من تفسیر
اسکاٹ صاحب صفحہ ۲۹) یہہ ارکلاوس ہی (جو یہودیہ کا حاکم تہا) اپنے باپ کی
مانند ظالم تہا چنانچہ عید فسح کے دن ایکدفعہ اُسنے تین ہزار آدمیونکو قتل کیا تہا
جب نو برس حکومت کر چکا اگستس شاہنشاہ نے اُسے ان بد ذاتیونکے سبب
ملک یہودیہ سے خارج کیا اور ملک گال کو جو بالفعل فرانس کہلاتا ہے بہیجدیا
وہ اُسی ملک مین مرگیا (رد من تفسیر اسکاٹ صاحب صفحہ ۳۰) اور یہودیہ روم
کا ایک صوبہ ہو گیا تہا۔

اسی ابیونی فرقہ کا عقیدہ یہہ تہا کہ مسیح کو محض آدمی جانتے تہے (از رد من تواریخ
کلیسیا صفحہ ۷۹) اور اسی ابیونی فرقے کے لوگ صرف متی کی انجیل کو قبول
کرتے تہے (ایضاً رد من تواریخ صفحہ ۷۹) یعنے عبرانی انجیل متی کو وہ مانتے تہے
(دیکہو موشیم کی تاریخ جلد ا مطبوعہ ۱۸۳۲ع) اور نسب نامہ اُس انجیل مین نہ تہا
اور یہی ابیونی فرقہ پولس کے نامجات کو رد کرتا تہا اور پولس کو توریت سے پہرا
ہوا کہتا تہا (از تفسیر لارڈنر مطبوعہ ۱۸۲۷ع جلد ۴ صفحہ ۳۸۴) اسکی وجہ یہہ ہے کہ

کہ ابیونی فرقہ کے لوگ شریعت موسوی پر عمل کرتے تہے اور پلوس کے خطون مین
ختنہ وغیرہ سب موسوی دستورات پر عمل کرنیکی ممانعت ہے دیکہو گلتیونکا ۳ باب ۲ و
۱۰ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۹ وغیرہ واضح ہو کہ انجیل مین جو خط یہوداہ حواری کے نام سے
کہلاتا ہے وہ قدیم زمانہ مین اسی یہوداہ آخری اسقوف ختنہ کا سمجہا جاتا تہا (دیکہو
تواریخ بیبل مطبوعہ ۱۸۵۰ع) اس یہوداہ آخری اسقوف ختنہ کے مارے جانیکا حال
اسطرح روسن تواریخ کلیسیا صفحہ ۱۰۶ مین لکہا ہے کہ ملک یہودیہ مین ایک شخص برکوکبا
نامی نے اپنکو مسیح ظاہر کیا اور اکثر یہودیون نے اسکو قبول کرلیا اور وے روم کی
سلطنت سے باغی ہوکر چاہتے تہے کہ عیسائی بہی انکے شامل ہوجائین مگر انہون
نے انکار کیا تب جسقدر عیسائی گرفتار ہوسکے برکوکب نے سخت عقوبت کرکے سبکو
قتل کروا دیا بعد اسکے روم کی فوج نے اسکو مغلوب کرکے مار ڈالا اور یہودیون مین
سے بہتونکو مارا اور اس دہوکہ سے کہ عیسائی بہی یہودی ہین انمین سے بہی اکثرونکو
مارا تہا اسیوقت سے عیسائیون نے یہودیون سے مشابہ ہونے کیواسطے ختنہ
وغیرہ یہودی دستورات کو ترک کردیا   پہر ولیم میور صاحب کی اسی اردو
تواریخ کلیسیا صفحہ ۵۰ دفعہ ۲۳ مین لکہا ہے ایشیاے کوچک یعنی مشرق کے مسیحی
عشاء ربانی کیواسطے عید فصح کو وقت مقرری یہودیونکے یعنے انکے پہلے مہینے کی
چودہوین دنکو مانتے تہے اور تین روز بعد بلا لحاظ دنکے مسیح کے پہر جی اٹہنے کی
عید کی تعظیم کیا کرتے تہے برعکس اسکے مغرب کی جماعتین جی اٹہنے کی عید
ہمیشہ اتوار اور اس سے دو دن پیشتر یعنے جمعہ کو فصح مسیحی مقرر کرتے تہے الغرض
پچہم کے مسیحی قید جمعہ اور اتوار اور پورب والے بلا تعین دنکے یہودی مہینے کی

تاریخ مانتے تھے انتہی اس سے ثابت ہے کہ نہ صرف یروسلم کی کلیسیا بلکہ اُسکے بعد بھی سیکڑوں برسوں تک اُن تمام دُور دُور ملکوں کے عیسائیوں میں شریعت موسوی کے دستورات مانے جاتے تھے مگر اب کسی پراٹسٹنٹ عیسائی کو عید فصح مانتے نہیں دیکھا اور ختنہ وغیرہ کا تو نام ہی نہیں ہے پس یروسلم کی بربادی اگرچہ اُسکی پہلی جماعت عیسائی یعنے کلیسا یروسلم کا کہ جنمیں یہودی دستورات سب جاری تھے خوشی اور فلاح مذہب کا باعث نہوئی ہو مگر اس زمانہ کے عیسائیوں کی کہ جو سب شرعی تکلیفات سے اپنکو آزاد جانتے ہیں البتہ خوشی کا باعث ہوئی لیکن لوقا ۱۳ باب ۱-۵ میں ایک دفعہ کا ذکر لکھا ہے اُسوقت بعضے حاضر تھے جو اُسے (یعنے مسیح کو) ان گلیلیوں کی خبر دیتے تھے جنکا خون پلاطوس نے اُنکی قربانیوں کے ساتھ ملایا تھا (یعنے قربانی گزرانتے وقت ہیکل میں اُنہیں قتل کیا تھا) یسوع نے اُنہیں جواب دیا کیا تم سمجھتے ہو کہ یہ گلیلی سب گلیلیوں سے زیادہ گنہگار تھے کہ ایسا دُکھ پایا میں تمسے کہتا ہوں نہیں پر اگر تم توبہ نکرو سب اسیطرح ہلاک ہو گے یا وے اٹھارہ جنپر سِلوآم میں بُرج گرا اور دب مرے کیا سمجھتے ہو کہ وے یروسلم کے سب بسنے والوں سے زیادہ گنہگار تھے میں تمسے کہتا ہوں نہیں پر اگر توبہ نکرو تم سب اسیطرح ہلاک ہو گے انتہی پس اے آدمی کوئی کیوں نہو جو الزام لگاتا ہے تجھکو کچھ عذر نہیں کیونکہ جس بات میں تو دوسرے کو الزام لگاتا آپ کو مجرم ٹھہراتا ہے (رومیوں کا ۲ باب ۱) پھر اُسی اردو تواریخ کلیسیا میں لکھا ہے (صفحہ ۳۳ دفعہ ۸) الغرض یروسلم اور ملک یہودیہ کی کلیسیا کی اتنی ہی خبر معلوم ہوئی لیکن اس خبر سے جو فی الحقیقت بہت کم اور ناتمام ہے اسقدر دریافت ہوا کہ یہودیوں میں عیسوی مذہب نے تدریج و

وآہستگی رواج پایا اور آخر کو کم پہیلا یہہ بات جسٹن شہید کے بیان سے جو یہودیہ کے
قرب وجوار ملک سامریہ کا ساکن اور مسیح کے بعد دوسری صدی مین عیسائی ہوا
تہا زیادہ تر ثبوت پاتی ہے اور وہ اُس نواح مین اور اُس زمانہ کی بابت گواہ
معتبر اور شاہد عادل ہے اُسکی تقریر سے معلوم ہوتا ہے کہ یہودیہ اور سامریہ کے
علاقہ مین بہ نسبت اور قوم اور ملکون کے عیسائی تعداد مین تہوڑے اور ایمان مین
کم مستحکم اور مضبوط تہے انتہی اوراسیطرح دوسری اردو تواریخ کلیسیا مطبوعہ ۱۸۴۷ع صفحہ ۶۷ مین بہی ہے
اس بیان سے کئی باتین ثابت ہوتی ہین (۱) یروسلم کی کلیسیا کے دستورات
سے جو حواریونکے زمانہ مین جاری تہے اس زمانہ کے عیسائیونکو بخوبی اطلاع نہین ہے
اور یہہ جو کچہہ کہ بعض دستورات یہودی جیسے کہ ختنہ وغیرہ کا اُن عیسائیون مین جاری
رہنا لکہا ہے بہت کم بیان ہے غالباً اُنکے عقاید بہی اس زمانہ کے عیسائیون سے
مختلف تہے کہ جنکی ان تک خبر نہین پہنچی (۲) یہودیون نے اُس زمانہ کے بعد
جو جو عقاید کہ عیسائیون مین رایج ہوئے اُنہین منظور نہین کیا اور نہ آپ اُس مذہب
مین شامل ہوئے چنانچہ یہہ بات اُس قول سے جو لکہا ہے کہ آخر کو کم پہیلا ظاہر
ہے (۳) یہہ جو لکہا ہے کہ ایمان مین کم مستحکم اور مضبوط تہے اس سے ثابت ہے
کہ یروسلم کی کلیسیا کے عیسائی اس زمانہ کے عیسائیونکا سا عقیدہ نہین رکہتے
تہے شاید حضرت عیسیٰ کی نسبت اُنکا عقیدہ وہی نہ تہا جو اس زمانہ مین عیسائیونکا
عقیدہ ہے تب ایمان مین کم مستحکم اور مضبوط سمجہے گئے۔
پس شہر یروسلم ایلیہ نام قسطنطین کے عہد تک نامزد رہا یعنی سنہ ۳۰۶ عیسوی تک
اُس زمانہ مین والدہ قسطنطین ہلینہ نامے نے جو مشہور مسیحی تہی قبل سنہ ۳۲۶ عیسوی

مسیح کے ملک یہودیہ اور یروشلم میں بھی کئی ایک گرجے تعمیر کیے انتہی (الکتاب کے
مقامات المعروفہ صفحہ ۱۹) اسوقت سے عیسائی حکومت یروشلم میں قایم ہوئی
کیونکہ قسطنطین شاہنشاہ روم عیسائی ہوگیا تھا (اردو میں تواریخ کلیسیا صفحہ ۱۳۸)
اسکا حال عیسائی علماء کی معتبر کتابوں میں اس طرح پر ہے کہ جب قسطنطین
بادشاہ نے اپنے خسر کو مار ڈالا اور طبیعت پر کچھہ گھبراہٹ اور بیچینی ہوئی اور اسکے دین کے
کاہن نے اسکا قصور معاف نکیا تب لاچار ہوکر اس نے عیسائی پادریوں کو
بلوایا انہوں نے کہا کہ اگر آپ عیسائی ہوجائیں تو ہم ابھی آپکا قصور معاف کیے
دیتے ہیں (یہہ دستور گناہ بخشنے کا یوحنا ۲۰ باب ۲۳ کے بموجب رومی کلیسیا
میں انکے بزرگوں سے جاری ہے) یہہ سنکر قسطنطین عیسائی ہوگیا اور تعجب
کا مقام یہہ ہے کہ عیسائی ہوا کہ پہلے ہی اس نے اس کاہن کو جسنے اسکے گناہ
بخشنے سے انکار کیا تھا مروا ڈالا پھر اپنی بی بی فاسٹہ اور اپنے بیٹے کرسپس کو
اور دو نواسوں بھتیجوں اور چھوٹے بھانجے اور بہتیرے دوست آشناؤں کو قتل
کیا (اخذ از لکس صاحب کا دو راتہ کا مباحثہ اور تذکرۃ الکاملین مصنفہ ماہر
ریاضی دان عیسائی بابو رامچندر صاحب مطبوعہ ۱۸۶۹ء صفحہ ۳۲ — ۳۴
بابو رامچندر صاحب عیسائی تذکرۃ الکاملین کے صفحہ ۳۳ میں یہہ بھی لکھتے ہیں
کہ قسطنطین نے اپنے سالے کو اور اپنے داماد لسی نس کو گرفتار کرکے مروا ڈالا
انتہی یہہ وہی کانسٹن ٹین یعنے قسطنطین ہے جسنے شہر قسطنطنیہ کی بنیاد ڈالی
اور آباد کیا اور دار الخلافت ملک روم کا شہر روم قدیم سے اٹھا کر شہر قسطنطنیہ
میں مقرر کیا (از تذکرۃ الکاملین مصنفہ بابو رامچندر عیسائی مطبوعہ ۱۸۶۹ء صفحہ ۳۰)

(۳۲۳) مجلس نیقیس اسی نے جمع کی تھی تاکہ اریوس کی تعلیم کا جو مسیح کی الوہیت
سے انکار رکھتا تھا فیصلہ کیا جائے کیونکہ اریوس نے مسئلہ انکار الوہیت مسیح کو
دونوں یوسی بیوسوں اور اور علما کی مدد سے خوب پھیلانا شروع کیا تھا
اور اتھانسیس اسکا مقابل ہوا تھا تب قسطنطین نے یہ مجلس جمع کی چنانچہ اسی مجلس
میں ۱۳ بشپوں اور بہتیرے پادریوں نے بھی تثلیث سے انکار کیا اور بعضے لوگ
تثلیث کے تو قایل ہوے مگر حضرت مریم کو بجاے روح القدس کے داخل کرتے تھے اس
سبب سے اُن لوگوں کا نام میریانائٹ رکھا گیا تھا لیکن جب بادشاہ نے علانیہ
حکم دیا کہ جو شخص تثلیث سے انکار کریگا اسکا مال ضبط ہو کر جلا وطن کیا جائیگا تب
اکثروں نے بادشاہ کے خوف سے تثلیث کے عقیدہ پر دستخط کر دیئے سو اُس وقت
سے تثلیث قایم ہوئی اور اتھانیسیس کا عقیدہ مشہور ہونے لگا (سیل صاحب)
مگر اریوس کے مرنیکے بعد تک اُس تعلیم کے مباحثہ کا آخر نہوا چنانچہ شاہنشاہ
کانسٹنٹیوس نے اریوس کی تعلیم کو پسند کیا اور جو بڑی مجلسیں سنہ ۳۵۳ع اور ۳۵۵ع میں
آرلس اور میلن شہروں میں جمع ہوئیں اُنمیں سے اکثر لوگ اُس تعلیم کو قبول
کرتے تھے اسی دینی مباحثہ کے سبب بہت لوگ ستائے گئے بلکہ جان سے
مارے گئے اور بڑی خونریزی کی لڑائیاں ہوئیں اریوس کی تعلیم اسکے پیچھے بھی پانچو
سو برس تک برگنڈی لنگوبرڈی کی قوموں میں جاری ہوئی (رومن تواریخ کلیسیا صفحہ ۱۴۹)
اور جان ڈیون پورٹ صاحب اپنی انگریزی کتاب کے صفحہ ۴۴ میں لکھتے
ہیں کہ اس مجلس نے پہلے پہل ۳۲۴ع میں حضرت مسیح کی خدائیکا مسئلہ نکالا ہے
اور اسی بادشاہ کے عہد میں یوسی بیوس اور تھیوفلیس کی معرفت مسیح کی

پیدایش کے سنہ ابتدائی عالم سے ۳۹۹۹ قرار دیئے گئے انتہی از کتاب انگریزی
جان ڈیون پورٹ صاحب صفحہ ۴ اور چونکہ سنہ عیسوی چار ہزار چار پیدایش
عالم سے شروع ہوتی ہین دیکھو حاشیہ متی ۲ باب ۱ انجیل مطبوعہ لندن ۱۸۶۱ء و
حاشیہ کتاب پیدایش ۱ باب ۱ مطبوعہ ایضاً اُس حساب سے سنہ عیسوی حضرت
عیسیٰؑ کی پیدایش سے چار برس بعد شروع کئے گئے ہین تو عمر حضرت عیسیٰؑ کی
۳۷ برس قرار پاتی ہے حالانکہ سب عیسائی علما کا اتفاق اسی پر ہے کہ حضرت
عیسیٰؑ کی عمر تینتیس ۳۳ برس کی تہی اسکی تشریح مین پادری فکس صاحب مشنری
لکہنؤ اپنی کتاب موسوم بہ اصلاح سہو مطبوعہ امریکن مشن پریس لکہنؤ باہتمام
پادری مسٹر [illegible] صاحب ۱۸۶۱ء صفحہ ۱۰۱ مین جان ڈیون پورٹ صاحب کا قول
اول لکہکر اُسکا جواب لکہتے ہین چنانچہ قولہ ابتدا سنہ چہ سو تک عیسوی تک سال
ولادت خداوند یسوع معلوم نتہا کہ تعین تاریخ واقعات مین بکار آمد ہوتا تہا
کہ اکزیمس دونیسی وس ایک رئیس رومی نے سال عیسوی کو رواج دیا
(جواب) انجیل لوقا ۳ باب ۱ سے خداوند مسیحؑ کی ولادت کا سال صاف معلوم
ہوتا ہے یعنے قیصر طبریوس نامی بادشاہ روم کی سلطنت کے پندرہوین برس
مین یوحنا اصطباغی نبوت کرنے لگا اور خداوند مسیحؑ چہ مہینے بعد اسی خدمتگزاری
مین داخل ہوا بموجب اسی باب کے ۲۳ آیت کے وہ تیس برس کا تہا پادری
موصوف کا کام یہہ تہا کہ اُسنے اپنے دنوں رومیونکی تواریخ سے حساب کیا کہ خداوند
مسیحؑ کی ولادت سے اُسوقت تک کتنے سال گزر گئے تاکہ تاریخ سنہ عیسوی مقرر
کرین لاکن چار برس کی غلطی ہوئی کہ فی الحقیقت ٹہیک حساب کیموافق ہوگی

ولادت چار برس پیشتر ہوے پس انجیل مین اسی سال کا صاف بیان ہے اور
جو چار برس کا فرق ہے سو پیچھے حساب کی اصلاح سے ظاہر ہوا انتہی مفتاح التواریخ
کے صفحہ ۳۱ مین ہے تاریخ عیسوی کہ حالا رائج العصر ہست چہار سال و ہفت روز بعد
از ولادت آنحضرت بشمار آوردہ اند آنحضرت از سی ام سالگی شروع بدعوت
خلق نمود چون ہفت سال بدعوت خلایق پرداخت و از عمرش سی و شش
سال و سہ ماہ گزشت پیطوس پلاطوس بادشاہ یہودیہ او را مصلوب ساخت
و این سانحہ پر الم بروز جمعہ بیستوم ماہ اپریل سنہ سی و سہ عیسوی آن روز کہ عید
فصح یہودیان بود بوقوع آمد انتہی
واضح ہو کہ یہہ جان ڈیون پورٹ صاحب وہی ہین جنکی کتاب کا ترجمہ دہلی مین
موید الاسلام اور لکھنؤ مین مظاہر الحق مطبوع ہوا اور جنکی نسبت پادری فلکس صاحب
اپنی کتاب اصلاح سہو کے شروع مین لکھتے ہین کہ جان ڈیون پورٹ صاحب
کی تصنیف کا ترجمہ انگریزی زبان سے اردو زبان مین بنام مظاہر الحق ہوا جسکی بابت
حضرت محمد پیغمبر اسلام اور قرآن کی معذرت ہے یہہ تصنیف دونون قوم یعنی عیسائیون
اور اہل اسلام کی نظر مین غیر معمول اور تعجب انگیز ہے جتنی مسیحی اپنے مذہب کے
قدر دان ہین اس تصنیف سے واقف ہو کر غم کہاتے اور بیزار ہوتے ہین کہ
ایک انہین سے جسنے عیسوی مذہب مین تربیت پائی اور ابتک عیسائی کہلاتا ہے
اسلام اور اسکے بانی کا حافظ اور مددگار ہوا اہل اسلام انکی برابر متعجب ہو کر
اپنے طریقے کے ایسے غیر مترقب اور سرگرم حامی اور خیر خواہ سے مسرور ہوتے
یہہ سمجھکر کہ تصنیف مذکورہ کے ذریعہ سے انکی ملت کی فضیلت اور رونق آشکار

ہوئی مگر راقم بافسوس اعتراف کرتا ہے کہ ان ایام مین فرنگستان کے بہت علما
وفضلا صاحب موصوف کیطرح طریق حق سے منحرف ہوئے انتہی پس جان ڈیون
پورٹ صاحب کے قول اور پادری فلس صاحب کے جواب سے تعین سنہ عیسوی
زمانہ سنہ چہہ سو عیسوی سے ظاہر ہوتا ہے اور اگر قسطنطین اول کیوقت سے ہو تو
بہی چوتہی صدی عیسوی مین کچہہ کلام نہین ہے اور اُس بادشاہ کا بیٹا کانسٹن
ٹین ثانی بہی دیندار اور بُت پرستی سے بیزار تہا اور قسطنطین اول کی والدہ نے جو کہ
اسی برس کی تہی اور عیسائی مذہب مین دیندار مشہور تہے یروسلم کا حج کیا اور
وہان جا کر گرجے بنوائے (الکتاب کے مقامات المعروف صفحہ ۲۲) اس سے پیشتر
سب رومی بادشاہ بُت پرست تہے لیکن جولین قیصر کیوقت مین جو کانسٹن
ٹین ثانی کا جانشین تہا پہر روم مین بُت پرستی کا رواج ہو گیا مگر اسکے بعد عیسائی
دین کی بنیاد رومی شاہنشاہون مین پڑ گئی (رومن تواریخ کلیسیا صفحہ ۲۹) اور
سنہ ۴۰۰ع کے قریب شمالی اطراف کی کئی وحشی قومین سلطنت روم پر چڑہ کے آئیں
قابض ہوئین یہہ قومین بُت پرست اور نہایت بیعلم اور وحشی تہین اور
جہان کہین اُنکا غلبہ ہوا اُنہون نے سارے مدرسون اور کتب خانون اور
علم ودین کے مکتوبون اور نوشتون کو بہسم کر ڈالا (یعنے جلا دیا) اس بڑی آفت
کے سبب اُن سارے ملکون کے اوپر بے علمی کی اندہیری رات کی تاریکی کئی
زمانہ تک چہائی رہی اور مسیحی ایمان کا ایک بڑا تبدل ہو گیا اسی زمانہ کے بیچ دین محمدی
شروع ہوا انتہی (طلوع آفتاب صداقت مطبوعہ لندن ۱۸۶۱ع صفحہ ۱۳۹ حصہ پانچ
مطبوعہ مرزاپور ۱۸۶۱ع صفحہ ۲۳۳) ۸۰۰ع سے ۱۰۰۰ع تک الارکنہ نے تین دفعہ

اُنہی پر چڑہائی کی آخر وہ شہر روم کو قبضے مین لایا اور اُسکے باشندونکو مارا اور مکانونکو جلا اور مال و اسباب کو لوٹ کے شہر کو ویران کیا مگر مسیحی لوگ اور اُنکے مکانات اس تباہی سے بچ گئے اتنے مین سُوئیوی اور وانڈل اور الانی اور برگندی وغیرہ ایلیانی فرقون نے ٹڈّی کی مانند ملک فرانس پر اوتر کے جو کچہہ اُنکے سامنے پڑا سب چاٹ لیا اُنہون نے رہین ندی پر کے اچہے شہرونکو نیست و نابود کر کے کئی ہزار مسیحیون کو تلوار سے قتل کیا ملک اسپین مین بہی اُنہون نے ویسی ہی سختی کر کے اسقفون اور پادریونکو قتل کر عیسائی جماعتونکو پراگندہ کیا اور جن ملکونکو مغلوب کیا تہا اُنہین چٹہی ڈالکر بانٹ لیا ملک گال سُوئیوی اور وانڈل لوگونکو ملا اُنہون نے ملک پُرتگال کو لے لیا اور باقی ایلیانی فرقون نے اسپین کو لیا سنہ ۴۱۵ع کے قریب ھُن لوگ بحیرہ آضف کے اوتر کوہ قاف پر سے اوتر کے یورپ کے تمام ملکون پر پہیل گئے اُنکا راجہ اٹلا کوتاہ قد اور بدن کا دُبلا تہا لیکن ایسا بہادر اور ظالم کہ جہان کہین جاتا سب لوگ اُس سے ڈرتے رہتے اُسنے آپکو خدا کا کوڑا کہا اور جو لوگ خدا سے نہین ڈرتے تہے وہ بہی اُس سے ڈرتے وہ تخمیناً چار لاکہہ سپاہ کی ایک بڑی فوج لیکر چلا تا مارنا و غوب ندی کے کنارے کنارے چلا آیا اور جہٹ پٹ رومیون اور وسگوتہون کی ملی ہوئی فوجونکا مقابلہ کرنے کو چلا سنہ ۴۵۱ع مین ایسی بڑی لڑائیان جنمین ملک کے ملک آپ مین لڑے شاذ و نادر ہوئین اُسمین تہیوڈورک راجہ خود اور ایک لاکہہ ساٹہہ ہزار آدمی قتل ہوئے اور اٹلا اپنی تمام فوج سمیت ملک کو آگ اور تلوار سے تباہ کرتا ہوا روم کیطرف بڑہ چلا (رومن تواریخ کلیسیا صفحہ نمبر ۱۳۲ و ۱۳۳)

سطر ۵ رہن دریا

حصہ اول صفحہ ۱۹۰

مین وانڈل لوگونکے راجہ جنیسرک نے اُس شہر پر چڑہائی کی اور جب کوئی
اُسکا ساہنا نکر سکا تب وہ اور اُسکے سنگدل سپاہی چودہ دن تکسا لوٹ پاٹ
کرتے رہے اُسوقت طرح بطرح کے بیش قیمت چیزین عمدہ کاریگرونکی جو اُس قدیم
دارالسلطنت مین تہین خصوصاً کیپیٹول نام جو پتّر دیوتا کا چمکدار مندر جسکی چھت
سونیسے منڈہی ہوئی تہی اور وے پاک برتن جنکو طیطس شہنشاہ یروسلم کی
بڑی ہیکل سے لوٹ لایا تہا وانڈلون نے سب کو توڑ پہوڑ ڈالا یا کرتاگو شہر مین
لیجاکے رکہا۔ اور سنہ ۴۱۴ع مین رومیون نے انگلینڈ اور اسکاٹ لینڈ وغیرہ کو چہوڑ
دیا تہا رومن تواریخ کلیسیا کے صفحہ ۱۳۱ ــ ۱۳۴ تک اُسکا مفصل بیان ہے۔

رکن پنجم

الغرض جیولین قیصر نے یروسلم کیجانب دوربین لگائی یعنے متوجہ ہوا ہندی تواریخ
کلیسیا صفحہ ۴۷ مین لکہا ہے جیولین قیصر نے انجیل لوقا ۲۱ باب ۲۴ کی اُس
پیشین گوئی کو کہ جبتک قومونکا وقت پورا نہو یروسلم قومون سے روندا جائیگا۔
جہٹلانے کے لئے یروسلم کی ہیکل کو پہر بنوانیکا ارادہ کیا لیکن جسکی (یعنے مسیح کی)
حقارت وہ کیا چاہتا تہا وہ اُس سے زبردست تہا اور اُسکے ارادہ کو باطل کیا
جب مزدور ہیکل کے نیو کو کہودنے لگے تب آگ کے لؤون نے زمین سے پہوٹ کر
اُنہین اُس کام سے روکا اور جب اُنہون نے بار بار بیکار مشقتین اُٹہائی تہین
لاچار ہوکر اُس کام سے ہاتہہ اُٹہایا انتہی
یہہ ماجرا چوتہی صدی (یعنے سنہ ۳۶۳ع) مقامات المعروف صفحہ ۱۹ سطر ۱۳ مین

صفحہ ۱۲۷ مین ... برطانیہ کو اپنی حکومت سے آزاد کر دیا انتہی

گذرا لیکن پھر قریب اسقدر مدت کے بعد جب حضرت عمر فاروق رض نے اُسے تعمیر کیا
اور اسی جگہہ پر اسلامی مسجد بنی وہ پیشین گوئی باطل یا غلط ہوگئی اور کوئی
آگ کی لو روکنے کو نہ نکلی حضرت یسعیاہ نبی نے اسکی بابت یہہ پیشین گوئی کی
ہے (یسعیاہ ۳۳ باب ۱۴ و ۱۵) صیہون میں گنہگار ترسان ہیں خوف نے
ریاکاروں کو سراسیمہ کیا ہے کہ کون ہم میں سے اُس مہلک آگ پاس رہیگا اور
کون ہم میں سے ابدی شعلوں پاس رہیگا وہ جو راستی سے چلتا ہے اور سیدھی
باتیں کرتا ہے جو اُس سود کو جو جور و جفا سے حاصل ہو ناچیز جانتا ہے جو رشوت
کے خلاف سے اپنا ہاتھ کھینچتا ہے الخ انذر ون بیل چھاپہ مرزا پور ۱۸۵۵ ع یہان
سود کی بابت جو لکھا ہے کہ جو جور و جفا سے حاصل ہو الخ اس سے کوئی یہہ
نہ سمجھے کہ بغیر جور و جفا کا سود جائز ہوگا بلکہ یہہ طرز کلام سود کی صفت ہے کیا کوئی
کہہ سکتا ہے کہ زنا عورت سے زبردستی حرام اور رضامندی سے جائز ہے
اسیطرح سود کا بھی حال ہے خواہ ظلم سے ہو خواہ رضامندی سے بلکہ عہد عتیق
میں تو سود کا لینا اور دینا دونوں حرام لکھا ہے دیکھو یرمیاہ ۱۵ باب ۱۰ میں لکھا
ہے نہ سود پر قرض دیا اور نہ قرض لیا تو بھی لوگوں میں سے ہر ایک مجہپر لعنت کرتا
ہے اسیطرح حزقیل ۱۸ باب ۸ و ۱۷ و نحمیاہ ۵ باب ۱۰ خروج ۲۲ باب ۲۵ احبار
۲۵ باب ۳۶ و ۳۷ استثنا ۲۳ باب ۱۹ امثال ۲۸ باب ۸ اول سموئیل
۸ باب ۳ اور ہر سود کہ جور و جفا سے حاصل ہوتا ہے ابتدا میں رضامندی
سے قرار پا چکتا ہے اگر ایسا نہو تو اُسے سود کیونکر کہیں بلکہ وہ تو لوٹ ہوجاتی
ہے یہہ کہ یہہ طرز کے سود کا ایکی نام ہے لیکے جو رضامندی سے حاصل ہو اُسکے

سود کہتے ہین اور جو جور و جفا سے حاصل ہو اُسے بہی سود کہتے ہین پہر یہہ کہ سود کسی
طرح کا ہو جب اُسکے ادا کرنے مین انسان مجبور ہوتا ہے تب نالش عدالت سے اُسکا
گہر نیلام کرنے یا اُسے قید کرنیکا حکم ہو جاتا ہے پس وہ کونسا سود ہے جو اس صفت سے
خالی ہے

طامس اسکاٹ صاحب مفسر انگریزی نے لوقا ۲۱ باب ۲۴ کی تفسیر مین یون لکہا ہے
قولہ جیولین رومی بادشاہ نے عیسائی دینکا دشمن ہو کر ہیکل کے پہر بنانے اور
یہودیون کو وہان بسنے کی ترغیب دینے مین کوشش کی تاکہ جان بوجہہ کر اس
پیشین گوئی کی حقارت کرے لیکن یہہ بیدینی کی محنت اُسکی برباد ہوئی کیونکہ
آگ کے شعلون نے زمین سے نکلکر کاریگرون کو ہلاک کر دیا تہا اسکے بہت دنون
بعد بڑی بڑی کوشش اور بہت خونریز لڑائیان ہوئین (یعنے صلیب کی لڑائی یروسلم پر مسلمانون سے) تاکہ اس پاک شہر کو کافرون (یعنے مسلمانون
کے ہاتہہ سے نکالکر عیسائی حکومت قایم کرین لیکن کامیاب نہوے اور مسلمان
جو کہ بت پرستون سے کم نہین ہین اُسپر قابض رہے۔ غیر قومونکے زمانہ سے مراد
وہ زمانہ کہ جس مین غیر قومونکو یروسلم پر قابض ہونے کی اجازت ملی یعنے جبکہ ہو چکے
عیسائی ہون تب اُنکا زمانہ پورا ہوگا اغلب ہے کہ یہودی بحال ہونگے اپنے ملک
مین اور جو نہین رہ سکتے ہین اُنسے بدلا دیا جائیگا۔ یہہ باتین اُسوقت کی بابت
پیشین گوئی کرتی ہین کہ جب عیسائی دین کی دعوت تمام قومون مین شروع
ہو جائیگی یا وہ زمانہ مراد ہے جو مقرر ہے کہ غیر قومین یا سب قومین کلیسیا مین
شامل ہو جائینگین جب وہ زمانہ قریب آئیگا تب یہودی اس پاک شہر پر قابض

ہونگے یہہ پیشین گوئی کیا ہی پوری ہوئی ہے کہ ہم اُسے کامل ثبوت عیسائی صداقت
کا کہہ سکتے ہیں الخ

کاش کہ علماء عیسائی دین اسلام کے اصلی حالات سے تھوڑا بہت بھی واقف ہوتے
تو کیا ممکن تھا کہ ایسی واضح دلیلیں اپنی ہی کتابوں سے پاکر پھر نصرانی مذہب
کا نام بھی کبھی زبان پر لاتے۔ چہ جائے آنکہ اُسی کامل ثبوت عیسائی صداقت کا کہہ سکتے
اُسی ہیکل کی بنیاد پر اب تک ساڑھے بارہ سو برس سے زیادہ گذرے ہیں کہ مشہور
اور مسجد الصخرہ کی بڑی عالیشان عمارت حضرت امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رض خلیفہ اسلام
اور صحابی حضرت خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعمیر کروائی ہوئی موجود
ہے پادری شیرنگ صاحب رسالہ الکتاب کے مقالات المعروف صفحہ ۲۳ میں لکھتے ہیں کہ
جس وقت عمر نے یروشلم کا محاصرہ کرکے اُسے لے لیا اُسوقت عیسائیوں کے بطریک نے
امام سے عرض کی کہ مسجد کیواسطے کونسی جگہ بہتر ہے بطریک موصوف نے سلیمان کی
ہیکل کی اوجاڑ جگہ کو دکھایا اور کہا کہ یہہ سب سے بہتر جگہ ہے اسلئے مسجد یہاں تعمیر
ہوئی انتہی

یہہ عرض کرنیکا لفظ اس مقام پر پادری شیرنگ صاحب کے قول میں سخت مہمل پایا
جاتا ہے لیکن یہہ عرض کرنا شاید ایسا ہو جیسے خدا فرماتا ہے اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ
عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ یعنے البتہ ہمنے پیش کیا امانت کو آسمان اور زمین
اور پہاڑ پر (آخر سورہ احزاب) اور دین حق کی تحقیق مطبوعہ لدہیانہ امریکن مشن پریس
سنہ ۱۸۷۱ع صفحہ ۵۶۔ پس اگرچہ جولین قیصر کے نوکروں کو ہیکل کے بنوانے سے شعلوں نے
نکلکر باز رکھا لیکن مسجد الصخرہ بے کسیطرح کی روک ٹوک کے تعمیر ہوئی اور نہ صرف یہی

بلکہ عیسائیونکے بطریک یعنے امام نے خود ہیکل کی بنیاد پر مسجد اسلام کا بنایا ہونا بتلا کر
پیشین گوئی کو باطل کیا کیونکہ یہودیونکا اب تک وہی خراب حال موجود ہے اور ہیکل
تعمیر ہوگئی پہر یہہ کہ اگر مسلمان لوگ کافر اور بت پرست ہین مگر عیسائی لوگ تو غیر
قوم نہین بلکہ وہ اپنے نزدیک خدا کے فرزند ہین انہون نے ہی تو شروع اسلام سے پیشتر اور چند سال
صلیب دارون نے بہی وہان عیسائی حکومت قایم کی تہی اگرچہ خدا کی قوم ہین
ہونیکا دعویٰ کرنیکے باوجود وہ خدا کے گہر مین رہنے نپاے پس اگر یہہ خدا کے فرزند
ہین تو اُس فرزند کی مانند ٹہرے جسے باپ نے عاق کرکے گہر سے نکالدیا ہو الحاصل
اگر اُس پیشین گوئی کو سچا کہین تو عیسائیونکو غیر قوم یعنے بت پرست وغیرہ کہنا پڑیگا
اور اگر عیسائیون کو خدا کی قوم اور خدا کے فرزند کہین تو اُس پیشین گوئی کو جو کہ
ثبوت عیسائی صداقت کا ہے باطل کہنا پڑیگا اور اگر ان دونون باتون مین سے کچہہ
نہ کہین تو ان مفسر صاحب کو جہوٹا کہنا پڑیگا کیونکہ یہودیونکی نسبت بہی تو ہمیشہ
یروشلم مین قابض ہونیکا تہی گمان ہے کہ وہ عیسائی ہوجاوینگے پس جب عیسائیون
ہی نے یروشلم پر چڑہائی کی تہی تب کیون ناکام رہے لیکن اسکا فیصلہ صاحب انگریز
اسیطرح ہم انہین کافر اور بت پرست کہنے کی حاجت نہین رکہتے
اگر ملا جلالم گفت کافر را دروغے را کجا باشد فروغے ۔ مسلمان گفتنش اندر مکافات ۔ باد دروغے
را جزا باشد دروغے ۔ عیب نہ لگاو کہ تمپر عیب نہ لگایا جاوے کیونکہ جسطرح تم عیب لگاتے
ہو اُسیطرح تمپر بہی عیب لگایا جاویگا اور جس پیمانہ سے تم ناپتے ہو اُسی پیمانہ سے تمہارے
واسطے ناپا جاویگا متی ۷ باب ۱ و ۲ اسکے سوا پیشتر تو اُس پیشین گوئی کا بُطلان صرف
اکیس ہی والون کو معلوم تہا مگر صلیب دارونکی لشکر کشی نے تمام عالم پر اس

پیشین گوئی کا بطلان ظاہر کر دیا مصرع نہان کے ماند آن رازے کزو سازند محفلہا
پس اگر بقول انگریزی مفسر اسکاٹ صاحب کے جب یہودی بحال ہونگے تب یہہ
پیشین گوئی پوری ہوگی تو معلوم ہوا کہ یہہ پیشین گوئی اہل اسلام کی بابت نہی
کیونکہ جب حکومت اسلام یروشلم اور اُسکے سارے ملکون پر پہیل گئی تب یہہ عبادتخانہ
بہی تیار کیا گیا اور اُسکی تیاری مین کسیطرحکی روک ٹوک نہین ہوئی اور عیسائی
دین بہی ہنوز تمام قومون مین نہین پہیلا تہا کہ پیشین گوئی پوری ہوگئی پس اگر اسے
پیشین گوئی کہنا چاہیئے تو اسلام کی بابت ہے اور اگر اسلام کی بابت نہین تو
یہہ پیشین گوئی باطل ٹہرتی ہے اب لحاظ کیجیے کہ طامس اسکاٹ صاحب مفسر
انگریزی جیسے کامل ثبوت عیسائی صداقت کا کہہ سکتے ہین اُسکا تو یہہ حال ہے پہر
جو ناقص ثبوت عیسائی صداقت کے ہین اُنکا کیا حال ہوگا پس یہہ مسجد جو ہیکل
کی بنیاد پر بنائی گئی اسکے دو ہی سبب ہین یعنے یہہ کہ شروع سے مصلحت الٰہی
اسی بات کی مقتضی تہی تب بے روک ٹوک ظاہری و باطنی کے اُسکی تعمیر ہوئی
آئی اور یہہ بات صحت حجت اسلام اور نسخ ادیان سابقہ پر دلیل ہے تب تو اُن کا
عبادتخانہ خدائے قادر مطلق نے غارت ہونے دیا اور مسجد الصخرہ کے بننے کا سامان
کمال غلبہ اور عظمت کے ساتہہ ہوا یا یہہ کہ اس مسجد کی تعمیر حضرت عمر فاروق
رضی اللہ عنہ کے معجزے اور کرامت کا ظہور ہوا کہ مسجد بنانیکے وقت کوئی شعلہ وغیرہ
کسی نیو سے نہ نکلا اور عیسائیون کے بطریک نے حضرت عمر رضہ کے رعب باطنی سے
اگر عین ہیکل کی بنیاد ہی پر مسجد بنانے کی صلاح دی اور یہہ بات کمال عظمت
اسلام کی پوری دلیل ہے ماشاء اللہ

یروسلم مقرر کیا بعد اسکے اسکا بہائی بالڈوین تخت نشین ہوا بسبب اسکے کہ اسکا کوئی فرزند نہ تہا اسکا بڑا داماد مسند آرا ٹہرا ۱۱۸۶ع گیارہ سو اٹہاسی عیسوی (یا ۱۱۸۷ع) مین صلاح الدین سلطان مشرقی نے یروسلم پر چڑہائی کرکے اُسے صلیب دارونکے ہاتہ سے لیلیا ۱۲۴۳ع مین والئے دمشق شاہ اسمٰعیل نامی نے یروسلم کو نصرانی سلطنت کے تحت مین پہر سپرد کیا (یعنے شہر کو سپرد کیا نہ یہہ کہ اُس مقام کو جہان مسجد اقصیٰ ہے) مگر والی مصر نے ۱۲۵۱ع ایکہزار دو سو اکیاون عیسوی مین اُنکے قبضہ سے نکال لیا آخرکار سلطان روم سلیم نامی نے ۱۵۱۷ع ایکہزار پانسو سترہ عیسوی مین مصر اور شام سمیت یروسلم کے تحت حکومت مین ملالیا اور اُسکے بیٹے سلیمان نے ۱۵۳۴ع ایکہزار پانسو چونتیس عیسوی مین وہ شہر پناہ بنوائی جو بالفعل موجود ہے انتہیٰ۔

تب یہہ پیشین گوئی جو ایکسو بائیسوین زبور مین حضرت داؤد نے فرمائی ہے پوری ہوئی (۱) مین اُنسے خوش ہوں جو مجہہ سے کہتے ہین کہ یہوواہ کے گہر چلین (۲) اے یروسلم ہماری پاؤن تیرے دروازون مین قایم ہوے (۳) یروسلم جو مین ایسے شہر کی مانند بنایا گیا جو اپنی عمارتون مین باہم پیوستہ ہے (۴) جہان فرقے یاہ کے (یعنے خدا کے) فرقے اسرائیل کو شہادت دینے کے لئے اوپر چڑہتے ہین (۵) تاکہ یہوواہ کے نام کی شکرگزاری کرین کیونکہ وہان عدالت کے لئے تخت یعنی داؤد کے گہرانے کے لئے تخت رکہے ہین (۶) یروسلم کی سلامتی کیواسطے دعا مانگو تیرے پیار کرنیوالے سلامت رہین (۷) تیری شہر پناہ کے اندر سلامتی ہو (۸) تیرے محلون مین چین ہو مین اپنے بہائیون اور اپنے دوستون کیواسطے کہونگا کہ تجہہ مین سلامتی ہو

اس صلاح الدین بادشاہ کا لقب ایوبی تہا اسکے جانشینون نے دو قرن تک سلاطین ایوبی کہا دیکہو سیرۃ الاسلام صفحہ ۱۰۲

(۹) مین یہوواہ اپنے خدا کے گھر کے واسطے تیرے بہبودی کا طالب رہونگا انتہی (از تفسیر
پادری جوزف آوین صاحب چھاپہ مرزاپور ۱۸۶۱ع) اس زبور کی پانچوین آیت
مین جو داؤد کے گھرانے کے لئے تخت لکھا ہے اس سے کوئی داؤد کا گھرانا یعنے
یہودی لوگ مراد نہ سمجھے کیونکہ قریب تیرہ ۱۳ سو برس گزرے کہ وہان اسلامی تسلط
ہے اور یہودی لوگ تو دو ہزار برس کے قریب گزرے کہ بالکل وہان سے خارج
منصب ہین اور بے اختیار محض ہوگئے مگر حضرت داؤد کے گھرانے سے یہان
مراد اہل ایمان ہین جنکے پاؤن یروسلم مین قایم ہوئے یعنے اہل اسلام دیکھو
اس زبور کی دوسری آیت مین ہمارے پاؤن کا لفظ یعنے ان لوگون کے پانو
یروسلم مین قایم ہونگے داؤد فرماتے ہین کہ ہمارے پاؤن الخ پس انہین لوگونکو
از روے ایمان داؤد کے گھرانے سمجھنا چاہئے اور جنہون نے عمارتونکو باہم پیوستہ
بنایا (آیت ۳) دیکھو اس کتاب کی محراب سیوم رکن سیوم اور جو لوگ یروسلم
مین خدا کی مہربانی کی جو اپنے شامل حال دیکھتے بنی اسرائیل کے آگے گواہی دینگے
یعنے اسکا اظہار کرینگے دینے اس پاک مکانکو جو کوہ صیہون پر ہے چڑھ جاتے تاکہ خدا کے
فضل کی شکرگزاری کرین (آیت ۴) یہان صاف ظاہر ہے کہ بنی اسرائیل سے
اس زبور کو کچھہ علاقہ نہین ہے کیونکہ سوا بنی اسرائیل کے ایک فرقہ یاہ یعنے
خدا کے فرقہ کا کہ خاصان خدا جس سے مراد ہے مورد افضال الہی ہوکر اپنے
فضل پر بنی اسرائیل کے آگے گواہی دینے کا ذکر ہے اور وہین عدالت کے
تخت (آیت ۵) جس سے مراد وہ سنگ مرمر کی کرسی جو پچپن ۵۵ فٹ مربع جسپر [illegible]
بنی ہے یا وہ پتھر جسکا نام الصخرہ مشہور ہے یا وہ پتھر جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کی سپر تہا اُسی مسجد الصخرہ مین رکہا ہے یا سنگ سبز جو اُسی مسجد مین ہے دیکہو محراب ۱۳
رکن ۱۴ اور جو لوگ یروشلم کی سلامتی کا باعث ہوئے (آیت ۶) یعنے جب سے اسلامی
تسلط وہان ہوا تب سے بار بار کی غارت اور بربادی سے یروشلم کو امن ملا اور جو اُسکے
پیار کرنیوالے ہین کہ اُسکی ویرانی کو نہ دیکہہ سکے اور اُسمین حرم شریف اور مسجد اقصی
بنا کر اُسے آباد کیا اور جنہون نے وہ شہر پناہ بنائی (آیت ۷) جو بالفعل موجود ہے اور جو
حضرت اسمٰعیل کی اولاد ہونے کے سبب سے حضرت داؤد کے بہائی اور ازروے ایمان
دوست ہین (آیت ۸) اور یہان حضرت داؤد علیہ السلام نے صاف صاف
اہل اسلام کیطرف اشارہ ظاہر کر دیا اسکے بعد نوین
آیت مین حضرت داؤد علیہ السلام فرماتے ہین کہ
کہ مین خانہ خدا یعنے اُس مسجد
کے سبب سے یروشلم
کی سلامتی اور بہبودی
کیواسطے کوشش
اور دعا مین
مشغول
رہونگا
آیتے

محراب سیوم

اسمین پانچ رکن ہین

رکن اول

... سب مرحلے طے کرکے اُس حد تک پہنچا ہون جو منزل مقصود کا نشان ہے یعنے جسکے بیان کی ضرورت مین یہہ سارے واقعات بطرز اختصار لکھنے پڑے ہے

اے صیحون تو جو خوشخبریان لاتی ہے اونچے پہاڑ پر چڑھ اے یروسلم جو بشارت دیتی ہے زور سے اپنی آواز بلند کر خوب پکار اور مت ڈر یہوداہ کی بستیون سے کہہ دیکہو تمہارا خدا دیکہو خداوند خدا زبردستی کیساتہہ آویگا اور اُسکا بازو اُسکے لئے سلطنت کریگا دیکہو اُسکا صلہ اُسکے ساتہہ ہے اور اُسکا اجر اُسکے آگے وہ چوپان کی مانند اپنا گلہ چرائیگا وہ برّون کو اپنے ہاتہہ سے فراہم کریگا اور اپنی گود مین اُٹہا کر لیچلیگا اور اُنکو جو بچے والیان ہین ملایمت سے لیجائیگا یسعیاہ ۴۰ باب ۹-۱۱

میزان الحق چہاپہ لدہیانہ ۱۸۶۸ع صفحہ ۱۹۲ مین پادری فانڈر صاحب نے لکہا ہے کہ جناب محمد صاحب صلعم نے تو مسیح کے چہہ سو دس برس بعد خروج کیا اور اسیطرح صفحہ ۱۷۷ شروع ۲۰ باب مین بہی ہے اور صفحہ ۱۰۲ مین لکہا ہے کہ مسیح کا ظہور دنیا کی پیدایش سے چار ہزار برس بعد تہا اور محمد صلعم کی ہجرت سے چہہ سو بیس

شمسی پہلے انتہی تاریخ محمدی صفحہ ۹ سے ثابت ہے کہ ولادت کی اکتالیسویں سال
حضرت صلعم پر وحی کا نزول ہوا اور اعجاز قران مطبوعہ ۱۸۶۳ع مصنفہ فاضل [illegible]
بابو رامچندر عیسائی صفحہ ۱۰ میں لکھا ہے کہ محمد صاحب صلعم نے دعوی نبوت کا
چالیس سال کی عمر میں کیا انتہی اسکے چھہ برس بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسلام
قبول کیا (تاریخ محمدی صفحہ ۱۲ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام قبول کرنیکے چھہ
برس بعد یعنے آغاز نبوت کے بارہویں برس حضرت صلعم کو معراج ہوا (دیکھو تاریخ
محمدی صفحہ ۹۴–۹۷) چنانچہ قولہ انہیں ایام میں حضرت نے معراج کا قصہ سنایا
اسکا خلاصہ یہہ ہے کہ رات کو جبرئیل و میکائیل بقول انکے محمد صاحب کے پاس آئے
اور انکا سینہ چاک کرکے دلکو آب زمزم سے پاک کیا اور ایک براق گھوڑا ہمراہ
لائے جسپر تمام انبیا نے سواری کی تھی اسی پر محمد صاحب کو سوار کرنے لگے مگر براق شوخی
کرنے لگا کیونکہ مدت سے بند انبیا سرکش ہو گیا تھا تب جبرئیل نے اسے دھمکایا
اور اسنے محمد صاحب کو سوار ہونے دیا ....
جبرئیل نے رکاب پکڑی میکائیل نے باگ تہامی اور بہشت سے
فرشتے آکر آگے پیچھے ہو لئے اور بیت المقدس کی ہیکل یعنے مسجد اقصی کیطرف چلے راہ میں دہنے
ہاتھ کسی نے کہا اے محمد ٹھہر جا ایک سوال کا جواب دے حضرت نے کچھ التفات نکیا
پھر بائیں طرف سے کوئی بولا کہ ٹھہر جا ایک سوال کا جواب دے اسکی بھی نہ سنی پہر
ایک عورت سنگار کئے ہوئے راہ میں ملی اسنے بھی کہا کہ ٹھہر جا ایک بات کا جواب دیکے
اسکو بھی جواب نہ دیا پہر جبرئیل نے کہا کہ پہلا آدمی یہودی تہا اگر تم اسکی بات سنتے تو
تمہاری ساری امت یہودی ہوجاتی دوسرا عیسائی تہا اگر اسکی سنتے تو سارے

مسلمان عیسائی ہو جاتے تیسری عورت دنیا تھی اگر اسکی سنتے تو سارے مسلمان دنیا دار ہو جاتے جب ہیکل کے دروازہ پر پہنچے آسمان سے بہت سے فرشتے سلام کو آئے گھوڑا ہیکل کے دروازہ پر باندھا اندر جا کر تمام انبیا کے ارواح کو دیکھا اور جماعت کر کے نماز پڑھی سب انبیاء محمد صاحب صلعم کے مقتدی ہوئے اسکے بعد ہر نبی نے خدا کی صفت و ثنا اور محمدی عقیدہ کے موافق باتیں کیں پھر ایک سیڑھی جسکو عربی میں معراج کہتے ہیں آسمان سے زمین تک رکھی گئی پس گھوڑے پر سوار ہو کر اسکے ڈنڈوں پر سے گزرتے ہوئے آسمان پر گئے انتہی

چونکہ عیسائی علماء ایسے مضامین اچھی طرح سمجھ نہیں سکتے اسلئے یہہ بیان بھی انکی زبان سے ایسے محاورہ اور لفظوں سے مرقوم ہوا ہے جو خاص انہیں کا طرز کلام ہے تو بھی مصنف تاریخ محمدی اسکے بعد بہت سا حال معراج کا کئی ورق تک بیان کر کے اپنی طرف سے لکھتا ہے کہ راقم کی رائے اس قصہ کی نسبت یہہ ہے کہ حضرت نے تھوڑا احوال خواب کے طور پر محمد صاحب صلعم نے سنایا ہے انتہی دیکھو تاریخ محمدی مصنفہ پادری عماد الدین مطبوعہ لاہور ۱۸۷۴ع صفحہ ۱۰۰ سطر ۹

عیسائیوں کی زبان سے اتنا اقرار بھی اہل فہم کے لئے کافی ہے اور اس معراج کا وقوع حضرت صلعم کے جسم کیساتھ بھی انہیں کے عقیدہ کے موجب ان باتوں سے ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ جسم کے ساتھ آسمان پر تشریف لیگئے (یوحنا ۲۰ باب ۶ و ۷) لاش قبر میں نہ تھی (اعمال ۱ باب ۹) پھر حضرت الیاس جسم کے ساتھ آسمان پر گئے (۲ سلاطین ۲ باب ۱۱) اسیطرح حضرت ادریس بھی (پیدائش ۵ باب ۲۴) جان ڈیون پورٹ صاحب اپنی کتاب کے صفحہ ۲۴۳-۲۴۵ میں اسکا اسطرح بیان لکھتے ہیں کہ حضرت صلعم نے اپنی رسالت کے

بارہویں سال اپنی پیر و سلم کی شبروی کا حال بیان کیا اور فرمایا کہ یہاں سے
میں البراق پر سوار ہوکر آسمان پر گیا حضرت جبرئیل بہی میرے ساتہہ تہے قرآن کے
سترہویں سورت میں بہی اسبات کا ایک مبہم اشارہ ہے آنحضرت صلعم نے جو شب معراج
کا حال بیان کیا وہ یہہ ہے کہ میں ایک شب کو اپنی بی بی عائشہ رضہ پاس سوتا تہا
میں نے سنا کہ کوئی شخص دروازہ کی زنجیر ہلا رہا ہے یہہ سنکر میں اوٹہہ کہڑا ہوا اور میں نے دیکہا کہ حضرت
جبرئیل عم کہڑے ہوے ہیں اور انکے پاس البراق کہڑا ہے یہہ عجیب طرح کا جانور تہا
اسکا چہرہ آدمی کا سا تہا کان ہاتہی کے سے ناک اونٹ کیسی جسم گہوڑے کا سا
دم خچر کیسی اور سم بیل کے سے وہ رنگ میں دودہ کی مانند سفید تہا اور برق
کی مانند تیز رو حضرت جبرئیل نے اپنے پرونکا ساتوان جوڑا کہولا اور اوڑنا شروع
کیا آنحضرت البراق پر سوار ہوے اور انکے ہمراہ ہوے جب آپ پیر و سلم میں پہنچے
تو حضرت ابراہیم اور حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ سے ملاقات ہوئی ان سے آپنے
اپنے بہائیو خطاب کرکے ملاقات کی اور انکے ساتہہ نماز پڑہی اسکے بعد آپ پیر و سلم سے
حضرت جبرئیل کے ساتہہ روانہ ہوے یہاں حضرت صلعم نے نور کا ایک زینہ دیکہا
جو آپکے واسطے تیار تہا اس زینہ پر آپ مع ان سب نبیونکے چڑہ گئے انتہی اسکے بعد
جان ڈیون پورٹ صاحب فرماتے ہیں کہ معراج کے مقدمہ میں آنحضرت صلعم کے معتقدین
میں بہت اختلاف ہے بعض کا قول ہے کہ معراج صرف ایک خواب تہا بعض کہتے ہیں
کہ پیر و سلم تک تو آپکا جسم بہی گیا تہا مگر آسمان پر صرف روح ہی گئی بعض کی رائے ہے
کہ صعود آسمانی اور سفر پیر و سلم دونوں آپنے مع جسم فرمائے یہہ نہیں کہ صرف روح
ہی گئی ہو آخری قول پر اکثر کو اتفاق ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلعم

ایسا ہی مصنفنامہ محمدی پادری عمادالدین کا ہی عقیدہ

بہی اُسکے درست ہونیکا انکار نہین کیا انتہی اسکے بعد صفحہ ۵۳ کے حاشیہ مین جان ڈیون
پورٹ صاحب لکہتے ہین کہ اکثر عیسائی جو معراج کے بیان پر اعتراض کرتے ہین
اگر ہم اُنکے اعتراضات کو بالکل تسلیم کرین تو اتنا کہہ سکتے ہین کہ معراج کا بیان
ذرا مشکل سے قابل تسلیم ہے کیونکہ یہی اعتراضات حضرت یعقوب کے خواب پر بہی
عاید ہوسکتے ہین پیدایش ۲۸ باب ۱۲-۱۵ یوحنا باب ۱۵ دانیال ۷ باب عبرانیو
ا باب ۱۲ اعمال ۷ باب ۵۵ و ۵۶ مکاشفات تمام - پہر صفحہ ۸۳ مین جان ڈیون
پورٹ صاحب فرماتے ہین کہ آپ مین چار صفتین مجتمع تہین آپ بادشاہ اور
سپہ سالار اور قاضی اور واعظ تہے سب کو اس امر پر اتفاق تہا کہ آپ پر خدا
کیطرف سے وحی نازل ہوتی ہے اور جیسے آپکے معتقدین کو آپسے ارادت اور محبت
تہی ایسے کبہی کسی اور نبی کی امتونکو اس سے نہین ہوئی لوگ آپکی اسقدر عظمت
کرتے تہے کہ اگر کوئی چیز آپکے بدن مبارک سے مس ہوجاتی تو اُسکو متبرک جانا
کرتے اگرچہ آپکو شہنشاہ ہونے سے بہی زیادہ اقتدار اور اختیار تہا مگر آپ نہایت سیدہی
سادی وضع سے بسر کرتے تہے انتہی

واضح ہو کہ یہہ معراج کا مضمون پلوس مقدس کے اس قول سے بہی ثابت ہوتا ہے
لہذا ناممکن نہین ہے جو فرماتے ہین کہ مسیح کے ایک شخص کو (یعنے خود پلوس کو)
مین جانتا ہون کہ چودہ برس گذرے ہونگے کہ وہ یا تو بدن کے ساتہہ کہ یہہ مجہے
معلوم نہین یا بغیر بدن کے کہ یہہ بہی مجہے معلوم نہین خدا کو معلوم ہے تیسرے آسمان تک یکایک پہونچایا
گیا اور مین اُسی شخص کو جانتا ہون کہ وہ (یعنے پلوس رسول) یا بدن کے ساتہہ یا بدن کے بغیر
کہ مجہے معلوم نہین خدا کو معلوم ہے فردوس تک یکایک پہونچایا گیا اور اُسنے وہ باتین

سنین جو کہنے کی نہین اور جنکا کہنا بشر کا مقدور نہین انتہی (۲ قرنتیونکا ۱۲ باب۔
۴) اس پیکایک کے لفظ سے سفر معراج مین تیز روی کا دستور ثابت ہوتا ہے اور
چونکہ پلوس مقدس کی بہی اس معراجکا کوئی گواہ بجز بیان پلوس مقدس کے نہین
ہے پس جو لوگ کہ حضرت محمد رسول اللہ صلعم کی معراجکا انکار کرتے ہین انہین پلوس
رسول کے معراجکے گواہ بہم پہونچانا چاہئے اور چونکہ عیسائی محاورہ مین بہشت یعنی
فردوس خدا کا مسکن کہلاتا ہے (لوقا ۲۳ باب ۴۳) پس پلوس رسول ۲ قرنتیونکے
۱۲ باب ۴ کے بموجب خدا کے حضور تک پہونچے کیونکہ تیسرے آسمان کے بعد پلوس
رسول نے فردوس تک جانیکا ذکر لکہا ہے اور حضرت پیغمبر اسلام علیہ الصلوۃ
والسلام کا جسم کیساتھ معراج مین خدا کے حضور تک جانا قران مجید سے ثابت ہے کسی
مسلمان کو اسمین شک کی گنجایش نہین ہے چنانچہ سورہ نجم مین ہے دنی فتدلی
فکان قاب قوسین او ادنی فاوحی الی عبدہ ما اوحی
ما کذب الفؤاد ما رای افتمارونہ علی ما یری ولقد راٰہ نزلۃ
اخری عند سدرۃ المنتہی ۝
یعنے نزدیک ہوا پہر اوترآیا پس ہوا قدر دو کمان کے بلکہ زیادہ نزدیک پس وحی
پہنچادی ہمنے طرف بندہ اپنے کے جو پہونچائی نہین جہوٹہہ بولا دل مین جو کچہہ دیکہا کیا
پس جہگڑتے ہو تم اُس سے اوپر اُس چیز کے کہ دیکہا ہے اور البتہ تحقیق دیکہا ہے اسنے اُسکو
ایکبار و نزدیک سدرۃ المنتہی کے انتہی لفظ عبد قران مین ہر جگہہ مجموعہ جسد و روح پر بولا جاتا
چنانچہ سورہ علق مین ہے ارایت الذی ینہی عبدا اذا صلی
اس سے ثابت ہے کہ معراج حضرت رسول اللہ صلعم جسم کیساتھ

ہوا تہا بعضون نے اسکے ابطال مین اُس حدیث عائشہ رضؓ کو دلیل بنایا ہے کہ معراج کے
رات حضرت میرے پاس سے کسیوقت جدا نہین ہوے۔ انتہی مگر اسی تواریخ مصنفہ پادری
عماد الدین اور سب تواریخون سے ثابت ہے کہ حضرت صلعم کو معراج قبل از ہجرت
مکہ معظمہ مین ہوا تہا اور زفاف حضرت عائشہ صدیقہ کیساتہہ بعد ہجرت مدینہ منورہ مین
واقع ہوا دیکہو تاریخ محمدی مصنفہ پادری عماد الدین صفحہ آخر ۹-۹۶ و ۱۰۹-۱۱۳
اور سر ولیم میور صاحب اپنی کتاب سیرت محمدی مطبوعہ لندن ۱۸۶۱ع کے جلد ۲ صفحہ ۱۰۳ کے حاشیہ مین
تحریر فرماتے ہین کہ ڈاکٹر اسپرنگر صاحب کے (ڈاکٹر اسپرنگر کی کتاب سیرت النبی مطبوعہ
الہ آباد ۱۸۵۱ع صفحہ ۱۷۱) اس رائے سے مجہے بالکلیہ اتفاق ہے کہ ابوبکر کا ایمان لانا
اسکی راستبازی کی بڑی تصدیق ہے کہ پیغمبر کی نیت ابتداے بعثت مین خالص تہی یا
نہیکن نہ اسیقدر بلکہ ایک خاص طرز سے تمام عمر کی خلوص نیت کی تصدیق ہے انتہی
واشنگٹن ارونگ اپنی تواریخ مطبوعہ ۱۸۶۹ع کے سوا باب مین ہجرت کی تمہید مین
لکہتا ہے کہ اپنے وطن مین محمد صلعم کے حالات زندگی تیرہ و تاریک ہو چلے خدیجہ جو
انکے اصلی محسن اور تنہائی اور خلوت کے انیس اور انکی رسالت کی پکی معتقد تہین
وہ تو قبر مین جا سوئین اور ایسے ہی ابوطالب بہی جو آپکے وفادار حامی تہے ابوطالب
کی حمایت سے محروم رہکر محمد صلعم تو مکہ مین ایک قسم کے اشتہاری مجرم ہوگئے
مخفی رہنے پر مجبور ہوے اور اُن لوگونکے مہمان نوازی پر گرانبار رہے جو خود بہی
انکی رسالت کے اعتقاد سے مصیبتون مین گرفتار تہے پس اگر کوئی دنیوی غرض
انکا مقصود ہوتی تو اُسکے حاصل ہونیکی کون صورت تہی ابتداے اظہار رسالت
دس برس سے زیادہ گزر گئے اور دس برس کی لمبی مدت عداوت تکلیف اور بیعزتی

بین گذر رہے تسپر بہی یہہ اپنی بات پر جمے رہے اور اب عمر کے ایسے زمانہ مین جبکہ انسان
اپنی محنتونکے ثمرہ کو آرام سے بیٹہہ کر کہانیکی توقع مین رہتا ہے کہ آئندہ کے لئے نئی
تدبیرین کرکے اسے خطرہ مین ڈالے ہم کیا دیکہتے ہین کہ وہ اپنی آسایش اور دولت
اور دوستونکو تو قربان ہی کر چکے تہے اب اپنا گہر اور ملک بہی چہوڑنے پر تیار ہوے
مگر اپنے مذہب کو نچہوڑا انتہی

انریبل ولیم میور صاحب اپنی کتاب سیرت محمدی کی جلد ۲ باب ۷ صفحہ ۲۱۴ و
۲۱۵ مین لکہتے ہین کہ ایک لحظہ کے لئے اُس زمانہ پر نظر کرین جبکہ ہر ایک شخص جو
شریک حال محمد تہا مکہ مین ذات سے باہر کر دیا گیا اور شعب ابی طالب مین وہ لوگ
قید رہے اور وہان ۳ یا ۴ برس تک بغیر توقع افاقت محتاجی اور سختی کے برداشت
کرتے رہے وہ تو بیشک بہی مضبوط اور قوی اسباب ہونگے جو اس امر کے باعث ہوے
کہ محمد صلعم اُن تمام مخالفتون اور علانیہ مایوسی و ناکامی مین اپنے اصول پر بغیر
تنزل قایم رہے جیون ہی وہ قید سے چہوٹے وہ اپنے شہر سے مایوس ہو کر
طایف کو چلے اور وہان کے فرمانرواؤن اور رئیسون کو توبہ کی دعوت کی وہ تنہا
اور بے مددگار تہے مگر وہ کہتے تہے کہ میرے ساتھ خدا کا پیغام ہے تیسرے روز اس
شہر سے لوگون نے انکو ذلت سے نکال دیا پنڈلیون سے اُنکے خون جاری تہا کیونکہ
اہل شہر نے انکو زخم پہونچائے تہے وہان سے چلکر وہ تہوڑی دور پر آٹہرے اور
خدا کے حضور شکایت کی تب پہر مکہ کو پہرے اور وہان پہر وہی نا امیدی کے عالم مین
مگر انجام مین کامیابی کے کامل یقین پر مشغول ہوے ہمکو صفحات تاریخ دہر مین ایسی
مثال کی عبث تلاش ہے کہ جسمین کوئی شخص اس طرح سے جیسے کہ نبی عربی صلعم

سوا ہین تک یاس اور خوف اور ابتذال اور اذیت مین مستقیم الایمان رہ کر توبہ کا وعظ کرتا رہا ہوا ور خدا کے غضب سے اہل شہر کو ڈراتا رہا ہوا یک چہوٹے سے گروہ مسلمان زن و مرد کے ساتھہ گالیون اور دہمکیون اور خوف کو آشندہ صابرانہ اور کمال کی امید پر برداشت کرتے رہے اور جب آخرکار پیغام امن ایک دور کے ملک سے آیا تو وہ پیغمبر تمام انتظار کرتے رہے حتّٰی کہ سب اُنکے اصحاب ہجرت کر گئے اور تب خود بہی اس قوم ناسپاس اور ناخداترس کے درمیان سے ہجرت کر

انتہی

ولیم میور صاحب در اردو کتاب خود شہادت قرانی مطبوعہ سنہ ۱۸۶۱ع صفحہ ۱۱۸ و فارسی ترجمہ اش مطبوعہ سنہ ۱۸۶۳ع صفحہ ۹۴ مینفرماید کہ انچہ درباب یہودیان بہ پیغمبر نوشتہ است کہ اوشان البتہ میدانند کہ این بیشک حق است از جانب خدا خواہ ازان این مراد باشد کہ کعبہ قبلہ صادق بود چنانکہ جلال الدین نوشتہ است و خواہ این معنی بود و قرین قیاس است کہ یہودیان نبوت محمد صاحب صلعم و صداقت قران میشناختند انتہی —

اور آغاز نبوت کے تیرہوین سال حضرت صلعم نے کعبہ سے مدینہ کو ہجرت فرمائی (تاریخ محمدی صفحہ ۱۰۱ — ۱۰۹) مدینہ مین حضرت صلعم کے داخل ہونیکے سال اول مین عبد اللہ بن سلام یہودی جو بڑے عالم اہل یہود تہے کئے سوالونکا جواب پاکر مسلمان ہو گئے (تاریخ محمدی صفحہ ۱۰۹ — ۱۱۱) اسی سال حضرت صلعم نے دستور اذان کا مقرر فرمایا (ایضاً صفحہ ۱۱۴) چنانچہ قولہ اور اسی سال میں اذان مقرر ہوئی اور حال یہ ہوا کہ جب مدینہ مین آکر نماز جماعت اور جمعہ کا دستور مقرر ہوا

لوگونکو احتیاج ہوئی کہ کوئی نشان مقرر کرین تاکہ لوگ جمع ہوجایا کرین مہاجرین اور انصار سے حضرت صلعم نے صلاح پوچھی کہ کیا نشان ٹھہراوین بعض نے کہا یہودیوں کے موافق نرسنگا پہونکا کرو بعض نے کہا جیسا عیسائیونکی مانند گھنٹہ بجایا کرو بعض نے کہا کہ آتش پرستونکی طرح آگ جلایا کرو عمرؓ نے کہا کسی آدمی کو مقرر کرو کہ وہ پکارا کرے اسی صلاح کو حضرت صلعم نے پسند کیا اور بلال کو حکم ہوا کہ تم پکارو وہ ان الفاظ سے پکارتا تھا الصلوٰۃ جامعۃ بعد اسکے عبداللہ ابن زید نے خواب دیکھا کہ اُس خواب مین کسی نے اُسکو یہہ الفاظ سکھائے جو آجکل مسجدون مین مسلمان بولا کرتے ہین انتہی

لب التواریخ جلد ۲ صفحہ ۴ مین لکھا ہے کہ محمد صلعم کی مہاجرت کی ابتداء ہجری کہلاتی ہے ۶۲۲ سنہ مسیحی مین یہی ماہ اُسکے سفر عجیب کا ہوا وہ مدینہ مین جا بسا اور وہان دلاور عمرؓ اُس سے جا ملا انتہی بعینہ نقل کلام اصل

سنہ دو ہجری کا احوال (تواریخ محمدی صفحہ ۱۱۵) چنانچہ قولہ حضرت صلعم مدینے مین آکر ۱۶ یا ۱۷ مہینے تک بیت المقدس کیطرف موہنہ کرکے نماز کرتے رہے (اگرچہ مکے مین کعبہ کو سجدہ کرتے تھے) یہودیوں نے تعجب سے کہا کہ محمد صاحب بیت المقدس کیطرف نماز کرتے ہین اور ہمارے سارے دین کو نہین مانتے یہہ بات حضرت کو بھی معلوم ہوئی ایک روز ظہر کی نماز مین دوسری رکعت کے اندر بیت المقدس کیطرف سے کعبے کی طرف موہنہ پہیر لیا۔ لوگ کہنے لگے کہ محمد صاحب اپنے دین مین حیران ہین بعض نے کہا اپنے وطن کے پھر مشتاق ہوے بعض نے کہا نہین حسد سے پھر گئے ہین پس آیت سیقول السفہاء سنائی اور اپنی مسجد قبا کو جو پہلے بیت المقدس کیطرف بنائی تھی اڈہا کر کعبہ کیطرف بنائی انتہی بعد اسکے (آخر سنہ ۲ ہجری مین مطابق سنہ ۶۲۶

تکرار سوم

باب ۴۲ (چھیالیسویں) حضرت صلعم نے کاتبون سے چہہ خط لکہوائے پہلا خط بنام نجاشی بادشاہ حبش (تواریخ محمدی صفحہ ۱۸۰) ــ دوسرا خط بنام ہرقل حاکم قیصر ایسم بدست دحیہ کلبی روانہ ہوا اُن ایام مین ہرقل بموجب اپنی نذر کے پا برہنہ بیت المقدس کیطرف گیا ہوا تہا زیارت کیلئے پس دحیہ کلبی مسلمان وہ خط لیکر بیت المقدس کیطرف گیا خط کا مضمون یہہ تہا کہ مین تجہے اسلام کیطرف بلاتا ہون مسلمان ہوجا تاکہ سلامت رہے اگر مسلمان نہوگا تو جو کشت وخون تیرے ملک مین مین کرونگا اُسکا گناہ تجہپر ہوگا فقط

کہتے ہین جب ہرقل نے یہہ خط پڑہا تو کہا کوئی آدمی جو قوم قریش سے ہو لیکن مسلمان نہو تلاش کرکے لاؤ تاکہ مین اُس سے محمد صلعم کا احوال دریافت کرون ابوسفیان اُسجگہہ حاضر تہا اُسکو بولایا جب وہ حاضر ہوا اُس سے سوال کئے گئے اور اُسنے ہر ایک سوال کا جواب دیا۔

پہلا سوال محمد صاحب تمہارے درمیان حسب ونسب کا کیسا آدمی ہے
جواب شریف ونجیب خاندان سے ہے۔

(۲) سوال کسی عرب کے آدمی نے اُس سے پہلے دعوی نبوت کیا ہے یا نہین
جواب نہین کیا

(۳) سوال کوئی اُسکے آبا واجداد سے کبہی بادشاہ ہوا ہے یا نہین
جواب نہین ہوا

(۴) سوال اُسکی تابعداری کون لوگ کرتے ہین امیر یا غریب
جواب غریب وغربا اُسکی اطاعت کرتے ہین

(۵) سوال اسکی تابعداری روز بروز بڑہتی ہے یا گہٹتی ہے

جواب بڑہتی ہے

(۶) سوال کوئی اسکے دین سے مرتد بہی ہوتا ہے یا نہین

جواب نہین

(۷) سوال محمد دعوی نبوت سے پہلے جہوٹا آدمی مشہور تہا یا سچا

جواب سچا آدمی مشہور تہا

(۸) سوال کبہی وعدہ خلافی کرتا ہے یا نہین

جواب ہرگز نہین کرتا وعدہ وفا آدمی ہے

(۹) سوال کبہی تمہاری اور اسکی لڑائی ہوئی یا نہین

جواب کئی بار ہوئی ہے

(۱۰) سوال کون غالب آیا

جواب کبہی وہ کبہی ہم

(۱۱) سوال کس بات کا حکم دیتا ہے

جواب یون کہتا ہے کہ خدائے واحد کو پوجو آبائی طریقہ کو چہوڑو نماز پڑہو صدقہ دو نیکی کرو صلہ رحم کرو ان سوالونکے بعد ہرقل نے کہا البتہ مین اسپر ایمان تو لاتا پر رومیون سے ڈرتا ہون ایسا ہو کہ مجہے قتل کرین

تیسرا خط بنام کسری بادشاہ فارس بدست عبد اللہ ابن حذافہ سہمی کے روانہ ہوا

چوتہا خط بنام مقوقس حاکم اسکندریہ بدست حاطب روانہ ہوا اسی نے ایک خچر جسکا نام دلدل تہا اور ایک گدہا یعفور نام اور ایک نیزہ اور بیس جوڑے کپڑے

اور ہزار مثقال سونا بطور نذرانہ روانہ کیا اور چار لونڈیان بھی کہ جنمین سے ایک
ماریہ قبطیہ اور دوسری کا نام شیرین تھا۔ پانچوان خط بنام حارث ابن ابی شمر
غسّانی بدست شجاع ابن وہب کے روانہ ہوا۔ چھٹا خط بنام ہوذہ بن علی
بن حنفی بدست سلیط ابن عمر کے روانہ ہوا تمت کلامہ انتہی از تاریخ محمدی مصنفہ سناد
ملت عیسائیان روزگار عماد دین جہان باوقار پادری عماد الدین صفحہ ۱۸۲ ا—
۱۹۰ و شہادت قرآنی مصنفہ ولیم میور صاحب بہادر لفٹننٹ گورنر الہ آباد صفحہ ۲۴۳

باب ۵ خاتمہ

ایک شہرہ مشہور عالم گاڈفری ہگنس صاحب نے اپنی کتاب کی صفحہ ۴۴ و ۵۴ مین
لکھا ہے کہ

اگر محمدؐ کا مقصد صرف ملکجوئی ہوتا تو یہہ امر کہ اپنے آپ کو یہودیونکا مسیح بیان کرتے
بہتر تھا بہ نسبت اس طریق کے کہ آپ نے اختیار کیا۔ اسمین شک نہین کہ اگر آپ
اور آپکے جانشین اُس رویہ کو اختیار کرتے اور بیت المقدس کو اپنا مسکن بناتے
تو کل کمبخت یہودی آپکے زمرہ مین داخل ہوجاتے اور عیسائیون مین سے بھی کم سے
کم اسقدر آملتے جسقدر کہ دوسری صورت کے اختیار کرنیسے شامل ہوے کیونکہ مجھکو
معلوم ہوتا ہے کہ بہت وجوہات سے دریاے بحر روم کے کنارے اُس بادشاہ کی
سکونت اور پایہ تخت کے لئے نہایت موزون ہین جسکا تصرف مصر اور مغربی ایشیا
پر ہو اسلئے کہ اسطرف رود نیل تک اُسکی دسترس ہے اور اُسطرف فرات تک
یہہ مان لیا گیا ہے کہ آپ کا خلق نہایت عمدہ تھا عیسائی مذہب مین اخلاق کا
کوئی ایسا مسئلہ نہین ہے کہ مسلمانونکی تعلیم مین نہ پایا جاتا ہو۔

گبن صاحب نے ایک عمدہ قصہ لکھا ہے وہ یہہ ہے کہ حسن ابن علی کے غلام سے اتفاقیہ گرم شوربا کی رکابی امام حسن پر گر گئی اُس کمبخت غافل نے امام کے قدموں پر گر کر عفو تقصیر کے لئے التجا کی اور قران کی آیت پڑہی الکاظمین الغیظ امام نے فرمایا کہ مین خفا نہین ہون غلام نے کہا والعافین عن الناس امام نے کہا کہ مین نے تیرا قصور معاف کیا اُسنے پہر پڑہا واللہ یحب المحسنین امام نے فرمایا کہ مین نے تجھکو آزاد کیا اور چار سو درم عطا کئے (قران مترجم سیل صاحب سورہ سوم صفحہ ۷۵) حمایۃ الاسلام صفحہ ۱۳ و ۳۲ دفعہ ۴۴ و ۴۵ مطبوعہ بریلی سنہ ۱۸۸۱ع ترجمہ اپالوجی مصنفہ گاڈفری ہیگنس صاحب مطبوعہ لندن سنہ ۱۸۲۹ع

میزان الحق چہاپہ آگرہ سنہ ۱۸۵۰ع طبع ثانی صفحہ ۲۳ باب ۳ فصل ۵ مین لکہا ہے کہ عہد خلافت عمرؓ مین سعد ابن وقاص نے ایران اور خالد اور معاویہ نے شام کا ملک اور عمرو ابن العاص نے مصر کو فتح کیا سنہ ۲۱ ہجری مین

دیباچہ قران شریف مطبوعہ الہ آباد سنہ ۱۸۴۴ع جسپر علماء نصاریٰ نے اپنے طور کا حاشیہ اور اُسکے شروع مین ایک دیباچہ لکہا اور بحروف رومن اپنی مشن کے چہاپہ خانہ مین اُسے چہاپا اُسکے یعنے دیباچہ کے صفحہ ۴۲ دفعہ ۴۲ مین لکہا ہے قولہ عمرؓ محمدؐ کا دوسرا پایۂ تخت پہ بیٹہا اُسکی خلافت دس برس کے عرصہ تک رہی اُس کی خلافت کے شروع مین یرموک ندی کے پاس شامی اور مسلم فوجین ملین اور جنگ عظیم پڑی جسمین شام کی فوج نے شکست کہائی بعد اُسکے بیت المقدس جو داؤدؑ بادشاہ کیوقت سے یہودی بادشاہونکا دار السلطنت ہوا اور حلب اور انطاکیہ اور شام کے سب قلعے اور گڑہ مسلمانون کے ہاتہہ آئے انتہیٰ

سنہ ۱۵

سال ۱۵ ہجری

۱۴ برس کا بیانزدہ جرد کہ خسرو پرویز کے نواسون اور ساسانیہ بادشاہون سے ہے بادشاہ تہا ایران کے تخت پر بیٹہا اُسوقت سعد ابن وقاص نے جو لشکر عرب کا سردار تہا مقام قادسیہ کے پاس اُس سے لڑائی کی اور لشکر ایران کو شکست دی اور درفش کاویانی عربون کے ہاتہ پڑا اور اُسکو مین سال ۱۵ ہجری مین

[illegible]

لب التواریخ جلد ۲ صفحہ ۵ مین لکہا ہے کہ ابوبکرؓ کے انتقال کے بعد عمرؓ ازراہ بیعت کے
خلیفہ مقرر ہوا انہین خلفاء کہتے ہین جو محمد صلعم کے بعد کاروبار عبادات و معاملات
مین وارث ہون اور ایک ہی خروج مین اُسنے ممالک سیریا اور فونیقی معہ فلسطین
کے اور مسوپوتامیا اور خالدیہ جوکہ یونان کی مملکت سے متعلق تہے لیلیا دوسرے
چڑہائی مین فارس کی ساری ولایت کو زیر حکومت کیا اور اپنے مذہب مین لایا
اور اُسی زمانہ مین اُسکے سپہ سالارون نے ملک مصر اور لبیا اور نیومیدیا کو
مطیع کیا انتہی

الغرض ۶۳۷ء مین لشکر اسلام نے یروسلم یعنے بیت المقدس کا محاصرہ کیا محاصرہ
کی مدت چار مہینے تک رہی تہی آخر حسب استدعاء محصورین کے حضرت
امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضؓ ایک اونٹ پر سوار کہ جسکی ایک طرف پانچ سات
سیر آٹا اور دوسری طرف پانچ سات سیر خرمے لدے تہے یروسلم مین داخل ہوئے اور
اُمراکی مروّت پر فقراکی پاس خاطر کو مقدم رکہکر محتاجونکے گہر مین ضیافت
تناول فرمائی انتہی تب یہہ پیشین گوئی جو چوبیسوین زبور مین ہے پوری ہوئی
کہ خداوند کے پہاڑ پر کون چڑہ سکتا ہے اور اُسکے مکان مقدس پر کون کہڑا
رہ سکتا ہے وہی جسکے ہاتہہ صاف ہین اور جسکا دل پاک ہے جسکے دل نے بیہودگی
نہین سمائی اور جو مکر سے قسم نہین کہاتا (۲۴ زبور ۳ و ۴)

روٹلائینس آف ہسٹری حصہ اول مطبوعہ مدراس سوتہہ انڈیا کرسچن اسکول
بک سوسائٹی ۱۸۵۹ع صفحہ ۱۰۲ مین لکہا ہے حضرت امیر المومنین ابوبکر رضؓ کے بعد
حضرت عمر رضؓ جانشین ہوئے اُنکی خلافت مین عربونکی قوت بازو نے ایشیا کو کپکپا دیا

شام اور ماوراء النہر اور کالدیا سب فتح ہو گئے جبکہ یروشلم کا محاصرہ ہو رہا تھا ۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔ اہل یروشلم کو یہہ پیغام بھیجا گیا کہ عاقبت اور خوشی اُس کے واسطے
جو سیدہی راہ پر چلے ہم تم سے یہہ چاہتے ہین کہ تم مسلمان ہو جاؤ یا جزیہ دو ورنہ
ہم تمہارے اوپر ایسے آدمی لائینگے جو موت کو زیادہ پسند کرتے ہین بہ نسبت اسکے
کہ تم شراب کو انتہی جبکہ شہر والون نے اطاعت اختیار کی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ تشریف
لائے ایک لال اونٹ پر سوار تھے کہ جسمین اُنکے اناج اور خرمونکی تہیلی تہی اور ایک بیا
کاٹھ کا پیالا اور ایک مشق پانی کی ساتھ تہی اور جب وہ اوترے تو اُسے سادہ
بے تکلف کہانے مین سب شریک ہوئے انتہی اسکا مفصل بیان کتاب سیر الاسلام
مطبوعہ ۱۸۴۵ع باب دوسرا انگریزی سے ترجمہ کیا ہوا منشی نور محمد کا صفحہ ۲۳۲-
و ۲۳۳ مین یون لکھا ہے ۱۳ھ ہجری مین مسلمانون نے شام کے ملک کو جو بہت آباد
اور آسودہ تہا لینے کا ارادہ کیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے لوگونکے بلانے کیواسطے جابجا
خط بہیجے اور ایک بڑا لشکر اہل اسلام کا گرد مدینہ کے جمع ہوا اور امیر المومنین نے
یزید ابن ابی سفیان کو اسکا سردار مقرر کیا۔ خلیفہ رسول اللہ صلعم پیادہ پا
لشکر کے ہمراہ (جس مین اہل اسلام تہے) تہوڑی دور تک پہنچانے گئے سردار و
نے انکو پیادہ پا دیکہکر آپ بہی اوترنے کا ارادہ کیا لیکن اُنہون نے فرمایا کہ
[illegible] ہمکو پیدل چلنے کا قصد ہوا اس حالت مین پیادہ اور سوار کا خدا کے نزدیک برابر
[illegible] پہر کے انہین رخصت کیا اور یزید جسے فتح کیواسطے کی اسکو
[illegible] اور [illegible] کے شرم کیا۔ اُنہون نے یزید سے کہا کہ تم ہرگز اپنے
لوگون پر سختی نکرنا اور نہ انکو ایذا دینا بلکہ اُنسے تمام اپنے کامون مین مشورہ لینا [illegible]

حق وانصاف کو خیال رکہنا کیونکہ وہ لوگ جو ان باتونکا لحاظ نہین رکہتے ہین ترقی
سے محروم رہین گے جب دشمن سامہنے آوین اُنسے مقابلہ مردونکی مانند کرنا اور
پیٹہہ نہ دکہلانا جو تمہین فتح ہو چہوٹے بچون اور بڈہون اور عورتون کو نہ مارنا۔
کہجور کے درختون کو خراب نہ کرنا اور نہ کہیتون کو جلانا۔ پہل والے درختون کو نہ
کاٹنا اور کچہہ مویشی کا ضرورت سے زیادہ نقصان نہ کرنا اور جو تم عہد و شرط کرو
اُسپر قایم رہنا اور جو تم اقرار کرو اُسکے خلاف ہرگز نہ کرنا۔ وہان تم عبادتگاہون
تہوڑے سے نیکبخت اور عابد لوگ پاؤگے جو عبادت خدا کی اس طریقہ پر کرتے ہین اُنکو نہ مارنا
اور نہ عبادتگاہ کو اُنکی خراب کرنا۔ وہان ایک فرقہ شیطانی کو جنکے سر منڈے ہوے
ہین تم دیکہو گے اور بیشک اُنکی کہوپڑیان چیر ڈالنا اور اُنپر رحم نہ کرنا جب تک کہ
وہ اسلام اختیار نکرین یا جزیہ ندین۔ ہرکلیس شاہنشاہ یونان نے اپنی رعیت
کو لڑائی کے لیئے بہڑکایا مگر اُسکا لکہنا کچہہ موثر ہوا قاصد یزید کے پاس سے ہر روز
ابوبکر صدیق رض کو شام کی حدونمین مسلمانونکی فتح ہونے کی خبرین کرتے تھے اور
عرب کے حاکمون نے ترقی اپنے وطن کے لوگونکی دیکہکر دوسرا ایک اور لشکر واسطے
تسخیر بیت المقدس کے تیار کیا۔ خالد کی آرزو تہی کہ مین لشکر کا امیر ہون لیکن
یہہ تمنا اُسکی نہ برآئی اور عمرو اس منصب پر سرفراز ہوا خالد نے کہا کہ مجہے اسکی
تکرار نہین کہ کوئی سردار ہو لڑکا یا دشمن کیونکہ مقصد میرا پہیلانا مذہب کا ہے اسلیئے
ہر حالمین جہنڈے اسلام کے ساتہہ ہو کر لڑونگا۔ ایسا عزم لڑائی کے واسطے شایستہ
تہا۔ عمرو کو اس عہدہ پر مقرر ہوے تہوڑے دن گزرے تھے کہ یزید کے منصب پر
ابو عبیدہ جو مکہ کے مہاجرین اور رسول اللہ صلعم کے اصحابون سے تہا مقرر ہوا

لیکن فتح شام کی جسکو حضرت ابوبکر صدیقؓ نہ چاہتے تھے کہ جلد ہو نہو سکی تب اسکی
جگہہ پر خالد اس مہم پر بہیجا گیا۔ شہر بصرہ جو دمشق (پایہ تخت شام) سے چار منزل
پر ہے اور اُس ضلع مین واقع ہے اور جسکو غلطی کی راہ سے روم والے عربستان
کہتے تھے بڑی تجارت کی جگہہ عرب ساکنین ریگستان کی تہی شاہنشاہ نے اسی
شہر کو تمام مقامون شام کے سے مستحکم بنایا اور یہی وجہ ہے کہ نام اس شہر کا بصرہ
رکہا گیا تا کہ دلالت کرے حقیقت پر اس مکان کی کیونکہ معنے اس لفظ کے جاے
مستحکم حفاظت کے ہین۔ ابوعبیدہ نے شرجیل کو واسطے لینے اس شہر کے بہیجا
چار ہزار مسلمان جو اُسکے ساتہہ تھے ہزارون شامیون سے سر برنہ آے اور
شکست کہائی لیکن خالد پندرہ سو سوار لیکر بر وقت آپہنچا جسکے سبب سے لشکر
اسلام کو پہر تقویت ہوئی اور پریشانی جاتی رہی۔ مسلمانون نے یہان صبح کی
نماز خاک سے تیمم کرکے گہوڑون کی پیٹہہ پر پڑہی اور نعرہ اللہ اکبر اور الجنہ اور
الجنان سے قوم سراسین (یعنے اہل اسلام) کی طبیعت پر جوش آیا اور بصرہ کے
رہنے والون اور سپاہیون شہنشاہ نے بہاگ کر مستحکم مقامون مین پناہ لی وہ شہر
بسبب دغا کرنے رومنس کے جو وہان کا حاکم تہا جلد فتح ہو گیا۔ پہلے ہی حملہ مین
اُسنے افسرونکو کہا کہ تم اطاعت غنیم کی قبول کرو اور اہل شام اُسکی نامردی کے
سبب اُس سے خفا ہوے اور اسلیے وہ مسلمانون کے ساتہہ ہو گیا۔ اُسکے گہر
ایک رستہ نیچے زمین کی فصیلونکے باہر تک بنا ہوا تہا وہ اس راہ سے ایک گروہ
چنے ہوے سپاہیونکا لیکر شہر کی فصیل کے تلے آنکلا اور اہل اسلام کا تمام لشکر
شہر مین داخل ہوا اور خالد نے عیسائیون سے بسبب اسکے کہ وہ اپنے مذہب کو

چھوڑا نہین چاہتے تھے ایک بڑا خراج لینا مقرر کیا[۵۱] قوم سراسن بعد سفر چار[۵۲] روز کے
دمشق کی چار دیواری کے تلے آپہنچے - یہہ شہر جو قدیم تخت گاہ ملک شام کا تھا لشکر
اہل اسلام سے جو بصرہ کے محاصرہ سے کمزور ہو گئے تھے مقابلہ کے ساتھہ پیش آیا
- بعد کئی چھوٹی چھوٹی لڑائیونکے فوجین سراسین کے جو شام اور بیت المقدس مین
پھیل گئی تھین میدان ایزناڈن مین جمع ہوئین - ستر ہزار سپاہی عمدہ لشکر
سلطنت یونان کے اُنکے مقابلہ کیلئے آئے خالد نے پیغام صلح کو اس شرط
پر کہ اہل عرب اپنے وطن کو پھر جاوین منظور نہ کیا اور اپنے سپاہیون کو ترغیب
دی کہ وہ اس لڑائی مین بہت دل وجان سے کوشش کرین - اس مرد
دلاور نے وکیل سے وارڈن[۵۳] کے جو رومیونکی فوج کا سردار تھا کہا کہ ہم صلح نہین
کرتے ہین مگر اس شرط پر کہ تم خراج دو یا مسلمان ہو - ہم تمہاری بڑی فوج سے
کچھہ ڈرتے اور گھبراتے نہین ہین - ہمارے رسول مقبول صلعم نے فتح کا وعدہ
کیا ہے اور ہم تمہارے لباس اور عمامہ اور روپے کو جو تم پیش کرتے ہو ذلیل و
حقیر سمجھتے ہین - ہم لڑائی کو صلح سے افضل اور بہتر جانتے ہین اور تم ہمین
کیسا ہی حقیر کیون نہ خیال کرو لیکن ہمارے نزدیک تم کتّے سے اچھے نہین ہو
(تب یہہ کلام جو کتاب ایوب کے بتیسوین[۳۲] باب مین ہے پورا ہوا مجھے پروانگی ہووے کہ کسی
آدمی کے ظاہر حال پر نگاہ نکرون اور کسی شخص سے خوشامدی کیطرح خطاب
نکرون کیونکہ مین خوشامد کی باتین کہنی نہین جانتا اگر ایسا کرون تو میرا بنانیوالا
مجھکو جلد اُٹھا لے گا (ایوب ۳۲ باب ۲۱ و ۲۲) خالد نے اپنی سپاہ سے کہا کہ تم روم
کی تمام فوج کو دیکھتے ہو تم ان سے بچکر جا نہین سکتے مگر جب تمہاری فتح ہوگی سارا

[۵۳] واردان یا بوداو

شام کا ملک تمہاری تابعداری کریگا پس تمہین چاہیئے کہ شوق سے اور واسطے مذہب کے
لڑو اور ہرگز لڑائی کے میدان سے پیٹھہ مت پھیرنا اسلیئے کہ اس حالمین تم جنت کو
جاؤگے یونانی واسطے گرفتار کرنے خالد کے گہات مین بیٹھے لیکن تدبیر انکی ظاہر
ہوگئی اور بہت سے انمین سے مارے گئے مسلمانون نے جو غالب آئے تھے کپڑے
دشمن کی فوج کے جسکو شکست ہوئی تہی پہن لیئے اور وارڈن اس مشابہت کے
سبب سے فریب کہا گیا۔ یونانیون کے حملہ کا مقابلہ غنیم نے خوب کیا لیکن قوم
سراسن کے علاوہ کسی کا حوصلہ نہوا کہ مقابلہ کرسکے۔ نصارا کی کچھہ فوج ماری گئی
اور کچھہ تتر بتر ہوگئے اور وہ جو بچ گئے تھے قیصریہ وانٹی اوک اور دمشق کو بہاگ
گئے اہل اسلام نے سونے اور چاندی کی صلیبون اور تحفہ ہتیار یونانیون سے
اپنے تئین آراستہ کیا اور اس سے بہت خوش ہوئے کہ اس دن پچاس ہزار
کافر جہنم کو پہنچے گئے اور کہ چار ہزار کمتر مسلمان درجہ شہادت کا حاصل کرکے
بہشت مین داخل ہوئے۔ بعد لڑائی اجنیڈین کے سراسن کی قوم نے جنہونے
وسیراب گہاٹی کو جو دمشق کے گرد تہا اولٹے پہر آئے۔ بسبب ناواقف ہونے
فن سپاہ گری کے جسمین یونانیونکو کمال حاصل تہا محاصرہ نے سراسین کے
طول کہینچا اور انہون نے بہت سختیان اوٹہائین جب مسلمانون نے رومیون پر
محاصرہ سخت کیا اور انپر غلہ اور دانہ اور گہاس کیطرف سے تنگی ہوئی انہون
نے گہیرنے والونپر حملہ کیا اور ہٹائے گئے۔ بسبب گزرنے وقت دراز کے اور
پڑنے قحط کے بہادری اور چالاکی دمشق والونکی جاتی رہی اور ایک سوالچی
پیشوایان مذہب (نصارا) اور دوسرے لوگون کیطرف سے پاس ابوعبیدہ کے

جو نرم دل اور نیک شخص تہا واسطے صلح اور امن کے پہونچے
اہل یونان کو اس امیر کی آدمیّت اور خُلق سے اعتماد ہوا کیونکہ اُسنے کہا کہ
ہمارے رسولؐ کا حکم ہے کہ تم آدمیون صاحب رتبہ اور ہُنر کی تعظیم کرو
اور ان سے عہد و پیمان کرلو جسکو اُسنے کیا۔ صلح ہوگئی اور اُسمین یہہ قرار
پایا کہ وہ باشندے جو کہ غیر ملک مین جاکر بسا چاہتے ہین چلے جاوین اور اسباب
منقولہ کو بہی اپنے ساتہہ لیجاوین اور رئیس اسجگہہ کے خلیفہ کو محصول دیا کرین
اور کوئی اُنکے مال و اسباب سے مزاحم نہوگا۔ اور وہ ساتہہ کلیسیا مین جاکر
نماز پڑہ سکتے ہین ایک گروہ عرب کا فوراً جبکہ معلوم ہوا کہ صلح اور امن ہوگیا ہے
اس شہر مین داخل ہوا اور خالدؓ نے کہا کہ خدا کے دشمنونکو پناہ نہین ہے اور
خون قوم نصارا سے تمام کوچہ اور گلیان دمشق کی بہر گئین۔ اُسنے جبکہ وہ
کلیسیا سینٹ مری کے پاس پہونچا اور دیکہا کہ ابو عبیدہؓ اور اُسکا لشکر تلوارونکو
میان مین کئے پیشوایان مذہب عیسائی کے بیچ مین کہڑے ہوئے ہین تعجب کیا
ابو عبیدہؓ کی استقلالی سے جو از راہ مہربانی کے تہی دمشق قتل سے بچایا گیا
۔ خالدؓ اور اُنکے ہمراہیون نے پکارا کہ قتل کرو لیکن ابو عبیدہؓ نے دوسرے
سردارون لشکر اسلام سے کہا کہ تم میرے عہد صُلح اور پناہ کی رعایت کرو
اور قانون ملک گیری کا لحاظ کیا اور کہا کہ شام کے ملک مین بہت ایسے
شہر ہین جو ابتک فتح نہین ہوے اور ہمین مناسب نہین ہے کہ کسی حالتمین
ہم اپنے عہد کو توڑ ڈالین کیونکہ رہنے والونکو وہانکے ہمارا اعتبار جاتا رہیگا
اور وہ نا امید ہوکر سخت مقابلہ کرینگے آخر کار اس بات سے قرار پایا کہ خالدؓ

(ابن ولید) کو اس ٹکڑے شہر کا جسکو اُسنے تلوار کے زور سے لیا اختیار ہے اور ابو عبیدہ کو اُس ٹکڑے کا جسکو اُسنے عہد و پیمان سے لیا اور حکم آخر دمشق والوں کے حق مین خلیفہ کی رائے پر موقوف رکہا۔ ایک شخص سے جسکا نام ٹامس اور وہ یونانکے اشرافون مین سے تہا بڑے کام ظاہر ہوئے بہت سے یونانی لوگ جنکو محبت وطن کی تہی اور خراج دینے کو ناپسند کرتے تہے اپنے محل اور مکان چہوڑ کر غرور اور تکلیف سے واسطے ڈہونڈنے کسی جاے امن اور آرام کے جو سلطنت استنبول کے بیچ مین واقع ہو اسکے ساتہہ چلے گئے انہین تین دن کی مہلت ملی اور چوتہے دن خالد نے پیچہا کیا اسکے سوار دن نے تصرانیون کو جنپر غم اور ماندگی غالب آگئی تہی جا لیا اور سوا ایک آدمی کے کوئی شخص انمین سے قوم سراسن کی برچہیون اور شمشیر سے نہ بچا ابوبکر صدیق رض نے دمشق فتح ہونیسے پہلے ماہ جولائی ۶۳۴ع مین وفات پائی۔ انکی آخر بیماری مین حضرت عمر رض نے مسجد مین بجاے اُنکے نماز پڑہائی۔ اور انہون نے لوگونکو وصیت کی کہ بعد میرے عمر رض خلیفہ ہون اور شریعت رسول اللہ صلعم کو جاری کرین۔ جبا سکے بارے حضرت عمر رض نے منصب خلافت سے انکار کیا تہا لیکن انہون نے صدیق اکبر رض کے سمجہا نیسے کہ تمہین اگرچہ اس عہدہ کی آرزو نہین ہے لیکن ہونا تمہارا اس منصب پر بہت ضرور ہے مان لیا حضرت عمر رض نے ۶۳۴ع شروع خلافت مین خالد کو حکم لشکر شام سے معزول کیا اور اسکی جاے پر ابو عبیدہ مقرر ہوئے امیر جال نے اس منصب کو خوشی سے قبول نہین کیا اور جب تک خبر خالد کی فتحونکی مدینہ مین پہنچا اور خلیفہ کو سیف اللہ کا اعتبار ہوا لینے مین حکم فوج کے تاخیر کی۔ لیکن خلیفہ رسول اللہ صلعم کے مزاج مین استقلال بہت تہا اور خا

کی خیر خواہی اور تابعداری برابر حلم ابو عبیدہ کے تہی - سیف اللہ نے کہا
کہ مین جانتا ہون کہ عمر مجہسے محبت نہین رکہتے لیکن وہ میرے آقا ہین اور
مین اُنکا تابعدار ہون - مین موافق سابق کے تندہی کرنے مین کمی نہ کرونگا
اور جس مہم پر کہ وہ مجہے بہیجینگے ممکن نہین کہ مین قصور کرون اور اپنی جانفشانی
خدا کی راہ مین ظاہر نہ کرون - لیکن شرح واربیان فتح کرنے قوم سراسن
کا بلاد شام اور بیت المقدس کو خالی تکرار ان حالات جوانمردی اور تدبیر سے
جو بیچ محاصرہ بُصرہ اور دمشق کے پیش آے تہے نہین ہے اور ہم تفصیل کے
ساتہہ ذکر اس لڑائی کا کرینگے اور صرف تہوڑا سا بیان ان سپاہیانہ کامونکا
جنکے سبب سے یہہ ولایت عمدہ مسخر ہوئی ذکر کیا جائیگا لشکر اہل اسلام نے شہر
امیسا یعنے امیس اور ہیلیو پولس یعنے بعلبک کو ۶۳۵ع مین لوٹا لیکن ان شہرونکے
مغلوب ہو جانیسے یونان کے شاہنشاہ کی طاقت مین کچہہ نقصان نہ آیا -
کنارون چہوٹی ندی یرموک یعنے ہیرو میکس پر جو بحر تبریس (یعنے تبریاس
یا جنسرت کی جہیل) مین گرتی ہے یونانی بیچ میدان بلاد شام کے پچہلے بار
لڑے - اسّی ہزار آزمودہ سپاہیون نے جو شاہ استنبول کے بدل طرفدار تہے
قوم سراسن کو ڈرا دیا اور خلیفہ کے پاس جلد قاصد اس بات کے دریافت کرنیکے
لیئے بہیجے کہ ہمین کیا حکم ہے لڑین یا واسطے پہر آوین - آٹہہ ہزار آدمی مدد کیلیئے
بہیجے گئے اور چونکہ وقت مشکل اور خوف کے کچہہ لحاظ قانون کا نہین رہتا ہے
بلکہ موافق ضرورت کے عمل کیا جاتا ہے اور دعوی عمر اور درجے کے چہوڑ دیے
جاتے ہین - ابو عبیدہ نے اپنے لشکر کی بات کو مان لیا اور خالد کو کل اختیار

فوجکا دے دیا خالدکی اس نصیحت مختصر سے جو خوف پیدا کرنیوالی تہی کہ بہشت تمہارے
آگے ہے اور شیطان اور آگ دوزخ کی پیچہے لگی ہوئی ہے لوگون کو لڑائی کیطرف
بہت رغبت ہوئی اور اسیطرح سے ابو عبیدہ رض کے کہنے سے زخمیون کو کہ رنج مین
دشمن بہی تمہارے ساتہہ شریک ہین لیکن انعام اور خوشی انکو نصیب نہین ہوتی تسلی
ہوگئی - حملون سے روم کے سوارون کے قریب تہا کہ مسلمانون کو شکست ہوجا
لیکن عورتون قوم ہمیارا و لادا مالیکث نے جنکے ہتہیار کمان اور برچہیان تہین
اور جو مسلمانون کی پچہلی صف مین کہڑی تہین لعنت ملامت کی اور اسبات سے
اہل عرب پہر لڑنے لگے - یونان والونمین سے کچہہ مارے گئے اور کچہہ بہاگ گئے
خالد نے مہار کیا دمین خط خلیفہ کو اس مضمون کا لکہا کہ ہزارون کافر قتل
ہوے اور دریاے یرموک مین خدا جانے کہ کتنے ڈوب گئے اور جو بہاگے وہ جنگلون
اور پہاڑون مین مارے گئے اور اللہ جلشانہ نے مسلمانون کو انکی عورتون اور
بچّون اور ملک کا مالک کیا - جب یرموک مین شکست ہوئی اُسوقت بیت المقدس
اور حلب اور انطاکیہ کی حفاظت کرنیوالا سواے اُن لوگون کے جو انمین تہے
کوئی اور نہ تہا - خلیفہ نے اپنے امیر لشکر کو حکم دیا کہ وہ بیت المقدس کو جاوے
اسلیئے کہ وہ اس شہر کی تعظیم مکّہ اور مدینہ کیموافق کرتے ہین - جب پانچہزار
مسلمانون نے حملہ کیا اور وہ کامیاب ہوے تب ابو عبیدہ رض نے اپنے تمام لشکر
کے ساتہہ اُس شہر کو گہیر لیا اور وہان کے رہنے والون سے کہا کہ تم مسلمان
ہو یا خراج دو - ابو عبیدہ نے خط بڑے بڑے سردارون اور رہنے والون ایلیا
یعنے جروزلم (اے یروسلم) کو لکہا کہ صحت اور خوشی اون لوگون کو ہو جو راہ

فلا تہنوا ... ان تکونوا تألمون فانہم یألمون کما تألمون وترجون من اللہ ما لا یرجون سورۃ النساء رکوع ۱۵

سپاہی ہمارے پیچھے ہین اور خدا اور رسول پر ایمان اور یقین لاتے ہین۔ تمسے ہم یہہ چاہتے
ہین کہ تم گواہ ہو کہ خدا ایک ہے اور محمد صلعم اسکا رسول ہے اور جب تم اوس پر
ایمان لاؤگے تب ہمین حرام ہے کہ ہم تمہین مارین یا تمہارے بال بچون کو ہاتھ
لگاوین۔ اگر تم اسلام قبول نہین کرتے ہو تو خراج دو اور ہماری حمایت مین رہو
اور جو تم اس بات کو منظور نہ کروگے تو مین تمہارے مقابل ایسے لوگون کو لاؤنگا
جو موت کو بہت عزیز رکھتے ہین بہ نسبت اسکے کہ تم شراب کے پینے اور کہانیکو
سور کے گوشت کے۔ خدا نے چاہا تو ہم یہان سے جب تک کہ ہم ان لوگونکو
جو تمہاری طرف سے لڑتے ہین قتل نہ کرین اور تمہارے اطفال کو غلام نہ کرین
ٹلنے کے نہین فقط

ایلیا

شدت جاڑے مین مسلمان چار مہینے تک مقام مذکور کو گہیرے رہے اور آخر کو
پادری سوفرونیس نے صلح کی شرط کو منظور کیا۔ اس لحاظ سے کہ بیت المقدس
جو بہت پاک تہی اسنے کہا کہ مین اسے سوائے خلیفہ کے اور کسی کے سپرد نہین کرونگا
تب یہہ پیشین گوئی جو ایکسودس زبور مین ہے پوری ہوئی کہ خداوند تیرے زور
کا عصا صیحون سے بہیجے گا تو اپنے دشمنون کے درمیان حکمرانی کر (۱۱۰ زبور ۲)
مدینہ کی مسجد مین اس شرط کی تکرار ہوئی۔ حضرت عثمانؓ اس بات سے کہ وہ
دشمن جو مغلوب ہو گیا تہا شرطین کرتا ہے بہت خفا ہوئے اور انکے قبول نہ
کرنے مین بہت سا کچھہ کہا لیکن کہنے سے حضرت علیؑ کے کہ مسلمانون نے جو تکلیفین
کہ جاڑے کے سبب سے لڑائی مین اٹھائین اور تہکے ہوئے ہین دیکھنے سے خلیفہ کے
بہول جاوینگے اور انہین پہر قوت حاصل ہوگی حضرت عمرؓ نے سوفرونیس کو لکہا

اور ابو عبیدہ کی مرضی کے موافق کیا (تب یہہ پیشین گوئی جو ملاکی نبی نے سنہ عیسوی سے چار سو برس پیشتر کی تھی پوری ہوئی کہ وہ خداوند جسکی تلاش مین تم ہو ہان عہد کا رسول جس سے تم خوش ہو وہ اپنی ہیکل کو آویگا دیکھو وہ یقینا آویگا رب الافواج فرماتا ہے پر اُسکے آنیکے دنمین کون ٹہر سکیگا اور جب وہ نمود ہوگا کون ہے جو کہڑا رہیگا کیونکہ وہ سُنار کی آگ اور دہوبی کے صابونکی مانند ہے (ملاکی ۳ باب ۱ و ۲) خداوند سے مراد بادشاہ یا یہہ کہ مظہر جلال خدا اور عہد کا رسول یعنے بہیجا ہوا خدا کا بموجب عہد سوفرونیس اور سُنار کی آگ یعنے شرک اور تثلیث کو جدا کر کے خالص توحید کی پرستش جاری کریگا اور رسول سے مراد یہہ بہی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ لَو کَانَ بَعْدِی نَبِیًّا لَکَانَ عُمَرُ یعنے اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر ہوتا اور پہر فرمایا کہ اِنَّ الحَقَّ یَنطِقُ عَلٰی لِسَانِ عُمَرَ یعنے حق بولتا ہے اوپر زبان عمر کے اور مشکوٰۃ باب مناقب عمر رضی اللہ عنہ مین ہے قَدْ کَانَ فِیْمَنْ قَبْلَکُمْ مِنَ الْاُمَمِ مُحَدَّثُوْنَ فَاِنْ یَّکُ فِیْ اُمَّتِیْ اَحَدٌ فَاِنَّہٗ عُمَرُ یعنے بیشک تمسے پہلے امتون مین الہام والے لوگ تہے پہر اگر میری امت مین کوئی ہے تو عمر ہے پہر مشکوٰۃ باب مناقب عمرؓ مین ہے مَا کُنَّا نُبْعِدُ اَنَّ السَّکِیْنَۃَ تَنْطِقُ عَلٰی لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِہٖ یعنے سکینہ عمر کی زبان اور دل سے بولتی ہے انتہی اور اپنی ہیکل کو آویگا اس سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت عمرؓ ہی کے نام سے وہ مسجد کہلائیگی دیکہو تفسیر اسکاٹ روسن مطبوعہ الہ آباد ۱۸۶۶ء صفحہ ۱۶۴۴ کالم ۲ مین یہہ فقرہ کہ اندنون مین اُسی جگہہ پر مسلمانو ایک مسجد الصخرہ جو عمرؓ کی کہلاتی بنی ہے انتہی اور یقیناً وہ آئیگا اگرچہ حضرت

عثمانؓ نے منع کیا تو بہی حضرت عمرؓ نے نمانا اور یروشلم کو گئے) سفر انکا بیت المقدس
کیطرف اسحال بین کہ اُنہین دنیا کے بڑے مقصدونکا حاصل کرنا منظور تہا
اسوقت کی عزم و سادگی و پاسداری مذہب اور حقیر سمجہنے شان و شوکت
ظاہری پر دلالت کرتا ہے کہ اسکا تہوڑا سا بیان کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے
ـ مین اوکلی صاحب کے بیان کیموافق جو صاف صاف ہے لکہتا ہون خلیفہ
نے اوّل مسجد مین نماز پڑہی اور بعد زیارت کرنے مزار رسول مقبول صلعم کے
حضرت علیؑ کو اپنی جاے پر قایم کیا اور تہوڑے سے رفیقون کے ساتہہ روانہ ہوے
اُنمین سے بہت سے لوگ تہوڑی دور تک انکے ساتہہ گئے اور مدینہ کو اُلٹے پہرآے
ـ وہ ایک اونٹ سُرخ رنگ پر سوار ہوے اور دو تہیلے ساتہہ لئے ایک مین
ایک قسم کی غذا بہری جسکو عرب سویق بولتے ہین اور وہ جو یا چاول
یا گیہون کوٹے اور بے پہٹکے ہوے سے تیار ہوتا ہے اور دوسرے کو میوجات
سے بہر لیا اور ایک بڑی مشک پانی کی جسکی اُس ملک مین بہت احتیاج
ہوتی ہے آگے رکہہ لی اور ایک طباق لکڑی کا پیچہے باندہ لیا۔ خلیفہ نے اس
سامان اور تیاری کے ساتہہ کوچ کیا اور جس جگہہ وہ رات کو اوترتے وہان
سے وہ بے پڑہے نماز صبح کے نہ چلتے۔ بعد ادا کرنے نماز صبح کے وہ ان لوگون
کیطرف جو اُنکے ساتہہ تہے منہ کرتے اور کہتے تعریف ہے اُس خدا کو جسنے ہمین
دین راست پر مستقیم کیا اور ہم پر اپنا رسول صلعم بہیجا اور خطا کی راہ سے
ہمین نکالا اور ہم مین جو مخالف ایک دوسرے کے تہے ایمان کے سبب سے
اتفاق دیا اور ہمین ہمارے دشمنون پر غالب کیا اور اپنے ملک پر حاکم کیا۔

تم اے بندے خدا کے اُسکے ان انعاموں اور مہربانیوں کا شکر کرو اسواسطے کہ خدا بڑہاتا ہے اُن لوگوں کو جو اُس سے ترقی چاہتے ہیں اور جو ڈہونڈہتے ہیں اُن چیزوں کو جو اُسکے پاس ہیں اور وہ اپنی رحمت بہیجتا ہے اُن لوگوں پر جو اُسکا شکر کرتے ہیں - بعد حمد اور تعریف خدا کے وہ طباق کو اپنے دسترخوان سے بہرتے اور بڑی فیاضی سے اپنے مصاحبوں کے ساتہہ کہاتے - اُنہوں نے راستہ میں ایک مسلمان کو جسنے دو بہنوں سے نکاح کرلیا تہا سزا دی کیونکہ اسطرحکا عقد حرام تہا اور ایک باج گزار کو بعضے آدمیوں کے ہات سے جو خلیفہ کے لشکر کے ساتہہ ہو لئے تہے اور زبردستی سے روپیہ لیتے تہے نجات دی اور تمام عمدہ پشمینہ جو یرموک کی لڑائی میں اُنہیں ہاتہہ لگا تہا چہین لیا اسواسطے کہ اُنہیں عیاشی اور غرور سے بچایا اور اُنکو اونٹ کا کچہہ حصہ نہیں کہوایا جب وہ شہر کے سامنے پہنچے اُنہوں نے نعرہ اللہ اکبر کا کہینچا اور کہا کہ خدایا ہمیں فتح آسانی سے دیجیو اور اپنا خیمہ موٹی اون کا کہڑا کروا کر زمین پر بیٹہہ گئے امیر المومنین کی ہیبت سے رعب اور دہشت جو سپاہیانہ کاموں انکے تابعین سے بیت المقدس کے رہنے والوں کے دلوں میں پیدا ہوا تہا کچہہ کم نہوا - بٹس قوم (نصارا) نے اپنے سرداروں سے کہا کہ مقابلہ کرنا ان لوگوں سے بے مدد آسمانی کے بیفائدہ ہے - انہیں رسول نے انکے حکم دیا تہا کہ وہ حلم وحیا اور تابعداری کو عمل میں لاویں اور ان اوصاف کے سبب سے انکی ترقی ہوگی - تہوڑے دنوں میں سب قانون پر انکے شرع کو غلبہ ہوگا اور انکی حکومت مشرق سے مغرب تک پہیل جاویگی (جبکہ خدا وند ہی گہر نہ بنا دے تو انکی محنت جو

امیر المومنین

اُسکی بنا کرتے ہین بیفائدہ ہے اگر خداوند ہی شہر کا نگہبان نہوتا تو پاسبانکی
ہوشیاری عبث ہے تمہین کچھ فائدہ نہین جو تم سویرے اُٹھتے ہو اور رات تک ناحق
کام مین لگے رہتے ہو اور غم کی روٹیان کہاتے ہو یقیناً وہ اپنے محبوب کو نیند مین
دیتا ہے (۱۲۷ زبور ا و ۲) شرطین صلح کی منظور ہوئین اور اُنپر دستخط بہی ہو گئے۔
جان و مال اور عبادتخانے قوم نصارا کے بسبب قبول کرنے بڑے اور استمراری
خراج کے (۶۳۶ع کے آخر یا شروع) ۶۳۷ع کو سلامت رہے اور اختلاف لباس
اور القاب سے گروہ غالب اور مغلوب کا ہمیشہ امتیاز رہا۔ یہہ شرطین ہوئین کہ
نصرانی زین پر سوار نہوں اور نہ کسی قسم کا ہتیار رکہین اور اپنی مُہرون پر الفاظ
عربی کندہ نہ کروائین اور نہ کسی قسم کی شراب بیچین۔ وہ ایک قسم کے لباس
کے سوا کپڑا دوسری طرح کا کبہی نہ پہنا کرین اور کمر بند ہمیشہ کمرون پر اپنے باندہا
کرین۔ وہ اپنے عبادتخانون مین صلیب نہ لگاوین اور صلیب کے نقش جو اُن کی
کتابون مین ہووین اُنہین مُحلون مین اہل اسلام کے نہ دکہلایا کرین اور گہنٹون کو
سو گری سے نہ بجاوین اور جو شخص کبہی کسی مسلمان کا نوکر ہو اُسکو اپنا نوکر نہ رکہین
اوکلی صاحب کہتا ہے کہ ان شرطون پر نصارا کو اپنے مذہب پر رہنے کا اختیار ہوا
اور بیت المقدس کو جسکی ایک زمانہ مین مشرقی ملکون مین بڑی رونق تہی ایسی
سخت تابعداری کرنی پڑی کہ پہلے اُس سے کبہی اُسنے نہین کی تہی۔ رومیون نے
جب اس شہر کو فتح کیا تہا گو کہ اُسوقت بہت سے لوگ بہائی بہ نسبت لڑائی جانکے
مارے گئے اور تکلیفین بہی اُنپر زیادہ ہوئین لیکن بعد اس لڑائی کے باشندونکو
پہنچتی بدرجہ غایت اور مدت تک رہی۔ وہ ملک اب بالکل مسلمانونکے

قبضہ مین جو مذہب نصارا کے دل سے دشمن تہے آگیا اور جب سے وہ مُلک سواے
نوّے ۹ برس کے جس عرصہ مین غلبہ قوم نصارا کا دینی لڑائی مین وہان ہوگیا تہا
اہل اسلام کے قبضہ مین رہا۔ خلیفہ کے لئے دروازے کہول دئے گئے اور رئیس
اہل اسلام اور رئیس نصارا دونون اخلاص سے درباب مذہبی قدامت اس جگہہ
کی باتین کرتے ہوئے شہر مین داخل ہوے۔ (تب یہہ پیشین گوئی جو خرقئیل ۲۱
باب ۲۷ مین ہے پوری ہوئی کہ مین ہی اُسے اُلٹ اُلٹ اُلٹ دونگا یہہ پہر نہوگا اور جبکہ
وہ جسکا حق ہے آویگا مین وہ اُسے دونگا انتہی یہہ تین دفعہ اولٹنے کا اشارہ
خاص اہل تثلیث کیطرف ہے یا یہہ کہ یروسلم کی بار بار غارت کا ذکر ہے اور اس
پیشین گوئی کا اخیر فقرہ حضرت عمرؓ کے یروسلم مین آنیکی گویا خبر دیتا ہے) نماز
کیوقت خلیفہ نے کلیسا کانسٹن ٹائن کی سیڑہیون پر نماز پڑہی اور اُنہون نے اُسکا
کہا کہ مین اندر اس کلیسیا محترم کے عبادت نہین کرونگا کیونکہ اگر مین اس عبادتخانہ
مین نماز پڑہون تو کچہہ شک نہین کہ اسکو مسلمان تم سے اے سوفرونیس لیلینگے
یہہ وہ جگہہ ہے کہ مین نہین چاہتا ہون کہ وہ میری عبادت کی نقل کرین میرے
سجدہ کرنیسے جو کہٹ پر اس کلیسیا کے ممکن ہے کہ آگے کو کچہہ فساد ہو پر مین مسلمانونکو
منع کرونگا کہ وہ سیڑہیون پر جمع نہون۔ حکم سے خلیفہ کے عبادتگاہ حضرت سلیمانکی
جہاڑی گئی اور کوڑا اسکا صاف کیا گیا اور ایک مسجد تیار کروائی جسکی جلد شہرت
اور بارونق ہوگئی اور کوئی مسجد برابر اسکے ممالک مشرقی مین نتہی خلیفہ نے
بیت المقدس مین دس مقام کئے اور وہان مشورے آئندہ کی فتح کے ہوئے
اور جب وہ مدینہ کو پہر آئے تب اندیشہ مسلمانونکا کہ خلیفہ نے درمیان قبرون

انبیا اوراس جگہہ کے جہان قیامت کے دن سب لوگ جمع ہونگے ارادہ فتح کا کیا جاتا رہا تمت کلامہ (ازکتاب سیر الاسلام ۲ باب صفحہ ۲۷ - ۳۹ زبان انگریزی سے اردو زبان مین ترجمہ کیا ہوا منشی نور محمد کا مطبوعہ ۱۸۴۵ع

اورکتاب واشنگٹن ارونگ مطبوعہ لندن ۱۸۶۶ع وایضاً مطبوعہ ۱۸۶۹ع باب ۲ وغیرہ مین بہی اسیطرح مرقوم ہے وبہذا غازیان اسلام جب دمشق فتح کرچکے ایک مہینہ یہان آرام کیا ابوعبیدہؓ نے یہان سے خلیفہ سے استمزاج کیا کہ حکم ہو تو یروسلم کا محاصرہ کیا جاے یہہ خط اسوقت پہنچا جبکہ حضرت علیؓ بہی حضرت عمرؓ کے پاس تشریف رکہتے تہے انہون نے بہی یہہ صلاح دی کہ اس شہر کا محاصرہ ضرور چاہیے کیونکہ یہی ہمارے پیغمبر صلعم کی بہی تمنا تہی

یہہ جنگ واقعی مسلمانون کے نزدیک نہایت متبرک تہی یہہ مقام وہ ہے جہان نبوت اورالہام کی بنیاد پڑی اور رہی اور جہان اکثر انبیا کی قبرین ہین حضرت عمرؓ نے حضرت علیؓ کی صلاح کو پسند کیا اور ابوعبیدہؓ کو حکم بہیجا کہ یہودیہ مین فوج لیجاکر یروسلم کا محاصرہ کرو ابوعبیدہؓ نے حکم پاتے ہی یزید ابوسفیان کو پانچہزار آدمیون کے ہمراہ محاصرہ کرنیکو روانہ کیا اور پانچ دن تک متواتر اور مدد روانہ کرتے رہے ساکنان یروسلم نے ان بلا کے غازیون کو جنہون نے تمام مشرق ہلا رکہا تہا دیکہکر شہر سے نکلکر کوئی حملہ نہ کیا اور نہ کوئی چہاپہ مارا مگر اپنی فصیل پر کلین لگاکر آمادہ حفاظت شہر ہوے یزید نے شہر کے متصل پہنچکر باواز قرنائی اظہار اسلام کیا اور کہا کہ اسلام قبول کرو یا جزیہ دو لیکن کسی نے کچہہ خیال نکیا مسلمانون نے بہت چاہا کہ فوراً حملہ کرین مگر چونکہ یزید کو

اسبات کی کوئی ہدایت نہ تہی توقف ضرور ہوا وہین ٹہرے اور جبتک کہ ابو عبیدہ
کے پاس سے حکم آے لڑائی کی تیاری کرتے رہے علی الصباح لشکر اسلام صف
بہ صف استادہ ہوا سرداروں نے اپنے اپنے گروہ کے ساتہہ نماز فجر ادا کی اور
سب نے بآواز بلند متفق ہوکر یہہ آیت قرآن کی جو چہٹوین سیپارہ مین حضرت[۱۷]
موسیٰ کی زبانی سے پڑہی داخل ہوا سے لوگو اس مقدس زمین مین جو اللہ نے
تمہارے واسطے مقرر کی دس دن تک متواتر رہا وا کیا مگر کچہہ فائدہ نہوا گیارہوین
دن ابو عبیدہ نے تمام لشکر جمع کیا ایک اطلاعنامہ ساکنان شہر کو لکہکر بہیجا کہ
تم خدا کی وحدانیت اور محمد صلعم کی نبوت کا اقرار کرو قیامت اور یوم الاخرۃ
کو سچ جانو نہین تو اطاعت قبول کرو اور خلیفہ کو جزیہ دو اخیر مین یہہ لکہکر ختم کیا
ورنہ ہم تمہارے مقابلہ مین ایسے مرد خدا ترس لائنگے جو موت کو زیادہ عزیز جانتے
ہین بہ نسبت اسکے کہ تم شراب اور سور کے گوشت کو اور یہہ نہ سمجہنا کہ مین
تمہین کسی حالمین چہوڑونگا ہان انشاءاللہ جبتک کہ تمہارے جوان فنا نہ
کرلون اور تمہاری اولاد غلام یہہ اطلاعنامہ حکام و روسا شہر کے نام تہا
بنام ایلیا کیونکہ جب شاہ ایلین آدرین نے اس شہر کو سر نو تعمیر کیا تو یروشلم
کا نام ایلیا ہی ہوا سو فرونیس نامی عیسائی بزرگ اور بشپ یروسلم نے جواب
لکہا کہ یہہ مقدس شہر اور پاک زمین ہے جو کوئی بارادہ جنگ اسمین داخل ہو
وہ خدا کے یہان گنہگار ہوگا اور شہر کی مضبوطی پر خیال کرکے کچہہ ڈرایا بہی کہ
دیوارین اور برج شہر کے نہایت جانفشانی سے مضبوط کئے گئے ہین دشمنون
آوارگان یرموک کی نئی کمک پہنچ گئی ہے اور جابجا شام کے شہرون سے

[۱۷] یہہ آیت سورہ مائدہ کے رکوع ۴ مین ہے یٰقوم ادخلوا الارض المقدسۃ التی کتب اللہ لکم

جواب شہر

مددانی ہے شہر خود نہایت مضبوط ہے گرد اسکے خندق اور آس پاس ناہموار
ملک ہے علاوہ اسکے بڑی بات یہہ ہے کہ حفاظت مزار حضرت عیسیٰ دلیری اور
استقلال کی کتنی بڑی محرک ہے چار ماہ سرما گزر گئے روز کچھ سلح آزمائی ہو جاتے
شہر والے نکلکر حملہ کرتے گلون سے ستاتے علاوہ اسکے سختی سرما باوجود ان سب
باتون کے اہل اسلام بڑی دلیری سے محاصرہ کے درپے رہے آخر کو سفرونیس
بڑے پادری نے دیوار شہر سے ابو عبیدہؓ سے گفتگو کی قولہ کیا تم نہین جانتے
کہ یہہ مقدس شہر ہے جو کوئی یہان بے ادبی کرتا ہے قہر خدا اپنے اوپر لاتا ہے
ابو عبیدہؓ نے جواب دیا ہان ہم جانتے ہین یہہ مقام انبیا کا ہے یہان وہ دفن
ہین ہم جانتے ہین کہ یہہ وہ مقام ہے جہان سے ہمارے نبی صلعم نے معراج پائی
اور ہم جانتے ہین کہ اس مقام کے تم سے ہم زیادہ مستحق اور لائق ہین ہم
محاصرہ نہ چھوڑینگے جبتک کہ اللہ یہہ شہر ہمارے حوالہ نکرے جیسا کہ اور مقام کرے
ہین جب دیکھا کہ اب کچھہ امید نہین رہی عیسائیونکا بزرگ وہ شہر حوالہ کرنے
پر راضی ہوا اس شرط پر کہ خلیفہ بذات خاص آکر یہہ شہر لین اور دستخط خاص
شرایط عہدنامہ پر دستخط کرین جب یہہ خبر خلیفہ کو معلوم ہوئی انہون نے سب
جمع کرکے مشورہ چاہا حضرت عثمانؓ نے اہل یروسلم کو ذلیل سمجھہ کر اس شرط سے
انکار کیا مگر حضرت علیؓ نے فرمایا کہ عیسائیونکی نظر مین یروسلم کی وہ عظمت ہے
کہ غالباً وہ اسکے لئے جان لڑادین اور اور مدد منگالین علاوہ اسکے بڑا فائدہ
خلیفہ کے تشریف لیجانے مین یہہ ہے کہ عرصہ کے بعد لشکر اسلام کو جو حضرت کی زیارت
نصیب ہوگی تازہ ہی حوصلے ہونگے اور ان تکالیف جنگ کے بعد آپ کو دیکھکر

خوش ہونگے اور پہلی تکلیفین بہول جائنگے حضرت عمرؓ کو یہہ صلاح پسند آئی گو بعض
مورّخ اور غرض بہی بتاتے ہین کہتے ہین کہ یروسلم مین ایک روایت چلی آتی تہی
کہ حضرت عمرؓ کے نام اور مذہب اور صورتکا ایک آدمی اس شہر کو فتح کریگا
یہی سمجہ کر یہہ چلے خیر کوئی سبب کیون ہو خلیفہ نے ارادہ کرلیا کہ بذات خاص
یروسلم مین داخل ہون حضرت علیؑ کو اپنا قایم مقام چہوڑکر مسجد مین نماز پڑہکر
زیارت مزار پیغمبر اسلام کرنیکو گئے وہان سے فراغت کرکے سفر کو روانہ ہوئے
یہہ طرز سفر اس زبردست سردار کا جسکے ہاتہہ مین سلطنتونکی قسمتین ہون اور
تمام غنیمت شام کی جسکے اختیار مین ہو اقبال اسلام کا نمونہ ہے جس سے کچہہ
کچہہ اسکی فتحیابی کے بہید کا پتا لگتا ہے آپ سرخ اونٹ پر سوار ہوئے جسپر ایک
خورجی پڑی ہوئی تہی ایک طرف کہجورین اور خشک میوہ بہرا ہوا تہا دوسرے
طرف کچہہ جو اور چانول اور گیہون بہنے ہوئے کے ستّو تہے آگے ایک مشک پانیکی
پیچہے ایک کاٹہہ کا پیالا رکہا تہا رفقاے سفر بے لحاظ مرتبہ ایک ہی دسترخوان
پر ہمراہ کہاتے آئے اور اہل ایشیا کیطرح اپنی انگلیون سے کہاتے نہ یہہ کہ چہری کانٹے
وغیرہ سے رات کو کسی درخت کے تلے سو رہتے یا ایک خیمہ شتری کے اندر سو رہتے
خیمہ بہی ایسا جیسا کہ عام بدوی رکہتے ہین اور کبہی کوچ نہ کیا جب تک کہ نماز
صبح پڑہ نہ لی تمام ملک مین اسی سادہ وضع سے نکلے اور لوگون کی فریادین
سنتے اور مظلومونکی دادخواہی کرتے ہوئے چلے عدل اور انصاف باحتیاط تمام
کرتے گئے کسی نے آکر خبر کی کہ ایک عرب نے دو عورتون سے جو بہنین ہین شادی
کرلی ہے یہہ بات اسلام کے خلاف ہے وہ شخص معہ اُن عورتون کے حاضر

پوچھا تو بیان کیا کہ مین نہین جانتا تہا کہ شرع مین یہہ بات منع ہے حضرت عمرؓ
نے فرمایا کہ تو جہوٹہہ کہتا ہے ایک کو چہوڑ یا اپنے سر سے در گزر کر اُسنے کہا کمبخت
تہا وہ دن جسمین مینے یہہ مذہب قبول کیا مجہہ اس سے کیا فائدہ ہوا حضرت عمرؓ
نے اُسے پاس بلا کر چہڑ یسے جو ہاتہہ مین تہی دو اسکے سر مین لگائین اور
فرمایا اسے دشمن اپنی جان کے اور دشمن خدا دیکہہ تجہے یہہ سزا بس ہوا ور سیکہہ
کہ اس مذہب کی جسے خدا اور بہترین مخلوق نے پسند کیا کسطرح عزت کیجیو اور
حکم دیا کہ ان دو نون عورتون مین سے ایک پسند کر لے جب دیکہا کہ وہ کسی کو
ترجیح نہین دیتا قرعہ ڈالکر ایک اُسکے حوالہ کی گئی اور چلتے وقت حضرت خلیفہ نے
یہہ کہا یا دیکہہ جو کوئی اسلام قبول کرے اور پہر ترک کر دے جان سے مارا
جاے اگر مین نے سنا کہ تونے اس عورت کو جسے مین نے منع کیا پہر ہاتہہ لگایا تو
سنگسار کیے جاو گے کسی جگہہ چند آدمی دہوپ مین بیٹہے ہوے تہے مسلمانون
نے بٹہار کہا تہا سبب پوچہا تو معلوم ہوا ان لوگون نے جزیہ نہین دیا ہے اسلئے
دہوپ مین بٹہایا ہے جب دریافت ہوا کہ یہہ لوگ بہت کنگال ہین تو خفا ہو کر
ملامت اُن ایذا رسا نون سے کہا کہ کسی انسان کو اُسکی طاقت سے زیادہ
تکلیف نہ دینا چاہیے کیونکہ مین نے سنا ہے رسولخدا کو فرماتے ہوے کہ جو کوئی اپنے
ہمجنس کو ستاتا ہے آتش جہنم سے سزا پائیگا جبکہ یروسلم ایک منزل رہگیا ابو عبیدہ
استقبال کے لئے آئے خلیفہ وہان سے باطمینان تمام منصب امامت اور خلافت
ادا کرتے ہوے چلے صبح کو نماز پڑہی اور وعظ فرمایا کہ مَنْ یَّهْدِی اللّٰهُ
فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ یُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِیَ لَهٗ ایک نہایت مُسِن پادری سے جو

حاشیہ: اسلام عمرؓ

سامہنے بیٹہا ہوا تہا بے تکلف حبشی کے رہا نہ گیا اور چلا کر کہا کہ خدا کسی کو خطا مین نہین ڈالتا حضرت عمرؓ نے یہہ سُنکر کچہہ جواب نہ دیا مگر جو لوگ کہ پاس بیٹہے تہے اُنسے کہا کہ اگر یہہ بوڑہا پہر ایسی بات کہے تو اُسکا سر جُدا کر لو یہہ بوڑہا ہوشیار تہا اور خاموش ہو رہا تلوار اسلام کے آگے کوئی دلیل نہین چلتی لشکر مین پہنچتے وقت چند عرب حضرت عمرؓ نے دیکہے جنہونؓ اپنے ملک کا سادہ لباس ترک کر کے ریشمی اور بیش قیمت لباس غنیمت شام کے پہننا شروع کئے تہے اس آرام طلبی اور عیش دوستی کا نتیجہ آپنے دیکہکر حکم دیا کہ اُنکے کپڑے پہاڑ لو اور اُنہین منہ کے بل کیچڑ مین گہسیٹو جسوقت یروسلم نظر آیا آپنے باواز بلند فرمایا اللہ اکبر اے اللہ ہمین آسان فتح دے آپنا ڈیرہ کہڑا کرنیکا حکم دیکر اونٹ سے اوترے اور اُس ڈیرہ مین خاک پر بیٹہہ گئے تمام عیسائی جوق جوق سلطان اسلام اور سردار قوم جدید کو دیکہنے آئے جنہون نے تمام دنیا کو تاخت تاراج کرنا شروع کیا ہے اور کسی سے نہین رُکتے مسلمانون نے یہہ سمجہکر کہ کوئی شخص ارادہ بد سے آیا ہو اُنکو دور رکہنا چاہا مگر حضرت عمرؓ نے انکے اندیشہ مٹانے کو کہا کہ کچہہ نہین ہوتا مگر وہی جو خدا چاہتا ہے ایماندارون کو اُسی پر بہروسہ چاہیے خلیفہ کے پہونچتے ہی عہدنامہ مکمل ہوا کیا اہل یروسلم جب روبرو ہوے تو نہایت تعجب ہوا کہ یہہ ہیبتناک سردار نہایت سادہ کپڑے پہنے بالون کے ڈیرہ مین زمین پر بیٹہا تا لو پر بال ندارد ہین جسنے خود اپنے ہاتہہ سے شرطین لکہین اور یہی ہمیشہ کیواسطے اور بہادران اسلام کے لیے نمونہ ہوتین یہہ شرطین قرار پائین کہ گرجا گہرونکے دروازے رات دن کہلے رہین اور سب مسلمان بے روک ٹوک داخل ہون

گھنٹہ صرف ہلانے سے آواز دین مگر موگری سے نہ بجائے جائین نشان صلیب
گرجا گھر وغیرہ مین نصب نہون نہ عام بازارون مین کبھی استادہ کئے جائین
عیسائی اپنی اولاد کو قرآن نہ سکھلانے پائین نہ اپنے مذہب کا اعلان کرین نہ
کسی کو مرید کرین نہ اپنے رشتہ دارون کو اسلام قبول کرنے سے منع کرین
مسلمانی لباس نہ پہنین اہل اسلام کیطرح جوتہ پگڑی ٹوپی نہ پہنین مسلمانون
کیطرح بال نہ رکھین اور ہمیشہ کمربند باندھین یہی نشان رہے اپنی مہرون پر
زبان عربی کندہ نہ کرین مسلمانون کیطرح سلام نہ کرین نہ مسلمانون کے سے
لقب رکھین مسلمانون کو آتے دیکھکر اٹھ کھڑے ہوجائین اور جبتک وہ بیٹھ
نجائین کھڑے رہین ہر مسلمان مسافر کو تین دن تک مفت مہمان رکھین
شراب نہ بیچین ہتھیار نہ باندھین سواری مین زین پر نہ چڑھین کسی آدمی کو
جو مسلمانون کے یہان نوکر رہا ہو نوکر نہ رکھین

اس گروہ آوارہ کے سردار نے ایسے جلیل القدر شہر کے ساتھہ جو کبھی فخر
اور ہیبت تمام مشرق کا تھا ایسی ذلیل شرطین قبول کرائین ہان غیر مذہب
کی حقارت ہمیشہ سے ستون ہے اسلام کا عیسائی ان شرطون پر راضی ہوے
خلیفہ نے اپنے ہاتھ سے یہہ بھی لکھدیا کہ تمہاری جانین اور مال اور تمہارے معبد
تمہارے پاس رہین گے انکو ضرر نہ پہنچیگا اور تمہین اپنا مذہب چھوڑنے کا بھی اختیار
ہے اس کروفر کے شہر مین جو حضرت سلیمان نے بنایا خلیفہ عمر سادہ عربی لباس
مین ایک عصا ہاتھ مین لئے ہوے سوفرینیس پادری کے ہمراہ داخل ہوے
اور اخلاق کے ساتھہ اس سے عمارات قدیم کا حال پوچھتے ہے پادری بھی

ہر طرح ادب سے پیش آیا ہان مگر ایک عیسائی مؤرخ کا یقین کیا جایے تو جمین وہ پادری
اُنکے میل خوردہ کپڑون سے نہایت بیزار رہا خاص کر اُن موٹے اونی کپڑونسے
جنمین پیوند چپ مین تہے - ایک بڑا نمونہ حضرت عمرؓ کے انصاف کا یہہ ہے کہ گرجائے
محشر مین پہنچکر نماز کا وقت آگیا پوچہا کہ کہان پڑہون بڑے پادری نے کہا جہان
آپ کہڑے ہین حضرت وہان سے نکل آے اور گرجائے قسطنطین مین پہنچے وہان
ایک بوریا بچہایا گیا مگر حضرت نے وہان نماز نہ پڑہی بلکہ زینہ سے اوترکر سیڑہیون پر
نماز پڑہی اور پڑہکر پادری سے اسکا سبب بیان کیا کہ اگر مین ان گرجا ؤنمین نماز
پڑہ لیتا تو مسلمان انہین قبضہ کر لیتے اور مسجد بنا لیتے حضرت کو یہانتک رعایت
منظور ہوئی کہ حکم دیا کہ کوئی شخص اُن سیڑہیون پر ایک آدمی سے زیادہ جماعت
سے نماز نہ پڑہے مگر آخر کو نصف سے زیادہ مین یہہ سیڑہیان اور صحن مسجد مین داخل
ہوگئین چونکہ اتفاق سے (بسبب نماز پڑہنے خلیفہ کے) یون پاک ہو چکی تہین حضرت
خلیفہ نے وہ مقام ہیکل سلیمان ؑ کا دریافت کرکے اسجگہہ وہ مسجد تیار کروائی جو
اسلامی معبدونمین سب سے زیادہ نامور ہے اور مسجد قرطبہ کو چہوڑکر سب سے
زیادہ بے مثل یہہ فتح یروسلم سترہ سنہ ہجری اور ۶۳۷ع کو وقوع مین آئی
انتہی یہہ قرطبہ ملک اسپین کا پایہ تخت ہے جسے خلیفہ ولید بادشاہ دمشق کے
سپہ سالار تارک نے جسکے نام سے جبل الطارک (انگریزی جبل آلٹر) مشہور ہے
۷۱۱ع مین فتح کیا (سیر الاسلام صفحہ ۱۷ وغیرہ) اس شہر قرطبہ مین پہلے
بادشاہون خاندان بنی امیہ نے ایک مسجد مسجدون دمشق اور بیت المقدس
کیموافق عرض وطول و ارتفاع وخوبصورتی اور رونق مین آٹہہ برس کے

عرصہ مین تعمیر کروائی - اسکی چہتون کے تلے ایکہزار سے زیادہ ستون سنگ مرمر کے
لگے ہوے تہے اور پیتل کے اسّی دروازون سے مسلمان آتے جاتے تہے دولت
ملک کے خزینے سے مین عطریات ممالک مشرقی کی صرف ہوتی تہی اور چار ہزار
سات سو چراغ ہمیشہ رات کو روشن ہوتے تہے اس تخت گاہ خاندان بنی امیہ مین
دو لاکہہ گہر اور چہہ ہزار مسجدین اور نو ہزار حمّام واسطے آرام خلقت کے تیار تہے
جب اسپین والون نے ۱۶۱۰ع مین مسلمانون کو تمام اُس سرزمین سے نکالا
لاکہون مرد و عورت بیابان افریقہ مین بسبب ماندگی اور بہوک کے مرگئے
اور بہت مرد و عورت بغیر لحاظ اسکے کہ وہ بچے ہین یا جوان یا بوڑہے قتل کرگئے
مسلمانون کی سلطنت کو ایسے ظلم اور سختی کے ساتہہ اسپین سے خارج کیا
تب سے وہ مسجد ابتک گرجا گہر ہے سیر الاسلام مین صفحہ ۹۱ - ۹۳ اسکا مفصل
بیان ہے - جان ڈیون پورٹ صاحب اپنی انگریزی کتاب کے صفحہ ۹۵ مین
لکہتے ہین کہ کون ایسا ہے جسنے شولری (یعنے مردانگی) کی بالتقابیئے سلطنت
اسلام کے اسپین سے جاتے رہنے کا افسوس نکیا ہو کون شخص ایسا ہے جسنے
اُس جوانمرد اور فیاض قوم پر تعجب نکیا ہو جنہون نے آٹہہ سو برس تک حکم اُنی
کی مگر اُنکے مخالف مورخون نے بہی اُنکی ایک بہی نیکی کا ذکر نہین کیا ہے کون
ایسا شخص ہے جو عیسائیون کے پادریون کی اس حرکت سے نادم نہو کہ
اُنہون نے اپنے حکام سے زبردستی سلطنت اور ظلم اُس قوم پر کرایا جنکی وہ
حفاظت مین عرصہ دراز تک رہے تہے کون ایسا متنفس ہے جو زینش پادریون
کی اس حرکت کے لکہنے سے شرمندہ نہو کہ اُسنے کوردوا کے (اسلامی) بڑے بڑے

شعرا اور فلسفیون اور ریاضی دانونکی تصنیفات کو جلا دیا اور اُس قوم کے سات سو برس کے علم و ادب کی کتابون کو برباد کر دیا انتہی

پھر اُسی انگریزی کتاب کے صفحہ ۳۰۹ مین لکھا ہے کہ پادری کارڈنل زمینس نے جو اہل عرب کے تمام عمدہ عمدہ کتب تواریخ و زراعت و طب کو جلا دیا اور یہہ دلیل بیان کی کہ یہہ کتابین قران سے مشتبہ ہونگی انتہی سیل ویڈا صاحب کی کتاب سے معلوم ہوتا ہے کہ اسپین والے یہہ خیال کرتے تھے کہ ہمنے جو بارہ ملین (یعنے ایک کروڑ بیس لاکھ) اہل ترک (یعنے مسلمانون) کو قتل کیا یہہ قتل انجیل کے موافق ہے کیونکہ بنی اسرائیل نے اہل کنعان کو اسیطرح قتل کیا تھا صاحب موصوف نے یہہ کتاب اسی امر کے ثبوت مین لکھی ہے انتہی دیکھو جان ڈیون پورٹ صاحب کی انگریزی کتاب صفحہ ۱۳۲

پھر اُسی تواریخ واشنگٹن آرونگ مین لکھا ہے باب ۱۲ خلیفہ عمر کا حال درج پچھلے بیان سے ناظرین کو معلوم ہو گیا ہوگا ہان اگر چہ نہین جو ایک سرسری حلیہ یہان بھی لکھا جاتا ہے خلافت کے شروع مین ان کی ۵۳ برس کی عمر تھی بلند قد سانولا رنگ تھے سنجیدہ صورت سر پر بال کم مگر قد اتنا لمبا تھا کہ ایک مورخ لکھتا ہے کہ جب بیٹھتے تو کھڑے ہوے آدمیون سے اونچے رہتے طاقت بدن مین معمول سے زیادہ بائین ہاتھ سے اسیطرح کام کرتے جسطرح دہنے سے اگر چہ اسلام قبول کرنے سے پہلے اس مذہب کے ایسے دشمن تھے کہ حضرت پیغمبر اسلام کی زندگی کے درپے تھے مگر بعد اسلام لانیکے نہایت سچے دل سے اس مذہب کے حامی اور معاون ہوے ہمیشہ بایک حضرت زندہ رہے بڑے بڑے مقدمات مین آپکے مشیر رہا کیے

رہے جہادان بدر و احد اور خیبر اور حنین و تبوک و مکہ و مدینہ مین انکا نام اول رہا
اور واقعی تمام فتوحات اسلام کے جان رہے نہایت سرگرم اور سرگرمی بہی
اشتناک تعلیم اسلام کو سپاہی کیطرح سمجہایا اور رواج دیا اگر کوئی عقدہ مشکل جو
عقل سے حل نہوا تلوار سے جدا کیا اور جسنے کفر مین ضد کی اسکا سر اتارا انتظام
امورات مین انکا ضبط اور عدل ضرب المثل ہے امورات خانگی مین ان کی
پرہیزگاری اور کفایت شعاری اور اسباب دنیا کو ذلیل جاننا مشہور صرف
پانی ہمیشہ پیا چہوہارے اکثر کہاے یا جو کی روٹی نمک کے سنا ہے مگر اعتکاف وغیرہ
مین نمک بہی حظ نفس سمجہہ کر چہوڑ دیا یہہ سخت اتقا اور نفس کشی اور سادگی و
افلاس ظاہری پر انکو نمین بہی لوگ عزت سے نظر کرتے تہے اپنے روز مرہ
کے واسطے کچہہ ایسے درشت مسئلے مقرر کر رکہے تہے مثلاً کہا کرتے تہے کہ چار چیز
واپس نہین آتی + سخن گفتہ تیر از کمان جستہ عمر گزشتہ وقت رفتہ ان کے
وقت مین مسجدین بیشمار بنگئین جنمین مسلمان عبادت کرین اور قیدخانہ
جنمین مجرم رہین جرایم خفیفہ کے واسطے درہ ایجاد کیا اور اسکا اتنا خوف تہا
کہ لوگ تلوار سے زیادہ درہ سے ڈرتے تہے

جب عہدہ خلافت عمرؓ نے قبول کیا تو لوگ آپکو خلیفہ خلیفہ کہنے لگے حضرت عمرؓ
نے فرمایا کہ یون تو یہہ سلسلہ کبہی منقطع نہوگا اسلئے امیر المومنین لقب ہوا
پیچہے سے شاہان اسلام نے یہہ لقب ترک کر دیا سب سے پہلے خلیفہ کو لشکر
شام کا خیال آیا آپکی سنجیدہ راے مین ہتیارونکی چمک دمک نے کچہہ اثر کیا
خالد کو سپہ سالاری کے قابل نہ سمجہا خالد کی دلیری اور فن سپہ گری کے

تو نا اہل تھے [illegible] اور تند خو ہی [illegible] تھا شاد مدینہ اہل [illegible]
لایق سپہ سالاری کے عوض نیابت کے لایق اُسے سمجھے اسلیئے ضرور ہوا کہ انکے
غیر مآل اندیش ہاتون سے سپہ سالاری نکالکر ابو عبیدہؓ کو دیجاے جو اپنے
حلم و اتقا اور دینداری کے سبب اس عُہدہ کے زیادہ مستحق ٹہرے چنانچہ
ایک خط ابو عبیدہؓ کے نام پرچہ چرمی پر لکھکر اطلاع دیگئی کہ خلیفہ ابو بکرؓ انتقال
فرما گئے اور مین خلیفہ ہوا انکو سپہ سالار مقرر کرتا ہون

پہر اُسی تواریخ مصنفہ واشنگٹن ارونگ صفحہ ۴۷ ا باب ۳۳ مین لکہا ہے
تمام ملکی امورات کا انتظام کرکے اور اپنی تجہیز و تکفین کی بابت ہدایت کرکے
۶۳ برس کی عمر مین دس برس اور چہہ مہینے خلافت کے بعد ساتوان دن تہا
تلوار لگی ہوے کہ انتقال فرماگئے یہہ تمام تاریخ حضرت عمرؓ کی پڑہکر معلوم ہوتا ہے
کہ یہہ بڑے صاحب کمالات تہے نہایت زیرک اور بڑے عادل بانی اسلام اگر انہین
کہا جاے تو بجا ہے یہی تہے جنہون نے احکام نبی اسلامؐ اس خوبصورتی اور
احتیاط سے جاری کئے حضرت ابو بکرؓ کو انکی خلافت مین ہمیشہ اپنی صلاح اور
مشورہ سے مدد کرتے رہتے تمام سلطنت اسلامیہ کا انتظام کیا ضابطے مقرر
کئے اپنے ماتحت سپہ سالار وزیر جین اُنکے اقبال اور حشمت کیوقت ایسا زیر
نگاہ رکہا کہ یہی بڑی دلیل اُنکی بڑی لیاقت حکمرانی کی ہے دنیا سے
نفرت کرنے مین اور سامان دنیوی کو حقیر جاننے مین حضرت پیغمبر اسلام صلعم
اور خلیفہ ابو بکرؓ کی پوری تقلید کی اپنے سپہ سالارون کو جب لکہا تو یہی لکہا
کہ خبردار اہل ایران کے لباس اور طعام کی پیروی نہ کرنا ہمیشہ سادہ وضع

پہنا اور سادہ عادات اور اللہ تعالی انہین فتحمند رکہے گا یہہ چہوڑا اور خراب ہوگے
اور انکا خیال تہا انہین اسبات کا کہ اپنے افسرونمین سے جیسے عیش اور تن
کیطرف راغب دیکہتے بے سزا دئے نہ چہوڑتے بعض احکام سے انکی مردانگی اور
ذکاوت دونون ثابت ہوتی ہین حکم تہا کہ وہ لونڈی کہ جو ایک لڑکا جن چکی
ہو پہر نہ بکے اپنی جیب خاص سے ہفتہ وار خیرات کرتے ہر ایک کی حاجت کیموافق
دیتے نہ یہہ کہ اسکی لیاقت کے موافق اور فرماتے کہ خدا نے جو نعمتین ہمین عطا
کی ہین ہماری ضرورت رفع کرنیکیواسطے ہین نہ ہماری نیکیونکے عوض مین نیکیون
کا عوض قیامت مین ملیگا

شروع عہد خلافت کے آپنے اصحاب رسول خدا صلعم اور تمام مستحقین کے خرچ کیواسطے
وظیفے مقرر کئے حضرت عباس کو سالیانہ دو لاکہہ درہم مقرر کئے اسیطرح ہر ایک
کو اسکے مرتبہ کیموافق جو لوگ کہ جنگ بدر مین موجود تہے انکو پانسو درہم اور
وے لوگ جو شام ایران مصر کی لڑائیونمین شریک رہے انکو اس سے کم
حضرت اسلام کے دو محلون مین ہر ایک کو دس ہزار درہم سالیانہ اور حضرت
عائشہ رض کو بارہ ہزار حضرات حسنین ع کو ہر ایک کو پانچہزار درہم اور جو کوئی
ان حصون سے ناراض ہوتا حضرت عمر رض فرماتے کہ قہر خدا کا اسپر سب سے پہلے
انہین نے دفتر جمع وخرچ بیت المال مقرر کیا انہین نے سنہ ہجری لکہنا شروع
کیا سکہ اسلام انہین نے جاری کیا جسپر خلیفہ وقت کا نام اور کلمہ لا الہ الا اللہ
تہا کہتے ہین کہ انکی خلافت مین ۳۶ ہزار شہر قلعہ اور گڑہیان فتح ہوئین نئے
شہرونکی بنیاد پڑی بڑی بڑی منڈیان مقرر ہوئین بے شمار مسجدین تعمیر

ہوبین انہین کے ضبط سے یہہ وسیع اور طویل نئی سلطنت ایک ہی سلسلہ
کیطرح متفق رہے
کیا خوب کہا گیا ہے کہ اس خلافت کے تاج ہی بین فتحین شام اور ایران اور مصر
کی تہین اور تاریخ عرب مین بہی زمانہ بہادری اور اقبالمندی ہے اور بنیاد
اس غیر محدود سلطنت کی دیکھیے تو دس برس سے بہی کم مین پڑی
ذرا یہہ خوب یاد رکہنا کہ یہہ غازی نامور یہہ بڑا منتظم یہہ دلاور سردار شروع مین
نیم تعلیم یافتہ مکہ کے رہنے والے تہے ہان ان اگلے بہادران اسلام کی نسبت
کتنی اچہی طرح ہم کہہ سکتے ہین کہ اُنہون نے دبو ہوتے تہے تمت کلامہ
مفتاح التواریخ مصنفہ طامس ولیم بیل صاحب مطبوعہ مطبع نولکشور ۱۸۶۷ع
بموجب پسند مسٹر ہنری ہیرس الیٹ صاحب سیکرٹری گورنمنٹ ممالک ہند
صفحہ ۱ مین مرقوم ہے امیر المومنین عمر بن خطاب رض نام پدرش خطاب بن
نفیل بن عبد العزیز بن ریاح بن عبد اللہ قرط بن زراح بن عدی بن کعب
بن لوی و نسب او بکعب بن لوی بہ نسب رسول صلعم میپیوندد و حفصہ
حفصہ یکے از زوجگان رسول ص بودہ چون ابو بکر صدیق پیش از وفات خود عمر رض
را خلیفہ خود مقرر نمودہ بود چنانچہ بعد وفات او عمر را بر مسند خلافت نشانیدند
اول کسی کہ اورا امیر المومنین خواندند عمر بن خطاب بود و سبب آنچنان
بود کہ ابو بکر رض را خلیفہ رسول ص خواندندے و چون عمر بن خطاب بخلافت نشست
گفت کہ اگر مردم مرا گویند خلیفہ خلیفہ رسول خدا این سخن دراز شود پس مغیرہ بن شعبہ
برخاست و گفت تو امیر مائی و ما مومنانیم پس تو امیر المومنین باشی بعد ازآن

جملہ اصحاب بر آن قرار دادند و او را امیر المومنین خواندند و عمرؓ تمامی ممالک شام
و مصر را از دست قیصر روم کہ ہرقلیس نام داشت برآوردہ و در سال شانزدہم
از ہجرت بر ممالک عجم نیز مستولی گشتہ فارس را از یزدجرد پسر خسرو پرویز گرفت و چون
مدت خلافت او بآخر رسید روزے در نماز بود شخصے بنام ابولولو غلام مغیرہ او را شہید
ساخت و ہفت کسان دیگر را کشتہ خود ہم کشتہ شد۔ این واقعہ بست و ہفتم ذی الحجہ
سال بست و سوم بود کہ در ماہ محرم سال بست و چہارم از ہجرت در شہر مدینہ
روے دادہ انتہی

سبحان اللہ جل شانہ خاصان خدا کی عظمت و جلال کا باوجود اُنکے کمال
بے اسبابی کے کسی بادشاہ کا کر و فر پاسنگ بھی نہین ہو سکتا ہے لکھا ہے
کہ قدماء مشایخ جب کسی بزرگ کو بہت اسباب آرایش کے ساتھ دیکھتے تو
اُسے حقیر جانتے تھے اور سمجھتے کہ جب آرایش باطن کم ہو گئی تب آرایش ظاہر
کی حاجت ہوئی ہے سب انبیاء اور اولیاء نے یونہین اسباب دنیا کو ذلیل
جانا ہے مرقس ا باب ۲ مین حضرت یحییٰ کا حال دیکھنا چاہیے جہان لکھا ہے
کہ یوحنا اونٹ کے بالون کی پوشاک پہنے اور چمڑے کا کمر بند اپنی کمر مین باندہے
تہا اور ٹڈی اور جنگلی شہد اُسکی خوراک تہی انتہی
تنخواہ حضرت ابوبکرؓ کے خزانہ سے مدینہ کے تین درہم روزینہ مقرر تھے اور
وہ جمعہ کے دن بقیہ اپنے روپئے اور دوسرے لوگون کا اُن شخصون کو جو بہت
مستحق تھے بانٹ دیتے تھے زر مذکور اوّل سپاہیون کو اور بعد اُسکے اور لوگونکو
ملا کرتا تھا۔ انکا پیرہن موٹی اون کا جو ممالک ایشیا مین علامت بزرگی اور امور

دینی کی حکومت کا نشان ہے عمرؓ کو بلا اور ایک شخص نے حاضرین مجلس مین سے اسکو بہت پھٹا ہوا دیکھکر جناب امیر المومنین (حضرت عمرؓ) سے عرض کیا کہ ظاہر حال تمہارا مطابق تمہاری سیرت اور ہمت عالی کے نہین ہے۔ حضرت عمرؓ نے سادگی کے ساتھ جو بناوٹ کی راہ سے نہ تھی جواب دیا کہ اے دوست میرے وہ مذہب جسکے ساتھ خدا نے مجھے بزرگی دی نہایت عمدہ لباس اور زیور مکلّف اور آرایش خوشنما ہے انتہی از سیر الاسلام باب ۳ زبان انگریزی سے ترجمہ کیا ہوا منشی نور محمد کا صفحہ ۱۱۲ مطبوعہ ۱۸۴۵ء پھر لکھا ہے کہ امام حسن خلف علی مرتضیٰؑ اور سبط محمد مصطفیٰ صلعم نے دو بار اپنا مال محتاجون کو بانٹ دیا اور خلیفہ عمرؓ اور خلیفہ ابوبکرؓ ہر ہفتہ مین جو کچھہ مایحتاج سے بچتا غربا کو دیدیتے تھے انتہی (از سیر الاسلام باب ۵ ترجمہ صفحہ ۲۱۱)

اے دلت سخت و ملایم گفتگو زیر سبان جان و بر لب ذکر ہو

بے عمل ایمان نمی آید بکار لَن تَنَالُوا البِرَّ حَتّٰی تُنفِقُوا

حضرت عمر فاروقؓ کی ایام سلطنت مین جسقدر ملک تصرف اسلام مین آئے انکا بیان کتب سیر مین موجود ہے کسی بادشاہ کو یہہ فتوحات نصیب نہین ہوے شاید ناظرین سمجھین کہ سکندر نے تو ایکعالم کو فتح کر لیا تھا مگر اسکے لئے دلایل موجود ہین کہ یہہ فتح سکندر کو بہی نصیب نہین ہوئی اس مختصر مین اُن سب باتون کے لکھنے کی گنجایش نہین ہے صرف اتنا لکھنا چاہئے کہ سنہ عیسوی سے تین سو تینتیس برس پیشتر جب سکندر یروسلم پر حملہ آور ہوا تو کاہنون کو اُن کی کہانت کا لباس پہنے ہوے دیکھکر جو کہ سکندر سے ملنے کو نکلے تھے اُنکا اسقدر رعب

اُسپر غالب آیا کہ صف آرائی کا خیال چہوڑ آگے بڑہکر ہیدونامی سردار کاہن کو سجدہ کیا
سب بنوانی اُسکی (یعنے سکندر کی) اس عجیب حرکت سے بہت متعجب ہوے
(از مفتاح الکتاب صفحہ ۱۳۱) وہ سمجہا کہ فرشتے آسمان سے اوترے ہین اور یروسلم
کی تسخیر سے باز رہا اور حضرت عمر فاروق رضؓ کو دیکہکر عیسائیون کا بطریک یعنے امام
ایسا رعب مین آگیا کہ خاص ہیکل کی بنیاد پر مسجد اقصیٰ کے بنانے کی اُسنے
صلاح دی اور وہی جگہہ بہی تبلادے ورنہ ممکن تہا کہ کوئی دوسری جگہہ اُس وقت
تبادیتا اور اگرچہ جانتا تہا کہ اس جگہہ پر مسجد بننے سے وہ نامور پیشین گوئی جو
لوقا ۲۱ باب ۲۴ مین ہے باطل ہوجائیگی اور تو بہی حضرت عمرؓ کے رُعب مین آکر
وہی جگہہ بتادی کہ جس سے وہ پیشین گوئی کہ جسکا ابطلان تمام انجیل کے
نامعتبری کا سبب ہوسکتا ہے غلط کردی پہر یہہ کہ یہہ کہین نہین لکہا ہے کہ پہلے
اُس بطریک نے کوئی اور جگہہ تبلائی اور جب وہ جگہہ ناپسند ہوئی تب لاچار
ہوکر ہیکل کا مقام تبلایا بلکہ پہلی ہی دفعہ مین اُسنے وہی جگہہ تبلائی کہ جسپر
عیسائی اور یہودیون کا سارا فخر تہا بسبب اُسکی کمال عظمت اور بسبب
حفاظت پیشین گوئی مرقومہ لوقا ۲۱ باب ۲۴ کے سیر الاسلام باب ۳ صفحہ ۱۱۱
مین لکہا ہے مسلمانون کو قاعدہ بندوبست اور عملداری کرنیکا معلوم نہ تہا
مگر طریقون فتح کیسے خوب واقف تہے حال اہل روم اور سکندر اعظم کا بہی
ایسا ہی تہا فتوحات رومیونکی ایسی عجیب نہ تہے جیسے کہ فتوحات اہل اسلام کی
رومیون نے بسبب کام مین لانے ہر قسم کی دغا بازی اور شمشیر زنی کے
فتحین حاصل کین تہین مگر سرداروں اہل اسلام نے اپنی شمشیر زنی کی

عیسائی اقبال اور رومی سلطنت کا عین شباب بلکہ کمال تہا

ایک ہی بڑی سعی اور جانفشانی سے ملک گیری کی انتہی

غرض ایسی باتوں مین سکندر کو حضرت عمرؓ کے فتوحات سے کیا نسبت ہے دوسرے
یہہ کہ سکندر نے جو ملک فتح کئے وہ اُسکے مرتے ہی غیرونکا حصہ ہوگئے چنانچہ ترجمہ
قران شریف جسپر علماء عیسائی نے اپنی طور کا حاشیہ اور دیباچہ لکھا اور بخط
رومن ۱۸۴۴ع کو الہ آباد پریسبٹیرین مشن پریس مین چھاپا اُسکے دیباچہ کے صفحہ ۶
دفعہ ۴ مین لکھا ہے کہ سکندر کی عمر ۳۳ تینتیس برس کی تھی اور اُسکی حکومت عظیم
اُسکے چارون سپہ سالارون کے درمیان یون تقسیم کی گئی تھی کہ سلوکس کو ایران
اور بابل اور کئی ایک اور مشرقی ممالک ملے کاس سانڈر کو مقدونیہ اور اُس کے
آس پاس کے صوبے ملے انٹگونس نے شام اور ایشیاء کوچک کے اکثر ممالک اپنے
قبضہ مین لئے اور طالمی نے مصر اور اُسکے اطراف پر قبضہ کیا انتہی
پادری اگستس براڈہیڈ کا قول ہے کہ مقدونیہ کی سلطنت چار حصّون مین منقسم
ہوئی ہے فلسطینیہ اور مصر طالمی سوتر کو ملا اور سوریہ اور بابل مشرقی صوبون سمیت
سلوکس کو اور تہراکیہ بتہینیہ اور کوچک ایشیا کے اور صوبے لیسیماچس کو اور مقدونیہ
اور یونان کسنڈر کو ملا قریب پچاس برس مسیح سے پیشتر یہہ سب مملکتین رومی سلطنت
مین شامل ہوئین اور اس اڑہائی سو برس مین (یعنے سکندر کی وفات کے بعد سے)
لڑائیان قایم رہین انتہی (انڈین و دینوی تاریخ صفحہ ۳۲۸)
پھر اُسی کتاب کے صفحہ ۳۲۷ مین لکھا ہے کہ سکندر کی وفات کے تھوڑے عرصہ بعد
اُسکی روکزنا بی بی بیٹا جنی اور بعضے اوسے تخت پر بٹھایا چاہتے تھے لیکن جب
وہ گیارہ برس کا ہوا وہ اور اُسکی ما مقدونیہ مین قتل کئے گئے انتہی۔

سب

پس یہ سب ممالک سواے ایران کے صرف سلطنت روم مین شامل ہین اور حضرت عمر فاروق رضی کے عہد خلافت مین فتح کئے ہوئے ملک اب تک بعنایت ملک الودود تصرف اسلام مین موجود ہین اُنہین سے ہر شہر مسلمانون کا وطن اور ہر قریہ اہل ایمان کا مسکن ہے ان ملکون کے سب باشندے کیا گدا اور کیا بادشاہ فیضیاب اسلام کے سبب قیامت تک حضرت عمر رض کے شکرگزار رہین گے

مثنوی مؤلفہ

جہالت طعمۂ آن تیغ تیز است ہو ۔ امان از سہم او در گریز است

علم بر ملک شام افراشت از بام ۔ برآمد مہر رخشندہ سر شام

کشیدہ تیغ با بازوے فولاد ۔ ز ہولش کوہ دشت آمد بفریاد

ستادہ بر غزا با صد بشارت ۔ کشادہ قلعہ ہا از یک اشارت

ز تیغش سرزمین سیراب گردید ۔ ز رعبش زہرۂ شیر آب گردید

قیامت کرد در آفاق جیشش ۔ زمین و آسمان لرزید ز طیشش

رسول اللہ حرم از بت بپرداخت ۔ عمر بیت المقدس را ز نو ساخت

بناے مسجد الصخرہ او کرد ۔ نکو خود بود و تعمیر نکو کرد

شبانگہ بود قرب شہر راہش ۔ شد آن ارض مقدس خیمہ گاہش

چہ شب ایام غربت را بہ اجر ۔ سلام ہی حتی مطلع الفجر

بشوق داخلہ الشب سحر شد ۔ سحر داخل کلیسا بالبصر شد

چو در بیت المقدس شد گزارش ۔ کہ شد بر تخت داؤدی قرارش

مسلم شاہی دنیا و دینش ۔ کہ ملک وحدہ شد زیر نگینش

خداوند سریر و تاج داود
بتان را بر صلیب نیزه برکرد
دلیل راه یزدانی علم شد
زهیبتش اندرین را بود ایما
نه دامان علم یکسر کشاده
زشادی شد بدل محزونی ملک
براودی محل عزت کوشش
بستش رایت پرچم نمائی
علم بر قلهٔ صیهون علم شد
کشاده پرچم و افراشت رایت
نصارا وجد پے اقبال او کرد
هوشعنا گفت خلق از مقدم او
ترنم شد مبارکباد سے او
منابر پرخروشش از نام فاروق
ستود ارض و سما زین گونه ویرا
زہے معراج اقبال عرب دید
بحکمت ہا سلیمانے کلامے
رسید آنجا باقبال حدومال
چو بر ویرانهٔ هیکل نظر کرد

تراوش رفعت معراج داود
گذیرا بلیسش از ظل عمر کرد
ستون ابر نورانی علم شد
وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيمًا
مکرر دبی شهپر کشاده
مسلم شد باد ار وئے ملک
نموده روح اصحت پاپوسش
چو موسیٰ بر علم کرد اژدہاے
فلک پیشش پے تسلیم خم شد
گرفته خلق در ظل حمایت
مسیح از دور استقبال او کرد
بفرشش آراست راه او ہم او
برقص آمد یہود از شادئے او
بگیتی سکه زد اکرام فاروق
جزاک الله فی الدارین خیرا
عمر در روز و پیغمبر بشب دید
بحکمش ملک کنعانے حلالے
که موسیٰ نارسیده در چهل سال
فراسے جوششش از چشم عمر کرد

بعین آداب مازاغ البصر دید
بلرزید یک جہان از ہیبت آتش
بدست خویش رُفت آن خار و خس را
بعہد ہمت الیاس وفا کرد
چو موسیٰ کرد بیت اللہ بنائے
بعظمت غیرت طور آمکان شد
عزیر از گور صد شکر خدا گفت
چو روح اللہ دید آن صنع پاکش
نمود آن تازہ تعمیر گرامی
ہنوز آن فیض بخش خاص و عام است

پیمبر دید بود و یا عمر دید
فزون شد غیرت بیت المقدس
قوی فرمود دست دسترس را
حرم تعمیر و الاقصیٰ بنا کرد
از و شد انبیاء زہن انتہائے
زہے نور علیٰ نور آمکان شد
کلیم از طور اے صلّ علیٰ گفت
بگفت اے مرحبا روحے فداکش
بہ یحییٰ معجزہ یحییٰ العظامی
ہنوز آن شوکت اسلام تام است

تب یہہ پیشین گوئی جو ۱۰۲ زبور مین ہے پوری ہوئی ۱۳ (اے خدا تو اُٹھیگا صیحون پر رحم فرمائیگا کیونکہ اُسپر مہربان ہونیکا وقت کیونکہ وقت مقرر آیا ہے (۱۴) کیونکہ تیرے بندے اُسکے پتھرون سے راضی ہین اور اُسکی خاکپر مہربانی کرتے (۱۵) اور قومین یہوواہ کے نام سے ڈرینگے اور زمین کے سارے باشندے تیرے جلال سے (۱۶) کیونکہ یہوواہ نے صیحون کی تعمیر کی ہے اپنے جلال مین ظاہر ہوا ہے (۱۷) وہ ناچار کی دعا کیطرف متوجہ ہوا اور اُسنے اُنکی دعا کو ناچیز نہین جانا ہے (۱۸) یہہ آنیوالی پشت کے لئے لکھا جائیگا اور پیدا ہونیوالی اُمت یاہ (یعنے خدا) کی حمد کریگی (۱۹) کیونکہ اُسنے اپنی مقدس بلندی پر سے جہانکا یہوواہ نے آسمان پر سے زمین کیطرف نظر کی ہے (۲۰) تاکہ قیدیکی آہ سُنے

تاکہ موت کے فرزندون کو رہائی دے (۲۱) تاکہ صیحون مین یہوواہ کا نام بیان کیا جائے
اور یروسلم مین اُسکی حمد (۲۲) جب امتین باہم جمع ہونگین اور مملکتین تاکہ یہوواہ
کی عبادت کرین انتہیٰ از ترجمہ پادری جوزف ادین صاحب
اس پیشین گوئی کی شرح مین صرف چودہوین آیت کی تفسیر جو پادری جوزف
ادین صاحب نے کی لکہنا کافی ہے قولہ صیحون بحال ہوگا اور آباد کیا جائیگا
کیونکہ تونے (اے خدا) اپنے لوگون کے دلپر ایسی تاثیر دی ہے کہ وہ اُس کے
ویرانے پر ترس کہاتے ہین اور تیرے بندے اُسکے پتہرون سے راضی ہین
اور اُسکی خاکپر مہربانی کرتے ہین تو بیشک صیحون پر مہربانی دکہاے گا کیونکہ
اسحال تیرے بندے اُسکے ویرانہ پر الفت سے نظر کرتے اور ترس کہاتے ہین
اور اُسکی بحالی اور آبادی کی دلی خواہش رکہتے ہین اور یہہ اُسکے بحال
اور آباد ہوجانے کا نشان ہے انتہیٰ اور باقی اس پیشین گوئی کی سب
آیتون کا مطلب صاف ہے کہ حضرت عمرؓ کا اُسکے ویرانہ پر ترس کہانا اور
اُسے تعمیر کرنے کا مذکور ہوا ہے اور یہوواہ کا صیحون کو تعمیر کرنا ہی تہا (آیت ۱۶)
کہ حضرت عمرؓ کے ہاتہہ سے خدا نے اُسے تعمیر کروایا جیسے پیشتر حضرت سلیمان کے
ہاتہہ سے اُسے تعمیر کروایا تہا اور پیدا ہونیوالی اُمت (آیت ۱۸) سے صاف اشارہ
اُن لوگون کی طرف پایا جاتا ہے جو بنی اسرائیل کے سوا ہین اور وہ صرف
مسلمان معلوم ہوتے ہین اور یہہ کہ خدا کی حمد کریگی اس سے بخوبی ثابت ہے
کہ وہ اُمت خداپرست ہوگی نہ یہہ کہ بُت پرست پس جبکہ نہ بنی اسرائیل سے
یہان مراد ہے اور نہ دنیا کی بُت پرست قومون سے اور نہ عیسائیون سے

کیونکہ مسیح بنی اسرائیل مین سے تھے دوسرے یہہ کہ رومی فوجکے ساتھہ بعقیدہ نصاریٰ مسیح بیت المقدس کو ڈہانے آئے تھے نہ یہہ کہ اُسے تعمیر کرنے تیسرے یہہ کہ عیسائیون نے کبھی بیت المقدس کو تعمیر نہین کیا ہے اور اس پیشین گوئی مین اُسکی تعمیر اور آباد کرنیوالون کا ذکر ہے پس جس شخص مین ذرا بھی عقل ہے تو فوراً سمجھہ جائیگا کہ یہہ خاص مسلمانون سے صاف و صریح مراد ہے اور قیدی اور موت کے فرزندون سے (آیت ۲۰) مراد یروشلم مین رہنے والے جنکو اسلام سے پیشتر بادشاہ گردیون کے سبب قتل اور اسیری کے خطرونمین گرفتار تھے

اب اگر کوئی کہے کہ بخت نصر وغیرہ نے بہی تو یروشلم کو فتح کیا تہا وہ کیون نہ وارث تخت داؤدی کہلاے تو اسکا جواب یہہ ہے کہ وے سب خدا کیطرف سے اُس ملک کے وارث ہوکر نہ آے تھے بلکہ صرف ڈہانے اور غارت کرنے کے لیئے آے تھے اور یہہ بات وارثونکے سراسر خلاف ہے اور جولین نے جو اُس کی تعمیر کا ارادہ کیا تو اس سبب سے کہ وہ خدا پرست نہ تہا خدا ہی نے اُس کو وراثت نہ بخشی تہی اور اسی عرصہ مین وہ فارسیون کے ہاتہہ سے مار بہی ڈالا گیا (رومن تواریخ کلیسیا صفحہ ۲۹۹) اور حضرت عمرؓ نے تو اُس ویران کیئے ہوئے مقام کو پہر تعمیر کیا اور وہی تعمیر کہ جو خدا کی بزرگی کے لایق ہے کوئی اپنے لیئے قلعہ یا محل نہین بنوایا تب یہہ پیشین گوئی جو یسعیاہ ۵۶ باب ۷ مین ہے پوری ہوئی کہ میرا گہر عبادتکا گہر کہلاے گا متی ۲۱ باب ۱۳ پس یہہ وراثت کا منصب حضرت عمرؓ کے لیئے خاص خدا ہی کیطرف سے تہا کہ ایسا بڑا یہہ کام حضرت عمرؓ کے

ہاتہہ سے ہوا

اسکے لئے دوسری دلیل یہہ ہے کہ اتنی بڑی مدت یعنے قریب تیرہ سو برس

سے جو حکومت اسلام وہان قایم ہے اور کسی کو اسکی آدہی اور چوتہائی

مدت بہی وہان حکومت کرنا نصیب نہین ہوا پہر بخت نصر وغیرہ بت پرستون کو

پیر وسلم کی وراثت سے کیا علاقہ ہے

اور اسکے لئے تیسری دلیل یہہ ہے کہ اُن بت پرست بادشاہونکا دست رس

اُس پاک مکانپر اُسوقت ہوا جبکہ وہ خوب آباد تہا اور اُنہون نے آکر اُسے لوٹا

اور ویران کیا چنانچہ سیسق شاہ مصر اور بخت نصر اور انتوکس وغیرہ سے اسکا

ثبوت ظاہر ہے اور حضرت عمرؓ کا تسلط اُس پاک مکانمین اُسوقت ہوا جبکہ وہ

نہایت ویران تہا اور حضرت عمرؓ نے آکر اُسے آباد اور تعمیر کیا پس ویرانکی نسبت

حضرت عمرؓ کا گذر اُس پاک مقام مین اسطرح ہوا جیسے حضرت ابراہیمؑ اور حضرت

یعقوبؑ کا جب وہان گذر ہوا تب صرف ویرانہ تہا اور اُسکی آبادی کی نسبت

اسطرح جیسے حضرت داؤد اور حضرت سلیمان نے اُسے آباد اور تعمیر کیا تہا اور

اُسکی مقبول عبادات کی نسبت یون جیسے حضرت موسیٰ اور حضرت سموئیلؑ

نے وہان خداے قادر کی پرستش قایم کی تہی اور اُسکی امامت کی نسبت

یون جیسے حضرت ہارونؑ اور حضرت ذکریاؑ نے اُسمین کہانت کی تہی اور

امامت اور حکومت دونونکی نسبت یون جیسے حضرت ملک صدق نے

اُسمین کہانت اور بادشاہت دونون کی تہین اور یہہ ساری مناسبتین

کیا ہی صاف اور صحیح ہین کہ جنمین کسی کو بہی چون وچرا کی گنجایش نہین

پہر یہہ بہی کہ اُس میراث کا جو حضرت داؤدؑ اور حضرت سلیمانؑ نے دنیا مین چہوڑی
اکابر اسلام کے سوا اور کوئی فرقہ وارث نہین ہو سکتا ہے بسبب اتحاد عقیدہ
توحید پرستی اور اسوجہہ سے بہی کہ حدیث صحیح مین جو حضرت داؤدؑ کی کتاب کا نام
وہی اُس کتاب کا بہی نام ہے جو حضرت نبی اسلام علیہ الصلواۃ والسلام
پر نازل ہوئی چنانچہ صحیح بخاری مین بروایت ابو ہریرہ رضؓ منقول ہے کہ فرمایا ہے
رسول اللہ صلعم نے خُفِّفَ عَلَی دَاؤدَ الْقُرْآنُ فَکَانَ یَأمُرُ بِدَوَابِّهٖ
فَتُسْرَجُ فَیَقْرَأُ الْقُرْآنَ قَبْلَ اَنْ تُسْرَجَ دَوَابُّهٗ
. . . . . . یعنے ہلکا اور سہج ہو گیا تہا داؤد پر قران سو وے اپنی
سواریون کے کسنے کا حکم کرتے تہے تو قران کو زین کسنے سے پہلے پڑہ چکتے تہے
انتہی اس حدیث مین زبور کا نام ہی قران فرمایا گیا
تب یہہ پیشین گوئی جو اعمال ۱۵ باب ۱۶ — ۱۸ مین لکہی ہے پوری ہوئی
(کہ خدا فرماتا ہے) بعد اسکے مین پہر آونگا اور داؤد کے گرے ہوے ڈیرے کو
اُٹہاونگا اور اُسکے ٹوٹے پہوٹے کی مرمّت کر کے اُسے پہر کہڑا کرونگا کہ قوم کا
بقیّہ اور سب غیر قومین جو میرے نام کی کہلاتی ہین خداوند کو ڈہونڈہین
خداوند جو یہہ سب کچہہ کرتا ایسا فرماتا ہے خداوند کو شروع سے اپنے سب کام
معلوم ہین انتہی یہہ پیشین گوئی دوسری ہیکل کی تعمیر سے علاقہ نہین رکہتی
کیونکہ اس کتاب اعمال سے سیکڑون برس پیشتر وہ بن چکی تہی اور اُسمین
لکہا ہے کہ اب ایسا کرونگا اور داؤدؑ کے گرے ہوے ڈیرے سے مراد وہ
ہیکل جو حضرت سلیمانؑ نے بنوائی تہی اور اُسی جگہہ اب مسجد الصخرہ ہے

کیونکہ یہہ بسبب عظمت کے داؤدؑ کے نام کی وہ ہیکل کہلاتی ہے ورنہ بنوائی تو داؤد کی نہ تہی پہلے اُسے حضرت سلیمانؑ نے اور پہر زروبابل وغیرہ نے بنایا اگر کوئی کہے کہ عاموس ۹ باب ۱۱ مین یہہ پیشین گوئی لکہی ہے جو کہ اسیری بابل سے پیشتر کی عیسائیون وغیرہ مین سمجہی جاتی ہے تو یعقوب حواری (اعمال ۱۵ باب ۱۳) کی گواہی سے یہہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ یہہ پیشین گوئی دوسری ہیکل کی بربادی سے علاقہ نہین رکہتی ورنہ یعقوب کو پہر اس پیشین گوئی کی یاد دلانے سے غرض کیا تہی کیونکہ وہ ہیکل تو سیکڑون برس پیشتر بن چکی تہی اور عیسائی اور یہودی جدید محاورہ^ف^ مین مسلمان غیر قوم ہین اور اس پیشین گوئی مین لکہا ہے کہ قوم کا بقیہ اور سب غیر قوم پس یعقوب حواری کے زمانہ مین تو یہودی کثرت سے تہے یہودی قوم کا بقیہ تو گہٹتے گہٹتے سیکڑون برس بعد ہوا ہے اور غیر قوم جو میرے نام کی کہلاتے ہین پس مسلمان اُسی خدا کو مانتے ہین جسے سب یہودی اور عیسائی بہی مانتے ہین پہر یہہ کہ عاموس کی کتاب کی تصنیف کے سنہ تحقیق کیسے معلوم ہین پس ممکن ہے کہ بعد تعمیر ہیکل ثانی عاموس نے بہی یہہ پیشین گوئی لکہی ہو کیونکہ اُسکی معتبر اور پائدار تعمیر تو مسلمانون ہی کے ہاتہہ ہوئی اور بڑی بات یہہ ہے کہ اب وہ گری ہوئی کہان ہے جسے کوئی دوبارہ اُٹہا دیگا

پس جسطرح حضرت موسیٰ کے رفیقون سے شروع مین حضرت یشوعؑ نے اُس ملک مین آکر تصرف کیا اور خدا کے حضور قربانی گذرانی اسیطرح حضرت رسولخدا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مین سے حضرت عمر فاروقؓ نے

ف واضح ہو کہ بعد زمانہ حضرت داؤدؑ کے برادران کا لفظ اولاد اسمٰعیل کی بابت یہودی محاورہ مین کم مستعمل ہونے لگا تہا

آخر مین یہان آکر یہہ عبادتخانہ تعمیر کیا کہ جو ابتک موجود ہے یعنے حضرت موسیٰ کے رفیق کے ہاتہہ سے اُسکا شروع اور حضرت رسول اللہ صلعم کے صحابی کے ہاتہہ سے اُسکا انجام ہوا۔ اور جسطرح حضرت یشوع نے کنعان مین داخل ہونیکے وقت یریحو کی شہر پناہ کو نرسنگونکی آواز سے گرا دیا تہا (یشوع ۶ باب ۲۰ و ۲۱) اسیطرح اصطخر کے قلعہ کی دیوار حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور دوسرے مسلمانونکی تکبیر کی آواز کے صدمہ سے جڑ سے گر پڑی تہی اور اسقدر اُس کلمہ نے تاثیر کی تہی کہ جب اُس دیوار کو اُٹہاتے تہے تو غیب سے تکبیر کی آواز آتی تہی اور اُس آواز کے صدمہ سے وہ دیوار جڑ سے گر پڑتی تہی انتہیٰ از بستان التفاسیر ترجمہ تفسیر عزیزی مطبوعہ ۱۲۶۲ ہجری صفحہ ۳۵۱ شروع تفسیر سورہ مدثر یہہ لفظ فارسی نقشہ زمین مین اصطخر لکہا ہے بالصاد اور غیاث اللغات مین لکہا ہے استخر بالکسر و تاے فوقانی مفتوح و سکون خاے معجمہ بمعنی تالاب و نام قلعہ فارس زیرا کہ در وے تالاب عظیم واقع است ازرشیدی

تب یہہ پیشین گوئی جو چہیاسٹہہ زبور مین ہے (آیت ۱۳ ـ ۱۵) پوری ہوئی کہ مین قربانیون کے ساتہہ تیرے گہر مین آونگا اپنی نذرین تجہے ادا کرونگا جنہین میرے لبون نے کہا اور میری تنگی مین میرا منہہ بولا مین فربہ بّرونکی قربانیان مینڈہون کے خوشبوے سمیت تجہے گذرانونگا بیل بکرون سمیت قربانی کرونگا انتہی چونکہ یہودی لوگ صرف وجود ہیکل تک قربانی گذرانتے تہے اور بعد اُسکے یہہ دستور آئین بالکل موقوف ہوا اور عیسائی باوجود عقیدہ مصلوبی مسیح اب قربانی وغیرہ سارے رسومات شریعت کو محض بیکار اور لاحاصل

جانتے ہین اسلیئے اپنے کہانیکے لیئے توسیکڑون بیل بکری وغیرہ پر چھری پہیرتے
مگر خدا کے نام کا ایک برہ بہی قربانی نہین کرتے پر صرف مسلمانونین یہہ دستور
قربانی گزراننے کا رائج ہے چنانچہ یروسلم مین بہی خدا کے گہر مین مسلمان ہی
عید الضحی وغیرہ مین قربانی گزرانتے ہین جیسے پیشتر حضرت یشوع اور حضرت
داؤد قربانی گزرانتے تہے اسلیئے یہہ پیشین گوئی خاص اہل اسلام ہی سے
علاقہ رکہتی ہے —

اور جسطرح حضرت موسیٰ کے عہد سے اس عبادتخانہ مین خدا ے واحد حقیقی جل شانہ
کی پرستش جاری ہوئی اگرچہ پیشتر خیمہ جماعت بنا تہا اسیطرح حضرت عمرؓ
کے عہد سے اس عبادتخانہ مین خداے واحد کی پرستش بحال ہوئی اور اس
درمیان مین جو کچھ نئے نئے عقاید لوگونمین پیدا ہوئی وہ خدا کے اس پاک
گہر سے خارج رہے وہان کوہ سینا حضرت موسیٰ کے وقت سے مشہور اور یہان
کوہ صیحون کا ویرانہ حضرت عمرؓ کے وقت سے معمور ہوا

اسکی بابت حضرت یسعیاہ نبی نے یہہ نبوت کی ہے جاگ جاگ اے صیحون
اپنی عزت پہن لے اے یروسلم شہر مقدس اپنا لباس درخشان اوڑہ لے کیونکہ
آگے کو کوئی نامختون اور ناپاک تجہہ مین پہر داخل نہوگا انتہی یسعیاہ ۵۲ باب ۱
یعنے اے صیحون کہ یروسلم جس سے مراد ہے تو جو ایک مدت سے سورہی ہے یعنے
ویران ہے اور کوئی تجہہ مین عبادت کرنے نہین آتا اب جاگ جا اور یہہ
بات خاص اس تعمیر سے علاقہ رکہتی ہے اور پہر یہہ کہ آگے کو کوئی نامختون
اور ناپاک تجہہ مین پہر داخل نہوگا اسکا مطلب صاف ہے ہر شخص سمجہہ لیگا

کہ نامختون کون لوگ ہین اور پہر کا لفظ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ جسطرح
ابتک کسدیون اور مصریون اور رومیون وغیرہ سے بار بار یہہ عبادتخانہ
بیحرمت اور ناپاک ہوا کیا اب پہر کبھی ایسا ہوگا کہ کوئی نامختون وغیرہ کبھی
یعنے قیامت تک اُسپر تسلط پاوے پس اگر یہہ کلام حضرت یسعیاہ نبی کا الہام
الہی سے ہے تو بیشک قیامت تک ایسا ہی رہیگا حضرت دانیل فرماتے
ہین کہ اُن بادشاہونکے ایام مین آسمان کا خدا ایک سلطنت برپا کریگا جو تا ابد
نیست نہوگی اور وہ سلطنت دوسری قوم کے قبضہ مین نہ پڑیگی وہ اُن سب
مملکتون کو ٹکڑے ٹکڑے اور نیست کریگی اور وہی تا ابد قایم رہیگی انتہی
(دانیل ۲ باب ۴۴)

رُکن دوم

چونکہ پہلی ہیکل جسے حضرت سلیمان نے تعمیر کیا تہا وہ عیسائی عقیدہ کے بموجب
یہودی کلیسیا سے نسبت رکہتی تہی (دیکہو رومن دیباچہ تفسیر زبور صفحہ ۲
جہان لکہا ہے کہ قدیم کلیسیا الخ اور ۴۷ زبور ۲-۱ اور تعلیم الایمان صفحہ ۱۱۸
سطر ۱۶ مطبوعہ امریکن مشن لودہیانہ ۱۸۶۹ع باتمام پادری روڈلف صاحب
جسے پہلے ڈاکٹر جان مکڈول صاحب نے تصنیف کیا اور ۱۸۳۸ع مین مطبوع
ہوئی تہی اور صفحہ ۱۱۷ جہان لکہا ہے کہ ابیرہام کے زمانہ مین فضل الہی کی
روشنی پیشتر کی بہ نسبت زیادہ چمکنے لگی اُسوقت خدا نے کلیسیا کو ایک ظاہری
صورت عطا کی اور ابیرہام کو بُت پرستون کی زمین اور اُسکے گہرانے سے بلا کے
جدا کیا انتہی) وہ ہیکل بخت نصر کے ہاتہہ سے غارت ہوے اور دوسری ہیکل

جسے زربابل و نحمیاہ نے بابل سے آکر بنایا تھا اور پھر ہیرودیس نے اسے شکستہ کر کے
پھر جیسا کہ بنایا ہے نسبت رکھتے تھے یہ بھی رومیوں کے ہاتھ سے بالکل ڈھا دی
گئی اب اسی جگہ پر حضرت عمرؓ کی بنوائی ہوئی مسجد موجود ہے پس یہ گویا خدا
کا تیسرا حکم ہے کہ کبھی نہ ٹلیگا اور اسیطرح دین اسلام کو یہودی و نصرانی
مذہب کے بعد خیال کرنا چاہیے کہ یہ گویا خدا کا تیسرا حکم ہے جو کہ کبھی نہ ٹلیگا
کیونکہ اُس خدا کو جو ابراہیم و اسحاق و یعقوب کا خدا ہے اور جسے یہود و نصارا
مانتے ہیں سوا مسلمانوں کے کوئی اور چوتھا فرقہ دنیا میں نہیں مانتا اور جب
ثابت ہے کہ مسلمان اُسی خدا کو مانتے ہیں جو یہود و نصارا کا بھی خدا ہے تو
دین اسلام بھی خدا کا تیسرا حکم ہے جو کبھی نہ ٹلیگا

الغرض بیت المقدس کی عظمت کی بابت حضرت حجی نبی کی کتاب کے
۲ باب ۹ میں یہ پیشین گوئی لکھی ہے کہ اس پچھلے گھر کی بزرگی پہلے گھر کی
بزرگی سے زیادہ ہوگی رب الافواج فرماتا ہے اور میں اس مکان میں سلامتی
بخشونگا رب الافواج فرماتا ہے انتہی

پس جبکہ پہلے گھر سے جسے حضرت سلیمان نے تعمیر کیا تھا اس پچھلے گھر کی بزرگی
زیادہ ہوئی تو دوسرے گھر سے جسے ہیرودیس نے سنوارا تھا کس قدر زیادہ
سمجھنا چاہیے (دیکھو تیسرے گھر یعنے دوسری ہیکل کے ثبوت میں محراب الکنیسہ
اوّل میں پادری یونس سنگھ و پادری واٹس صاحب کا قول کتاب سوال
و جواب ترجمہ رومن صفحہ ۲۹ سوال ۱۱۸ اور رکن دوئم میں پادری اسکاٹ صاحب
مفسر رومن کا قول) اور تعلیم الایمان مطبوعہ امریکن مشن لودیانہ باہتمام

پادری رڈولف صاحب سنہ ۱۸۶۹ع جب پہلے ڈاکٹر مکڈول صاحب نے تصنیف
کیا اور سنہ ۱۸۳۸ع مین مطبوع ہوئی اُسکے صفحہ ۱۳۱ مین لکھا ہے بعضے کہتے ہین کہ
ہیرودیس بزرگ نے دوسری ہیکل کو بالکل ڈہا دیا اور اُسی جگہہ پر ایک نئی
ہیکل بنائی سو سچ دوسری ہیکل مین نہین پر تیسرے مین آیا البتہ یہہ بات
تو سچ ہے کہ ہیرودیس نے دوسری ہیکل کی مرمت کی اور اُسکو بخوبی آراستہ کر کے
زیب و زینت دی لیکن جب تک کہ وہ رومیون سے برباد نہوے تب تک
یہودی لوگ اُسی کو دوسری ہیکل سمجھتے رہے انتہی اور یہہ جو کہ مین اِس
مکان مین سلامتی بخشونگا یہہ سلامتی بار بار کی غارت اور بربادی سے اُس پاک
مکان کو تبہی سے حاصل ہوئی کہ جب سے حضرت عمرؓ نے اُسے یہہ پچھلی بار بنایا تھا
چنانچہ قریب تیرہ سو برس سے اب تک بعنایت الہی قایم و سلامت ہے فقط
پہر اِسکی بابت حضرت داؤد نبی (اعمال ۲ باب ۳۰) نے پندرہوین زبور مین
یہہ پیشین گوئی فرمائی ہے یہہ تمام زبور صرف اِسی کے بیان مین ہے ذرا غور
کر کے پڑہنا چاہئے (۱ زبور) اے خداوند تیری ہیکل مین کون بسیگا تیرے
کوہ مقدس پر کون رہیگا (۲) وہ جو سیدہی چال چلتا ہے اور صداقت کے
کام کرتا ہے (۳) وہ جو اپنی زبان سے غیبت نہین کرتا اور اپنے ہمسایہ کو دکہہ
نہین دیتا اور اپنے پڑوسی کو عیب نہین لگاتا ہے (۴) وہ جسکی نظر مین نکما
آدمی خوار ہے وہ جو اُنہین جو خدا سے ڈرتے ہین عزت دیتا جو اپنی ضرر پر قسم
کہاتا اور اُسپر قایم رہتا ہے (۵) وہ جو سود کے لئے قرض نہین دیتا اور
بیگناہون کے ستانے کے لئے رشوت نہین لیتا وہ جو یہہ کرتا ہے کبہی نہ ٹلیگا

انتہی از روسن بیبل مطبوعہ لندن ۱۸۶۲ء جو بہت صحت کے ساتھ معہ رفرنس
چھاپی گئی ہے

اب غور کرنا چاہئے کہ اس تمام زبور میں جو جو صفتیں لکھی ہین اور پھر یہہ کہ ایسی
صفتوں والا یروسلم سے کبھی نہ ٹلے گا یعنے اُسے کوئی بیت المقدس سے خارج
نہ کر سکیگا جسمین صفات مذکورہ بالا پاے جاتے ہیں یعنے جو سیدھا چال چلن رکھتا ہو
اور صادق ہوا اور غیبت نہ سنتا ہوا اور پڑوسی کو نہ ستاتا ہوا اور بیہودوں کی
صحبت سے نفرت رکھتا ہوا اور خدا ترسوں کی عزت کرتا ہوا اور صادق الوعد
ہوا اگرچہ اُسمین ضرر ہی اُٹھانے پڑے اور سود نہ لیتا ہوا اور مرتشی نہوا اور جو شخص
ایسا ہے وہی ہمیشہ بیت المقدس میں ریاست کریگا اور متسلط رہے گا پس
انہیں کے بعض صفات تو البتہ اور لوگوں میں بھی بعض قوموں کے پائے جاتے ہیں
مگر یہہ سب صفتیں بہیئت مجموعی اُسی شخص میں تہیں کہ جسے خدا نے قادر نے
اپنے اس گہر کا وارث مستقل کیا ہے یعنے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالے
عنہ میں چنانچہ سب جانتے ہیں کہ سود لینا مسلمانوں میں کسقدر ممنوع ہے کہ جسکے
بیان کی کچھہ حاجت نہیں عیسائیوں میں یہہ فعل ہر طرح سے جائز رکھا گیا ہے کہ
اسکے لئے بنک یعنے مہاجنی کوٹھیاں جاری ہیں اور عدالت سے سود دلوانے کے
لئے فتوی یعنے ڈگریاں جاری ہوتی ہیں اور یہودیوں میں وہ عظیم الشان امیر بیرن راتھس چائلڈ
جسکا دولتخانہ دار السلطنت لندن میں ہے اور جسکے نام پر بلا اسیا لندن آج تمام
دنیا کے یہودیوں کو ہزار ہزار فخر و مباہات ہے اُسکی سرکار دولتمدار میں سے
کہتے اسقدر زر سود وا اصل ہوتا ہے کہ نادانستہ لوگ اُسکی تعداد سنکر تعجب

کر جاوینگے اور مسلمانون مین بہی اہل تشیع غیر ملکون والون سے سود لیتے ہین چنانچہ
نوٹون اور وثیقون سے اسکا حال ظاہر ہے مگر وہ لوگ حضرت عمر رضہ کے پیرو
بہی نہین ہین اگرچہ اہل ایران نے بہی حضرت عمرؓ کی بدولت اسلام حاصل
کیا تہا اور بُت پرستون وغیرہ مین کہ جنہون نے اسلام سے پیشتر یروسلم پر
فوج کشیان کین نہین سود کا رواج ظاہری تہا تہی اُنہین سے کوئی بہی یروسلم
پر قابض نرہ سکا اور جب اسلام کا خطبہ وہان یعنے یروسلم مین پڑہا گیا تو پہر
کوئی اس اختیار کو وہان سے موقوف نکر سکا اگرچہ بڑی بڑی خونریزیان
ہوئین کہ جنکا بیان اس کتاب مین آگے مرقوم ہے اور رشوت نہ لینا اور
سب ہی چال اور صادق الوعدہ وغیرہ اُنمین سے کوئی بہی ایسی بات نہین ہے
کہ اسلام مین اسکی تعلیم اور تاکید نہ پائی جاوے اگرچہ بوجہہ ایسے بعضے مسلمان
سخت دلی اور ناعاقبت اندیشی اور جہالت یا طمع نفسانی کے باعث ان
صفتون کے خلاف پائی جاتین تو بہی اسلام بہمہ صفات حمیدہ موصوف ہے
اور مسیحین کیسیطر جنکا الزام جو بہی نہین گیا ہے اسکے سوا ان صفتون مین سے
بعض صفات اگرچہ اور قومونکے پرہیزگارون مین بہی موجود ہین تو بہی ان سب
کی تکمیل اولیاء اللہ ہی کی ذات مین ہوتی ہے اور اولیاء اللہ مین حضرت
محمد رسول اللہ صلعم کے آل و اصحاب کہ حضرت عمر فاروقؓ بہی انہین مین سے
ہین افضل ترین مخلوقات ہین چنانچہ ۱۵ از بورم کے بموجب صداقت کے
کام اس سے زیادہ اور کیا ہونگے کہ حضرت عمرؓ نے اپنے عہد خلافت مین اپنے
خاص فرزند یوسف جال پر جسکا ابو شحمہ نام تہا اُسکے پہلے ہی گناہ مین جلد کے

جاری کی کہ انہین دُرّون کے صدمہ سے ہنوز کچھہ دُرّے مارنے کو باقی رہگئے تھے کہ اُس صاحبزادہ کی جو باغواے ایک یہودی کے اُس گناہ مین پہنسا تہا جان نکل گئی تب بیس دُرّے جو باقی رہگئے تھے حضرت عمرؓ نے اُسکی لاش پر لگوائے اس مقام پر عجیب وہ بات یاد آتی ہے جو یوحنا باب ۸ ۔۔۔ ۱۱ مین لکہی ہے کہ حضرت عیسیٰ نے ایک زانیہ عورت کو بے سزا دئے چہوڑ دیا تہا تب عیسائی اور اسلامی پرہیزگاری اور پاکیزگی کا تفاوت معلوم ہوجاتا ہے کہ وہان عورت پردہ شفقت اور یہان مرد سے یہہ عدالت وہان بیگانے سے وہ چشم پوشی اور یہان یگانہ پر یہہ سختی کوشی وہان باوجود گواہون کے وہ رہائی اور یہان بے گواہ کے یہہ رسوائی ہوئی پس ناظرین بیان ہذا انصاف فرماتین کہ حضرت عمرؓ کو ان سب صفات مرقومہ ۱۵ از بور مین کسقدر کمال بلکہ اکمل اور اکمل ترین سمجہنا چاہئے اور اسکے صریح نظایر موجود ہین مگر اس مختصر مین اُنکے لکہنے کی گنجایش نہین ہے صرف یہان اسقدر اس صداقت کے بیان مین لکہنا کافی ہے کہ ایک روز ایک محمدی اور ایک یہودی لڑتے ہوئے محمد صلعم کے حضور گئے اُنہون نے یہود کا حق ٹہرایا محمدی راضی نہوکر عمرؓ کے پاس گیا عمرؓ جب صورت حال سے آگاہ ہوئے تو بولے کہ ایک ذرا صبر کرو اور اندر جاکر اپنی تلوار نکال لے آئے اور محمدی کا سر کاٹ ڈالا اور کہا کہ جو لوگ خدا اور رسول کے مطیع نہون اُنکی یہہ سزا ہے دیکہو میزان الحق چہاپہ اکبرآباد طبع ثانی ۱۸۶۷ع صفحہ ۲۲۵ باب تیسرا فصل ۵ پس ایسے حالات سے ظاہر ہے کہ ساری صفتین مرقومہ ۱۵ زبور کی حضرت عمرؓ پر ختم ہوگئی تہین اور اس سے زیادہ سیدہا چال چلنا اور صداقت اور رشوت نہ لینا اور پڑوسی پر عیب نہ

نکانا وغیرہ اور کیا ہوگا

جاننا چاہئے کہ یہہ عدالت حضرت عمرؓ کے حضرات حواریون سے کمال مشابہت رکھتی
ہے دیکھو اعمال ۵ باب ۱-۶ مین پطرس نے حنانیا کے ساتہہ کیا گیا تہا اب اگر کوئی
نادانی کی راہ سے کہے کہ پطرس نے تو بے تلوار حنانیا کو مار ڈالا تہا اور حضرت عمرؓ
نے تلوار سے اُس مسلمان کو قتل کیا تہا تو مین کہتا ہون کہ اُس سردار کاہن کے
نوکر پر پطرس نے کیون تلوار چلائی تہی (دیکھو یوحنا ۱۸ باب ۱۰) وہان بہی صرف
حکم سے اُسکا کان اوڑا دیا ہوتا اور تعجب یہہ کہ تلوار سے بہی اُسے نہ مار پایا بلکہ صرف
کان ہی اُسکا کاٹ سکے اس سے ظاہر ہے کہ کرامت دکہلانے کا بہی موقع ہر وقت
نہین ہوتا

اب ثابت ہوا کہ یہہ پندرہوان زبور یہہ وجوہ حضرت عمرؓ کی شان مین پایا جاتا
ہے اور اس سے یہہ نتیجہ نکلا کہ یروسلم یعنے بیت المقدس مین حضرت عمرؓ کا تسلط
اللہ جلشانہ کی کامل مرضی اور اُسکے معین ٹہرائے ہوئے وعدہ کے مطابق ہوا
پہر یہہ بہی کہ بیت المقدس مین یہہ تسلط اسلام یقیناً ہمیشہ تک بنا رہے گا اور
کبہی نہ ٹلیگا اور اعجاز قرآن مصنفہ فاضل معروف بابو رام چندر عیسائی مطبوعہ سنہ ۱۸۸۱
صفحہ ۲۰۲ مین بابو صاحب موصوف فرماتے ہین کہ یقیناً جو چند اشخاص مثل حضرت
عمرؓ وغیرہ کے جو بلا کسی غرض نفسی کے شروع مین مسلمان ہوئے انکو اسقدر فضل ربانی
بلا شبہہ عطا ہوا اور اسیواسطے جابجا قرآن مین مذکور ہے کہ قدر قرآن وہی اہل سمجہ
جانینگے جو متقی ہین اور انہین کو قرآن سے سا نفع ہے نہ یہہ کہ سخت دل ناخدا
ترسون کو اتہی تفسیر زبور مصنفہ پادری جارج آوین صاحب چہاپہ مرزاپور سنہ ۱۸۶۱

مین لکہاہے کہ خدا کے اس خیمہ اور اُسکے اس مقدس پہاڑ دونون سے اُسکا زمینی مکان مراد ہے سوال یہہ نہین ہے کہ کون صحیون مین عبادت کے لئے جایا کریگا بلکہ سوال یہہ ہے کہ کون وہان بطور مہمان اور خدا کے خاندان کے حبیب و محبوب کیطرح جیسے رہے گا کون یہوداہ کا ہم صحبت اور اُسکے فضل مین شریک ہوگا انتہی از تفسیر زبور رومن صفحہ ۵۰ تفسیر ۵ از لوزالینے وہی حبیب و محبوب کیطرح جیسے وہان رہے گا جو سود خور وغیرہ نہو لیکن سود کی بابت ۵ آیت کی تفسیر مین وہ لکھتے ہین کہ موسیٰ کی توریت مین غریبون خصوصاً غریب عیسائیون سے سود لینا سراسر منع تہا انتہی لیکن اس زبور مین حضرت داؤد نے غریب و امیر کی تفصیل بالکل نہین کی ہے اور نہ عیسائیون سے کچہہ یہان اشارہ ہے اور حضرت موسیٰ اور حضرت داؤد غریب عیسائیون کو تو کیا بلکہ امیر عیسائیون تک کو پہچانتے بہی نہین تہے وہان زبور مین تو صرف قاعدہ عام بیان ہوا ہے کہ جو سود خور اور رشوتی وغیرہ نہین ہے وہ ہمیشہ کوہ مقدس صیحون یعنے یروشلم مین مستقل ہوگا اور یہہ صفت اسلام کی خاص ہے کیونکہ اس تفسیر سے یہہ بات ثابت ہوگئی کہ سوا غریبون کے امیر عیسائیون سے بہی سود لینا جائز ہے اور جبکہ امیر عیسائیون نے سود لیا تو غیر عیسائی کے لیئے یہہ امتیاز بہی باقی نہین رہا بلکہ غیر عیسائی جو لوگ ہین اُنہین غریبون سے بہی سود لینا جائز ہوا پس اس تفسیر کو اس ۵ آیت مین حضرت داؤد کے خاص مطلب سے کیا علاقہ ہے کیونکہ غریبون سے سود لینے والے جو سود خور کہلاتے ہین (دیکہو ۵ از بور ۵) تو امیرون سے سود لینے والے کا کیا کوئی دوسرا نام ہے پہر یہہ کہ مفسر کے بیان سے ثابت ہوتا ہے کہ موسیٰ کی توریت مین غریبون خصوصاً غریب عیسائیون سے

زبور ۱۵

سود لینا سراسر منع تھا مگر یہہ عیسائیوں کی انجیل مین بھی منع ہو پس ثابت ہوا کہ
عیسائیوں مین سود لینا غریب اور امیر دونوں سے مفسّر کے اس قول کے بموجب
جائز ہے کیونکہ اگلا حکم (یعنے توریت) اسلئے کہ کمزور اور بیفائدہ تھا اُٹھہ گیا (عبرانیونکا
۷ باب ۱۸) پس ایسے لوگونکا حضرت داؤد کوہ مقدس صیحون پر رہنا نہین چاہتے
ہین لب التواریخ جلد ۲ صفحہ ۱۶۸ مین ہے کہ زمان اوسط مین اطالیہ کے تجار جو کہ شمالی
اطالیہ کے خاص شہرونمین سکونت کرنیکے سبب لمبارڈو معروف تھے سب یورپ کی
اقوام کے آڑت والے تھے۔ وے نہ فقط اجناس کی تجارت بلکہ کاروبار صرافی
بھی کیا کرتے تھے مگر صرافی کے کام مین بسبب شرع کے کہ جس سے ممانعت سود کی
تھی اُنہین خلل پہونچا پس چونکہ یہہ امر و پردہ ہونے لگا اسلئے سود کی زیادہ طلبی
کے لئے کچھہ حد نرہی انتہی

پادری عماد الدین صاحب نے اپنی تحقیق الایمان صفحہ ۷۰ مطبوعہ آفتاب پنجاب
لاہور ۱۸۶۶ع مین مولوی رحمت اللہ صاحب کے جواب مین اسی پیشین گوئی
کی بابت لکہا ہے کہ اول تو مولوی صاحب کوہ صیحون کے معنے نہین سمجھے کوہ
صیحون سے مراد ہے خدا کے جلال و تقدس کا مکان یعنے وہ عالی درجہ جو خدا کے
مقدسون کو عنایت ہوتا ہے نہ وہ پہاڑ جو یروسلم مین ہے انتہی پس بڑا بول
بولا (یہوداہ ۱۶ + ۲ زبور ۱۲) كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ ۚ
یعنے کیا بڑی بات ہو کر نکلتی ہے انکے منہ سے (سورہ کہف رکوع ۱) مین اس قوم
کو دیکھتا ہون کہ ایک سخت گردن قوم ہے (خروج ۳۲ باب ۹) اے سرکشو اور دل
اور کان کے نامختونو تم ہر وقت روح القدس کا سامہنا کرتے ہو (اعمال ۷ باب ۵۱)

مین کہتا ہون کہ مولوی صاحب تو کوہ صیحون کے معنے نہین سمجھے مگر عماد الدین صاحب انجیل ہی کے پہاڑ کی وعظ کے بڑہکر کوہ صیحون کے معنے سمجھ گئے مصرع

بڑا پہاڑ ہے جاہل بے حوصلہ دلکا

بیت

تا از لب لعلینت نگہ رفت کر خشت آمد — بر شیشۂ صد خاطر سنگ آمد و سخت آمد

مولوی رحمت اللہ صاحب کا کلام تو پتہر کی لکیر سمجہنا چاہیے چنانچہ پادری جوزف آوین صاحب بہی جنکی عبرانی مین استعداد مشہور و معروف ہے اسی پہلی آیت کی تفسیر مین مولوی رحمت اللہ صاحب کی صداقت پر یون گواہی دیتے ہین (تفسیر زبور صفحہ ۵) قولہ جب داؤد عہد کا صندوق جبیاہ سے لیگیا جو خیمہ اُسنے اُسکے لئے کوہ صیحون کہڑا کیا یہہ وہی خیمہ ہے ۲ سموئیل ۶ باب اول تواریخ ۱۵ باب اور ۱۶ باب ۱ و ۳۹ ۲ تواریخ ۱ باب ۵ خدا کے اس خیمہ اور اُسکے مقدس پہاڑ دونون سے اُسکا زمینی مکان مراد ہے انتہی لیکن پادری عماد الدین صاحب کا وہ عالی درجہ جو خدا کے مقدسون کو عنایت ہوتا ہے کہان گیا یہان تو مفسر صاحب فرماتے ہین کہ خدا کے اس خیمہ اور اُسکے مقدس پہاڑ دونون سے اُسکا زمینی مکان مراد ہے فقط

اسی لیاقت پر اعجاز عیسوی کا جواب لکہنے کو تیار ہوئے ہو تو کار زمین را نکو ساختی کہ با آسمان نیز پرداختی اے میرے بہائیو تم مین بہت سے اوستاد نہ بنین کیونکہ جانتے ہو کہ اُس سے زیادہ سزا پائینگے (یعقوب ۳ باب ۱) مین اُس نعمت سے جو مجہے عنایت ہوئی ہے تم مین ہر ایک کو کہتا ہون کہ اپنے مرتبے سے زیادہ خیال نہ کرے (رومیونکا ۱۲ باب ۳) جہگڑے اور جہوٹے فخر سے کچہہ نہ کرو بلکہ خاکساری سے ایک دوسرے کو اپنے سے بہتر جانو (فلپیونکا ۲ باب ۳) پہر اگر یہہ کافی نہین ہے تو دوسری جگہہ [illegible]

۸۷ زبور ۸۶ کی تفسیر صفحہ ۳۰۹ مطبوعہ مرزاپور ۱۸۶۱ء مین پادری جوزف آوین
صاحب فرماتے ہین کہ یہان اور اکثر زبور وبین کوہ صیحون سے صرف خاص کوہ
صیحون مراد نہین ہے بلکہ کوہ صیحون اور اُسکے متعلق جتنی پہاڑیان ہین جن پر
شہر یروسلم آباد تہا سب کوہ صیحون مین داخل ہین انتہی اب اہل انصاف میرے
اس بیان کو ملاحظہ فرمائین اور عماد الدین کی بہی انجیل دانی پر غور کرین تو معلوم
ہوجائیگا کہ اس کوہ صیحون کی سیدہی مطلب کی بابت کسکی سمجہ پر پتہر پڑے ہین
جاننا چاہیئے کہ اس پندرہوین زبور کی پہلی آیت مین جس لفظ کا ترجمہ ہیکل اُس
بیبل مطبوعہ لندن مین لکہا ہے اُسکا ترجمہ پادری جوزف آوین صاحب نے خیمہ
کیا ہے کیونکہ اس ہیکل کے مقام پر ہیکل بننے سے پیشتر حضرت داؤد نے صندوق
عہد کا خیمہ استادہ کیا تہا ۲ تواریخ ۶ باب ۲ چنانچہ پادری جوزف آوین صاحب
اسی پندرہوین زبور کی تفسیر مین لکہتے ہین کہ دونون (۱۵ و ۲۴ زبور) ایکساہی وقت
تصنیف کی گئی یعنی جب عہد کا صندوق کوہ صیحون کے خیمہ مین رکہا گیا انتہی
الحاصل اگرچہ یہہ زبور اُسوقت بنایا گیا ہو جبکہ صندوق عہد کوہ صیحون کے خیمہ مین
آیا لیکن یہہ پیشین گوئی اُن لوگون کی بابت ہے جو سیکڑون برسون سے کوہ صیحون
پر تسلط ہین یہہ بات تفسیر کی عبارت سے بہی ظاہر ہے جیسا لکہا ہے کہ سوال یہہ
نہین ہے کہ کون صیحون مین عبادت کے لئے جایا کریگا بلکہ یہہ سوال ہے کہ کون وہان
بطور مہمان اور خدا کے خاندان کے حبیب و محبوب کیطرح سے رہیگا انتہی اور چونکہ
اس تسلط کے بانی حضرت عمر فاروق تہے اسلئے منجملہ اور وجوہات مرقومہ بالا کی
اسوجہ سے بہی یہہ زبور حضرت عمرؓ کی شان مین ہے پہر یہہ جو پانچوین آیت مین

لکھا ہے کہ کبھی نہ ٹلیگا یہہ کبھی کا لفظ قوی دلیل اسبات کے لئے ہے کہ یہہ پیشین گوئی
انہیں لوگوں کی بابت ہے جو ہمیشہ یروشلم میں تسلط رہینگے اور وہ صرف اہل اسلام
ہیں جنکے تسلط کو ساڑھے بارہ سو برس سے زیادہ گزر چکے ہیں اور یہہ جو کہ نہ ٹلیگا یہہ
لفظ اسی کے لئے خاص ہے کہ جو حس و حرکت سے مطلق آزاد ہوا اور وہ مسجد الصخرہ
وغیرہ کی تعمیر سے مراد ہے کیونکہ وجود ہیکل کے زمانہ میں اگر تسلط اسلام یروشلم
میں ہوتا تو اس لفظ کو اسقدر خصوصیت اسلام سے نہوتی مگر خصوصیت تو یہی ہے
کہ بنائے اسلام وہاں بہی قایم ہوئی

چنانچہ ۶۵ زبور ۴ میں پہر حضرت داؤد الہام الہی سے فرماتے ہیں کہ وہ کیا ہی
مبارک ہے جسے تو برگزیدہ (یعنے مصطفی صلعم) اور مقرب کریگا تاکہ تیری بارگاہوں میں
سکونت کرے ہم تیرے گہر یعنے تیری مقدس ہیکل کی خوبی سے آسودہ ہونگے انتہی
از تفسیر زبور ترجمہ پادری جوزف آوین صاحب چہاپہ مرزاپور ۱۸۶۱ع یہہ آیت
اس کتاب کے دیباچہ میں بہی درج ہے یہاں اسکے لکھنے سے غرض یہہ ہے کہ حضرت
محمد مصطفی صلعم کا خدا کی بارگاہوں میں سکونت کرنا یہی تہا کہ حضرت صلعم کے صحابی
یعنے حضرت عمر رض کا بیت المقدس میں تسلط ہونا اور ہیکل کی تعمیر یعنے اسی جگہہ مسجد
اقصی بنوانا حضرت داؤد اس مسجد کی نسبت کمال خوشنودی ظاہر کرتے ہیں جبکہ
فرماتے ہیں کہ ہم تیرے گہر یعنے مقدس ہیکل کی خوبی سے آسودہ ہونگے انتہی یعنے
اسکے بار بار غارت ہونیکے سبب جو کچھہ رنج لاحق ہوگا تو اسکی آخری تعمیر سے کہ
جسکی خدا تعالی ہر آفت سے حفاظت کریگا پہلا سب قلق دور ہوجائیگا اور خوشی
اور اطمینان کے سبب دلکو آسودگی ہوگی کیونکہ آسودگی اسیوقت ہوتی ہے

کہ جب آئندہ کو اُسکا خطرہ باقی نرہے اور یہہ بات ہیکل کی بابت اُسیوقت وقوع مین
آئی کہ جب یہہ پہلی ہیکل یعنے مسجد اقصیٰ اور حرم شریف کی تعمیر ہوئی اور پہر یہہ کہ
تیرے گہر کے رہنے والے کیا ہی مبارک ہین وہ ہمیشہ تیرا شکر کیا کرینگے انتہی (باب ۸۴
زبور ۴) ہمیشہ شکر گذار نہ عیسائی ہوسکتے ہین نہ یہودی کیونکہ انکا گذر اُس پاک مکان
مین ہونے نہین پاتا دیکہو الکتاب کے مقامات المعروف رومن چہاپہ مرزا پور سنہ ۱۸۶۰ع
صفحہ ۴۲ و ۴۳ مگر اُس گہر کے رہنے والے قریب تیرہ سو برس سے تو صرف اہل اسلام
ہین اور انہین کو اس زبور مین مبارک فرمایا اور مبارکبادی دیگئی ہے فقط اُنکی
بابت یہوداہ نے ابراہیم کو بعد اسکے کہ لوط اس سے جدا ہوا کہا اب اپنی آنکہین
اُٹہا اور اُس مقام سے جہان تو ہے شمال اور جنوب اور مشرق اور مغرب
کیطرف دیکہہ کیونکہ مین ساری زمین جسے تو دیکہتا ہے تجہے اور تیری نسل کو
ابد تک دونگا (پیدایش ۱۳ باب ۱۴ و ۱۵) اس ابد تک کے لفظ سے سوا سلطنت
اسلام کے اور کسی کو اس منصب کا سزاوار نہین سمجہ سکتے جیسا کہ اس قریب
تیرہ سو برس کے تسلط اسلام سے بیت المقدس مین ظاہر ہے اور اسیطرح پیدایش
۱۲ باب ۷ اور ۱۵ باب ۱۸-۲۱ مین نسل حضرت ابراہیم سے یہی وعدہ خدا نے
فرمایا تہا پس اگر یہہ سب کتابین زبور وغیرہ الہام سے ہین اور یروسلم خدا کا پاک
مکان ہے تو الہام کی بات غلط نہین ہوتی اور نہ کبہی غلط ہوگی اور خدا کو اپنے
گہر مین اختیار ہے کہ اُسنے جسے چاہا اپنے گہر کا مختار کیا ہے ایک اور بات جو نہایت
یاد رکہنے کے قابل ہے وہ یہہ ہے کہ حضرت داؤد کی بتلائی ہوئی شناختون مرقومہ
زبور اور یروسلم مین حضرت عمر فاروق اعظم رضہ کے جس گہر کو بنانے اور قیام

تسلط اسلام سے یہہ بات نہایت ظاہر ہوگئی کہ یہی دین اسلام سچّا اور خدا کیطرف سے ہے کہ قادر مطلق رب العالمین نے اسی دین کے بزرگونکو اپنی خاص خدمتون کے لئے چُن لیا ہے اور اپنے پاک مکانکو انہین کے ہاتھہ مین سونپا ہے

چنانچہ حضرت یرمیاہ اپنی کتاب کے ۳۱ باب ۳۸ — ۴۰ مین اسکی بابت یہہ پیشین گوئی فرما گئے ہین کہ دیکہو وہ دن آتے ہین خداوند کہتا ہے کہ یہہ شہر حنانئیل کے برج سے کونے کے دروازہ تک خداوند کے لئے بنا کیا جائیگا اور یہہ پیمایش کی رسّی اُسکے مقابل جارب پہاڑ تک ہوکر جوعاہ کو گہیر لیگی اور مُردوں کی لاشون کی اور راکہہ کی ساری وادی اور سارے کہیت قدرون کے نالے تک اور گہوڑ پہاٹک کے کونے تک پورب کی طرف خداوند کے لئے مقدس ہونگے وہ پہر ہمیشہ تک نہ اکہاڑا نہ گرایا جائیگا انتہیٰ پس ہمیشہ تک یہہ قیام اُس پاک عمارت کا تسلط اسلام مین ہوا اور خداوند کے لئے مقدس ہونا یہی کہ وہ پاک مقام اب بہی اُسی خدا کا پاک مقام ہے جو حضرت یرمیاہ اور سب انبیاء علیہم السلام کا واحد حقیقی خدا ہے

پادری عماد الدین تفسیر مکاشفات مطبوعہ ۱۸۷۲ع صفحہ ۹۴ مین پادری لیٹ صاحب کی تفسیر سے مکاشفات ۱۱ باب ۲ کی تفسیر مین یون لکہتے ہین کہ یروسلم ان مسلمانونکے ہاتہہ مین پامال کرنیکے لئے ۱۲۶۰ برس تک رہے گا انتہیٰ اور اُسی کتاب کے صفحہ ۹۷ مین ہے صحیح خیال یہہ ہے کہ جسدن سے یروسلم مسلمانوں کی حکومت مین ہوئی ہے اُسی دن سے ۱۲۶۰ یوم (ہر یوم ایک سال) کا شروع ہوتا ہے انتہیٰ پس بحساب سال قمری کہ یہی معمول سب انبیاء علیہم السلام اور مصنف مکاشفات کا تہا یروسلم

مسلمانون کے قبضہ مین سنہ ۲۱ ہجری سے اب تک بارہ سو سترہ برس ہوے ہین یعنے بارہ سو ستر سے دس برس زیادہ گزر گئے پادری صاحب نے پیشین گوئی بہی ایسی کی جو کئی سے دس برس پیشتر باطل ہو چکی تہی مکاشفات ۱۱ باب ۲ مین لکہا ہے کہ وے مقدس شہر کو بیالیس مہینے پامال کرینگے انتہی جیکے ۱۲۶۰ دن ہوے اور ہر دن ایک سال لیکن اگر خدا نے یہہ مدت قایم کی ہوتی تو صلیب والون کے جہاد کیوقت چوراسی برس سے زیادہ نصرانی تسلط یروسلم مین نرہتا اب اگر بیالیس مہینے کو ہر مہینہ دو سال خیال کرین تو چوراسی سال تسلط نصاری یروسلم مین بہی بیالیس مہینے یروسلم پامال کرنا ہے

واضح ہو کہ جو پیشین گوئیان علماء عیسائی نے توریت وغیرہ سے حضرت عیسیٰ کی بابت انتخاب کی ہین اور در اصل اُنمین کوئی اشارہ بہی حضرت عیسیٰ کی طرف پایا نہین جاتا چہ جائے آنکہ بصراحت چنانچہ پادری فانڈر صاحب نے اپنی کتاب مفتاح الاسرار چہاپہ اکبرآباد ۱۸۵۰ء طبع ثانی صفحہ ۲۶ و ۲۷ وغیرہ مین لکہا ہے کہ یسعیاہ ۷ باب ۱۴ مین عمانوئیل نام مسیح کا اور میکاہ ۵ باب ۲ مین یہہ مضمون کہ اسرائیل مین حکومت کریگا اور امثال ۸ باب ۱۲ و ۱۴ وغیرہ مین حکمت کا لفظ مسیح سے مراد ہے وغیرہ پس ایسی زبردستی کرنے کا رتبہ تو صرف خدا کے فرزندون یعنے عیسائیون ہی کو ہے ہم غریبون کو اتنی جرات نہین ہو سکتی ورنہ اگر ایسی خیالی باتین لکہہ سکتے تو توریت اور انجیل مین شاید کوئی لفظ باقی رہجاتا کہ جسے اپنے مقصود کے خلاف چہوڑ سکتے لیکن جو لوگ کہ اس توریت و انجیل کو الہامی جانتے ہین اُنسے ایسی دلیری اور مضمون تراشی کمال تعجب کی بات ہے مثلاً حضرت عیسیٰ کا نام عمانوئیل کب پکارا گیا اور

نبی اسرائیل مین انہون نے کب ایک گہنٹہ بہی حکومت کی تہی اور حکمت انکا کب
لقب ہوا اور ابتداے عالم سے کسی انسان کا نام آجتک حکمت نہین سُنا ہے
اور اگر یہہ نام بہی ہو تو اسکا ثبوت کیا ہے کہ یہہ حضرت عیسیٰ کے لئے خاص تہا ناظر
ملاحظہ فرماوین کہ مین نے جسقدر پیشین گوئیان توریت اور انجیل سے اسلام کے
حق مین لکہی ہین انمین ایک بہی ایسی زبردستی کی نہین ہے اب اگر کوئی کہے کہ
حضرت عیسیٰ کے حواریون نے یہہ پیشین گوئیان عہد عتیق سے انتخاب کرکے انا
مین لکہی ہین پس اس سبب سے کہ حواریون نے یہہ سب لکہا اعتبار کرنے کے
لایق ہے تو مین کہتا ہون کہ اول تو یہی کسیطرح ثابت نہین ہے کہ یہہ انجیلین
حواریون کی تصنیف ہین چنانچہ اسکا مفصل حال اُس کتاب مین دیکہنا چاہئے
جسکا نام نوید جاوید ہے اسکے سوا متی سے ۲ باب ۹ مین ذکریاہ کیجگہہ یرمیاہ لکہا
اور ۲ باب ۲۳ مین یہہ الفاظ کہ وہ جو نبیون نے کہا تہا پورا ہو کہ وہ ناصری کہلا
انتہی حالانکہ کسی نبی کا یہہ قول کتب انبیاء سلف مین موجود نہین ہے اور پہر
۲ باب ۱۷ و ۱۸ مین لکہا ہے تب وہ جو یرمیاہ نبی نے کہا تہا پورا ہوا کہ راما مین
ایک آواز سُننے مین آئی ہے نالے اور رونے اور بڑے ماتم کی کہ راحیل اپنے
لڑکون پر روتی ہے الخ یہہ بہی سراسر غلط ہے کیونکہ حضرت یرمیاہ نے حضرت عیسیٰ
کی پیدائش کیوقت کی بابت مگر یہہ بیان نہین کیا تہا دیکہو یرمیاہ ۳۱ باب ۱۵
حضرت راحیل حضرت یعقوب کی بی بی اور حضرت یوسف کی ماں کا نام ہے (پیدایش
۳۵ باب ۲۴) حضرت عیسیٰ سے چہہ سو برس پیشتر بخت نصر نے تمام یہودی قوم کو
اسیر کرکے بابل کیطرف روانہ کیا تو راما مین جہان بی بی راحیل کی قبر تہی ان

جب کی پہلی تنزل ہوئی تھی اُسوقت یہودیونکی مصیبت اور رنج کے سبب خود لوٹ

اُن کی ایسی حالت ہوئی گویا راحیل اپنی اولاد کے لیئے رو رہی ہے دیکھو

رومن تفسیر اسکا صاحب متی ۲ باب اور بس وہان جلا وطنی کے وقت وہ غم تھا

اور یہان حضرت عیسٰی کی پیدایش کے دو برس بعد جو ہیرودیس کا بیت اللحم

بچون کو قتل کرنا لکھا ہے متی ۲ باب ۱۶ انجیل متی مین یرمیاہ ۱۳ باب ۵ کو حضرت عیسیٰ

کی بابت پیشین گوئی بتایا اگرچہ صداقت تو ایکطرف مشابہت تک نہین ہے کیونکہ

وہان اسیری تہی اور یہان قتل وہان لفظ رامہ تہا اور یہان لفظ بیت اللحم

اگرچہ یہہ دونون مقام قریب قریب ہین مگر نام صدیث جدا جدا ہین علاوہ اس کے

یہہ بچون کا قتل انجیل متی کے سوا اور کسی انجیل مین مذکور ہی نہین ہے اور نہ

یوسیفس مورخ اور نہ کسی اور یہودی مورخ نے اسکا ذکر کیا ہے۔ اسیطرح

عمانوئیل بہی حضرت عیسیٰ کا کبہی نام نہین ہوا جنکا مصنف انجیل متی نے حضرت

یسعیاہ کی طرف سے اپنی انجیل کے اباب ۲۲ و ۲۳ مین بیان کیا ہے جسکی بابت

آجتک یہودی لوگ پکار رہے ہین کہ متی ۱ باب ۲۳ مین بحوالہ پیشین گوئی ۷ باب

۱۴ کتاب یسعیاہ جو لکہا ہے کہ کنواری حاملہ ہوگی اور بیٹا جنے گی اور اُسکا نام

عمانوئیل رکہین گے جسکا ترجمہ یہہ ہے کہ خدا ہمارے ساتھہ انتہی اسجگہ کنواری پر متی

ترجمہ کیا ہے اصل لفظ علمہ کا ترجمہ جوان عورت ہے اور بیتولہ کا ترجمہ کنواری

اور توریت کے قدیم ترجمون یعنے اکویلا اور تہیوڈوشن اور سیمکس کے ترجمے مین

علمہ کا ترجمہ جوان عورت کیا ہے پہر یہہ کہ کے آگے لفظ ہارہ ہے کہ یہہ عبرانی مین

صیغہ اسم فاعل کا ہے کہ جسکے معنے اب حمل موجود ہے اور انجیل مین لفظ بامر صیغہ

اسم مضارع کا ہے جسکے معنے یہہ کہ حامل ہوگا ٹہرایا گیا پس کلام الہی کہین ایسا غلط
ہوسکتا ہے کہ حضرت یسعیاہ تو صیغہ اسم فاعل کا فرماوین اور مصنف متی انجیل
اُسے صیغہ مضارع کا بناوین اگر کوئی کہے کہ حضرت اسحاق سے نامزد ہونیکے لئے
جو لڑکی تجویز کی گئی تہی اُس کنواری کو بہی علمہ لکہا ہے اسکا جواب یہہ ہے کہ انہین
لڑکی کو حضرت اسحاق سے منسوب کر چکے تہے اور ہاتہو ن مین کڑے اور ناک مین
نتہہ پہنا دی تہی اور یہہ سب اسی لئے ہوا کہ اُسے حضرت اسحاق کی زوجہ سمجہ چکے
تہے اس سبب اُسے کنواری نہین کہہ سکتے دیکہو پیدایش ۲۴ باب ۴۵ سے ۴۸
اور بعضے عیسائی علما اور یہودی بہی کہتے ہین کہ اس ۷ باب ۱۴ مین حضرت
یسعیاہ اپنی بی بی کیطرف اشارہ کرتے (یسعیاہ ۸ باب ۳-۵) اور کہتے ہین کہ وہ
لڑکا جنے گی اور وہ لڑکا اچہی طرح ہوش نہ سنبہالنے پاویگا کہ اخاز کے دشمن
پامال ہوجاوینگے چنانچہ اسکا حال ڈاکٹر بنس نے بہی لکہا ہے اور آیت ۸ مین
اسکے وقوع کی میعاد ۶۵ برس کے اندر مقرر ہوئی ہے لہذا وہ سب باتین اُس
مدت کے اندر ہونی چاہیین نہ یہہ کہ قریب آٹہہ سو برس کے بعد ہون جو کہ حضرت
یسعیاہ سے حضرت عیسیٰ کے زمانہ تک کا تفاوت ہے رومن تفسیر اسکا ترجمہ جسکا
صفحہ ۲۵ مین لکہا ہے کہ یہہ نبوت یسعیاہ نبی سے اخاز بادشاہ کے وقت مین
سات سو چالیس برس مسیح سے پیشتر لکہی گئی دیکہو یسعیاہ ۷ باب ۱۴-۱۷ اُندنون
سوریہ اور اسرائیل کے بادشاہ ملک یہودیہ پر چڑہائی کرنے والے تہے اخاز اسوقت
کے بادشاہ سے مدد چاہنے ہی کو تہا کہ یسعیاہ نبی نے اُس سے کہا کہ خدا تعالیٰ
سے ایک نشان مانگ جس سے معلوم ہو کہ وہ تجہے بچاویگا لیکن اخاز نے

نہ مانگا تب یسعیاہ نبی نے اُس سے کہا کہ خدا آپ تجھے نشان دیگا یعنے ایک کنواری
حمل سے ہوگی اور بیٹا جنے گی اُسکا نام عمانوئیل رکھین گے اب اس مقدمے کی
صداقت مین غور کیا جاے کہ پہلے معنے اس نشان کے یہہ ہین کہ اُسوقت کے
یہودی صوبا اور اسرائیل کے بادشاہون سے بچین گے اور ہر چند پہلے معنے یہہ
ضرور ہونگے مگر دوسرے معنے یہہ بہی نکلتے ہین کہ یہہ نشان یسوع مسیح سے مراد
رکہتا ہے جو کنواری سے پیدا ہوا لیکن جو کوئی سمجہے کہ یہہ دوسری مراد اُس
نشانے سے نہین نکلتی تو یہہ بہی اُسکی تشریح ہوسکتی ہے کہ جو خدا تعالی نے
اُس لڑکے کے حق مین نبی کی معرفت کہا تہا وہ یسوع کے تولد سے سب مطابق
ہوا یعنے مطابقت کی رو سے پورا ہوا کہ ایک بات کا بیان ہوا اور دوسری
بات اُسکی مانند وقوع مین آئی انتہی مطلب یہہ کہ جس لڑکے کی نبی نے خبر دی
تہی مسیح کا حال بہی اُس سے مطابق ہے یہہ کہ پیشین گوئی مسیح کی بابت نہ تہی
چنانچہ مفسر خود کہتا ہے کہ اُسوقت کے یہودی صوبا اور اسرائیل کے بادشاہون سے
بچین گے حالانکہ مسیح سے ۲۱ ۷ برس پیشتر اسرائیل کی سلطنت ہی باقی نرہی تہی
یعنے اس پیشین گوئی کے ۲۰ برس بعد وہ سب اسیر ہوگئے تہے پس اس پیشین
گوئی کا پورا ہونا اسرائیلی سلطنت کے قیام تک ضرور تہا یہی مفسر کہتا ہے کہ ہر چند پہلے
معنے یہہ ضرور ہونگے مگر دوسرے معنے یہہ بہی نکلتے ہین الخ اس سے ظاہر ہے کہ حضرت یسعیاہ نے مسیح کے
حق مین یہہ نہین فرمایا تہا اگر حضرت عیسی کا حال بہی اس پیشین گوئی کے مضمون سے
مطابق ہوگیا بزعم علماء نصارا قطع نظر ان سب باتون کے یسعیاہ ۸ باب سے ظاہر
ہے کہ اُنہین دنون مین وہ لڑکا پیدا ہوا جسکا نام مہیر شالال حاش باز رکہا گیا فقط

اور عمانوئیل کا حال بیان کر چکا ہون کہ کبھی حضرت عیسیٰ کا یہہ نام نہین پکارا گیا

اور اسیطرح متی ۲ باب ۱۵ مین جو لکھا ہے کہ جو خداوند نے نبی کی معرفت کہا تھا پورا

ہو کہ مین نے اپنے بیٹے کو مصر سے بولایا انتہی یہہ بات ہوسیع ۱۱ باب ۱ مین فقط بنی اسرائیل

کے اُن اجداد کے حال مین ہے جو کہ حضرت موسیٰ کے ساتھہ مصر سے نکلے اور پہر ہوسیع

۱۱ باب ۲ مین اُن بلائے ہوؤنکی بُت پرستی مذکور ہے پس اگر حضرت عیسیٰ کے حال مین

یہہ مضمون سمجہا جاوے تو حضرت عیسیٰ نعوذ باللہ کب بُت پرست ہو گئے تھے چنانچہ

اس کتاب کی محراب ۲ رکن ۳ کے آخر مین اسکا بیان ہو چکا ہے اور اسیطرح

متی ۲ باب ۵ و ۶ مین لکھا ہے قولہ نبی کی معرفت یون لکھا ہے اے یہودیہ کے

بیت اللحم تو یہوداہ کے سرداروںمین ہرگز کمترین نہین ہے کیونکہ تجہہ مین سے ایک

سردار نکلیگا جو میری قوم اسرائیل کی رعایت کریگا انتہی یہہ بات حضرت داؤد کے

حق مین تھی کیونکہ اسی بیت اللحم مین حضرت داؤد پیدا ہوے تھے اور چونکہ ان اناجیل

کے بموجب حضرت عیسیٰ بہی اُسی بیت اللحم مین پیدا ہوے پس اُس قول کو جو کہ

بیت اللحم کی صفت مین ہے حضرت عیسیٰ کی بابت پیشین گوئی بنا لیا (دیکہو تفسیر

ردمن مصنفہ پادری اسکاٹ صاحب متی ۲ باب ۶ پر) اور یہہ بہی نہ خیال کیا کہ سردار

کا لفظ حضرت داؤد بادشاہ سے نسبت رکہتا ہے یا حضرت عیسیٰ سے جو کمال مظلومی

اور مسکینی کی حالت مین تھے غرض اسیطرح اور پیشین گوئیوں کا حال جو کہ حضرت

عیسیٰ کی الوہیت اور مصلوبیت کی بابت اہل کلیسیا نے لکہی ہین سمجہہ لینا چاہیے

واضح ہو کہ بیت اللحم دو تھے ایک تو صوبہ یہودیہ مین اور دوسرا صوبہ زبلون مین

اور یہود کا بیت اللحم چہہ کوس کے فاصلہ پر بیت المقدس سے دکہن طرف اُس شہر

پر جو بیت المقدس سے چہ کوس کو جانب واقع ہے اسی شہر مین حضرت داؤد جیسا
بادشاہ پیدا اور جوان بھی ہوئے اور چونکہ حضرت عیسیٰ اسی شہر مین پیدا ہوئے تو
وہ پیشین گوئی جو حضرت داؤد کی بابت ہے حضرت عیسیٰ کے حق مین ٹھہرائی
گئی (الکتاب کے مقامات المعروف صفحہ ۳۵) چونکہ عہد عتیق کے مولفین مین
اکثر مفقود الخبر اور نامعلوم الاسم ہین پس ممکن ہے کہ جس کتاب مین سے متی
۲ باب ۵ و ۶ مین یہہ پیشین گوئی لکھی گئی زمانہ تصنیف کی اٹکل مین بھی خطا [illegible]
ہوا پیشین گوئی بنا لینے کے لئے الفاظ گھٹائے گئے زیادہ اور ترجمہ مین کچھہ ادل بدل
اور حال کی جگہہ استقبال رکھہ گیا جیسا کہ اس کتاب کے دیباچہ سے اور
اکثر جگہون توریت مین مترجمین عیسائی کی بیجا دست اندازی ظاہر ہے (دیکھو ۵ باب ہوزیا
ترجمہ مطبوعہ لندن سنہ ۱۸۹۶ع اور تفسیر زبور چھاپہ مرزا پور سنہ ۱۸۶۱ع کو اور متی ۲۷ باب
۹ و ۱۰ کے ساتھہ ۲۲ زبور) الحاصل جبکہ اناجیل مین جو پیشین گوئیان مرقوم
ہوئین انکا یہہ حال ہے تو ان پیشین گوئیون کا کیا ٹھکانا ہے جنہین اور عیسائیون
نے مسیح کی بابت توریت وغیرہ سے انتخاب کیا ہے

رکن سیوم

یروسلم جدید کے بیان مین

سنہ ۶۳۶ع مین یروسلم مسلمانون کے ہاتھہ مین آیا اور عمرؓ خلیفہ نے وہان مسجد
بنوائی اسوقت سے آجتک وہ اکثر انکے قبضہ مین ہے اگرچہ لڑائیون مین جو کروسیڈ کہلاتی ہین
۸۸ برس تک عیسائی وہان حکومت کرتے تھے اب یروسلم کا گھیرا ڈھائی میل کا ہے یہہ شہر

دونوں وہ میل کا تہا اُسکے بیان سے بہی معلوم ہوتا ہے کہ شہر تین دیواروں سے
گہرا تہا اور ایک مین ساٹہہ دوسرے مین چالیس اور تیسرے مین چہیاسٹہہ برج بنائے گئے
مسلمان جو شہر کے مالک ہین عمرؓ کی مسجد کو ایسا پاک جانتے کہ دوسرے مذہب کے لوگونکو
نہ اُسمین نہ اُسکے احاطہ مین جانے دیتے انتہی (لغت کتاب مقدس صفحہ ۵۳۶)
اکثر سیاح یروسلم جدید کا گہیرا (یعنے اُس شہر پناہ کے اندر جو ۱۵۳۴ع مین سلیمان
بن سلیم شاہ سلطان روم نے بنوائی) اڑہائی میل کا ٹہراتے ہین اور اگر زیادہ
بہی ہو تو تین میل سے زیادہ نہوگا مقام مذکور پر نگاہ کرنیسے معلوم ہوتا ہے کہ
کہ شہر جدید قدیم شہر کی جگہہ پر تعمیر ہوا ہے اور یہ سبب اسکے کہ یہہ شہر ابتداسے
(یعنے قدیم شہر سے) چہوٹا ہے چند اطراف مین اسکے بہت زمین ہے جو سابق
مین شہر کے اندر تہی اب باہر پڑگئی ہے چنانچہ آدہا کوہ صیہون اُسکے چاردیواری
کے باہر ہے جو آگے بیچ تہا شہر جدید کی چاردیواری اونچی مضبوط اور کنگوریدار
پتہرون سے ٹہوس بنی ہے اور برابر جابجا اُسکے برج ہین رندے اور
ترکش بنے ہین اس شہر کے سات پہاٹک ہین دو او تر رخ ایک پچہم ایک پورب
ایک حرم شریف کہلاتا ہے اور دو دکہن رُخ ہین شہر کے بیچ تین بڑی سڑکین
ہین ایک جسے باب الدمشق کہتے ہین جو اوتر دکہن رُخ جاتی ہے دوسرے
سوق الکبیر جو پورب پچہم جاتی ہے تیسرے غمخوارون کی سڑک مشہور ہے
اور یہہ وہ راہ ہے جس سے عیسیٰ مسیح کو صلیب دینے کے واسطے لگئے تہے
انکے سوا سات سڑکین اور ہین جو اُنکی بہ نسبت چہوٹی ہین اور نام اُن کے
یہہ ہین کوچہ مسلمین کوچہ نصاری کوچہ ارمنی کوچہ یہود کوچہ انطاہرہ کوچہ معفر
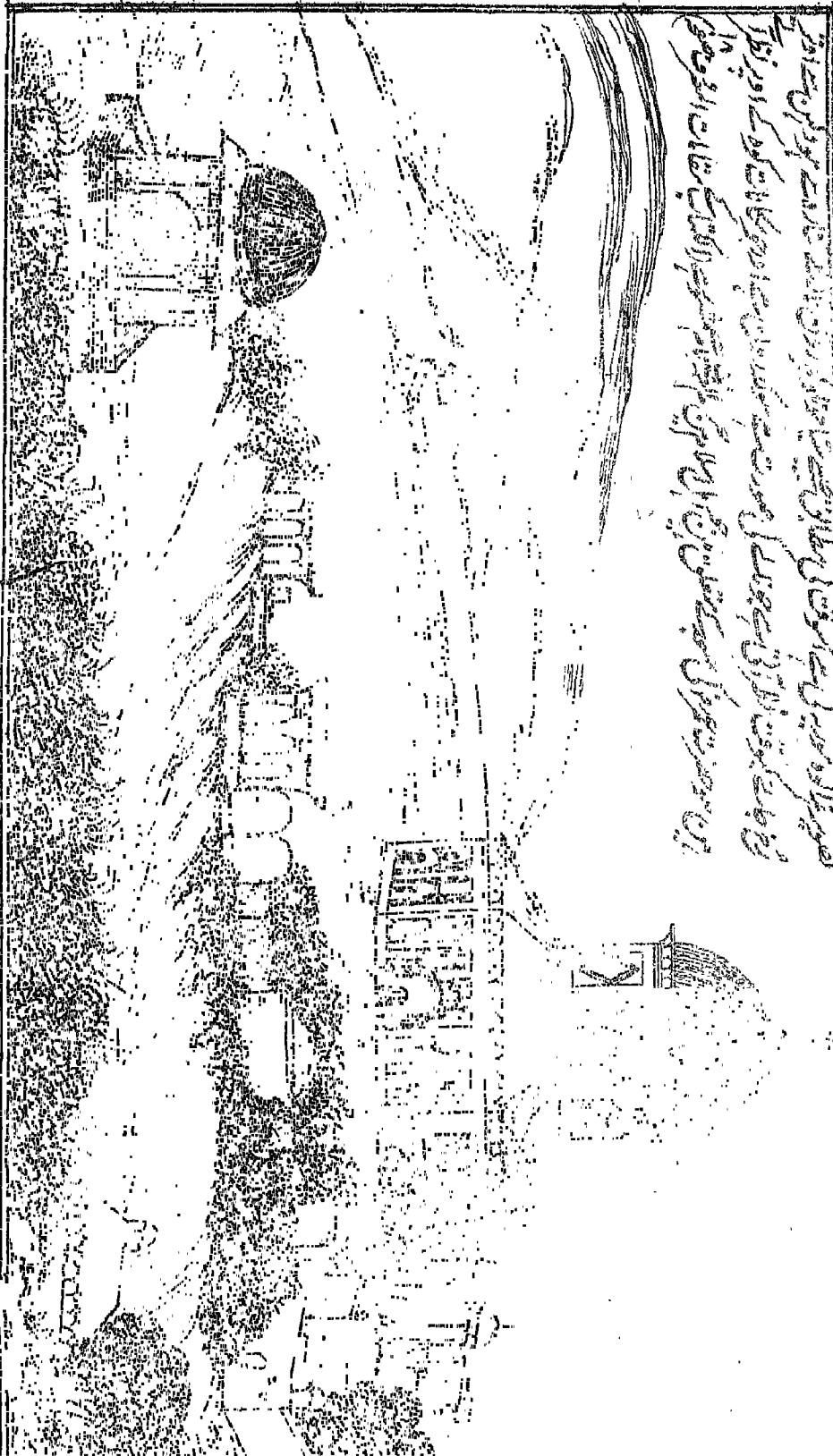
کوچہ باب حوت معلوم ہوتا ہے کہ شہر کے بالکل باشندے بیس یا بائیس ہزار آدمی
سے زیادہ نہونگے ڈاکٹر ریچرڈسن صاحب کے حساب سے معلوم ہوتا ہے کہ آٹھ ہزار
پانچہزار عیسائی اور دس ہزار یہودی ہین بکنگم صاحب یون فرماتا ہے کہ میری سمجھ
مین مسلمان سب سے زیادہ ہوں گے اور یہ نسبت یہودیون کے یون کہتا ہے
کہ ذکریا دجو آقا شریف کا صرّاف ہے یون کہتا ہے کہ یروسلم مین فقط ایکہزار یہودی
مرد اور تین ہزار عورتین ہین اور اُسکا سبب یہہ ہے کہ کوئی یہودی یہان
آکر نہین بستے مگر وہ جو تکلیف کا متحمل ہو یا ایسے دولتمند جو قرض دے دیکر سود
سے گذران کرتے ہین کیونکہ تجارت کا یہان نام ہی نہین ہے جس سے کوئی گذرا
کر سکے بیوائین چونکہ یہہ جانتی ہین کہ ہماری پرورش ضرور یروسلم ہی مین ہوگی
اس باعث سے عورتون کی بڑی کثرت ہے مسلمان اکثر حرم شریف کے گرد و
نواح مین رہتے ہین اور عیسائی اپنی خانقاہوں اور گرجون کے آس پاس
اور یہودی کوہ صیحون کے دامن مین اور اُسکے آس پاس کے نشیب مین
قصائیون کے محلے کے نزدیک رہتے ہین یہہ تینون قومین (یعنے یہود و نصارا
و مسلمان) یروسلم کو مقدس سمجھتے ہین خصوصاً یہودی اس خیال سے کہتے
ہین کہ جو یروسلم مین وفات پاکر یہوشفاٹ کی وادی مین مدفون ہوتا ہے
وہ خوش قسمت ہے پس یہی سمجھہ کر ان تینون قومون نے شہر مذکور مین
اپنے اپنے واسطے معبد تعمیر کروائے اور اسی سبب سے یروسلم کا حج کرنا زمانات قدیمی
سے مقرر کیا گیا ہے

نقشہ کوہ موریہ و مسجد اقصے

عمارت جو اہل اسلام سب سے متبرک جانتے ہین وہ مسجد ہے جو خلیفہ عمرؓ نے تعمیر کی
وہ الصخرہ نام پر معروف ہے معلوم ہوتا ہے کہ جسوقت عمرؓ نے یروسلم کا محاصرہ کرکے
اُسے لیا تہا اُسوقت عیسائیون کے بطریک یعنے امام سے عرض کی کہ مسجد کیواسطے
کونسی جگہہ بہتر ہوگی بطریک موصوف نے سلیمان کی ہیکل کی اوجاڑ جگہہ کو
دکہایا اور کہا کہ یہہ سب سے بہتر جگہہ ہے اسیطرح مسجد مذکور تعمیر ہوئی مسجد کا
احاطہ حرم شریف کے نام سے نامزد ہے اُسمین کوئی عیسائی ہرگز نہین جانے پاتا
اور اگر دغا سے داخل ہوا اور کہلجاے تو ضرور اُسے قتل کرین جسوقت صلیبداروںکی
فوج نے یروسلم کو اپنے قبضہ مین کیا تہا اُسوقت اُنہون نے اُس مسجد کا گرجا
بنوایا تب سے اس زمانہ تک کوئی عیسائی اُسمین داخل نہوا مگر ایک
شخص یعنے ڈاکٹر ریچرڈسن صاحب جنہے اپنی طبابت کے وسیلے اہل اسلام کے
امام سے ایسی موافقت پیدا کی تہی کہ اُنکو تین بار مسجد کے اندر لیگیا پس ڈاکٹر
صاحب موصوف کے حسب بیان اُس مسجد کا حال لکہتے ہین
صاحب موصوف فرماتا ہے کہ حرم شریف لمبائی مین ایکہزار چار سو ننانوے ۱۴۹۹
فٹ ہے یعنے الاقصیٰ نامی مسجد کی نماز کی محراب سے باب الاسلام تک اور
عرض مین نوسو پچانوے ۹۹۵ فٹ ہے اوس احاطہ مین نارنگی زیتون اور سرو کے
کئی ایک درخت لگے ہین مگر اسقدر نہین کہ جنگل ہو جاے اُسی احاطہ کے درمیان
ایک پختہ سنگ مرمر کی کُرسی جو چار سو پچاس ۴۵۰ فٹ مربع مین ہے دہری بنی ہے
کہ احاطہ کی سطح سے بارہ چودہ فٹ اونچی ہے اُسپر چڑہنے کے واسطے چار و طرف
اچہی اور کشادہ سیڑہی بنی ہے چنانچہ پچہم رُخ تین اور اوتر کیجانب ایک اور پورب

کیطرف ایک اور دکہن سمت دو اور مہرا ایک سیڑہی کے اوپر اچہی اچہی اونچی اونچی
اونچی محراب بنی ہے جو نہایت خوشنا نظر آتی ہے اُسکی بالکل کرسی سفید اور
آسمانی رنگ کے سنگ مرمر کی بنی تہین اُسکے پتہر بعضے بہت پرانے ہین جنپر
طرح طرحکی صورتین تراشی گئی ہین اُنسے یہہ بات ثابت ہوتی ہے کہ یہہ کسی
قدیم عمارت کے تہے اُس کرسی کے کنارہ پر بہت سے حجرے بنے ہین جن مین
درویش و ملا و موذن اور سب سامان مرمت کے موجود رہتے ہین لیکن
سب سے حسین وہ مسجد ہے جو کرسی کے بیچوبیچ ہے اور بنام الصخرہ مشہور
ہے اسلیئے کہ وہ مسجد کے اندر ایک پتہر ہے جسے کہتے ہین کہ جب نبوت پہلے پہل
ہوئی اُسوقت یہہ پتہر آسمان سے گرا اور اسی جگہہ پہٹا ہے کہتے ہین کہ سب
اگلے نبی جب نبوت کرتے تہے اسی پر بیٹہتے تہے جب تک نبوت کی نعمت ہی
یہہ پتہر رہا پر جب وہ موقوف ہو گئی تو پتہر بہی اوڑ جانے کو تہا مگر جبرئیل نے
ہاتہہ سے تہام رکہا جب تک محمد صلعم نہ آیا اور اُسنے اس ہی جگہہ پر اُسکو ہمیشہ
کے واسطے قایم کیا یہہ مسجد ہشت پہل ہے اور ایک پہل ساٹہہ فٹ کا ہے
اسمین چار باب ہین باب الغربی باب الشرقی باب القبلہ باب الجنت
ایک دروازہ پر ایک اوسارا ہے (یعنے برآمدہ) پہلا درجہ اسکا سنگ مرمر سے
بنا لیکن جو پتہر اسمین لگے ہوے پائجاتے ہین وہ ایسے قدیم ہین کہ گمان
ہوتا ہے کہ وہ ہیکل کے سنگ ہونگے (غالباً یہی مقام کمرہ قدس الاقداس
کا تہا) سب دیوارین دلدار بنی ہین ایک دیوار کے پتہر مربع دوسرے کی
ہشت پہل اسیطرح تمام دیوار وغیرہ ہین اسکے سنگ مرمر کا رنگ سفید ہے

مگر اُنہون نے اُسمین جابجا ملاہٹ پیوستہ کی ہے تاکہ خوبصورت معلوم ہو اس درجے
مین کوئی کہڑکی نہین ہے مگر اوپر کے درجے مین ہر ایک پہلو مین ساٹھہ ساٹھہ
اونچی کہڑکیان ہین اور سنگ مرمر کے عوض مین تمام دیوار رنگین خشت
پختہ سے ملبس ہے جنپر چارو نطرف قرآن کی آیتین بخط جلی لکہی ہین یہہ سبب
عمارت ایسی خوب معلوم ہوتی ہے کہ ڈاکٹر صاحب موصوف فرماتے ہین
کہ اس عمارت کے دیکہنے سے مجہے ایسی خوشی ہوئی جو دوسری عمارت سے
ہرگز نہین ہوئی مسجد مذکور مین اُن عیسائیون کے حجر صخرہ کے سوا چند اور
تحفہ جات (یعنے تبرکات) ہین جنکو اہل اسلام متبرک جانتے ہین چنانچہ
ایک بڑا پتہر ہے جسے کہتے ہین کہ محمد صلعم کی سپر تہا سنگ مذکور میچین لوٹا ہے
اور ایک صندوق ہے جسمین ایک سوراخ ہاتہہ جانیکے لایق ہے اُسکے اندر
قدم رسول (مقبول) ہے پہر سنگ سبز ہے جو مربع چودہ انچ ہے جسمین
اٹہارہ سوراخ کیل کے لایق بنے ہین اسکی یہہ خاصیت ہے کہ ایک زمانہ
کے ختم ہونیکے بعد ایک کیل اسمین سے غایب ہو جاتی ہے چنانچہ اسمین سے
ساڑہے چودہ غایب ہوگئی ہین اور ساڑہے تین باقی ہین کہتے ہین کہ جب
یہہ غایب ہو جاینگی تب اس جہان کا خاتمہ ہوگا اس کے علاوہ یہہ
بہی کہتے کہ اس مقام پر سلیمان ابن داؤد کا مدفن ہے معلوم ہو کہ
مسجد مذکور کا گنبد نوے فٹ بلند ہے اور اُس کا قطر چالیس
فٹ چہت اسکی شیشہ کے پتون سے بنی ہے جنپر سے تمام یروسلم دیکہائی پڑتا ہے

نقشہ یروسلم جدید یعنے مسجد الصخرہ

حبرون

یہ نقشہ لغت کتاب مقدس مصنفہ مسمی پادری میتھر صاحب و مرتبہ پادری شیرنگ صاحب مطبوعہ مرزاپور مشن پریس ۱۸۷۵ء صفحہ ۳۰۷ سے نقل کیا گیا۔

مسجد حرم خلیل
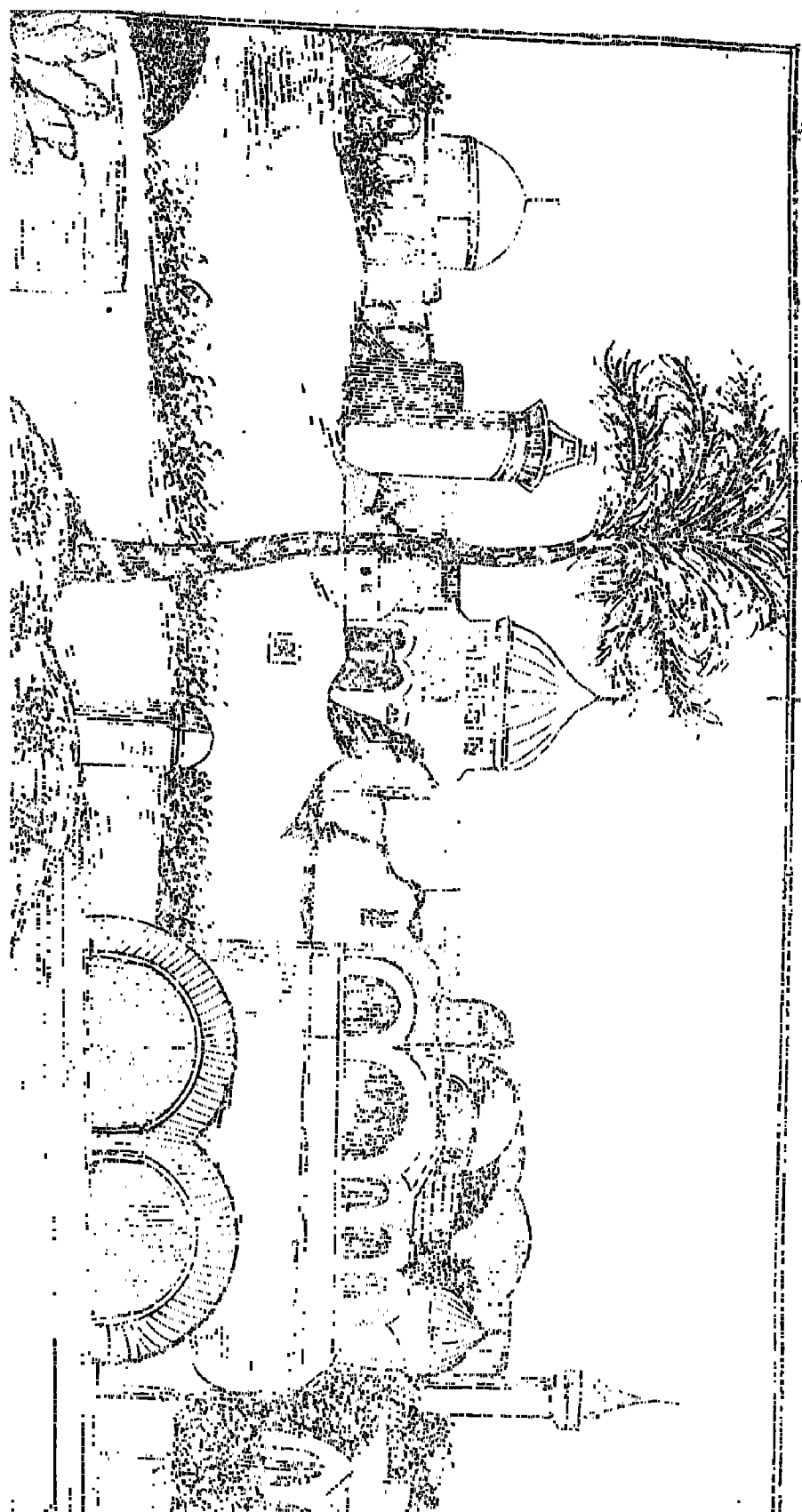
پادری راگرصاحب کا یہہ بیان ہے کہ اہل اسلام عیسائیون کو مسجد مین جانے نہین دیتے اسکا یہہ سبب ہے کہ وے سمجھتے ہین کہ جو دعائین اور منتین یروسلم والے الحرم مین مانگین گے خدا تعالی ضرور اسکو سنیگا اگر وے یہہ دعا مانگین کہ اہل اسلام یروسلم سے خارج اور عیسائی بحال ہون تو خدا تعالی ضرور اسکو بہی سنیگا انتہی ازالکتاب کے مقامات المعروف صفحہ ۲۱-۲۶ چہاپہ مرزاپور ۱۸۶۰ء

لیکن پادری راگرصاحب نے یسعیاہ نبی کی اس پیشین گوئی کو شاید نہین پڑہا ہے کہ جاگ جاگ اے صیحون اپنی عزت پہن لے اے یروسلم شہر مقدس اپنا لباس درخشان اوڑہ لے کیونکہ آگے کو کوئی نامختون اور ناپاک تجہہ مین کبہی داخل نہوگا (یسعیاہ ۵۲ باب ۱) اور نہ صرف یہی بلکہ حضرات انبیاء علیہم السلام کے مزار پر بہی کوئی عیسائی جانے نہین پاتا چنانچہ جغرافیہ پاک کتاب مولفہ پادری جوزف جیکب چہاپہ سکندرہ آگرہ ۱۸۶۷ء صفحہ ۱۹ مین لکہا ہے کہ مکفیلا یا مقبلا کا غار جو ممری کے میدان مین حبرون کی جنوب طرف ہے جسے ابیرہام نے قبرستان بنانے کیلیئے خریدا تہا آجکل وہان ایک مسجد ہے جسمین یہودیون اور عیسائیون کو داخل ہونے کی پروانگی نہین ہے انتہی پس اگرچہ یہودی قوم تو مختون ہے مگر مقبول نہین یعنے مسلمانونکی طرح انکا مختون ہونا معتبر خدا کے حضور مین نہین ہے اس غار یا کہیت مین جو کہ یروسلم سے بیس میل کے فاصلے پر ہے حضرت بی بی سارہ اور حضرت ابراہیم اور حضرت بی بی رفقہ اور حضرت یعقوب علیہم السلام کے مزار ہین از جغرافیہ پاک کتاب مطبوعہ ۱۸۶۷ء صفحہ ۶۶

نقشہ شہر حبرون

ہیبرون

یہان ایک عجیب اشارہ سمجہہ جانیکے لایق ہے کہ خدا نے یہود و نصارا کو اپنے لوگون
کی جماعت سے خارج کیا اور یہہ بات حضرت ابراہیم اور حضرت اسحاق اور حضرت
یعقوب علیہم السلام وغیرہ کے مزارات پر نجانے پانیسے ظاہر ہے اور خدا نے یہود و
نصاری کو اپنے گہر سے خارج کیا کہ بیت المقدس کے اندر انکا گزر نہو نیسے ظاہر ہے
چنانچہ قال اللہ تعالی اولئک ما کان لہم ان یدخلوہا
الا خائفین لہم فی الدنیا خزی و لہم فی الآخرۃ عذاب عظیم یعنے ایسون کو نہین سجتا ہے
کہ داخل ہون وہان مگر ڈرتے ہوے انکو دنیا مین ذلت ہے اور آخرت مین
بڑی مار ہے (دیکہو سورہ بقر ع ۱۴) مفسرین قران نے بالاتفاق لکہا ہے کہ
یہہ آیت بیت المقدس کی بابت ہے اور اس پیشین گوئی کے پورا ہونیکا زمانہ
خلافت حضرت عمر رض کا زمانہ ہے اور خدا نے یہود و نصارا کو اپنے شہر سے خارج کیا
کہ یہہ بات مکہ معظمہ مین انکا گزر نہو نیسے ظاہر ہے چنانچہ قال اللہ تعالی
یا ایہا الذین آمنوا انما المشرکون نجس فلا یقربوا المسجد الحرام بعد عامہم ہذا
سورہ توبہ رکوع ۴) یعنے اے ایمان والو مشرک جو ہین پلید ہین نزدیک نہ آوین
مسجد الحرام کے اس برس کے بعد انتہی نزدیک نہ آوین مسجد الحرام کے اس سے
مراد شہر مین بہی نہ آوین اور خدا نے یہود و نصاری کو اپنے ملک سے خارج کیا
کہ تمام ملک عرب مین کسی یہودی عیسائی کا وجود تک نہین ہے اور قریب تیرہ
سو برس گزرے کہ وہ ملک وجود یہود و نصاری سے خالی ہے چنانچہ فرمایا رسول
صلی اللہ علیہ وسلم نے لاخرجن الیہود و النصاری من جزیرۃ
العرب حتی لا ادع فیہا الا مسلما یعنے مین مقرر نکالدونگا یہود و نصارا کو عرب کے ٹاپو سے

حاشیہ متعلقہ صفحہ ۳۸۶ دولت فاروقی

حضرت عیسیٰ عم نے فرمایا کہ اونٹ کا سوئی کے ناکہ سے گذرجانا اوس سے آسان ہے
کہ ایک دولت مند خدا کی بادشاہت میں داخل ہو (متی ۱۹ باب ۲۴) مفسر اسکاٹ صاحب
نے اس آیت کی تفسیر میں لکہا ہے کہ کہتے ہیں کہ یہہ مثل یہودیوں اور عربوں میں مشہور تہی
یونانی زبان میں دو لفظیں ہیں یعنے کیملوس جسکے معنے اونٹ اور کملوس
جسکے معنے جہاز کے لنگر کا رسّہ اور اس حال میں نقل نویسوں نے کیملوس کے بدلے
کملوس لکہا ہوگا۔ کملوس کے بیان میں کہتے ہیں کہ یروسلم کی شہرپناہ میں ایک
پہاٹک تہا اور اوسکے کنارہ ہی پر ایک چہوٹا تنگ دروازہ پیدلوں کے جانے کیواسطے
بنا تہا اور تنگ ہونیکے سبب سے دروازہ کا نام سوئی کا ناکہ (عبرانی میں ردس از مال)
کہلاتا تہا اس دروازہ سے فقط پیدل آدمی نکل جاتا لیکن اونٹ خاصکر اپنے بوجہہ سمیت
کبہی نہ جا سکتا تہا اور اس نام کے ثبوت میں لارڈ لوجنٹ صاحب ایک انگریزی مسافر
جنے ملک یہودیہ میں تہوڑے دن گذرے کہ سیر کی اور ایک کتاب میں اپنی سیر کا
بیان چہپوایا یوں لکہتا ہے کہ میں حبرون میں شہر کے پہاٹک سے پیدل نکلتا تہا
کہ اوسوقت ایک اونٹوں کی قطار آگے آئی اور بہت بہیڑ دیکہہ کر میرے ساتہیوں نے
مجہسے کہا کہ سوئی کے ناکہ میں چلئے یعنے چہوٹے دروازہ میں جو پہاٹک کے پاس
ہے تب مجہے خداوند کی بات یاد آئی کہ اونٹ کا سوئی کے ناکہ سے گزر جانا اوس سے
آسان ہے کہ دولتمند آسمان کی بادشاہت میں داخل ہو کیونکہ یہہ اونٹ دولتمندوں
کی طرح بڑے بوجہہ سے لدے تہے اور ایسی تنگ راہ سے اونکا گزر جانا محال تہا یہان
سوچنا چاہئے کہ دولت میں بڑی بڑی خطرہ ہیں۔ اوسپر دل اکثر لگا رہتا اور خدا کو
بہول جاتا ہے۔ اوس سے غرور اور گہمنڈ پیدا ہوتا ہے انتہی (رومن تفسیر اسکاٹ مطبوعہ
الہ آباد ۱۸۶۶ء صفحہ ۱۵۱) یونانی لفظ کملوس کا مخفف کیمل ہے جسے عربی میں

کمل اور عربی میں جمل کہتے ہیں اور تینوں زبانوں میں اسکے معنے یہی ہیں یعنی اونٹ
انجیلی مفسر کے قول سے ثابت ہوا کہ دولت سے غرور اور گھمنڈ پیدا ہوتا ہے اور حق
تعالی قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ اِنَّ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَاسْتَكْبَرُوا
عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَلَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ
حَتَّى يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ یعنے تحقیق جن لوگوں نے
جھٹلایا نشانیوں ہماری کو اور تکبر کیا اون سے نہ کھولے جائیں گے واسطے اونکے
دروازے آسمان کے اور نہ داخل ہونگے بہشت میں یہانتک کہ داخل ہو
جاوے اونٹ بیچ ناکے سوئی کے (اعراف ع ۵) پس انجیل میں وہ [illegible]
قرآن میں غرور دولتوں کا مطلب ایک ہی ہے کیونکہ دولت کے سوا کوئی [illegible]
غرور نہیں کرتا ہے اور آسمان کی بادشاہت یا بہشت میں نہ داخل ہونے والے
وہی لوگ ثابت ہوئے ہیں جو دولت میں تمام جہان سے بڑھکر ہیں یعنے نصرانی
سلاطین یورپ [illegible] مزارات انبیاء علیہم السلام
کو احاطہ میں [illegible] کہ اونٹ کا سوئی کے ناکے سے
گذر جانا اس سے آسان ہے کہ دولتمند آسمان کی بادشاہت میں داخل
[illegible] فَاتَّقُوا اللّٰهَ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ

(مائدہ ع ۱۳)

یہانتک کہ سوا مسلمان کے اسمین کسی کو تھوڑو نگا (از مشارق الانوار باب العاشر
حدیث مسلم مطبوعہ مطبع نولکشور ۱۸۷۶ع ۱۹۸۲) اسجگہہ ملک عرب کو جو مین نے خدا کا ملک
کہا اسکی وجہہ یہہ ہے کہ تمام دنیا مین یہی ایک ملک ہے جو کسی بادشاہ کے ماتحت
حکم نہین ہوا ہے ہمیشہ خدا ہی اسکا بادشاہ رہا چنانچہ کشف الاثار فی قصص انبیا
بنی اسرائیل مطبوعہ دار السلطنت لنڈن برنج ۱۸۴۶ع صفحہ ۱۴۳ و ۱۴۴ باب ۱۲ مین پادری
ہرپک صاحب فرماتے ہین کہ اعراب از سایر طوایف و قبایل بنی آدم سلاح پوش
و جنگ جو بیدینین عمل ایشان غارت کردن ہست حقیقتاً عادت عہد بستن بدولتہاے
دیگر ندارند ہرچند بسیار وقتہا از بعضے دولتہاے قرب خود شان خرج در عیوض
غارت گرفته اند - ولیکن عرب در ہمان اخلاق خود باقی ماندند - پس اولاد
اسمعیل ہمیشه از اوقات ہمان اخلاق را داستند که در قول مقدس نسبت
بایشان پیش فرموده بود و در ہمہ انقلاب حالات ایشان بے تغیر ماندہ انتہی
یعنے اہل عرب بنی آدم کے تمام گروہون اور قبیلون سے زیادہ ہتیار بند اور لڑائی
کرنیوالے ہین انکا پیشہ لوٹ مار ہے اور عادت عہد و پیمان کی اور سلطنتون سے
نہین رکہتے ہین ہرچند اکثر اوقات اپنے قرب و جوار کے بادشاہون سے لوٹ
کے عیوض مین خرچ انہون نے لیا ہے - لیکن عرب لوگ اپنی اسی قدیم عادات
پر رہتے ہین - پس اولاد اسمعیل کی ہمیشہ وہی عادات ہین جو قول مقدس
(یعنے توریت) مین انکی نسبت فرمائے گئے اور ہر انقلاب مین اُنکے حالات بے تغیر
رہا کئے فقط پس اس ہزارون برس کے استقلال کی جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے
وقت سے عربون کو حاصل ہے اور کوئی وجہہ نہین سوا اسکے کہ انکا کوئی دنیاوی

بادشاہ نہین جسکے زوال کا خطرہ ہو بلکہ خدا ہی اُنمین سلطنت کرتا ہے اور وہ ملک
گویا خدا کا خاص قلمرو ہے۔

پس جزیرہ عرب سے اگرچہ رسول اللہ صلعم نے یہود و نصارا کو خارج کیا مگر حضرت عمرؓ
کی خلافت مین اسکی ہی تکمیل ہوئی کہ خیبر وغیرہ سے یہہ لوگ نکالدئے گئے
بخاری اور مسلم مین ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ ان عمر بن الخطاب اجلی الیہود
والنصاریٰ من ارض الحجاز یعنے تحقیق حضرت عمر بن خطابؓ نے جلاوطن کردیا یہود
و نصارا کو زمین حجاز سے انتہیٰ اور تب سے ابتک قریب تیرہ سو برس کے
گزرے کہ سوا مسلمانون کے اُس ملک مین کوئی یہودی یا نصرانی علانیہ جانے
نہین پاتا اور وہان رہنے کا تو کیا ذکر ہے یہہ پیشین گوئیان حضرت نبی اسلام
علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کیا ہی پوری ہوئین کہ تمام عالم اسکی صداقت کی
گواہی دیسکتا ہے پس خدا کے مقدسون کی جماعت اور خدا کے گھر اور خدا کے شہر
اور خدا کے ملک سے ان سب کا خارج ہونا جبکہ ثابت ہو چکا تو بہشت سے انکے
خارج ہونے مین اب کون شک اور تامل کرسکتا ہے اولٰئک لا خلاق
لہم فی الآخرۃ ولا یکلمہم اللہ ولا ینظر الیہم یوم القیامۃ ولا یزکیہم ولہم عذاب الیم
(سورۂ آل عمران ع ۷) پہلا کتاب کے مقامات المحرف صفحہ ۲۴ مین لکھا ہے یہودیون نے جو یروشلم مین
رہتے ہین دو عبادتگاہین بنائی ہین لیکن دونون چھوٹی اور بدمنظر
معلوم ہوتا ہے کہ اس قوم نے اہل اسلام کے سبب سے بہت ظلم اُٹھایا
ہے کہ اُنمین کئی ایک دولتمند تو ہین لیکن شان و شوکت سے گزران نہین
کرتے ابتک وہی مثل اونپر بحال ہوئی کہ وہ جو اپنے دروازے کو زیادہ

بلند کرنا پٹکن کو ڈہونڈہتا ہے اور یہی سبب ہے کہ سب سے بڑے دولتمند
یہودیون کے گہر و نکو جاکر دیکہو تو باہر سب ٹوٹے پہوٹے نظر آتے ہین اور اندر
اچہے اور کشادہ مکان ہین جسمین فرش و فروش بچہے اور اہلخانہ چین و
آرام سے رہتا ہے معلوم ہوتا ہے کہ اُنکی عباد تگاہونمین عورتونکے واسطے
الگ الگ جگہہ مقرر ہے جسمین کوئی جاوے تو فقط دیکہنے کیواسطے جا سکتا ہے
پر عبادت مین ہرگز شریک نہین ہو سکتا ہے کہتے ہین کہ ہر عورت شادی کے
بعد اور سال بسال ایک مرتبہ جاتی ہے (پہر تعجب ہے کہ عیسائیون نے
عورتون کو ساتہہ لیکر گرجے مین جانا کہان سے سیکہا)
اوپر عباد تگاہون کا مذکور ہوا اب اس بیان کو تمام کرنے سے پیشتر
کچہہ مفصل حال خانقاہونکا لکہتے ہین اونمین سے دو خانقاہین مشہور
ہین ایک تو لاطینی اور دوسری ارمنی لاطینی خانقاہ شہر سے اوتر پچہم اور
یونانی دکہن پچہم کی سمت ہے دونونمین حاجیونکی سمائی ہو سکتی ہے
چنانچہ ارمنی خانقاہ مین ایک ہزار شخص ٹک سکتے ہین ارمنیونکا ایک گرجا
بہت بلند اور کشادہ بنا ہے اور اُسمین اسباب عبادت اسقدر اور ایسے
قیمتی ہین کہ تمام دنیا مین دستیاب نہو سکینگے ظاہر ہوتا ہے کہ ہر وقت
یونانی اور لاطینی آپسمین برابری کیا کرتے تہے اور کبہو کبہو ایسا ہی ہوتا تہا
کہ شریعت و انجیل کو چہوڑ لاٹہی لے خوب مارپیٹ کرتے تہے اور سچّی دینداری
کی بہتری صاف ہوتی تہی (یروسلم کے جنوب کیطرف سلوام کا حوض ہے
جسکی گہرائی چوبیس فٹ ہے)

یروسلم مین ایک نیا ماجرا ہوا کہ ملکہ انگلستان اور شاہ پروشیا نے باہم عہد و
پیمان کرکے ایک گرجا تعمیر کرنیکا ارادہ کیا جسمین خدا کی عبادت انگلستانکی
کلیسیا کے طور پر ہو سو آشکارا ہوتا ہے کہ گرجا مذکور کے لئے زمین ملی اور اُسکی
نیو بہی ڈالی گئی پر اب تک تعمیر نہین ہو سکا اسلئے کہ ارمنی اور یونانی اور لاطینی
عیسائی اس تدبیر سے ناخوش اور ناسعد اور اسکے باطل کرنیمین مستعد و
سرگرم ہین اور اب نہین معلوم کہ کب اُسکا نیک انجام ہوگا انتہی
پہر الکتاب کے مقامات المعروف صفحہ ۳۳ مین لکہا ہے جو وادی کہ یروسلم
کی پورب طرف ہے اور یہوشفاط کے نام سے مشہور ہے اُسکا طول دو یا
ڈیڑہ میل کا ہوگا اُسکے کنارہ پر گتسمنی کا باغ ہے اور شہزادہ ابی سلوم کا
ستون اور کئی ایک مقبرے بعضے بلند اور عالیشان اور بعضے ٹوٹے پہوٹے
ویران پڑے ہین یوئیل نبی کی کتاب ۳ باب ۲ مین ایسا لکہا ہے کہ مین تو
مین ساری قومونکو اکٹہا کرونگا اور اُنہین یہوشفاط کی وادی مین لیجاؤنگا
پہر ۱۲ آیت مین یہہ لکہا ہے کہ غیر قومین بیدار ہوکر یہوشفاط کی وادی مین
چلین کیونکہ چارونطرف کی غیر قومون کے انصاف کرنیکو مین وہان بیٹہونگا
انتہی ان آیتون سے یہودیون نے یہہ سمجہا کہ قیامت کے دن اللہ تعالی
بنی آدم کی عدالت یہوشفاط کی وادی مین کریگا اور اس زمانہ کے بعضے
عیسائی بہی جو اس خیال کی سرگرمی سے پیرو ہین کہ قوم یہود پہر اپنے ملک مین
اکٹہی ہوگی اور مسیح سرفرازی کیحالت مین یروسلم مین تخت نشین ہوکر
ساری غیر قومونکی عدالت یہوشفاط کی وادی مین کریگا اور اہل اسلام

تہی جو قدس کی نواحی مین رہتے باوجودیکہ اس خیال کا قران وحدیث مین
کہین نام ونشان نہین پایا جاتا پر برابر کہتے آئے کہ اس عدالت مین محمد صلعم
بہی مسیح کا شریک ہوکر ایک خاص مسند پر بیٹہیگا لیکن شاید از روے تجویز
کسی کا خیال اس مقدمہ مین صحیح ودرست نہ ٹہریگا کیونکہ اصلی لفظ یہوشفاط
کے معنے یہہ ہین کہ یہوواہ کی عدالت اسپر اکثر عالمونکا یہہ خیال ہے کہ اسکا ترجمہ
کرنا واجب تہا اور یہہ بہی کہتے ہین کہ اس وادی نے کیونکر یہوشفاط نام پایا
کوئی نہین کہہ سکتا بلکہ گمان غالب ہے کہ نبی کی عبارت کے سبب سے یہود
کے عالمون نے اس وادی کا یہہ نام رکہا ہوگا انتہی

واضح ہو کہ اس بیان مین جو لکہا ہے کہ اس زمانہ کے بعضے عیسائی بہی جو اس
خیال کی سرگرمی کے پیرو ہین کہ قوم یہود پہر اپنے ملک مین اکٹہی ہوگی
لیکن شاید از روے تجویز کسی کا خیال اس مقدمہ مین صحیح ودرست نہ ٹہریگا
انتہی اس سے بہی وہ قول مفسر انگریزی اسکاٹ صاحب کا جو پیشین گوئی
مندرجہ لوقا ۲۱ باب ۲۴ کی صداقت کی بابت لکہا ہے کہ یہودی اس پاک
شہر پر قابض ہونگے انتہی یعنے یروسلم مین یہودی حکومت قیامت سے
پیشتر ہو جائیگی جسکا ذکر اس کتاب کی محراب ۲ رکن ۵ مین لکہہ چکا ہون
غلط ہوگیا اور نہ صرف یہی بلکہ اس پیشین گوئی کا صریح بطلان ظاہر ہوگیا
بیان گیہنوم یعنے جہنم یہہ عبرانی لفظ ہے یعنے گیہنوم اور اسکے معنے ہنوم
کی وادی یا درہ ہے ہنوم نامی کی یہہ وادی یروسلم کے پاس دکہن طرف
تہی یوسیاہ بادشاہ کے وقت سے پیشتر یہودی یہان مالک بت کی پوجا

کرتے تہے ۲ سلاطین ۱۶ باب ۳ اور ۲ تواریخ ۲۸ باب ۳

خداوند نے حضرت موسیٰ کو فرمایا تہا کہ بنی اسرائیل سے کہو کہ اپنے فرزندونمین سے کسی کو مالک کی نذر آگ مین مت گزرانو (احبار ۱۸ باب ۲۱ اور ۲۰ باب ۲) یہہ بُت پیتل کا بنا تہا اُسکا چہرہ بیل کا سا تہا اور اُسکے ہاتہہ پہیلے ہوے گویا اپنے عابدون کو گود مین لینے چاہتا ہے یہہ بُت پرست یہودی اس بُت کو آگ سے نہایت گرم کر کے اپنے لڑکون کو اُسکی گود مین ڈالتے اور اُسکے چلانے کی آواز دبانیکے واسطے اُسوقت ڈہولکون کو بجاتے تہے یہہ ڈہولکین توفت کہلاتی تہین اور اسواسطے اسجگہہ کا نام (وادئے توفت یا صرف) توفت بہی تہا یرمیاہ ۷ باب ۳۱ و ۳۲ بابل کی اسیری سے لوٹنے کے بعد اگلی بُت پرستی سے ڈر کر یہودی اس مقام سے بہت نفرت رکہتے تہے اور یوسیاہ بادشاہ کے طور پر (یعنے تجویز سے) (۲ سلاطین ۲۳ باب ۱۰) اُنہون نے اُسکو بہت خراب کیا چنانچہ شہر کا تمام غلیظ وہان پہینکا جاتا اور اس غلیظ کو جلانیکے واسطے وہان رات دن آگ جلتی رہتی اسواسطے وہ بہت ڈر ونی اور گہنونی جگہہ اور دوزخ سے کچہہ مشابہت رکہتی تہی یون رفتہ رفتہ مسیح کے زمانہ مین اُسکا نام دوزخ کا نام ہو گیا جسطرح کہ فردوس بہشت کا نام ہے پہلے زمانہ مین دراصل زمین پر ایک بہت آباد باغ کا نام تہا انتہی از رد مین تفسیر اسکاٹ صاحب جلد اوّل طبع اوّل الہ آباد ۱۸۶۶ع صفحہ ۴۹ و ۵۰ دینی و دنیوی تواریخ صفحہ ۱۶۱ مین ہے کہ فلسطی داجون کی پرستش کرتے تہے

جو مچھلی کا جسم اور انسان کے ہاتھ پاؤں رکہتا تہا اور سوابی مالک کی پرستش
کرتے تہے اور اُسکے آگے اپنے بال بچّون کو گزرانتے تہے اور اغلب کہ مالک سے
زحل مراد تہی انتہیٰ

نیز المشہور ہیرن بن یعقوب نے جو کہ یہودیونکا ایک ربّی ہے مجہسے کہا کہ یروسلم
کی زمین کا خواص مثل ہرن کے ہے اور اُسکے لئے ایک عبرانی مثل ہی
عبرانی زبان مین جو کہ یہودیون مین خاص یروسلم کی بابت ہر ایک کی زبان پر ہے
بیان کی یعنی یہہ کہ جسطرح ہرن جسقدر فربہ ہوتا اُسکے بدن کا چمڑا کہنچ جاتا ہے
اور جب اُسے ذبح کرکے اُسکا گوشت باہر نکال لین تو اُسکا چمڑا اسقدر
سمٹ جاتا ہے کہ پہر اگر اُس گوشت کو اُسکے چمڑے کے اندر پہرین تو نہین
سما سکتا اسیطرح یروسلم مین جب بہت آبادی تہی اور لاکہون آدمی
اُسمین بستے تہے یہانتک کہ دس لاکہہ صرف لڑکے مدرسون مین تعلیم پاتے
تہے تب بہی وہ زمین بسنے والون کے لئے فراخ تہی اور اب جو اُس مین
تہوڑے آدمی یعنی تیس ہزار رہگئے ہین تو بہی وہ زمین معمور اور اسیقدر
آبادی کے لایق معلوم ہوتی ہے اور یہہ عجایب قدرت الٰہی سے ہے اُنہین
اسی سببسے زمین یروسلم کا نام ارض ظبی زبور وغیرہ مین ہے جسکے معنے
زمین ہرن اس سے ظاہر ہے کہ نہ اُسکی شہرپناہ کا دَور اگلی شہرپناہ سے کم ہوا
ہے اور نہ وہ شہر بہ نسبت سابق کے چہوٹا ہوگیا ہے بلکہ ظاہر مین لوگونکی نظر مین
ایسا ہی معلوم ہوتا ہے اور وہان قدرت الٰہی کا ماجرا کچہہ اور ہے
پہر یہہ کہ یروسلم کی عظمت کثرت آبادی پر منحصر نہین ہے یون تو آجکل لیکن

دار السلطنت چین مین پندرہ لاکھہ بلکہ بیس لاکھہ (اودن جاگرفی اندرس مطبوعہ لندن ۱۸۶۸ع صفحہ ۱۷ امنوبل جاگرفی مطبوعہ مدراس ۱۸۶۶ع صفحہ ۴۷۳) آدمیونکی آبادی ہے اور لندن دار السلطنت انگلستان مین اٹہائیس لاکھہ (ایضاً مطبوعہ لندن ۱۸۶۸ع صفحہ ۳۴ و مطبوعہ مدراس ۱۸۶۶ع صفحہ ۱۰۵) اور ینقان المعروف جاپان سکے پایۂ تخت یدو مین سات لاکھہ آدمیون کی آبادی ہے (ایضاً مطبوعہ مدراس ۱۸۶۶ع صفحہ ۴۷۵) اور پیرس پایۂ تخت فرانس مین سولہ لاکھہ (ایضاً مطبوعہ لندن ۱۸۶۸ع صفحہ ۹۷ بلکہ اٹہارہ لاکھہ (ایضاً مطبوعہ مدراس ۱۸۶۶ع صفحہ ۱۳۲ و ۹۰) آدمیونکی آبادی ہے۔

مگر یروسلم کی خاص عظمت کا تو یہی نشان ہے کہ جب توریت کہتی ہے کہ جب حضرت ابراہیم اُسپر اپنے بیٹے کو قربانی کرنیکے لئے لیگئے تب صرف جنگل تہا اور جب حضرت یعقوب نے اُسپر وہ خواب دیکہا (پیدایش ۲۸ باب ۱۰-۲۲) تب اُسپر خواب مین بہی آدمی کی صورت نہین نظر آتی تہی بلکہ جب اُسمین آبادی زیادہ ہوئی اور فسق و فجور نے اُس پاک زمین پر ظہور کیا تہی خدا نے کبہی کسدیون اور کبہی مصریون اور کبہی رومیون وغیرہ کے ہاتہہ سے اُسے صاف کروایا اُسکی عظمت کثرت آبادی انسان کے سبب سے نہین بلکہ اُسکی عظمت خدائے قادر مطلق واحد حقیقی کی پاک ذات سے ہے

واضح ہو کہ جسوقت قسطنطین شاہ نے عیسائی دین قبول کیا اُسکی والدہ نے جو اسّی برس کی تہی یروسلم کا حج کیا مقدس جیروم لکہتا ہے کہ ادرین بادشاہ کیوقت سے شاہ قسطنطین کے وقت تک جسکو عرصہ ایک سو اسّی برس کا ہوا

کسدیون یعنی بابل والون

دیوتا کا ایک بُت مسیح کی قبر پر تہا اور ایک دوسرا بُت بنام دیوی اُسکے زندہ ہونیکے مقام پر یوسوبیس جسنے تواریخ کلیسیا اور قسطنطین کا احوال لکہا ہے یہہ کہتا ہے کہ جسوقت والدہ قسطنطین یروسلم مین داخل ہوئی تو اُسنے دیوی کا استہان پایا اور فوراً اُسکو ڈہا دیا اور کوڑا کرکٹ جو کچہہ جمع تہا اُسکو کہود وایا اور ایک عمدہ گرجا اُس مقام پر بنوایا اور نام یروسلم جدید رکہا

یہہ گرجا آجتک مسیح کے مقدس قبرگاہ کے نام سے مشہور ہے اور جتنے عیسائی یروسلم کے حج کو جاتے اُسکی زیارت ضرور ہی کرتے ہین اسمین داخل ہوتے ہی مجاور ایک بڑا پتہر دکہاتے ہین جو جعفری سے گہرا ہوا ہے اور روایت کرتے ہین کہ اسی پتہر پر عیسیٰ کی لاش کا غسل ہوا تہا یہہ دروازہ کے آس پاس ہے وہان سے بائین ہاتہہ تہوڑا آگے بڑہکر ایک گنبد کے نیچے جاتے جو سولہ ستونون پر ہے اُسکے بیچ مین مدار پر مسیح کی قبرگاہ ہے جسکے اوپر اُنہون نے سنگ مرمر کا ایک مختصر سا روضہ بنوایا ہے اُسکے چہوٹے دروازہ سے ہوکے حاجی اُس کمرے مین داخل ہوتے ہین جو چٹانین کندہ ہے یہہ مقام ساڑہے چہہ فٹ مربع سے زیادہ نہوگا یہان ایک سنگ مرمر کا صندوق ہے جسے وے کہتے ہین کہ اسمین عیسیٰ مسیح کی لاش تہی اسکے اوپر چہت مین ستائیس بڑے بڑے عمدہ جہاڑ جنہین بادشاہون نے نذر گذرانا تہا لٹکے ہوئے تہے اس مقام مین ایسی کشمکش راہ ہے کہ سوا تین چار آدمی کے زیادہ کا گذر نہین ہوسکتا ہے اس گرجے مین یونانی لاطینی ارمنی عیسائی سب شریک ہین اور ہر سال وقت مقرر پر مسیح کا صلیب دینا و زندہ ہونیکا سوانگ بناتے ہین

اہل اسلام وہان کے سب مسیحی مقبروں اور مقدسین کو مانتے ہین بلکہ وہان نماز
پڑہتے ہین پر گرچہ مذکور کو نہین مانتے ہین اسلئے کہ وے مسیح کے مصلوب ہونیکو
یقین نہین کرتے لیکن اتنا کہتے ہین کہ شاید یہوداہ اسکریوطی یہان دفن
ہوا ہو ازالکتاب کے مقامات المعروف صفحہ ۲۲ و ۲۳

کوئی ورالسٹیٹیڈ میگزین مطبوعہ لندن ماہ مئی ۱۸۶۹ صفحہ ۵۸۳ و ۵۸۴ مین
پادری چارلس بٹل ایم اے فرماتے ہین کہ آخر اگست ۱۸۶۷ع مین لفٹننٹ
وارن صاحب پاک شہر (یروسلم) کا حال دریافت کرنے گئے اور انہون نے اچھی
طرح وہانکا حال دریافت کیا جیسا کہ پیشتر ماہ فروری سے جولائی تک دریافت
کیا تہا لفٹننٹ وارن کے ماتحت دو اور غیر ممتحد عہدہ دار یعنے رایل انجنیر
(بادشاہی معمار) بہی گئے تہے اور یہہ دونون صاحب اپنی لیاقت مین لفٹننٹ
وارن کے ساتھہ ہونیکے لایق بہی تہے اور اچھی طرح اپنے کام کو انجام دیسکتے
تہے پس حسب بیان ان صاحبونکے ہم لکہتے ہین کہ یروسلم کی شہرپناہ طول
مین پورب کیطرف دو ہزار [۲۸۰۰] ۸ سو فٹ ہے اور اوتر کیطرف تین ہزار آٹھہ سو فٹ ہے اور
پچہم طرف دو ہزار تین سو پچاس [۲۳۵۰] فٹ ہے اور دکہن طرف تین ہزار تین سو
پچاس فٹ ہے (یروسلم اوتر پچہم رخ میڈیٹیرین کہاڑی سے دو ہزار پانسو [۲۵۸۱]
اکیاسی فٹ بلند ہے اور دکہن پچہم رخ دو ہزار پانسو اڑتیس [۲۵۳۸] فٹ اسکی بلندی سمندر
کی سطح سے ہے اور اسکے اوتر پورب کی بلندی دو ہزار چار سو ستاون فٹ
اور دکہن پورب اندر طرف کی بلندی سمندر کی سطح سے ہزار چار سو سولہ [۲۴۱۶]
فٹ اور باہر طرف سے دو ہزار تین سو پینسٹھہ [۲۳۶۵] فٹ ہے البتہ زمین پر کوئی مقام

پچھم

شہر یروسلم کی زمین کا نقشہ

فہرست مقاموں کی

١ بیت اللحم کا پھاٹک
٢ دمشق کا پھاٹک
٣ افرائیم کا پھاٹک
٤ مقدس استیفان کا پھاٹک
٥ سنہرا پھاٹک یہہ بند ہے اور اہل اسلام سمجھتے ہین کہ اگر اس راہ سے عیسائی لوگ آوین تو شہر کو لیلینگے
٦ الاقصے کا پھاٹک
٧ غلیظ کا پھاٹک
٨ صیحون کا پھاٹک
٩ ارمینیون کی خانقاہ
١٠ ہپینس کا قلعہ
١١ بنت سبا کا کُنڈ
١٢ حاجی مستورات کا گھر
١٣ لاطینیون کی خانقاہ
١٤ کھنڈر مکان
١٥ قبرگاہ کا گرجا
١٦ لعزر کی قبرگاہ سے کلوری [illegible]

١٧ مقدس اننا کی مسجد
١٨ پلاطوس کا محل
١٩ بیت حسدہ کا کُنڈ
٢٠ حرم شریف
الف سلیمانؑ کا تخت
ب محمدؐ کا تخت اہل اسلام سمجھتے ہین کہ اسپر سے وہ بیٹھ کر قیامت کے دن عدالت کریگا
ج صدر عیسیٰؑ کے مغارے کا دروازہ
٢١ الصخرہ
٢٢ الاقصے کی مسجد
٢٣ چوک و بازار
٢٤ اَنناس کا محل
٢٥ یہودیونکا عبادتخانہ
٢٦ یروشلم کے حاکم کا محل
٢٧ قیافا کا محل
٢٨ داودؑ کی قبرگاہ
٢٩ قبرگاہ عام
٣٠ بادشاہ کا کُنڈ

نہین ہے پسندیدہ اور اچہا سوا ہیکل (یعنے مسجد) اور قبر مسیح کی اور یہی دونون مقام پاک شہر (یروسلم) مین افضل اور پسندیدہ ہین اور اُنکے آس پاس اور مقام بہی ہین کہ جنہین نہ بہت اچہا کہہ سکتے ہین اور نہ بُرا (یعنے اوسط درجہ مین ہین) اس شہر کے دکہن پچہم رُخ پر انگریزی مدرسے ہین تمت کلامہ پہر اُلکتاب کے مقامات المعروف صفحہ ۲۹ مین لکہا ہے کہ البتہ ایک بات بڑی تسلی کی یہہ ہے کہ پادری پروٹسٹنٹ کے وہان کئی ایک موجود ہین خصوصیت سے انجیل کی منادی کرتے ہین اور اُنکی سعی اور کوشش سے کئی مرید شہر مین ہوگئے انتہی

شہر یروسلم کی زمین کا نقشہ

رُکن چہارم

یروسلم پر اہل اسلام کے مقابل مین اہل صلیب کا یورش

ہندی تواریخ کلیسیا چہاپہ پبٹسٹ مشن پریس کلکتہ مطبوعہ ۱۸۴۹ع صفحہ ۱۵۳ لغایت ۱۵۸ لکہا ہے مغلون نے اپنے فتحمند بادشاہ چنگیز خان و تیمور کے ساتہہ ہوکر یورپ پر چڑہائی کی تہی اور دو سو برسون تک ملک روس پر سلطنت کی تہی اور ملک پولنڈ کو اوجاڑ دیا تہا اور اُسوقت اپنی سلطنت کی حد کو ملک سلیسیا کی حد تک پہونچایا تہا۔ سنہ گیارہ سو عیسوی کے قریب دوسری قسم کا فساد ملک فرانس سے ظاہر ہوکر اکثر عیسائی ملکو مین پہیل گیا اُسمین لاکہون آدمی مارے گئے یہہ

فساد کروس جبده (یعنے صلیب وارونکی لڑائی) کا حوصلہ تہا مسیح کے وقت سے
پانسو برس نہ گزرے تہے کہ یہہ راے غالب ہونے لگی کہ یروسلم کی زیارت کرنا
اور جہان مسیح نے اپنی جان دی تہی اور جہان کہتے تہے کہ وہ دفن ہوا تہا
اُن پاک مقامونمین دعا مانگنے کے ثواب سے گناہ معاف ہوتے ہین اس سبب سے
اُس پاک قبر کی زیارت کا دستور بہت جلد رایج ہوا لیکن جب تُرک
لوگون نے ملک فلسطین کو فتح کیا تہا تب اکثر دفعہ ان زیارت کے جانیوالون
کو ستاتے تہے اور شہر امی [?] کے پیٹر نام ایک زاہد نے واپس آکر پاپا صاحب کو
یہہ صلاح دیکر راضی کیا کہ آپ تمام کرسچانی ملکوں کے لوگون کو اکٹھا کر
پاک قبر (مسیح) کو بے ایمانون (یعنے مسلمانون) کے ہاتہ سے چہین لیجیے تو پہاں [?]
لوگ وہان بیخوف عبادت کرسکینگے تب پیٹر نے شہر شہر اور مُلک مُلک پہر کر
ایسی لڑائی کا فرض ہونا بڑی سرگرمی سے لوگون کو جتایا اور پاپا کیطرف سے
یہہ پیغام دیکر سارے کرسچانون کو اس لڑائی کے واسطے بلایا کہ جو کوئی اس
لڑائی مین نکلیگا وہ اپنے اس ثواب سے بہشت مین جگہہ پاویگا چارون
دیس کے بیشمار لوگون نے اس تجویز مین مضبوطی سے شریک ہوکر اپنے اپنے
نام لکہوائے اور صلیب کی ایک لال نشانی اپنے پاس رکہی جس سے وہ لڑائی
کروس جبدہ (انگریزی مین کروسیڈ یعنے صلیب کی لڑائی) کہلاتی ہے ہمارے
وقت مین علم کی ترقی ہوئی ہے مگر لوگونمین دین کی بابت اتنی سرگرمی پیدا
ہونا مشکل ہے اس سبب سے دنیا کے حالات مین یہہ بڑی تعجب کی بات
ہے کہ تمام مُلک کے مُلک جسوقت مین کہ علم کی ایسی کمی تہی اُسوقت دین کی

سلہ یونانی مین کرسٹوس مسیح کو کہتے ہین (یعنی پاپ [?]) اور کرسچن [?] یعنی مسیحی

بابت ایسے سرگرم ہوکر اٹھہ دوڑے اس سے یہہ بہی یقین ہے کہ لوگون کے
دلوںمین حوصلہ پیدا کرنے مین جہوٹا مذہب ناستک مت سے زیادہ فائدہ مند ہے
لیکن جبکہ اُن بڑے کامون کی جڑ وہ سچا ایمان نہ تہا جو اپنی خواہش ترک کرنے
اور اپنا من مارنے کو سکہاتا ہے بلکہ صرف وہ جہوٹہا مذہب جو اگرچہ بڑے دکہہ
مین سنبہالتا ہے تو بہی دلکو پہولاتا ہے (یعنے نخوت پیدا کرتا ہے) اسلئے ہم
نہین کہہ سکتے کہ وہ بیشک مشقت (کروس صلبہ کی) سچے مذہب کا پہل تہا یقیناً
ایسے کتنے ایماندار شخص ہون گے کہ خوب سوچ سمجہہ کر اس لڑائی مین شریک
ہوے ہونگے لیکن سبہون کو اُنہین کی مانند سمجہنا لازم نہین سنہ ۱۰۹۶ عیسوی
مین کئی لاکہہ جوانون کی ایک فوج ہتیار باندہ کر یورپ کے مُلکون سے
اکٹھا ہوکر ملک فلسطین کیطرف چلے گئے گڈفرے نامے بوالیون شہر کا
سردار اُنکا سپہ سالار تہا لیکن سنہ ۱۰۹۹ عیسوی مین جب اُنہون نے شہر
یروسلم مسلمانون کے ہاتہہ سے لیلیا تب صرف ساٹھہ ہزار آدمی جیتے بچے
گڈفرے یروسلم کا حاکم کہلاکر تہوڑے دنون کے بعد مرگیا اور جو فوجین آدہی
بچ رہے تہے اُنہین روز روز دلیر مسلمانون سے لڑائی کرنی پڑی ان صلیب وارون
مین بہرتی ہونے کا حوصلہ تمام کرسٹیانی مغربی ملکون کے رہنے والون مین
پہیل گیا اور ایکبار ایک لاکہہ لڑکونکی فوج بہی یروسلم کی زیارت کرنے کو
اُٹھہ چلی لیکن وہ ملک الیمان کی حد سے باہر نہین پہنچے تہے کہ اکثر چلے اُسکے
غارت اور ہلاک ہوے آخر یورپ کے کتنے بادشاہون نے بڑی بڑی فوجین
لیکر کمزور کرسٹیانون کی مدد کیواسطے فلسطین پر چڑہائی کی تو بہی شکست کہا گیا

سو ستاسی عیسوی مین شہر یروسلم پہر مسلمانون کے قبضے مین آگیا (تب یہہ پیشین گوئی
جو ۱۲۹ زبور مین ہے پوری ہوئی کہ صیون کے سارے بغض رکہنے والے شرمندہ
ہونگے اور پیچہے ہٹائے جاوینگے الخ ۱۲۹ زبور ۵ وغیرہ) اُسکے بعد یورپ کے
مغربی بادشاہون نے بڑی مشقت اور کوشش کی لیکن عیسائی حکومت
کو اُس شہر مین قایم نہین کر سکے انتہی تب یہہ پیشین گوئی جو ایکسو پچیسوین ۱۲۵
زبور مین ہے پوری ہوئی کہ جنکا توکل خداوند پر ہے کوہ صیون کی مانند ہین جو ٹل
نہین سکتا اور ابدتک ثابت ہے جسطرح یروسلم کے آس پاس پہاڑ ہین اُسی
طرح خداوند اسوقت سے لیکر ابدتک اپنے لوگون کو گہیرے ہوئے ہے (۱۲۵
زبور ۱ و ۲) اور اُسیوقت یہہ پیشین گوئی بہی جو ۴۸ زبور مین ہے پوری ہوئی
کہ خداوند بزرگ ہے اور لایق ہے کہ ہمارے خدا کے شہر مین اُسکے مقدس
پہاڑ پر اُسکی ستایش بہت طرحسے کیجاوے خوب مشرف تمام زمین کی خوشی
کوہ صیون ہے وہ شمالی اطراف اور وہ شہر جو بڑے بادشاہ کا ہے اُس کے
محلون مین مشہور ہے کہ خدا اُسکی پناہ ہے کیونکہ دیکہہ کہ بادشاہ باہم آ اکٹہے ہوے اور
ایک ساتہہ غایب ہوے وے دیکہہ کر فوراً گہبرائے وے حیران ہوے اور بہاگ
گئے لرزش اونپر غالب آئی اُنکو ایسا درد ہوا جیسا جننے کے وقت عورت کا
ہوتا ہے اُس پوربی ہوا سے جو ترسیس کے جہازون کو توڑ ڈالتی ہے جیسا
ہمنے سنا تہا ویسا ہی خداوند افواج کے شہر مین اپنے خدا کے شہر مین ہمنے دیکہا
خدا اُسے ابدتک برقرار رکہیگا صلہ اے خدا ہم تیری ہیکل کے درمیان
تیرے لطف کامل کی یاد رکہتے ہین اے خدا جیسا تیرا نام ہے زمین پر تیرا بہی

ویسے ہی تیری مدح ہے تیرا داہنا ہاتھ صداقت سے بہرا ہوا ہے کوہ صیہون
خوش ہوے یہوداہ کی بیٹیان خوشی کرین تیری عدالتون کے سبب صیہون کو
گہو ہوا اور اُسکے برجون کے آس پاس پہر کے اُنہین گنو تم اُسکی شہر پناہ سے
اپنے دل لگاؤ اور سوچ اُسکے محلون کو دیکہو تاکہ تم آنیوالی پشتون کو اُسکی
خبر دو کہ یہہ خدا ہمارا ازلی ابدی خدا ہے اور تا دم مرگ وہی ہمارا رہنما
رہیگا انتہی واضح ہو کہ اس زبور کے دو حصّے ہین پہلا حصّہ جو صلہ کے لفظ
تک ہے اُسمین بادشاہونکا یروسلم کی لڑائیو مین مغلوب اور سراسیمہ ہونا
مذکور ہے اور دوسرے حصّہ مین جو صلہ کے بعد سے تمامی تک ہے اُس مین
اُسوقت کے لوگون کو ان باتون کے پورا ہونیکا یقین دلایا جاتا اور یہہ کہ
خدا کے ان عجیب قدرتون پر خوش ہونے اور اُسکا پشت در پشت انتظار کرنیکا
کا حکم ہوا ہے

پیٹر ہرمٹ

اسکا مفصل حال گبون صاحب رومی مورخ نے اسطرح لکہا ہے کہ
(عربون وغیرہ کے زمانہ کے بعد) ترکون کے یروسلم پر قابض ہونیکے ۲۰
برس بعد (سنہ ۱۰۹۵ع سے ۱۰۹۹ تک) پیٹر نامی ایک شخص زیارت کیواسطے
وہان گیا۔ یہہ شخص ابمینس صوبہ پکارڈی ملک فرانس کا باشندہ تہا گو قد کا
حقیر صورت مگر تیز نظر اور خوش بیان کسی شریف کا لڑکا تہا اور شروع مین
فوجمین بہی رہا مگر جلد سیف توکیا دُنیا ہی کو ترک کرکے گوشہ نشین ہوا۔ اور
اگر یہہ سچ ہے کہ اسکی عورت بوڑہی اور قبیح شکل تہی تو مکان چہوڑ کر خانقاہ
مین جا رہنا مشکل نہ تہا اور یہان سے عزلت نشینی آسان۔ ریاضت کشی

اُسکے اعضا تو گھٹ گئے مگر توہمات بڑھ گئے جو کچھ جی مین آیا وہ ہی عقیدہ ہوگیا
اور جو عقیدہ ہوگیا وہ ہی مراقبہ اور مشاہدہ مین نظر آنے لگا ۔ حضرت کو یروشلم
مین کچھ تکلیف پہنچی اور یون ہی عیسائیت کی کچھ عزت نہ دیکھی پس وہان
(رلینے) یروسلم کے بڑے پادری سے شکایت کی اور کہا کہ آپ شاہان یونان سے
کچھ مدد کیون نہین مانگتے اُس بیچارہ نے جواب دیا کہ تم دیکھتے ہو کہ جانشینان
قسطنطین کتنے بیفکر اور محو عیش ہین اُن سے کیا اور کسے امید ہے تب تو پیٹر
صاحب بولے رہو مین تمام جنگ دوست اقوام یورپ کو آمادہ کرتا ہون ۔ اپنی
واقعی آمادہ کر دیا ۔ بڑے پادری صاحب کو گو تعجب ہوا مگر بہت سے خطوط سفارشی
لکھکر انہین حوالہ کیے پیٹر صاحب وہان سے چلے اور جیسے پکے مجنون متعصب
ہوتے ہین اس حال مین پوپ سے ملے اربن ثانی اُندنون پوپ تہا اُنہون
نے پیٹر کو حالت جذب مین دیکھتے ہی نبی سمجھ کر لیا اور وعدہ کیا کہ مجلس عام مین
تحریک کرونگا تب تک اسکی منادی کرو جب پوپ نے یہہ سہارا دیا یہہ حضرت
تمام ممالک فرانس اور اطالیہ مین منادی کرتے پھرے اور بیکار نہین ۔ کہا تا
کم [illegible] نماز بھی چوڑی پڑھتے جو کچھ آتا ایک ہاتھ سے لیتے دوسرے سے دیدیتے
ننگے سر ننگے پاؤن رہتے بہت موٹا کپڑا پہنتے ایک بہاری سی صلیب رکھتے گدہ
پر سوار جسکی پاکیزگی لوگونکی نظرون مین جچی ہوئی تہی اس ہیئت سے گرجا گھرون
شاہراہون مین جہان وعظ کرتے اور زوّار کی تکلیفین بیان کرتے لوگ
رو رو دیتے اسپر ہچکیان آنسو اور آہین حضرت واعظ کے غضب ہی کرتی
نہین کوئی حجت بیان کرنے کی عوض حضرت عیسیٰ حضرت مریم اور ولیونکی

پیٹر ہرمٹ

اربن ثانی

دہائی دیتے یونان کے قدیم فصحا اگر ہوتے واقعی رشک کرتے کہ اس وعظ نے بہت تاثیر کر رکھی ہے ۔ تمام ملک آمادہ ہو گیا اسکے منتظر تھے کہ دیکھیے پاپاے روم کیا فرماتے ہین مجلس پہلے سن شبا ہین (۱۰۹۵ع ماہ مارچ) جسمین چار ہزار پادری اور ۳۰ ہزار دنیادار جمع ہوئے صاف صاف اس مقدمہ کی تحریک نہین کی گئی مگر صلاح ہوئی کہ موسم خزان آئے اور فرانس مین ایک مجلس منعقد ہو جسمین یہی مقدمہ پیش ہو ۔ چنانچہ کلرمانٹ مین ۱۰۹۵ع ماہ نومبر مین مجلس ہوئی سوائے فرقہ علما کے بہت سے نامور سردار اور مشہور امیر بھی آئے (انتخاب تاریخ کلیسیا صفحہ ۲۳۶ مشمولہ مخزن مسیحی نمبر ۵ جلد ۴ مطبوعہ ۱۸۷۱ع مشن پریس الہ آباد مرتبہ پادری جے والش صاحب مین ہے کہ اس مجلس مین چار سو اسقوف اور ایکہزار خادم دین اور تیس ہزار ہر درجے اور عہدے کے لوگ سب نامی گرامی جنگ بہادرون اور امرا اسکے شامل تھے) آٹھہ روز مجلس رہی لوگ تو پہلے ہی سے بھرے ہوئے تھے کروسیڈ کے ثواب کا بیان سنتے ہی لوگ چیخ اٹھے کہ ہان یہی مرضی خدا ہے ضرور مرضی خدا یہی ہے ۔ پوپ نے جواب دیا ہان واقعی یہی مرضی خدا ہے اور یہہ کلمہ تم لڑائی کے واسطے اختیار کرو صلیب نشان نجات ہے اسے اپنے پاس رکھو سرخ رنگ علامت حرارت اور سرگرمی کی ہے سرخ رنگ ہو ۔ یہہ بات لوگون نے جی سے پسند کی بہت سے پادریون اور دنیاداروں نے نشان صلیب لگا کر پوپ سے عرض کیا لیجیے آپ ہی ہماری رہبری کیجیے مگر یہہ جان جوکھون کی عزت پوپ صاحب نے قبول نہین کی اور عذر کیا کہ کئی سبب سے میرا نجانا ہی بہتر ہے ۔

ہمنے مانا کہ انسان کی طبیعت ظلم پر ایسی مایل ہے کہ ذرا سے بہانہ کو بھی عذر
قوی سمجھہ لیتا ہے مگر جبکہ خدا کیواسطے لڑنے کا نام آوے تو ذرا جلدی سمجھہ مین
نہین آتا کہ شاہ صلح کی امت نے اسقدر جلد تلوار نیام سے باہر کیون کرلی جنگ
کے سبب واقعی نہ دیکھہ لیا ہو اور سمجھہ لیا ہو کہ اب بے لڑے بنتی نہین مشرق سے
مغرب تک کے تمام عیسائی یہہ سمجھے ہوئے تھے کہ جنگ یروسلم نہایت ضرور
ہے اسمین بڑا ثواب اور نفع ہے — بیت المقدس مین ہمارا حق ہے مسلمان
اور دیگر اقوام مخالف بے ایمان ناخداترس ہین مسلمانون سے یون بدگمان تھے
کہ یہہ لوگ غیر مذہبون کو تلوار سے فنا کرنا ثواب و فرض جانتے ہین مگر یہہ الزام
خود منشاء قران اور تذکرہ غازیان اسلام کے پڑہنے سے باطل ہوا جاتا ہے
ازروے شرع و رواج عیسائیون کو اپنے طور پر عبادت کرنیکا اختیار رہا ہے ہان
اتنا تو ضرور ہے کہ شام کے کلیسائین انکی فولادی جوتی کے نیچے دبی رہی
ہین صلح و جنگ مین اسلامیون کو ہمیشہ دینی اور دنیوی حکومت و بزرگی کا
دعوی رہا ہے اور غیر قومون کو انکی زیر سلطنت اپنے مذہب اور آزادی کا اندیشہ
رہ گیارہوین صدی مین اہل ترک کی متواتر فتحین دیکھکر آزادی اور مذہب
جانیکا واقعی اور واجبی فکر ہوا اور کیون نہو تیس برس کے اندر اہل اسلام نے
تمام سلطنتین ایشیا کی یروسلم اور ہل سپانٹ تک فتح کرلین سلطنت یونان
لب مرگ پڑی کانپ رہی تھی — اپنی ہمقوم کی ہمدردی کے ساتھہ ہی لاطینیون
پر قسطنطنیہ کی حفاظت کا حق اور انہین دعوی تھا یہہ شہر تمام مغرب کی پشت پناہ
اور مشرق کی روک تہا اور جبکہ ان لوگون نے حق حفاظت اپنے پر واجب

جان لیا تو اسی مین حملۂ دشمن کی پیش بندی ہی سمجھی مگر یہہ سلیم ارادے اور
طور پر بھی پورے ہو سکتے تھے اسکیلئے ایشیا کو بڑی کیطرح جا گھیرنا اور یورپ کو
ویران کردینا کیا ضرور تہا۔ یہودیہ بات آپنے لاطینون کی قوت کچھہ نہین بڑہاتی
یہہ سب جانتے ہین ہان حضرت جنون ہی کی صلاح ہوئی کہ چلکر یہہ چھوٹا اور
بعید صوبہ فتح کیجئے۔ عیسائی یہہ سمجھہ رہے تہے کہ ہمارے نام تو اس زمین موعود
کا پٹہ ہے جسپر ہماری نجات بخش خداوند کے خون سے مہر ہو چکی ہے ان وحشت
اندازون کے ہاتھہ سے یہہ زمین موروثی نکالنا ہمارا حق ہے جو مزار مقدس کو
خوار رکھتے ہین اور زائرون کو ستاتے ہین ہم کیون ثابت کرین کہ یہہ مسئلہ
بزرگی یروسلم اور تقدیس یہودیہ کا پہلے ہی موسیٰ کی شریعت کے ساتھہ ہی
منسوخ ہو چکا تہا کیا ضرور ہے جو یہہ کہا جائے کہ عیسائیونکا خدا کسی خاص مٹی
کا رہنے والا نہین۔ بیت اللحم ہاتھہ آنا اور کلوری ملجانا اُنکا ہنڈولہ یا اُنکی قبر
ہاتھہ لگنا احکام انجیل نہ ماننے کا کبھی کفارہ نہین ہو سکتا گو یہہ باتین کتنی صاف
ہین مگر خبط و وسواس سے لاچاری ہے۔ تمام لڑائیان دین کیواسطے جو
دنیا مین کسی ملک اور قوم مین ہوئین مصر سے لگا کر لیتھینیا تک اور پیرو سے
ہندوستان تک سب مین ایک عام اور ذوسعتی غرض ہوئی ہے یہہ سب
سمجھتے رہے ہین بلکہ کہا گئے ہین کہ اختلاف مذہب لڑائی کیواسطے بڑی معقول
حجت ہے ضرور کافرون کو تلوار سے مارنا اور بہادران صلیب کو اقوام غیر کا
فتح کرنا واجب ہے جنگ ہاے صلیب سے چارسو برس پہلے اسی طرز نے
وحشیان الیمان و عرب کو سلطنت روم فتح کرادی۔ زمانہ اور شہدناسون نے

عیسائی فرنگیون کی تحقیقین اسیطرح پختہ کردین تہین مکر رچایا اور فریب سا کیا
قومین مسلمانون کو ہمیشہ ظالم اور دست انداز جانتے ہی رہین اور لڑکر یا التجا
کرکے جنہین نکالنا روا سمجہتے رہے فقط از تواریخ گبون صاحب
ہسٹاریکل کلاس بک مطبوعہ کلکتہ ۱۸۶۶ع صفحہ ۳۳۳ و ۳۳۵ باب ۴ مین لکہا ہے
کروسیڈ (یعنے اہل صلیب کی لڑائیان) ایک تو اثر ہمونکا ہے جو یورپ کی مسیحی
قومون نے پاک زمین پر قبضہ پانیکے لئے گیارہوین صدی سے تیرہوین صدی
تک کین اُس زمانہ مین یہہ دستور تہا کہ لوگ یروسلم کی زیارت باطل ایمانون
کیطرح کرتے تہے اور زیارت پاک قبر (مسیح) اور اور مقامونکی جو مسیح کی
زندگی اور موت سے متعلق ہین (یعنے حضرت عیسٰی کی ولادت اور معجزہ
دیکہانے اور مصلوبی اور دفن وغیرہ مقامون کی زیارت کرتے تہے) اُس
زمانہ مین ترک لوگ جنکے قبضہ مین یروسلم اور اُسکے گرد نواح کی سرزمین تہی
یروسلم کی زیارت کرنیوالون سے اہانت اور بیرحمی کے ساتہہ پیش آتے تہے
ان زائرون نے یورپ مین واپس آکر جو اُنکے ساتہہ (یروسلم مین) سلوک کیا
گیا تہا بیان کیا اس خبر نے عیسائیون کو غضبناک کردیا اور وہ آسانی سے
ایک بڑی کوشش کے لئے جو کہ کافر ترکون (یعنے مسلمانون) کے ہاتہہ سے
پاک زمین لے لینے کیواسطے تہی جمع ہوگئی پیٹر ہرمٹ (یعنے پیٹر زاہد یا گوشہ نشین)
وہ خاص شخص تہا جسنے آدمیونکو اول جنگ صلیب کیواسطے آمادہ کیا وہ ایک
فرانسیسی منک (یعنے راہب) تہا جو کہ ننگے سر کمر مین رسی باندہ کر اور موٹا لباس
پہنکر چارون طرف (لوگون کو ابہارتا) پہرا یہہ پیٹر فلسطین مین ہو آیا تہا اور ترکون

سے سنایا گیا تہا لہذا اُسنے اپنا دیکہا ہوا حال بیان کیا اور لوگون نے اُسکا بیان دلی ہمدردی کے ساتہہ سُنا (انتخاب تاریخ کلیسیا صفحہ ۱۲۳ مشمولہ مخزن مسیحی نمبر ۵ جلد ۴ مطبوعہ مئی ۱۸۸۱ع مین ہے کہ اسنے اپنے خیال مین یہہ بات ٹہرائی تہی کہ عیسیٰ مسیح مجہپر رات کی رویتوںمین ظاہر ہوا ہے اور جو کچہہ کہ مجہسے ناصبور تہا اُسکا اظہار مجہپر کیا ہے — یہہ شخص ایک پست قد اور دیکہنے مین بدہیئت سا تہا اور چیتہڑے لگائے برہنہ سر و پا ہر کہین پہرا کرتا تہا — اور لوگ اُسے ایسا مقدّس سمجہتے کہ اُسکے خچر کے بالون کو نوچکر تبرکاً اپنے پاس رکہتے تہے) پس شہر شہر پہرا اور ہر ایک جگہہ اُسکا بیان سننے کیواسطے گروہ کے گروہ جمع ہوئے اس تحریک مین شاہزادے جمع ہوگئے اور فوجین فوراً بہم کیواسطے جمع ہوگئین اسطرح سنہ ایکہزار چہیانوے عیسوی مین پیٹر مع تین لاکہہ آدمیونکے (یروسلم کو) روانہ ہوا ایک بہاری صلیب اُسنے اپنے کندہے پر اُٹہالی اور سُرخ کپڑے کی صلیب اُسکے ساتہیون کے لباس پر سی ہوئی تہی لیکن یہہ فوج ایشیا مین بہی نہ پہونچنے پائی تہی کہ سلطان سلیمان نے اُنپر حملہ کیا اور بڑی ہولناک خونریزی کی اور ان غریبوںپر فتح پانے کی یادگاری مین اُنسے ایک مینار اُنکی ہڈیون کا بنایا اور صلیب دارون کی اور فوجین بہی اسیطرح تباہ ہوئین یہہ مشتہر کیا گیا ہے کہ آٹہہ لاکہہ پچاس ہزار عیسائیون نے اس پہلی جنگ صلیب مین جان دی (انتخاب تاریخ کلیسیا صفحہ ۱۲۷ مشمولہ مخزن مسیحی نمبر ۶ جلد ۴ مطبوعہ جون ۱۸۸۱ع مشن پریس الہ آباد مرتبہ پادری جے جے لوکس صاحب مین ہے کہ پطرس کی فوج نے شکست کہائی اور جنگ بہادر والٹر

کھیت آیا اور تب پطرس بہی چند بچے کچہے لوگون کے ساتہہ اپنے وطن کو لوٹ آیا
اور یہہ تمام خونریزی اُسوقت واقع ہوئی کہ ہنوز یروسلم کے مقابل نہ پہونچنے پائے
تھے لیکن ایک اور فوج اس پہلی جنگ صلیب کے متعلق تہی جو کہ بہتر کامیابی
رکہتی تہی اس فوجمین اسّی ہزار آدمی تھے اور ایک فرانسیسی شاہزادہ مسمی
گاڈفرے آف بوائلون اُس فوجکا سردار تہا وہ ایشیاء کوچک مین گیا اور
بہت سے شہرونکو فتح کیا اور یروسلم کو سنہ ایکہزار ننانوے عیسوی مین لے لیا اُس
زمانہ سے سنہ گیارہ سو ستاسی عیسوی تک پاک شہر (یروسلم) عیسائیون کے
قبضہ مین رہا جسکو پہر ترکون نے لے لیا اور اُنکے قبضہ مین وہ چلا آتا ہے کم سے کم
پانچ اور جنگ صلیب واقع ہوئین اور اخیر لڑائی سنہ بارہ سو اڑتالیس مین
شروع ہوئی یہہ پانچون لڑائیان معہ اور بہت لڑائیون کے کچہہ کامیاب ہنوز
ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان حملہ آورون مین بہت سے نیک آدمی تھے اور بعضے
شاید عقلمند تھے لیکن ایک بڑا حصہ فوجکا مختلف سیرت کا تہا بعضے انمین کچہہ نیم
دیوانے آدمی تھے جنمین جہوٹہی حرارت مذہبی تہی اور ایک بڑا حصہ چورون اور
قزاقون کا تہا جو کہ لوٹ کے لالچ سے فوجمین شامل ہوئے تھے (اور جنمین سے بعضونکا
یہہ گمان تہا کہ ہمارے اس کام کرنیسے سب گناہ معاف ہوجائنگے دیکہو انتخاب
تاریخ کلیسیا صفحہ ۱۳۰ مشمولہ مخزن مسیحی نمبر ۱ جلد ۴) اگرچہ بہت سے صلیب دارونکا
مطلب خودغرضی تہا اور اگرچہ خاص مقصد ان حملون کا کچہہ بڑا نہتا اور اگرچہ بہت
سی خونریزی اور قتل ہوا پہر بہی نیم وحشی باشندے یورپ کے مشرق سے بہت
سے ہنر سیکہہ آئے جو کہ باعث شائستگی اور تہذیب اورونکے ہوئے اسطرح اور

اور طرحون سے ان صلیبی لڑائیون نے اچھے اچھے نتیجے پیدا کئے تمت کلامہ انتخاب تاریخ کلیسیا صفحہ ۱۳۵ مشمولہ مخزن مسیحی نمبر ۵ جلد ۴ مطبوعہ مئی سنہ ۱۸۷۱ع مشن پریس الہ آباد مرتبہ پادری سی جے والش صاحب مین ہے کہ اُن (جہادیون) کا گمان یہہ بہی تہا کہ مسیح دنیا کی عدالت کرنیکے لئے جلد آنیوالا ہے سو اگر ہم اُسکے آنے پر یروسلم مین صرف پاے بہر جائین تو بیشک ہماری نجات ہوگی۔

پیٹر راہب نے تمام عیسائیون کو مسلمانون کے برخلاف جب برانگیختہ کر لیا (انتخاب تاریخ کلیسیا صفحہ ۱۳۶ مشمولہ مخزن مسیحی نمبر ۵ جلد ۴ مین ہے کہ شہر قسطنطنیہ کے شہنشاہ نے بہی روم کے خلیفہ (یعنے پوپ) کے نام پر ایک نامہ جسمین وہ مشرقی مسیحیونکی کمک اور امداد کی منت کرتا ہے لکھہ بہیجا کیونکہ اُنہین اسبات کا کہ مبادا مسلمان قسطنطنیہ کو بہی حریہ کر کے نہ لے لین بڑا ہی خوف و خدشہ تہا) پوپ نے سنہ ۱۰۹۵ع مین مقام کلرمنٹ متعلقہ آورن مین ایک مجلس جمع کی (اربن ثانی پوپکا نام تہا) جہان اور مقدمون کے سوا جنگ صلیب کی تجویز پیش ہوئی۔ سات دن کونسل رہی مگر بارے سردی کے مکان کے دروازہ بند رکہے لوگون نے جو یہہ سُنا کہ حضرت پوپ خود اپنی زبان سے کچہہ فرماینگے جوق جوق کلرمنٹ مین پہنچے تمام متصل کے گانون اور قصبے کوسون تک آدمیون سے بہر گئے تمام میدانون مین لوگ اوتر پڑے اور جب مکان نہ ملے درختون کے سایہ مین راستون مین ڈیرہ لگا کر پڑ رہے۔ سات دن سوچتے سوچتے بادشاہ فلپ پر زنا کا فتویٰ دیا گیا۔ زنا برٹرڈ ڈے منفرٹ بیگم آنجو کے ساتہہ۔ اور عدول حکمی فرمان حضرت نائب مسیح سے۔ یہہ دونون قصور لگا کر کلیسیا سے خارج کیا۔ اس مردانہ حوصلہ سے

کلیسا کی خوب ہوا بندہ گئی لوگ سمجھے کہ واہ کیا خوب انتظام ہے جہاں دولت
اور مرتبہ کو دخل نہیں غریب و امیر برابر ہیں سب ڈرینگے مگر منصف اور عادل سا
سمجھکر زیادہ عزیز بھی جاننے لگے بڑی خوش اعتقادی سے اسکے منتظر ہوئے کہ
دیکھئے ایسے راستباز اور عادل فرمانروا کیا فرماتے ہیں — جبکہ وعظ کا وقت
نزدیک آیا گرجا گہر کے وسیع صحن میں خلقت کا ہجوم ہوا — پوپ کی تشریف آوری
کے منتظر ہیں — تو اب گرجا گہر سے نکلنے میں پارٹ کا سارا لباس پہنے ہوئے آگے
پیچھے کارڈینل (نائب) اور بشپ زرق برق ڈھیلے ڈھالے کپڑے پہنے گرجا گہر
برآمد ہوئے — منبر پر تشریف لے گئے منبر پر سرخ پوشش تھی اور اسی رنگکے واسطے
بنا تہا — آس پاس پادریوں کا ہجوم تہا جنمیں مرتبہ میں کم مگر نظر میں بڑے حضرت
پیٹر بھی کہڑے تھے مگر وہ بھی سادہ ریاضت کشی کے کپڑے پہنے ہوئے — ہم خود کو
ٹہیک تحقیق نہیں کہ پیٹر نے بھی اسوقت کچھہ بیان کیا کہ نہیں مگر جبکہ خوب معلوم
ہے کہ حضرت اسوقت موجود تھے یہہ مان لینا کہ کچھہ فرمایا بھی ہو بعید قیاس نہیں

لیکن یہاں تو حضرت پوپ کے وعظ کا زیادہ انتظار تہا

(انتخاب تاریخ کلیسا صفحہ ۱۳۰ مشمولہ مخزن مسیحی نمبر ۲ جلد ۴ میں ہے کہ پوپ صاحب نے
لوگوں کو یروشلم میں جانے اور اُسے ترکوں اور سراکینوں کے ہاتھ سے آزاد کرنے
کے اشتعال دلایا اور اُنسے یہہ وعدہ کیا کہ اگر وہ یہہ کام کرینگے تو اُنکے سارے گناہ
معاف ہونگے اور وہ ضرور بہشت کے وارث ہونگے) وعظ سنتے ہی لوگ متفق اللفظ
ہوکر بولے کہ دی ایلی والٹ یعنی کہ خدا یہی چاہتا ہے لہٰذا لو
ہی اُسکی مرضی ہے — اس کونسل کی خبر دور دور پہنچی اور بہت عرصہ نہو

پایا کہ مجاہدین صلیب چل نکلے ۔ سخت مصیبتین بہی ہمراہ ہولین ۔ ملک ہنگری سے
ہوکر نکلے ۔ کچہہ اپنی بے انتظامی سے اور کچہہ بیہودہ زیادتیون سے اور باشندگان
ہنگری کی مخالفت سے شروع ہی مین پراگندہ ہوگئے ۔ حضرت پیٹر کے ساتہہ ایک
گروہ ہولیا ... والٹر بے زر دوسرے گروہ کو لئے جاتے تہے ایک حصہ ان بیچارون کا
اکثر وردگارگان ہی مین تہ تیغ ہوگیا ۔ والٹر کے آدمیون نے کہا تم ہمین دشمنون
کے سامنے لیچلو ۔ والٹر جو ہر طرح اچہا سپہ سالار ہوتا اگر سپاہی بہی اچہے ہوتے
سمجہا کہ یہہ حرکت محض بلا آوری ہے فوج تہوڑی ہے اتنی کہان کہ غیر ملک مین لڑکر
فتحیاب ہون اور پیچہے اتنا ٹہکانا نہین کہ اگر شکست ہو تو پناہ لیجئے ان باتون کا
خیال کرکے آگے بڑہنے کی صلاح نہ دیتا تہا جب تک اور مدد نہ آلے مگر لوگ کب
سنتے تہے والٹر بہی چل دینے کو تیار ہوئے یہہ حال دیکہکر آخر یہی بیچارہ انکو
لیچلا اور ہلاکت کیطرف لاچار چہپٹا شہر نائس پر جسے اب اسناک کہتے ہین سلطان
کی فوج سے مقابلہ ہوا بڑی خونریز لڑائی ہوئی ۔ ۲۵ ہزار عیسائیون مین سے ۲۲ ہزار
مارے گئے انہین مین والٹر بہی تہا جو سات زخم قاتل کہا کر گرا ۔ ۳ ہزار بچے ہوئے سوڈٹا
کو لوٹ آئے جسکی مضبوطی اکڑ کی ۔ مگر جب تک بہت خون نہ بہہ لیا اور بہت خزانہ
برباد نہو لیا یروشلم کے محاصرہ کی نوبت نہ پہنچی ۔ آخر کو ریمنڈ ٹولوس نے اسکا محاصرہ
کیا اور اسی جرنیل کے سبب عیسائی شہر مین راہ پاگئے اتنے مین ٹنکریڈ اور رابرٹ
نارمنڈی نے ایک دروازہ بہی توڑ ڈالا ۔ ترک تو یہہ دیکہکر دروازہ کی رست کیواسطے
دوڑے ۔ گاڈفرے بوالون مورچہ خالی سمجہکر اندر کود پڑا اور تمام سواران بہا
اسکے ہمراہ ہولئے ۔ پہر تو دم بہر مین پہریرہ نشان صلیب کا یروشلم کی فصیل پر

ہوا مین اوڑنے لگا تمام بہادران صلیب اُسی آواز ہیبت ناک سے چیختے ہوئے شہر
مین گھس پڑے اور شہر لیلیا گیا - اب گنبٹون شہر کے کوچہ و بازار مین لڑائی رہی
اور عیسائیون نے اپنی پچھلی ذلتین یاد کرکے کسی پر رحم نکیا پیر و جوان مرد و عورت
تندرست و ناتوان کسی کو نچھوڑا کسی افسر کو بہی یہہ تاب و یارا نہوا کہ اس خونریزی
کو روکے اگر کوئی کچھہ کہتا تو اس معرکہ مین سنتا کون - بہت سے عرب مسجد سلیمان مین
پناہ گیر ہوے مگر وہان بہی کچھہ سامان حفاظت نکرنے پاے تہے کہ عیسائی جا پہنچے
کہتے ہین کہ دس ہزار آدمی فقط اس ہی مسجد مین مارے گئے - پیٹر ہرمٹ نے جو
ابتک بہولے پڑے تہے آج اپنی جانفشانی اور تکلیفونکا ثمرہ دیکہا لڑائی ختم ہوتے ہی
ہی یروسلم کے عیسائی اپنے اپنے گہرون سے جہان چہپے تہے نکلے اور اپنے بچانیوالون
کو مبارکباد دیتے آئے - پیٹر کو دیکہتے ہی پہچان لیا یاد آگیا کہ یہی حضرت ہین جو کہہ گئے
تہے کہ اہل یورپ کو تمہاری مدد کیواسطے آمادہ کرتا ہون - سب بے اختیار اسکے
دامنون سے لپٹ گئے اور کہا کہ ہمیشہ دعا کرتے وقت ہم تمہین یاد رکہین گے
بہت سے رو دئے اور کہا کہ آپ ہی کے طفیل سے یہہ شہر فتح ہوا اور کافرون سے
نکلا - کچھہ دن تو پیٹر کسی عہدہ دینی پر بیت المقدس مین رہے مگر وہ عہدہ کیا تہا
اور پہر انکا کیا حال ہوا اور آخر کو کیا نوبت ہوئی اہل تواریخ یہہ بتانا بہول گئے
بعض کہتے ہین کہ وہ فرانس مین لوٹ آئے اور ایک خانقاہ بنائی مگر یہہ بہت
معتبر نہین - اب یہہ بڑا مطلب جسکے واسطے اس انبوہ کثیر یورپ نے اپنا وطن
چہوڑا حاصل ہوگیا اسلامی مسجدین گرجا گہر کرلی گئین اور کوہ کلوری اور قبر عیسیٰ
کو یہہ اندیشہ نرہا کہ کافرونکا اختیار باقی ہے - جنون عالمگیر نے کام تو نکال دیا

گیا اسیوقت سے فروہی ہونے لگا - فتح بیت المقدس سنکر ہزارون زوّار یورپ سے چلے انمین اسٹیون نواب چارٹرس اور ہیو نواب درمنڈائیس بہی تہے جو گناہ و دل حکمی کا کفارہ کرنے آے تہے مگر وہ سرگرمی اور شوق جانے کہان فرو ہو گیا وہ پہلا سا جنون نہین رہا - یون پہلی جنگ صلیب ختم ہوئی - از لیڈیز ہنوز جلد پہلا صفحہ ۱۷۹ و ۱۸۰ مطبوعہ سنہ ۱۸۵۲ع

انتخاب تاریخ کلیسیا صفحہ ۱۳۷ و ۱۳۸ مشمولہ مخزن مسیحی نمبر ۶ جلد ۴ مطبوعہ جون سنہ ۱۸۷۱ع

مرتبہ پادری جے جے والش صاحب مین اسکا حال اسطرح لکہا ہے کہ ایک دوسرا زبردست جری لشکر فراہم کیا گیا - اُنکا سردار اور پیشوا ابوالون شہر کا گڈفرے نامی جو ایک نیک اور رحیم آدمی تہا مقرر ہوا - یہہ سب جہادی شہر قسطنطنیہ مین فراہم ہوے اور اُن سب کا شمار قریب سات لاکہہ کے تہا - یہہ لشکر معہ اپنی جنگی کر و فر اور سو وہ لوگونکے اپنی ظاہری صورت مین بہت ہی سجل اور آراستہ تہا ایسا اُنکے چمچماتے اور بہڑکیلے ہتیارون اور آب و تاب کے رنگ برنگ کے بیرقون کے سبب اور اُنکے سرونکے خود جنمین کلغیان لگی ہوئی ہلین پہرا رہی تہین اور اُنکی سفید چادرون جنپر سُرخ اور نمایان صلیب کے ٹھپے لگے ہوے تہے دیکہنے مین نہایت ہی پُر رونق نظر آتا تہا - بہت سے انمین سے بہوکہہ اور پیاس کی شدت اور آب و ہوا کی ناموافقت اور بیماری اور اپنے دشمنونکی تلوار سے مر گئے - جب وہ قریب شہر یروسلیم کے پہونچے تب اُسکے دیکہنے کے نہایت مشتاق ہوئے پر چونکہ رات ہو گئی تہی وہ اُسے دیکہہ نسکے اور اس سبب سے ساری رات شب بیداری کرکے صبح کے انتظار مین رہے جیسونہی صبح صادق نمود ہوئی - اُنکی نگاہ اُس خوبصورت شہر پر پڑی جن لوگونکے

لیکن جب اُسکو دیکھا تھا وہ مارے خوشی کے چلا اُٹھے کہ یروشلم یروشلم اسپر بعضے جنگی بہادر
اپنے جانورون سے اوتر برہنہ قدم چلنے لگے اور بعضے سربسجود ہوئے اور بعضون نے
اُسکی زمین کو بوسہ دیا اور بعضے روئے اسکے بعد وہ اپنے اوپر یہہ قسم کرکے کہ جبتک
ہم یروشلم کو تُرکون کے ہاتھ سے چہوڑا نہ لین تب تک ہم اُس سے کبہی جدا نہونگے
دعا کرتے ہوئے آگے کو چلے گئے ــ مگر انہون نے اُنکا بڑی مردانگی اور
بہادری سے مقابلہ کیا اور یہہ جہادی بہی پہلے اُن مضبوط دیوارونکو توڑ نہ سکے
لیکن آخر کو غالب آئے اور دیوارون کو توڑکر سارے جہادی شہر مین گہس گئے
اُسوقت کی حالت عجیب خوفناک اور دردناک تہی انہون نے شہر مین داخل ہوکر
ہر فرد بشر یعنے زن و مرد اور بچون کو قتل کرنا شروع کیا اور لوگ اُس خوفناک
منظر کے باب مین ایسا نقل کرتے ہین کہ اُسوقت سوارونکے اور آہ و نالہ کی
صدا اور کچہہ سنائی نہ دیتا تہا یہانتک کہ مقتولونکا خون ندی کی پانی کی طرح
سڑکون پر بہتا تہا لیکن جائے تعجب ہے کہ یہہ لوگ اپنے کو اتنا ظلم کرنے پر بہی مسیح
کے سپاہی جو گنہگارونکا مخلص اور حد سے زیادہ حلیم اور رحم سے معمور تہا ملقب
کرتے تہے یہہ کیسے افسوس اور حیف کی بات تہی کہ اُن لوگون کو اس سے کوئی
اور بہتر تدبیر سوجہہ نہ پڑی بلکہ یہہ خیال کیا کہ ایسی بیرحمی سے لوگون کو قتل کرکے
ہم خدا کو راضی کرسکتے ہین ــ گوڈفریکی وفات کے چند عرصے بعد پہر مسلمانون نے
بیت المقدس کو اپنی زیر حکومت کرلیا انتہی
اُسوقت یہہ پیشین گوئی جو ۲ زبور مین ہے پوری ہوئی قومین کسلیے جوش مین
ہین اور لوگ باطل خیال کرتے ہین زمین کے بادشاہ سامہنا کرتے ہین

اور سردار آپس مین خداوند اور اسکے مسیح کے برخلاف منصوبہ باندھتے ہین آؤ ہم
اونکے بند کھول ڈالین اور انکی رسی اپنے سے توڑ پھینکین وہ جو آسمان پر تخت نشین
ہے ہنستا ہے اور خداوند انہین ٹھٹھون مین اوڑاتا ہے تب وہ غصہ سے انہین
کہیگا اور نہایت بیزار ہو کر انہین پریشانی مین ڈالیگا یقینا مین نے اپنے
بادشاہ کو کوہ مقدس صیحون پر بٹھلایا ہے مین حکم کو ظاہر کرونگا کہ خداوند نے میرے
حق مین فرمایا تو میرا بیٹا ہے آج کے دن مین نے تجھکو جنا مجھسے مانگ کہ مین تجھے
قومونکا وارث کرونگا اور زمین سراسر (یعنے تمام وعدہ کا ملک جو حضرت داؤد
کے قبضہ مین تھا) تیرے قبضے مین کرونگا تو لوہے کے عصا سے انہین توڑیگا
کمہار کے برتن کی مانند چکنا چور کریگا پس اے بادشاہو ہوشیار ہو اور اے
زمین کے منصفو تربیت پاؤ ڈرتے ہوئے خدا کی بندگی کرو اور کانپتے ہوئے خوشی
کرو بیٹے کو چوما نہووے کہ وہ بیزار ہو اور تم بیراہ ہوکر ہلاک ہو جب اسکا قہر
ذرا بھی بھڑکے سعادتمند وہ سب جنکا توکل اوسپر ہے ۲ زبور
واضح ہو کہ یہہ سب آیات جو پہلے سے اس کتاب مین اپنی اپنی جگہہ پر لکہے گئے
یہہ عیسائی علماء کے ترجمہ کئے ہوئے ہین کہ جنمین ہزار ہا جگہہ انہون نے
اپنے مطلب کی رعایت رکھی ہوگی باوجود اسکے اسقدر یہہ پیشین گوئیان اسلام
سے خصوصیت رکھتی ہین کہ علماء عیسائی نے جو پیشین گوئیان توریت سے حضرت
عیسٰی کی بابت بیان کی ہین انہین ہرگز حضرت عیسٰی سے اسقدر خصوصیت نہین
جاننا چاہیے کہ توریت وغیرہ کے قدیم محاورہ مین سب بادشاہ اور نبی اور کاہن
خواہ دیندار ہوں خواہ بیدین مسیح کہلاتے تھے یعنے مسوح چنانچہ ۱ سموئیل ۱۲ باب

مین ساؤل مسیح اور اوّل سلاطین ۹ اباب ۱۵ و ۱۶ مین ہزائیل بادشاہ
ارام مسیح ہوا یا ہو بادشاہ اسرائیل مسیح ۲ سموئیل ۲۳ باب ۱ مین داؤد مسیح اور
یسعیاہ ۴۵ باب ۱ مین کیخسرو بادشاہ فارس کو جو کہ بُت پرست تھا خدا کا مسیح
لکہا ہے دیکہو دو مین بیبل چہاپہ لندن ۱۸۶۰ع اور چہاپہ مرزاپور ۱۸۵۵ع اور سب
سب بندگان خدا بیٹے کہلاتے تہے چنانچہ فرشتے بیٹے خدا کے ایوب ۱ باب ۶ و ۲
باب ۱ انبیا بیٹے خدا کے ایوب ۳۸ باب ۷ حضرت آدم بیٹے پہلوٹھے عبرانیون کا
اباب ۶ لوقا ۳ باب مین نسب نامہ حضرت شیث بیٹے خدا کے پیدایش ۶ باب ۲
اسرائیل پہلوٹہے بیٹے خدا کے خروج ۴ باب ۲۲ افرائیم پہلوٹہا بیٹا خدا کا یرمیاہ
۳۱ باب ۹ و ۲۰ حضرت داؤد بڑے بیٹے خدا کے ۸۹ زبور ۲۶ و ۲۷ حضرت سلیمان
بیٹے خدا کے اوّل تواریخ ۲۲ باب ۹ و ۱۰ و ۲۸ باب ۶ سب قاضی و مفتی خدا کے
فرزند ۸۲ زبور ۶ تمام بنی اسرائیل بیٹے خدا کے ہو سیع ۱۱ باب ۱ رومیونکا ۹ باب ۴
استثنا ۱۴ باب ۱ سب حواریون بیٹے خدا کے اوّل یوحنا ۳ باب ۲ سب عیسائی
بیٹے خدا کے رومیونکا ۸ باب ۱۶ سب یتیم بیٹے خدا کے ۶۸ زبور ۵ سب خاص و عام
بیٹے خدا کے متی ۶ باب ۹ و ۱۸ و ۷ باب ۱۱ بدکار بہی خدا کے فرزند یسعیاہ ۳۰ باب ۱
پس اس زبور کی زیادہ شرح کرنا ضرور نہین ہر دانشمند صفائی سے اُسکے مطلب
کو سمجہہ سکتا ہے کہ یہہ پیشین گوئی یروسلم مین تسلط اسلام اور ناکامی جمعیت
افواج اہل صلیب کی بابت خاص ہے

پادری عماد الدین جو اپنی تحقیق الایمان مطبوعہ ۱۸۶۶ع کے صفحہ ۶۸ مین بڑی
قابلیت خرچ کر کے لکہتے ہین کہ محمد صاحب کی سلطنت کا عصا لوہے کی مجازی

تلوار تہی لیکن مسیح نے راستی کے ساتھہ اپنی روحانی سلطنت قایم کی ہے
انتہی پس پادریصاحب کو یہہ بات کہتے ہوے اُسوقت شرم آئی کہ جب اُس
دوسری زبور مین یہہ آیت کبھی پڑہی ہوتی کہ تو لوہے کے عصا سے اُنہین توڑیگا
کمہار کے برتن کی مانند چکناچور کریگا انتہی اور اسیطرح مکاشفات ۲ باب ۲۷
و ۱۹ باب ۱۵ مین بہی ہے اور روحانی سلطنت کسے کہتے ہین کیا نانک شاہ اور
کبیر اور شیونارایں اور گوداسہ اور بودہ اور زرتشت وغیرہ جنکے پیرووان سے
تمام تبت اور چین اور ہندوستان سے لنکا تک بہرا ہوا ہے ان سب کی
روحانی سلطنت نہتی اور روحانی مذہب کی آیا یہی پہچان ہے کہ انجیل متی
۱۰ باب ۳۲ و ۳۳ مین مسیح کا قول لکہا ہے جو کوئی آدمیون کے آگے میرا اقرار
کریگا مین بہی اپنے باپ کے آگے جو آسمانپر ہے اُسکا اقرار کرونگا پر جو کوئی آدمیون کے
آگے میرا انکار کریگا مین بہی اپنے باپ کے آگے جو آسمانپر ہے اُسکا انکار کرونگا
انتہی پس اگر یہہ صرف باطنی اور روحانی مذہب ہے تو آدمیون کے آگے اُسکے
اقرار کی ضرورت کیا ہے پہر متی ۵ باب ۱۶ مین مسیح نے فرمایا کہ تمہاری روشنی
آدمیون کے سامہنے چمکے تاکہ وہ تمہارے نیک کامون کو دیکہین اور تمہارے
باپ کی جو آسمانپر ہے تعریف کرین انتہی اب دیکہیے کہ اگر پادری عمادالدین کے
قول پر نظر کرین تو اس سے زیادہ ظاہر پرستی اور کیا ہوگی پہر متی ۱۰ باب ۲۷
مین ہے کہ جو کچہہ مین تمہین اندہیرے مین کہتا ہون اوجالے مین کہو اور جو کچہہ
تمہارے کانو مین کہا جاوے کوٹہون پر منادی کرو انتہی اب پادری عمادالدین کے
ٹہرائے ہوے قاعدہ کی بموجب یہہ ظاہر پرستی نہین تو اور کیا ہے لیکن

ہمارا یہہ عقیدہ نہین بلکہ ہم کہتے ہین کہ راستبازی کے لیئے دل سے ایمان لانا اور نجات کی خاطر مونہہ سے اقرار کرنا ہے (رومیونکا ۱۰ باب ۱۰) اور ہم یہہ بھی اقرار کرتے ہین کہ سب انبیاء علیہم السلام برحق ہین اور سب کی خصلتین خدا کی طرف سے مخصوص نہین چنانچہ حضرت موسیٰ نے چالیس برس کی عمر کے بعد نبوت کی اور حضرت عیسیٰ نے تیس برس کے بعد (اعمال ۷ باب ۲۳) اُنہین غصہ تھا اور انہین حلم (خروج ۲ باب ۱۲ متی ۱۸ باب ۲۲) تو بھی سب انبیاء علیہم السلام کے مراتب ہمارے ادراک سے بہت بڑھ کر ہین اور اُنہین جو لیاقت ہے خدا ہی کو معلوم ہوگا ہم سب پر کامل طور سے ایمان رکھتے اور اُنکا ادب کرتے ہین کیونکہ شریعت اسلام کے بموجب کسی پیغمبر کی اہانت کرنیوالا بالاتفاق کافر ہے دیکھو مالابدمنہ مطبوعہ مطبع نظامی کانپور سنہ ۱۲۸۰ ہجری صفحہ ۱۴۸ قولہ مسئلہ اگر اہانت کسے از پیغمبران کرد کافر شود انتہی اور حاشیہ صفحہ مذکور مین لکھا ہے ہر کہ اقرار نکند بعضے نبی را یا پسند نکند کدامی سنت را از سنن مرسلین بدرستی کہ آنکس کافر است ہکذا فی العالمگیریہ انتہی

تاریخ انگلستان مصنفہ گولڈاسمتھ مطبوعہ کلکتہ سنہ ۱۸۵۳ع صفحہ ۳۹-۴۲ مین لکھا ہے

ریچرڈ اول کا ذکر سنہ ۱۱۸۹ الی سنہ ۱۱۹۹ع

ریچرڈ شیردل کے نام سے ملقب ہوا اور تخت نشین ہوتے ہی اُسکو جہاد کرنے کا شوق پیدا ہوا اور اس کام کے لیئے بہت سامان انجام کر کے اور نیز اسکا ملک کی ملکیت کو جو کہ اس سے پیشتر کی سلطنت مین حاصل ہوئی تھی تھوڑی سے قیمت پر بیچکر پاک زمین (یروشلم) کیطرف روانہ ہوا جہان کہ بواسطے شاہ فرانس

نے بار بار اُسکے پاس پیغام بھیجے تھے اور خود بھی اُسی مہم مین مشغول ہونیکے
واسطے تیار تہا اول دونون فوجین انگلستان اور فرانس کے وزیلی کے
میدانمین جوکہ برگنڈی کے کنارہ پر واقع ہے جمع ہوئین اور ریچرڈ اور فلپ
وہان پہنچے تو اُنکو معلوم ہوا کہ ہماری کُل فوجین ایک لاکھ جوان ہین اور اُسی
جگہہ مین فرانس اور انگلستان کے بادشاہون نے ایک دوسرے کی مدد
کرنیکا اقرار کیا اور اُنکا یہہ ارادہ ہوا کہ سمندر کی راہ اپنی فوجین ہولی لینڈ
(یعنے پاک زمین) مین لیجاوین بسبب سختی موسم کے وہ سسلی کی دارالخلافہ
مسینا مین ٹہرے اور وہان تمام جاڑیکا موسم گزارا ریچرڈ کی فوجین گرد و نواح
مین پڑی تہین اور وہ خود ایک چہوٹے سے قلعہ مین رہتا تہا جوکہ بندرگاہ کے
اوپر واقع تہا اور فلپ کی فوجین شہر مین تہین اور وہ سسلی کے بادشاہ
سے باتفاق رہا دونون بادشاہون مین بہت سا مشورہ رہا اور اُن کے
دلونمین بہت سے وہم پیدا ہوے جوکہ شاہ سسلی کے کوششون سے
غالباً اور بہی زیادہ ہوگئے مگر آخرکار سب کچہہ فیصل کرکے پاک زمین (یعنے
بیت المقدس) کیطرف روانہ ہوے شاہ فرانس انگریزون سے بہت پہلے
پہنچا اور جب شاہ انگلستان پیلیسٹائن مین گیا تو شاہ فرانس اور شاہ
انگلستان کو کچہہ خیال دلی عناد کا نہ رہا بلکہ باہم کام کرنے لگے تہوڑے عرصہ بعد
بسبب بیماری کے فلپ فرانس کو واپس آگیا اور دس ہزار فوج ماتحت ڈیوک
آف برگنڈی کے ریچرڈ کے پاس چہوڑا آیا ریچرڈ نے بہت فتحین حاصل کین اور
اُسکے ساتہیون نے ارادہ کیا کہ اول مشہور اسکیلان کو محاصرہ کرین تاکہ بروقت

حملہ کرنیمین آسانی ہو صلاح الدین نے جو کہ سراسین بادشاہونمین بڑا بہادر تہا اُسکو روکنا چاہا اور تین لاکہہ فوج لیکر راستہ مین آن پڑا یہہ دن ریچرڈ کی مرضی کے موافق تہا اور یہہ دشمن اُسکے بلند حوصلہ کے لایق تہا انگریز فتحیاب ہوئے جبکہ ریچرڈ کی فوج کی دونون طرفین شکست ہو گئین تب ریچرڈ خود بڑی فوج کو لیکیا اور لڑائی کو جیتا سراسینی بڑی ابتری مین بہاگے اور قریب چالیس ہزار آدمیون کے میدان مین مارے گئے اس فتح کے بعد اسکلان نے اطاعت قبول کی اور دیگر چہوٹے چہوٹے شہر بہی مطیع ہو گئے اور اب ریچرڈ یروسلم کے اسقدر قریب پہنچنے کے لایق ہو چہا کہ اُسکو یروسلم نظر آتا تہا لیکن اس بڑی نمود کے وقت پر جبکہ اُسنے اپنی افواج کو دیکہا اور یہہ خیال کیا کہ آیا مین محاصرہ کو جاری رکہہ سکونگا یا نہین تو اُسکو معلوم ہوا کہ اُسکی فوج بسبب قحط سالی و محنت اور فتح کے اسقدر ضایع ہو گئی تہی کہ وہ اپنے سردار کے ارادونکے موافق کام کرنیکے لایق نہ تہے اس سبب سے یہہ لازم ہوا کہ صلاح الدین سے صلح کرے (تب یہہ پیشین گوئی جو ۱۲۷ زبور مین ہے پوری ہوئی کہ جبکہ خداوند ہی گہر نہ بناوے تو اُنکی محنت جو اُسکے بنا کرتے ہین بیفایدہ ہے اگر خداوند ہی شہر کا نگہبان نہو تو پاسبان کی ہوشیاری عبث ہے تمہین کچہہ فایدہ نہین جو تم سویرے اُٹہتے ہو اور رات تک ہی کام مین لگے رہتے ہو اور محنت کی روٹیان کہاتے ہو یقیناً وہ اپنے محبوب کو خواب راحت بخشتا ہے (۱۲۷ زبور ا و ۲) مطلب یہہ کہ خدا اپنے مقبولونکو اُنکے بے محنت کئے ہی کامیاب کرتا ہے پس تین سال کی مُہلت ملی اور یہہ شرط ہوئی کہ پلسٹاین کے دریا کنارے کے شہر انگریزونکے قبضے مین رہین اور اُس مذہب کے سب لوگ با حفاظت

پیروسلم کا حج کرسکین اسطرح پیہہ مہم ختم کرکے کہ جسمین زیادہ شہرت اور کم فائدہ ہوا
ریچرڈ نے گہر جانے کا ارادہ کیا اور چونکہ اُسکو حاجی کی پوشاک پہنکر جرمن مین گذرنا
پڑا اس سبب سے اُسکو آسٹریا کے ڈیوک لیوپولڈ نے گرفتار کرلیا اور قید کرکے
پاؤنمین بیڑیان ڈال دین تہوڑے دنون بعد شاہنشاہ نے حکم بہیجا
کہ یہہ قیدی میرے پاس آوے اور بطور انعام کے ڈیوک کو بہت سا روپیہ دینا
کیا اسطرح شاہ انگلستان کہ جسکی شہرت دنیا مین پہیل گئی تہی قیدخانہ مین
پڑا اور جو لوگ کہ اُسکے زوال سے فائدہ اُٹہانا چاہتے تہے اُنہین نے اُسکو بیڑیان
پہنائین مدت بعد اُسکی رعایا کو انگلستان مین اس حال سے اطلاع پہونچی اُسوقت
ایک دوسرے کے ملک کی اسقدر کم آمد و رفت تہی کہ لوگ بیان کرتے ہین کہ
ایک غریب فرانسیسی گانیوالے نے اس احوال کو دریافت کیا وہ اپنا طنبورہ
لیے ہوئے اُس قلعہ کے نیچے کہ جسمین ریچرڈ قید تہا کچہہ بجا رہا تہا اُسنے ایک راگ
بجایا جو بادشاہ کو پسند تہا اور بادشاہ نے بہی اندر سے اپنے طنبورہ پر وہی راگ
بجایا اسطرح اُسکے قید ہونے کی جگہہ معلوم ہوئی مگر آخرکار انگریزون نے اس ظالم
بادشاہ کو سمجہایا اور جب اُسنے دیکہا کہ اب مین اسکو نہین رکہہ سکتا تو صلح کرلی
ڈیڑہ لاکہہ مارکس یعنے قریب لاکہہ پونڈ انگریزی کے اُسکے عوض مین دیکے ریچرڈ
پہر آزاد ہوگیا ایسی تہمتون اور مصیبتون کے بعد جبکہ اُنہون نے اپنے بادشاہ
کو دیکہا تو کمال خوش ہوئے وہ بڑی شان و شوکت سے لندن مین داخل ہوا
اور وہان کے لوگون نے بہی اُس خوشی مین اپنی دولت خرچ کی اکثر جرمنی کے
رئیس جو اُسکے ساتہہ آئے تہے یہہ کہتے تہے کہ اگر ہمارے شاہنشاہ کو اس دولت

حال معلوم ہوتا تو وہ ایسی آسانی سے اس بادشاہ کو کبہی نہ چہوڑتا پہر اُس نے تہوڑے دنون بعد حکم دیا کہ ونچیسٹر مین پہر میرے سر پر تاج رکہا جاے اور ناٹنگہم مین ایک بڑی کونسل جمع کرکے اپنے بہائی کی کُل جائداد قرق کر لی کیونکہ اُسنے اُسکے قید کروانے مین کوشش کی تہی اور اُسی راہ سے شاہ فرانس سے جا ملا تہا مگر تہوڑے دنون بعد اُسنے اپنے بہائی کو معاف کر دیا اور اُسوقت یہہ کہا مین چاہتا ہون کہ تیری شرارت کا خیال میرے دل سے ایسے جلدی جاتا رہے کہ جتنی جلدی تیرے دل سے اس معافی کا خیال اُٹہہ جائیگا رچرڈ ایک عجیب صدمہ سے گزرا یعنے ایک گنوار نے فرانس کے میدانون ایک دفینہ پایا تہا جو کہ اُسکے کسی زمیندار نے اُس سے چہین لیا تہا اور تہوڑا اُسمین سے بادشاہ کے پاس بہیجا کہ جو باقی رہا آپ لے لے رچرڈ نے خیال کیا کہ مین کُل کا مستحق ہون اور اُسکے لینے کیواسطے ضد کی جب اُسنے انکار کیا تب بادشاہ نے کیلس (یا چیلس) کے قلعہ پر جہان اُسکو خیال تہا کہ یہہ خزانہ دفن ہے حملہ کیا محاصرہ کے چوتہے روز جبکہ وہ یہہ دیکہتا پہرتا تہا کہ کس مقام پر حملہ کرے تا کہ فتحیابی حاصل ہو برٹرن دی گارڈن نامی ایک تیرانداز نے قلعہ کے اندر سے ایک ایسا تیر مارا کہ وہ اُسکے کندہے مین گہُس گیا اُسکا زخم بہت سخت نہ تہا لیکن ایک بیوقوف جراح نے اُسکو گوشت سے الگ کرنیکے ارادہ سے زخم کو اتنا بڑہا دیا کہ وہ سڑ گیا اور بادشاہ کے مرنیکے نشان ظاہر ہوے جب رچرڈ نے دیکہا کہ میرا انجام آ لگا ہے تب اُسنے ایک وصیت کی اُسمین تمام خزانہ اور بادشاہت اپنے بہائی جان کے نام لکہدیا اور چوتہائی حصہ اپنے نوکرون کو تقسیم کر دیا اُسنے اُس تیرانداز کو بہی جسنے

اُسکے تیر مارا تہا اپنے سامہنے بُلایا اور اُس سے پوچہا کہ مین نے تیرا کیا نقصان کیا تہا جو تونے میری جان لی اُسنے سوچکر اور دلیری سے جواب دیا کہ آپ نے اپنے ہات سے میرے باپ کو اور دونون بہائیون کو مارا ہے اور مجہے بہی پہانسی پر چڑہانا چاہتے تہے اب مین آپکے قابو مین ہون اور آپ مجہے مار کر بدلا لے سکتے ہین لیکن مین اس تکلیف کو خوشی سے سہونگا کیونکہ میرے دل کو یہہ تشفی ہوگی کہ ایک ظالم سے دُنیا کو چہوڑا یا رچرڈ کو یہہ جواب پسند آیا اور حکم دیا کہ اسکو سنو ا شلنگ دیکر چہوڑ دو لیکن جرنیل مارکلی نے جو بڑا بدمعاش تہا اُسکے تن سے زندہ چمڑا اوتروایا بعد اُسکے اُسکو پہانسی دیدی رچرڈ نے دس سال سلطنت کرکے بیالیس ۴۲ برس کی عمر مین وفات پائی اور ایک حرامی لڑکا مسمی فلپ اپنے بعد چہوڑا فقط تمت کلامہ

تاریخ سلطنت انگلشیہ ترجمہ سررشتہ تعلیم پنجاب مطبوعہ مطبع لاہور سرکاری سنہ ۱۸۷۱ع صفحہ ۱۶۳ — ۱۷۰ اسطرح لکہا ہے رچرڈ اوّل ملقب بہ شیردل سال پیدایش ۱۱۵۷ع — سال جلوس ۱۱۸۹ع — سال وفات ۱۱۹۹ع رچرڈ نے باپ کے مرتے ہی نارمنڈی سے انگلستان مین آکر ویسٹ منسٹر مین اپنے سر پر تاج رکہوایا (یہان اس سکس کے بادشاہ اسبرٹ نے عیسائی ہوکر اپولو دیوتا کا مندر جو قدیم زمانہ مین اہل یونان و روم اُسکو مانتے اور بلاغت اور نظم اور نغمہ اور طب وغیرہ کا سوجہا اور سورج کا دیوتا سمجہتے تہے تڑوا کر پطرس حواری کے نام کا ایک گرجا بنوا دیا چنانچہ اب بہی ہے اور ویسٹ منسٹر ایبی اُسکا نام ہے اور ڈیانا دیبی کے مندر کی جگہہ بہی جسے اہل روم چاند سے نسبت دیتے تہے پلوس حواری کے

نام کاگرجا بنگیا (دیکھو تاریخ سلطنت انگلشیہ صفحہ ۱۳۲) اس رچرڈ بادشاہ کو انگلستان پر
حکمرانی کرنے کی تمنا نتھی بلکہ اُسکے دل مین یہہ جوش تہا کہ ملک کنعان پر جاکر میدان
جنگ مین اپنا جوہر دکہاے ۔ چنانچہ تخت پر بیٹھتے ہی اُسنے اس مہم کیواسطے روپیے
بہم پہونچانے کی تدبیرین نکالین اسی دُہن مین اپنے باپ کا جمع کیا ہوا روپیہ صرف
کیا اسی اُمنگ مین منصب اور لقب بیچے اور اسی شوق مین اسکاٹلنڈ کو جسے
اُسکے باپ نے بڑی مشکل سے مطیع کیا تہا دس ہزار مارک لیکر رسم اطاعت سے
بری کردیا (مارک سات روپیہ بارہ آنے کا اور سی کپٹن چہہ کم پانچ روپیہ کا ہوتا
تہا) پہلا اسکہ ملک اطالیہ سے وہ لوگ لاے تہے جو کنعان پر جہاد کرنے کو گئے تہے
(دیکھو تاریخ سلطنت انگلشیہ صفحہ ۱۴۶)

اس بادشاہ کے عہد مین یہودیون پر بڑا ستم ہوا اُس زمانہ مین بہی لوگ روپیہ
کا لین دین کرتے تہے اور بہت سود لیتے تہے اس سبب سے ہر ایک کو اُن کے
لوٹنے کا لالچ آتا تہا ۔ یہہ قوم ملک فرانس سے تلوارون کے زخم اور کوڑونکی
مار کہاکر نکلی تہی اور انگلستان مین بہی اسی دن کے پیش آنے سے ڈرتے تہے
مشہور ہے کہ دودہ کا جلا چہاچہہ کو پہونک پہونک پیتا ہے اسیواسطے رچرڈ کے
تاجداری کے دن پیش بہا تحفے لیکر گرجا مین پہونچے عوام الناس اُنکو دیکہکر افروختہ
ہوگئے اور خبر اڑا دی کہ بادشاہ نے اُنکے قتل کا اشتہار دیا ہے پہر تو یہودیونکا
ایک ایک گہر جلایا گیا اور اُنکا اسقدر خون بہایا گیا کہ بازار وغیرہ مین چلنے والونکا
پانو پہسلنے لگا قلعہ یارک مین اس سے بڑہ کر ظلم ٹوٹا اور وہ حال گزرا کہ اُسکے
سنکر روح پر صدمہ ہوتا ہے پانسو یہودی بی بی بچون سمیت وہان پناہ گیر

ہوئے تھے کہ شہر والوں نے اُنکو گھیر لیا یہودیوں نے ہرچند روپے پیش کئے
اور منت وسماجت کی مگر ظالموں نے ایک نہ سنی آخر مجبور ہوکر اُنہوں نے پہلے
اپنا مال ومتاع آگ مین ڈالا پھر اہل وعیال کو اپنے ہاتھ سے ہلاک کیا اور
اسکے بعد ایک دوسرے کو مار کر مر رہے چند یہودیوں نے قلعہ کے دروازے
کھولدیئے اور امان مانگی مگر بیرحموں نے جھپٹ کر اُنکو بھی تہ تیغ کر ڈالا۔ اسیطرح
اور کئی شہروں مین یہودی قتل ہوئے اور قاتلوں نے کچھ سزا نہ پائی لوٹ کا
مال رچرڈ شیردل کے ہاتھ بھی آیا۔ اسکے بعد رچرڈ اور فرانس کے بادشاہ
فلپ اگسٹس نے ملک کنعان پر یورش کرنیکے واسطے اپنی فوجین برگنڈی
کے میدانون مین جمع کین اور یہ لشکر ایک لاکھ شمار مین آیا (وہ لوگ جو یورپ
سے ملک کنعان پر چڑھائی کرتے اپنی اپنی صلیب کے رنگ سے پہچانے جاتے
تھے یعنے انگریز سفید صلیب رکھتے تھے اور فرانسیس سُرخ اور بلجیم والے سبز
اور جرمنی کے رہنے والے سیاہ اور اہل اطالیہ یعنے اٹلی والے زرد (دیکھو
تاریخ سلطنت انگلشیہ صفحہ ۱۳) اس مقام سے دونون بادشاہ ساتھ روانہ
ہوکر شہر لیون مین پہونچے اور وہان سے یکم جولائی ۱۱۹۰ع کو الگ ہوکر جزیرہ
صقلیہ مین پھر جا ملے موسم سرما دونون نے وہین بسر کیا اور رچرڈ نے وہانکے
بادشاہ سے بجبر اپنی بہن کا جہیز واپس لیا اس جزیرہ کے اندر خفیف باتون مین
رچرڈ اور فلپ مین رنجش پیدا ہوگئی یہان سے چلکر رچرڈ نے جزیرہ قبرص
مین توقف کیا اور ناوار کی شہزادی بیرنگیریا سے شادی رچائی پھر اُسی
جزیرہ کو فتح کرکے وہان کے بادشاہ آئزک یعنے اسحاق کو گرفتار کر لیا اور چاند

کی بیڑیاں پہناکر زندانمین ڈالدیا غرض اسیطرح رچرڈ بارہ مہینے کے بعد شہر عکا
پر پہونچا اُسوقت بہی حین معرکہ کا مقام تہا اور دولاکہہ سپاہی جو زیر فصیل عکا
کام آچکے تہے اُنکی قبرون سے ہنگامے کی گرمی عیان تہی شہر کے گرد جو پہاڑ تہے
اُنپر سے مسلمانونکا بادشاہ صلاح الدین لشکر محاصرین کے سب حرکات دیکہتا تہا،
اگرچہ فلپ شاہ فرانس پہلے ہی سے لشکر مین موجود تہا مگر فریق ثانی کو مراس
شیر دل کے جا ملنے سے پیدا ہوا اُسکے پہونچنے کے چندروز بعد شہر عکا فتح ہوگیا
اور محصورین نے دروازے کہولدئے اُسوقت فلپ نے بیماری کا بہانہ کرکے
اپنے مُلک کا رستہ لیا اور چلتے وقت شاہ انگلستان یعنے رچرڈ سے یہہ عہد کیا
کہ وہان پہونچکر تیرے علاقہ پر تصرف نہ کرونگا رچرڈ جہادیون کو عکا سے بندر یافا
کیطرف لیگیا اور راہ مین صلاح الدین سے جو ہارج ہوا تہا لڑتا بہڑتا یروسلم کی
فصیل تک جا پہنچا لیکن لڑائی اور بہوک اور بیماری سے اُسکا لشکر بہت
گہٹ گیا تہا اور رہا سہا نفاق اور آپسکے حسد سے جی چہوڑے ہوے تہا اس
سبب سے اُسکو الٹا پہرنا پڑا جس چیز کی تمنا مین شاہی فرائض کو چہوڑکر
رعایا سے مُنہ موڑا تہا وہ فقط جلوہ دیکہا کر رہگئے اور اُس تک رسائی نصیب نہوئی
غرض تیسرا جہاد بہی طے ہوا اور رچرڈ نے نوین اکتوبر سنہ ۱۱۹۲ع کو وطن کی راہ لی
خلیج وینس کی شمالی ساحل پر پہونچکر رچرڈ کا جہاز ٹوٹ گیا یورپ کے اکثر بادشاہ
اُسکے دشمن تہے اُنسے بچکر نکلجانے کیواسطے اُسنے زایرونکا لباس اختیار کیا
اور یہودی سوداگر اپنا نام رکہا (بیت المقدس کے زایرونکا لباس یہہ تہا کہ
ٹوپی کے گوشہ مین سیپ اور گہونگہے اٹکا لیتے تہے اور پانون مین فقط چپل اُنکا

اس ڈیوک آسٹریا نے پہلے رچرڈ کو زنجیرون سے جکڑ کر ایک قلعہ مین قید کیا پہر ڈیڑہ لاکہہ روپیہ
کی عوض جرمنی کی شاہنشاہ ہنری ششم کے حوالہ کیا اُسنے لیکر قلعہ ٹرل مین ڈالدیا (ظاہر
یہہ سب آفتین رچرڈ پر مسلمانون سے لڑنے کی سبب خدا نے بہیجین اب رچرڈ کو اپنی اُس
ناروا جرأت سے ندامت ہوئی ہوگی) غرض جب رچرڈ کا کہوج لگ گیا تو بڑی حجت و تکرار کے بعد
اسکا فدیہ مقرر ہوا اور وہ یکم ۱۱۹۴ع مین رہا ہوا یہہ کل روپیہ انگلستان کی رعایا کی سر پڑا
اور فرانس کی لڑائیون مین اُسکی زندگی بہی تمام ہوگئی جب اُس بادشاہ کا کام تمام ہوا تو وہ اپنے
باپ کے پائینتی فونٹ ورالڈ مین دفن کیا گیا اور اُسکا دل اُسی کی وصیت کے موافق روآن کے
باشندون کو دیا گیا انتہی ۔
انگلستان مین مرنے کے بعد دل بہیجنے کا دستور اکثر تہا چنانچہ جب سکاٹلنڈ کا بادشاہ رابرٹ بروس
۱۳۲۹ع مین مرگیا تو اپنے ایک امیر لارڈ ڈگلس کو یہہ وصیت کر گیا اور قسم دیگیا کہ میرا دل
ارض مقدس (یعنی یروشلم) مین دفن کرنا ڈگلس ایفاء وعدہ کیواسطے جہاز پر سوار ہو کر
کنعان کو روانہ ہوا مگر ملک اسپانیہ (یعنی سپین) مین ترکون کے ہاتہہ سے لڑائی مین مارا گیا اُس
جانباز نے موت کو سر پر دیکہہ کر چاندی کی ڈبیا جسمین رابرٹ کا دل تہا ترکون کے
لشکر کیطرف پہینکی اور کہا کہ اے بہادر دل جسطرح تو معرکون مین بڑہا کرتا تہا بڑہا چلا ڈگلس تیرے پیچہے
ہوگا یا جان دیدیگا یہہ کہا اور ساتہہ ہی مخالفون کی لشکر مین گہس گیا لڑائی ختم ہونیکے بعد
ڈگلس کی لاش پڑی ہوئی ملی اور وہ چاندی کی ڈبیا اُسکی چہاتی سے لگی پائی تہی دیکہو
تاریخ سلطنت انگلشیہ ترجمہ سررشتہ تعلیم پنجاب مطبوعہ مطبع سرکاری لاہور ۱۸۷۱ع صفحہ ۲۴۴
اُن دنون اسپین مین اسلامی سلطنت تہی چنانچہ اسی تاریخ سلطنت انگلشیہ کی صفحہ ۱۱۹ مین لکہا
ہے کہ اُسوقت انگلستان کی طلباء اسپین مین جاکر مسلمانون سے طب اور ریاضی سیکہتے تہے انتہی

شامل تہے مین ایک اور گروہ عیسائی مجاہدین کا نکلا یعنے ٹمپلر یہہ بڑا جنگی گروہ تہا یہہ لوگ اپنی زرہ پر ایک پنجا چُغہ سُرخ رنگ کا پہنتے تہے اور اُسکے داہنے شانہ پر پیچھے سینہ پر پُرکا ہشت گوشہ صلیب پہنتے تہے یہہ ٹمپلر اسواسطے کہلاے کہ جو عیسائی لوگ کنعان مین زیارت کیواسطے جاتے تہے اُنکی حفاظت اور حمایت کے لئے شہر یروشلم مین ٹمپل یعنے عبادتخانہ کے قریب ایک محل کے اندر کچہہ راسپاہ کر رہتے تہے چونکہ عبادتخانہ کو ٹمپل کہتے ہین اور یہہ لوگ اُسکے پاس رہتے تہے اسلئے ٹمپلر یعنے ٹمپل والے ملقب ہوگیا اور وہ ہی اس فرقہ کے بانی ہوے (دیکہو تاریخ سلطنت انگلشیہ صفحہ ۱۳۱) ۱۲۷۱؁ع مین شہزادہ اڈورڈ اول ملقب بہ در از ساق ہنری سیوم کا بیٹا جہادیون مین شامل ہوکر ملک کنعان کو چلا گیا (تاریخ ایضاً صفحہ ۱۹۰) وہان کسی تُرک نے اُسکو زہر کا بُجہا ہوا خنجر مارا مگر اُسکی بی بی الینر نے زخم کا زہر چوس لیا یہہ شہزادہ کنعان مین فقط اٹہارہ مہینے ٹہرا اور کئی ہلکی ہلکی لڑائیان لڑا انتہی (دیکہو تاریخ سلطنت انگلشیہ صفحہ ۱۹۲)

واضح ہو کہ بادشاہان انگلستان کا حال بہ نسبت اور ملکون کے بادشاہون کے عجیب وغریب رہا ہے چنانچہ اسی تاریخ سلطنت انگلشیہ ترجمہ سرشتہ تعلیم پنجاب مطبوعہ مطبع سرکاری لاہور ۱۸۷۱؁ع صفحہ ۳۳۴ مین ہنری ہفتم کا حال لکہا ہے یہہ بادشاہ ۱۵۰۹؁ع مین مرا اپنی سلطنت کے دنون مین اسنے شہزادی اڈورڈ کی جو بارہ برس کی تہی فرانس کے مقابلہ مین کمک کی مگر اس سے یہہ شرط کرلی کہ اس مدد مین جو روپیہ صرف ہوگا اُسکی کفالت مین شہزادی اپنے دو قلعہ میرے حوالہ کردے اور میرے بے اجازت کسی سے نکاح نکرے غرض شہزادی کی

امداد کیواسطے فوج فراہم کرنیکے لیے انگلستان کی رعایا پر ٹکس لگایا گیا (تاریخ سلطنت انگلشیہ صفحہ ۲۳۴)

اب دیکھیے کہ اس ملک کے معاوضہ مین دو قلعہ شہزادی سے ٹھہرائے تھے تو بھی رعایا پر ٹکس لگایا گیا اسی لیے مورخ لکھتا ہے کہ روپیہ ہنری کا دین و ایمان تھا انتہی (ایضاً صفحہ ۲۳۵) پھر یہ کہ اس بادشاہ کی ذات مین لالچ بڑا عیب تھا (ایضاً صفحہ ۲۳۶) پھر لکھا ہے کہ ہنری آٹھوان جو ۱۵۴۷ع تک بادشاہ انگلستان تھا ظالم فرمانروائی مین ظالم مذہب مین ظالم اپنے خاندان مین تھا (ایضاً صفحہ ۲۳۱ و تاریخ انگلستان مصنفہ گولڈاسمتھ مطبوعہ کلکتہ ۱۸۵۴ع صفحہ ۱۰۴) جان ڈیون پورٹ صاحب اپنی کتاب کے صفحہ ۱۱ مین فرماتے ہین کہ ۱۵۰۹ع مین آٹھوان ہنری تخت پر بیٹھا یہ بادشاہ بڑا مردی اور ظالم تھا یہ بادشاہ کہا کرتا تھا کہ میں نے اپنے غصے کے وقت کسی مرد کو اور شہوت کے وقت کسی عورت کو نہین چھوڑا انتہی (از سویدالاسلام اردو ترجمہ کتاب جان ڈیون پورٹ مطبوعہ ۱۸۷۸ع صفحہ ۱۱)

اور رچرڈ دویم نے جو ۱۳۹۹ع مین سلطنت سے معزول ہوا قلعہ ونڈسر کی تعمیر مین معمارون اور مزدورون سے بیگار مین پکڑ کے مفت قلعہ بنوایا (تاریخ سلطنت انگلشیہ صفحہ ۱۳۲) اگرچہ اسوقت مین گھسیارہ آٹھ پائی اور مزدور ایک آنہ اور بڑھئی ایک آنہ چار پائی اور معمار دو آنہ پاتا تھا (ایضاً صفحہ ۲۲۹) تو بھی اس بادشاہ سے نہ دیا گیا پھر لکھا ہے کہ انگلستانی سکسن بادشاہوں کی خصلتین ایسی خراب تھین کہ انہین جو اچھے سے اچھے بادشاہ ہوے ہین وہ بھی شراب خواری اور سخت بدیون سے خالی نتھے انکے عہد مین قتل اور چوری

کی وارداتین اکثر ہوتی رہتی تہین اور مجرمونکے واسطے جرمانے مقرر تہے اور
آزادونکا خون بہا جو انکی حیثیت کے موافق ہزار روپیہ سے تین ہزار روپیہ تک
معین تہا ورگلڈ کہلاتا تہا جس کسی پر قتل کا جُرم ثابت ہوتا تہا اُس سے مقتول
کا وارث اسکی بیوہ یا وارثون کو دلوایا جاتا تہا (ایضاً صفحہ ۷۸) اور اڈورڈ سیوم
جو ۱۳۲۷ع مین بادشاہ ہوا اسکے عہد سے پہلے یہہ رسم تہی کہ جب کوئی بادشاہ
سفر کو اوٹہتا تہا تو غلہ اور مواشی اور دانا اور چارا اور گہوڑا اور گاڑی غرض
جو کچہہ اُسکو یا اُسکے لشکر کو درکار ہوتا شاہی افسر رعایا سے بجبر لیتے تہے
اور یہہ دستور اسکے وقت مین یہانتک بڑہگیا کہ عوام الناس کو پکڑ کر فوج بحری
و برّی مین بہرتی کر دیتے تہے اور سوداگرون کے جہازون سے لڑائی مین کام
لیتے تہے (ایضاً صفحہ ۲۲۱) اور ولیم دویم ملقب بہ روفس جو ۱۰۸۷ع مین
بادشاہ ہوا بیگانہ مال تاکتا تہا اور رعایا کو لوٹتا تہا رنلف نام ایک اوباش
پادری اُسکا کارپرداز اور دمساز ہوا جسوقت جزیرہ صقلیہ سے ناروے تک
کل یورپ کے لوگون کو بیت المقدس جانے اور حضرت عیسیٰ کا مزار ترکون کے
قبضہ سے چہوڑا لینے کا جوش پیدا ہوا اور بڑے بڑے دلاور اس مہم کے جانے پر
تیار ہوگئے ایک بڑے امیر رابرٹ نے بہی اُسی اُمنگ مین دس ہزار مرک
کے عوض پانچ برس تک اسی ولیم کو صوبہ مین اور صوبہ نارمنڈی
پر حکمرانی کا اختیار دیا تہا ولیم نے بے تامل یہہ امر قبول کرلیا اور انگلستان
کی رعایا کے گلے کاٹکر بہائی کو روپیہ بہیجا یا شہزادہ اڈگار بہی فرانس والون کے
ساتہہ اس مہم پر گیا تہا انتہی (ایضاً صفحہ ۱۰۶ و ۱۰۷)

ارل پائٹز اور گابن نے جہاد کے ارادہ سے فوج کثیر جمع کی تہی مگر روپیہ نتہا اُسنے
بہی اپنی تمام سلطنت کو ولیم رُوفس کے پاس رہن رکہا رُوفس نے اسکو روپیہ
دیکر قصد اپنا عمل بٹھانے کا اُن اضلاع مین کیا جو ارل موصوف اُسکے حوالہ
کرگیا تہا لیکن ایک اتفاق ایسا واقع ہوا کہ اُسکی تدبیرین عملین نہ آئین
سر والٹر ٹرل نیو فورست مین ایک ہرن کو تیر مار رہا تہا اتفاقاً وہ تیر ایک درخت
سے اچٹ کر بادشاہ یعنے (رُوفس) کے دل پر لگا بمجرد لگنے تیر کے وہ مردہ زمین پر
گرا اور والٹر ٹیرل جو نادانستہ موجب اُسکی قضا کا تہا کشتی پر سوار ہوکر فرانس
کو بہاگ گیا اور وہان سے اہل جہاد مین شامل ہوا (از تاریخ انگلستان مصنفہ
گولڈ اسمتہ صفحہ ۳۶) یہہ عجیب بات ہے کہ مسلمانون کے مخالف کو قتل کیا اور
پہر آپہی مسلمانون سے لڑنے گیا ان بادشاہون یورپ نے اس امید سے کہ
ایشیا مین ہم کو مکانات تجمل و آسایش کے ہاتہہ لگین گے اپنی اپنی جائداد و اسباب
کو فروخت کر ڈالا تہا (ایضاً تاریخ گولڈ اسمتہ صفحہ ۳۶)

پہر لکہا ہے کہ کہانے کے بعد شراب کا دور چلتا تہا اور یہانتک رہتا تہا کہ بادشاہ
بہی مدہوش ہوجاتے تہے (تاریخ سلطنت انگلشیہ صفحہ ۸۲) پہر لکہا ہے کہ ہنری
پنجم جو ۱۴۱۳ع مین تخت نشین ہوا ابتدا مین ایسا اوباش تہا کہ وہی سبب
اسکی جوانمرگی کا ہوا (ایضاً صفحہ ۱۶۳) اڈورڈ چہارم جو ۱۴۶۱ع مین تخت نشین
ہوا اس بادشاہ مین بڑا عیب یہہ تہا کہ نفسانی خواہشون مین آلودہ رہتا تہا
اسکی شہوت پرستی سے کتنے ہی اچہے اچہے خاندانون کے ناموس مین فرق
آیا وہ زرق و برق پوشاک پہنے اور نفیس غذائین کہاتے اور قیمتی شرابین

پیشانی پر نقش تھا (ایضاً صفحہ ۱۴۲، ۱۴۳) جان ملقب بہ سُست شمشیر یعنے بے زمین جو ۱۱۹۹ء میں
تخت پر بیٹھا اس بادشاہ میں کوئی خوبی نتھی بزدلا ایسا تہا کہ غیرت اُسکے پاس
نہ پہٹکتی تہی اور جہوٹ بولنے میں بہی اسکو ذرا شرم نتہی وہ اُس اوباشی کے زمانہ میں
سب سے زیادہ بدکار اور بیوفا قوم میں سے پرلے درجے کا بیوفا تہا۔ اُسکا چہرہ
ہی اُسکے نفس کی برائی کی گواہی دیتا تہا۔ اسی بادشاہ کا تاج واش کے
ساحل پر ریگ میں بہہ گیا تہا (ایضاً ۱۸۰) اس سبب سے اسکے بیٹے ہنری سیوم
کے سر پر تخت نشینی کیوقت تاج کیجگہہ سونے کا ایک سادہ حلقہ رکہا گیا تہا اور ہوا
خواہان دولت کو ہدایت ہوئی کہ اس تاجداری کی خوشی میں مہینا بہر تک سفید
پٹی سر سے باندہے رہیں (ایضاً ۱۸۲) اڈورڈ اوّل جو بیت المقدس کی جانب
ترکوں پر جہاد کرنے گیا تہا بیرحمی اور کینہ وری اور ہوس کچہ اُسی سے مخصوص
نہیں ہے بلکہ یہہ باتیں خاندان پلنٹجنٹ کے کل ابتدائی بادشاہوں کے
خمیر میں داخل تہیں (ایضاً صفحہ ۱۹۹) جس شہر میں بادشاہ ہم مذہب رعایا ہو وہاں باوجود
اختلاف بعض عقاید عبادت میں کچہہ خلل واقع نہیں ہوتا لیکن جان کے عہد
سلطنت میں چہہ برس یعنے ۱۲۰۸ع سے ۱۲۱۴ع تک ملک میں کہیں عبادت نہوئی
عبادتخانوں کے دروازے بند رہے اور وہاں کے گہنٹے بیکار لٹکے رہنے سے زنگ
آلود ہوگئے ولیوں کی مورتوں پر سے سیاہ کپڑا نہ اُٹہا یعنے کسی نے جاکر اُنکا منہ نہ دیکہا
انتہی (ایضاً صفحہ ۱۹۲) اور تاج شاہی گرو ہوجاتا تہا انگلستان میں باوجود یکہ یہی تاج
ہونیکے اکثر دستور تہا چنانچہ اڈورڈ سیوم نے فرانس کی لڑائی کا سامان سارے
ملک کا اُون اور ٹین کہ یہی اون دنوں انگلستان کی بڑی تجارت تہی ضبط

کر گئے اور تاج اور زیور شاہی گرو رکہ کر گیا تہا (ایضاً صفحہ ۲۱۱) اسی بادشاہ کے
وقت سے انگلستان میں توپیں اور بندوقیں رایج ہوئیں اور فرانس کی لڑائیوں میں چلیں
یعنے ۱۳۴۶ع میں (دیکہو ایضاً صفحہ ۲۱۳ سطر ۴) اور اسکے بعد (ایضاً صفحہ ۲۱۴ و ۲۲۲
مگر مسلمانوں میں توپ کی ایجاد ملک شاہ سلجوقی کے حکم سے جو ۱۰۷۲ع سے ۱۰۹۲ع تک
بادشاہ رہا (سیر الاسلام صفحہ ۱۷۴) باتفاق مورخین روم و انگلستان وغیرہ ثابت
ہے اور توپ لفظ بہی ترکی ہے اسکے معنے توپ (از غیاث اللغات) اور کتاب [illegible]
مطبوعہ ۱۸۶۷ع صفحہ ۳۸ میں یہہ لفظ بزبان ترکی مطابق جملہ لکہا ہے یعنے
اور انگلستان میں توپیں ۱۳۴۶ع میں چلیں تاریخ سلطنت انگلشیہ صفحہ ۲۶۷) اور
اسکاٹلنڈ میں توپوں کی بنیاد ۱۴۰۶ع میں ہوئی (ایضاً صفحہ ۳۲۶ و ۳۴۴) اور
تفسیر مکاشفات مصنفہ پادری عماد الدین جو پادری الیٹ صاحب کی تفسیر سے
لکہی گئی مطبوعہ لکنو ۱۸۷۴ع صفحہ ۱۴۶ میں لکہا ہے انکے منہ سے آگ دہوان
گندہک نکلتی تہی یہہ اشارہ ہے انکی لڑائی کے اسباب پر کیونکہ انہیں ایام میں
توپخانہ اور بارود گولہ کی لڑائی دنیا میں ایجاد ہوئی تہی اور مسلمان اسی سے
جنگ کرتے تہے انتہی یعنے ۱۰۵۵ع میں جبکہ طغرل بیگ بغداد سے نکلا دیکہو تفسیر
مذکور صفحہ ۶۰ سطر ۱۲)

اور ہنری ہفتم نے فرانس کی مہم کیواسطے شاہی زیورات گرو رکہا اور رعایا سے بجبر
روپیہ قرض لیا (ایضاً صفحہ ۲۷۲) بڑے بڑے تاجر آمن کی تجارت کرتے تہے یہانتک
کہ بادشاہوں کو بہی اُس سے عار تہی (ایضاً صفحہ ۲۴۸) غرض ایک تو نصاری
قوموں کی یہہ کیفیت دوسرے پاپائے روم کیطرف سے ترغیب اور تحریص بشدت

کہ اسکے واسطے مغفرت نامے لکھہ دینے کا دستور اسیوقت سے قایم ہوا جبکہ نصرانی
فوجین بیت المقدس پر مسلمانون کے مقابلہ مین چڑہائی کر رہی تہین چنانچہ
تاریخ سلطنت انگلشیہ صفحہ ۳۶۰ و ۳۶۱ مین لکہا ہے کہ کلیسیائے روم کے مقلد جو
پرگٹری یعنے برزخ کی سزا کا اعتقاد رکہتے ہین اولیا کو اس عذاب سے محفوظ
سمجہتے ہین اور انکے حسنات اسقدر وافر جانتے ہین کہ اگر انمین سے کچہہ کسی گنہگار
کو ملجاوین تو وہ بہی عذاب برزخ سے نجات پا سکتا ہے چونکہ انکے گمان مین بہشت
کی کنجیان پوپ کے ہاتہہ مین ہین (متی ۱۶ باب ۱۹ اور ۱۸ باب ۱۸
دوسرے قرنتیونکا ۲ باب ۱۰) اسواسطے وہ انکے نزدیک اولیا کے حسنات گنہگار کو
خواہ مردہ ہون خواہ زندہ دلوا سکتا ہے انکے یہان اس بخشش کا طریق یہہ ہے
کہ پوپ یا اسکے وکیل ایک کاغذ یا جہلی پر مغفرت نامہ لکہدیتے ہین اور لوگ
ان اسناد کو لیکر یہہ سمجہہ لیتے ہین کہ ہمنے برزخ کے عذاب سے نجات پائی - ایسی
اسناد دیکر روپیہ لینا یعنے مغفرت نامونکا فروخت کرنا پوپ اربن دویم نے
اسوقت ایجاد کیا تہا جبکہ یورپ کے عیسائی ملک کنعان پر چڑہائی کرنے اور
بیت المقدس کو مسلمانون کے قبضے سے چہڑا لینے کی دہن مین لگے ہوئے تہے
انتہی تمت کلامہ
یہہ انڈلجنس یعنے مغفرت نامے پوپ کیطرف سے تیار ہو کر جا بجا شہر شہر قصبہ
گانوگانو راہبون کے ہاتہ فروخت کیواسطے بہیجے جاتے ان کو دیکہکر اور
واعظون کی زبانی اس جہاد کی فرضیت معلوم کرکے اور لوٹ کے لالچ
اور نجات کی خوشی سے جو مغفرت نامونمین موعود تہے ساری قومین جوش مین

آگہین اور صلیب دار مجاہدین مین شامل ہونا ہر شخص نے دنیا و دین کی
فائدہ مندی یقین کرلی

واضح ہو کہ راہب یعنے درویش بہہ رومن کاتہولک وغیرہ عیسائیون مین ایک
درجہ دینی خادمونکا ہے اور دوسری قسم والے اسقف کہلاتے ہین جو ایک
یونانی لفظ کا معرب ہے انگریزی سے لارڈ بشپ اور ہندوستانی لاٹ پادری کہتے
ہین سب سے بڑا مرتبہ اسقف کا ہوتا ہے اور پوپ جسکو پاپا روم کے
اسقف کا خطاب ہے اور اسکو رومن کاتہولک عیسائی اپنا شیخ الکل سمجھتے
ہین اسکے بعد قسیس ہے اور قسیس کے بعد خادم انگریزی مین انکو بشپ
اور پریسٹ اور ڈیکن کہتے ہین دیکہو تاریخ سلطنت انگلشیہ صفحہ ۳۰ انکے سوا
پوپ کی کونسل مین جو ستر پادری ہوتے ہین انہین سے ہر ایک کو کارڈنل کہتے
ہین اور پوپ کی وفات کے بعد انہین مین کا ایک پوپ ہوجاتا ہے (ایضا صفحہ
۲۸۵)

اندلجنس گناہونکی معافی کی ایک سند ہوا کرتی تہی جسکا یہہ مضمون تہا
اے فلانے ہمارا خداوند یسوع مسیح تجہپر رحم کرے مین حواریونکی نیابت کے اقتدار
سے جو مجہہ کو سپرد ہوا تجہکو کلیسیا کی اُس ملامت اور الزام اور تکلیفات سے جنکا
تو مستوجب ہوا ہے بری کرتا ہون علاوہ اسکے اُن تمام زیادتیون اور تقصیرون
اور گناہون سے جو تجہہ سے سرزد ہوئی ہین کیسی ہی کیون نہ بڑی ہون اور
کسی سبب سے وقوع مین آئی ہون اگر وہ ساری خطائین پوپ ہمارے مقدس
کی معافی کے لئے رکہی گئی ہون مین ساری نالیاقتی کے نشان اور بدنامی

داغ جو جو تجھپر اسوقت تک ہوئی ہون مٹاتا ہون اور اُن تکلیفات کو جو تو اعراف
مین پاوے مین دور کرتا ہون کلیسیا کے تمام سکرمنٹ مین تیرا حصہ بنا قایم کرتا
ہون اولیاؤن کے گروہ مین تجھہ کو شامل کرتا ہون اور اُس پاکی و نیکنامی
مین جو اصطباغ پانیکے وقت تجھہ کو حاصل تھی پھر داخل کرتا ہون پس مرنے کے
وقت سب دروازے جس سے گنہگار رنج و سزا مین داخل ہون تیرے لئے
بند ہوجائین اور اسکے بدلے خوشی اور عیش کا دروازہ جو بہشت کو جاتا ہو
تیرے واسطے کہولا جاوے اور اگر نوبت بر سونکے بعد مرے تو بہہ معافی بہی تیری
زندگی کی آخر ساعت تک قایم رہیگی باپ اور بیٹے اور روح القدس کے
نام سے آمین دستخط فرا ترجان ٹٹزل کمشنری

جب نصرانی بادشاہون نے اپنے اپنے ملک بیچکر بیت المقدس پر چڑہائی کی
اور کامیاب نہوے تب پاپا صاحب نے اس مہم کیواسطے بہشت کو بیچنا شروع
کیا کیونکہ زمینی املاکین بک گئین تہین اب آسمانی املاک بیچنا گزیر ہوا یہہ
دنیاوی بادشاہان نصارا رچرڈ شیر دل اور رابرٹ وغیرہ نے اپنا ملک جسپر
وہ قابض تہے اس مہم کیواسطے جب بیچا تو دینی بادشاہ رومی پاپا نے بہی بہشت
کو جسکی کنجی وہ اپنے پاس رکہتے ہین بیچنا شروع کردیا مطلب یہہ کہ نہ دُنیا اُنکے پاس
رہی نہ دین رہا سبحان اللہ یہوداہ اسکریوطی نے تو تیس ۳۰ روپے پر حضرت عیسیٰ
کو بیچا تہا (متی ۷ باب ۹ ذکریاہ ۱۱ باب ۱۲ و ۱۳) مگر عیسائیون نے لاکہون
کروڑون روپے بہشت کو بیچکر حاصل کرلئے گویا اُس تیس ۳۰ روپے کا سود
بڑہتے بڑہتے اتنی دولت جمع ہوگئی یا یہہ کہ یہوداہ اسکریوطی نے جس نکین کو

تیس روپیہ پہ بیچا تہا اُسکے مکان کو پاپا صاحب نے لاکہون روپے لیکر بیچڈالا گویا زمین
پر یہہ دوا مے نے حضرت عیسیٰ کو چین لینے نہ دیا اور آسمان پر پاپا صاحب نے
اُس زمانہ مین انگلستان کے کل باشندے بڑے دن کو بادشاہ سے فقیر تک
عجیب عجیب لباس پہنکر اور چہرے لگا کر بہروپئے بنجاتے تہے اور جن لوگونکو
چہرے میسر نہوتے وہ اپنا منہہ ہی کالا کر لیتے تہے اور بعض اوقات اسی ہیئت سے
گرجا مین نماز کیوقت ہی چلے جاتے تہے یہہ لوگ بیشتر بکرون اور ہرنون اور
سانڈون کے چہرے پہنتے تہے اور اکثر بدنپر کہالین ہی پہن لیتے تہے تاکہ پورے
حیوان نظر آئین (تاریخ سلطنت انگلشیہ صفحہ ۴۵۸) لوگ کہا کرتے تہے کہ راہب
ٹٹی کی آڑ مین شکار کہیلتے ہین) اور خانقاہین بمنزلہ چکلون (یعنے کسبی خانون)
کے ہین (ایضاً صفحہ ۳۷۲) اُس زمانہ کے لوگون کی طبیعت مین جادو اور
نجوم اور اکسیر کے توہمات باطل بہت ہی سما رہے تہے جاہلونکا یہہ عقیدہ تہا
کہ علوم و فنون مین جو باتین نئی نکلتی ہین اُنمین شیطانکی مدد کو بڑا دخل ہے
(ایضاً صفحہ ۲۶۴) فلپ ملانگتہن نامی ایک مشہور مصلح مذہب عیسوی نے کہا ہے
کہ لڑکپن مین مین نے سُنا کہ واعظ لوگ انجیل کو چہوڑ ارسطو کی دانائیون کا
وعظ کرتے تہے (ہندی تواریخ کلیسا چہاپہ بپٹسٹ مشن صفحہ ۱۶۳) ان سب
نادرستیونکا سبب ظاہر ہے کہ کنٹ کا بادشاہ اِتِل برٹ اپنی ملکہ برٹا کی
سعی سے عیسائی ہوگیا اور بادشاہون مین سب سے پہلے یہہ دین اسی نے
اختیار کیا (تاریخ سلطنت انگلشیہ صفحہ ۱۳) پس انگلستان مین اس مذہب کی
پہلی ہی بنیاد ناقص ہوئی بسبب اسکے کہ عورتین ناقص العقل مشہور ہین

پس جو صلیب دار عیسائی اس لڑائی سے لوٹ آئے انہوں نے اپنے ملک
مین آکر کہا کہ ہم بہت سے تبرکات خوب جانچ کر یروسلم سے لائے ہین یعنے مسیح کی
صلیب کے ٹکڑے اور مسیح کا (گیارہ سو برس بعد) خاص لباس اور وہ تہیار
جنسے مسیح کو دُکہہ دیا تہا (یوحنا ۱۹ باب ۳۴) اُس ستارے کی کرن جو پورب
(یعنے فارس) (رومن تفسیر اسکاٹ صفحہ ۲۷) کے مجوسیوں نے حضرت عیسیٰ کے
پیدا ہونیکے وقت دیکہا تہا (متی ۲ باب ۱ سے ۱۲) یروسلم کے گہنٹونکی کچہہ آوازاور
حضرت یعقوب نے جو آسمانی سیڑہی خواب مین دیکہی تہی (پیدایش ۲۸ باب
۱۰ سے ۱۲) اُسکی ایک کڑی اور وہی کانٹا جو پلوس رسول کے دُکہہ دینے کو
رکہا گیا تہا (جیسے پلوس نے ۲ قرنتیوں کے ۱۲ باب ۷ مین کسی گناہ کی رغبت
اور شیطان کے فرشتہ کو اپنے بدن مین تشبیہاً گویا کانٹا لکہا ہے مگر وہ اُسے
صرف کانٹا ہی سمجہے) اور اُسوقت کے اکثر آدمی ایسی باتون کا یقین کرکے
جن مکانون مین یہہ خیالی اور بے اصلی تبرکات رکہے گئے تہے اُنکی زیارت
کرنے کو جاتے تہے (شعر این غول بیابان سرگشتہ مباد + لاحول ولا قوۃ الا باللہ
پہر مورخ کلیسیا کہتا ہے کہ یہہ سنکے تعجب سے تم ضرور کہوگے کہ کیا یہہ ہو سکتا
ہے کہ لوگ ایسے بیوقوف ہوجاوین مگر یقیناً ایسا ہی ہے کہ اُسوقت ایسی ہی
تاریکی چہا گئی تہی کیونکہ سب لوگ خدا کے کلام کی سمجہہ اور سب علم جاتا ہم کہو بیٹہے
تہے تمت کلام از ہندی تواریخ کلیسیا چہاپہ بپٹسٹ مشن پریس کلکتہ مطبوعہ
۱۸۴۹ع صفحہ ۱۶۱) تب یہہ پیشین گوئی جو اُنکی سو ایک زبور مین ہے پوری ہوئی
کہ وہ جو دغاباز ہے میرے گہر مین رہ نہ سکیگا اور جہوٹہہ کہنے والا میری نظر

نکلے نہ ٹہرے گا مین زمین کے سارے شریرون کو سویرے فنا کرونگا تا کہ خداوند
کے شہر سے سارے بدکارون کو کاٹ ڈالون (۱۰۱ زبور ۸) واضح ہو کہ بلوس
کے اس کانٹے کو اس حدیث سے مقابلہ کرنا چاہیے یفر الشیطان من ظل عمر
ان سب لڑائیونکا حال مفصل گریٹ ایونٹس آف ہسٹری ولیم فرانسس کالیر مین
اسطرح پر مرقوم ہے

گریٹ ایونٹس آف ہسٹری ولیم فرانسس کالیر ال ال ڈی مطبوعہ لندن ۱۸۶۷ء
یعنے تواریخ واقعات عظیمہ مصنفہ ولیم فرانسس کالیر صفحہ ۱۰۶ – ۱۱۹

یروسلم پر عیسائی مجاہدین کی اول چڑہائی ۱۰۹۶ء
عیسائی مجاہدین نے یروسلم کو لے لیا ۱۰۹۹ء
سلطان صلاح الدین نے عیسائیون سے یروسلم کو لے لیا ۱۱۸۷ء
پہر یروسلم عیسائیون کے ہات آیا ۱۲۲۹ء
پہر مسلمانون نے اُسے لے لیا ۱۲۴۳ء

(صفحہ ۱۰۶ – ۱۰۸) مسلمانون کے ہات سے یروسلم بہت تنگ آگیا اور خلیفہ حکیم تیسرے
خلیفہ مصر بنی فاطمہ نے ۱۰۰۹ء مین گرجاے مقبرہ کو گرا دیا اور پاک قبر مسیح کو مٹا دینے
مین کچھ کمی نکی یہہ خلیفہ اپنی عزت ایسی چاہتا تہا جیسے کہ خدا کی تب ترکون نے
یروسلم کو لے لیا اور عیسائیون کو جو ہزارون یروسلم کا حج کرنے کو جاتے تہے بہت
ستانے لگے کوئی عیسائی شہر مین نہین جانے پاتا تہا جب تک کہ ایک سکہ طلائی
محصول نہ دے سب سے بڑی لڑائی (اس جہاد اول مین) مقام دُریلیم پر ہوئی
جہان ایک لاکہہ سے زیادہ سوار ترکون کے عیسائیون کے مقابل آئے سلیمان

Great events of History William

سلطان ترکونکا بہاگا لیکن عیسائیون کوبہی یہہ فتح مفت نصیب نہین ہوئی کیونکہ
پیاس کے مارسے یہہ حال تہا کہ تین سوآدمی پانی پیتے ہی مرگئے اُسوقت تہک
جانیکے سبب عیسائی انطاکیہ واقع ملک شام مین ٹہرگئے اور یہان لڑائی قایم
ہوئی عیسائیون نے بڑی جوانمردی دیکہائی اور محاصرہ شہر کا سردی اور قحط مین
چہوڑا نہ یہانتک کہ ایک سریانی افسر کی دغابازی سے ایکدن اندہیری طوفان کی
رات مین شہر مین بہی داخل ہوگئے اُسوقت ایک امیر موصل کا کربوغا نامی فوج
لیکر مسلمانونکی مدد کو پہونچا مگر بعد کشت وخون عظیم شکست کہا کر ہٹ گیا اور
عیسائی اور بوہیمند بیٹا رابرٹ گائشکارڈ کا محاصرہ کئے ہوئے شہر کا پرنس (یعنی
شاہزادہ) بنایا گیا فتحمند انطاکیہ کے مالک ہوگئے جہان چند ماہ ٹہر [illegible]
ہوا کہ عیسائی لشکر مین بیس ہزار پیدل اور پندرہ سو سوار باقی رہگئے ہین [illegible]
انہین چاہیے تہا کہ عاقر کے قلعہ کو لیتے مگر یروسلم کے شوقین انہین [illegible]
ہوا کہ امیر عاقر سے اقرار لیا کہ بعد فتح یروسلم کے عاقر کی کنجیان [illegible]
آخر کو پانچ ہفتون کی لڑائی کے بعد گاڈفری نے یروسلم کو ۱۰۹۹ع مین فتح کیا [illegible]
ستر ہزار مسلمانون کا قتل ہونا اور یہودیونکا انہین کے عبادتخانہ مین جلنا نصاریٰ
فتحمندون کی ناموری مین بڑا داغ لگجانے کا باعث ہوا۔ اوّل ہی سال مین
گاڈفری نے قضا کی اُسنے ایک قانون بنایا جسکا نام قانون یروسلم رکہا مگر
اُسکا رواج دینے نپایا تہا کہ مرگیا
(صفحہ ۱۰۹ و ۱۱۰) ۱۱۴۷ع – ۱۱۴۹ع صلیب وارونکا دوسرا جہاد۔ پہلی لڑائی
اڑتالیس برس تک یروسلم مین جنگی منکونکا تسلط رہا جیسے ہسپٹالر اور ٹمپلر کا

جسوقت یورپ مین یہہ خبر پہونچی کہ اڈیسہ جو کہ فرات کے اسطرف عیسائیون نے
بڑا قلعہ مسلمانون کے مقابلہ کیواسطے بنایا تہا زنگی امیر موصل نے لیلیا تو جہاد کی
آگ عیسائیون کے دلونمین پہر بہڑک اوٹہی اور اب پیٹر کے عوض سنٹ برنارڈ
منادی جہاد کی کرنے لگے۔ جب اسنے ۱۱۴۶ع مین پہاڑ کے کنارے ویزلی مین
بیشمار امراء فرانس کے سامنے وعظ کیا تو وہی پرانی آواز (اربن ثانی کیوقت
کی) ہوا مین گونج اوٹہی کہ ڈیوس وولٹ یعنے یہی مرضی خدا کی ہے اور (مجاہدین کیواسطے
صلیبون کے نشان بنانے کیلئے) سنٹ برنارڈ کو اپنے کپڑے پہاڑنے پڑے آخر اسکی فصاحت نے
لوئیس ہفتم فرانس اور کان رڈ سیوم جرمنی کو معتقد کر لیا یہہ دونون بادشاہ
تین لاکہہ آدمی ساتہہ لیکر چلے جرمنی اور ہنگری کی راہ سے سیدہے قسطنطنیہ مین
پہونچے لیکن منویل (عمانوئیل) بادشاہ قسطنطنیہ کی تدبیرون نے جو کان رڈ کا دوست
تہا رسد بند کر دینے جرمنیونکی طاقت وہ گہٹا دی کہ یہہ لوگ کیپدوشیا کے پہاڑون مین
سراسین کے آسان شکار ہو گئے کان رڈ مایوس ہو کر قسطنطنیہ کو واپس آیا
اور فوج لوئیس کی ۱۱۴۷ع کے عین شباب جاڑہ مین دریاے مینڈر کے کنارے
سراسین پر کچہہ فتحیاب ہوئی لیکن یہہ فتحیابی جلد لادوقیہ مین شکست فاش پانے سے
نسیا منسیا ہو گئی جب انہون نے دیکہا کہ اٹالیا کے دروازے جہان کہ پناہ ملنے
کی امید تہی بند ہو گئی تو بہادر لشکر روز روز گہٹنے پر بہی ہات پیر مارے گیا گو
طوفان اور قحط کی آفتین اوٹہانی پڑین مگر انطاکیہ پہونچ گیا ان دونون بادشاہون کا
یروسلم مین داخل ہونا (کانرڈ لوئیس سے اب ملگیا تہا) وہ شعاع امید تہی جسنے
صلیب دارون کو حیات تازہ بخشی لیکن اول مہم یعنے محاصرہ دمشق کا سر نکلا

اور دوسرا جہاد مصیبت ہوگیا (صفحہ ۱۱۱ - ۱۱۲) اسکے چالیس برس بعد تیسرا جہاد
شروع ہوا ۱۱۸۹ع سے ۱۱۹۲ع تک یہہ لڑائی رہی

جب یہہ خبر یورپ مین پہونچی کہ سلطان مصر صلاح الدین نے یروسلم کو لے لیا اور
وہ سونے کی صلیب جو اٹھاسی برس تک مسجد عمر پر چمکتی رہی جس نے عیسائیونکا
زمانہ عود کیا ہوا معلوم ہوتا تھا گلی کوچوں مین روندی گئی (اسکا یہہ مطلب نہین
کہ ضرور صلیب روندی گئی مگر یورپ مین مجاہدین کو برانگیختہ کرنیکے لیے یونہی
مشہور کیا گیا) اہل یورپ نے پہر تیسری دفعہ جہاد پر کمر باندہی پہلے تو اٹلی کے
بندرگاہوں سے وہ بڑے بڑے جہاز چلے جنمین ایسے جوش بہرے سپاہی تھے
جو سیدہے عاقر کے محاصرہ مین پہونچے جسے صلاح الدین فتح کرچکا تھا لیکن انسے
بڑی جمعیت ایک اور چلی یعنے یورپ کے تین نامور بادشاہون نے یروسلم کا قصد
کیا رچرڈ اوّل نے انگلستان کے فلپ آگسٹس نے فرانس کے فریڈرک باربروسا
(یعنے لال داڑہی) نے جرمنی کی لڑائی کے اخراجات کیواسطے ایک ٹکس تمام
عیسائی سلطنتوں پر لگایا گیا جسکا نام صلاح الدین کی دہ یکی تہا اور حسب دستور
کافرونپر ایک ہی وار کرنے پر تمام گناہونکی معافی کا وعدہ کیا گیا اب ایک ایک
کا حال سنئے کہ رچرڈ اور فلپ تو جب تک روپیہ اور فوج کی جمع کرنے مین رہے فریڈرک
معمولی راہ اڈرین اوپل سے ایشیائے کوچک کو چلدیا اور ۱۱۹۰ع مین ترکون کو
شکست دیکر ایکونیم کو فتح کیا لیکن ساری امیدین سلیشیا مین ختم ہوگئین
دریائے سلف مین ایکدن گرمی کے موسم مین نہاتے ہوگیا مرگیا اسکی فوج کے
بچے ہوئے لوگ جو پانچ ہزار کے قریب ہونگے چہٹرے لگائے ہوئے اور آبلہ پا عاقر

Saladin's Tithe

پہونچے جسکا محاصرہ عیسائیون نے کر رکہا تہا دو برس برابر اسکا محاصرہ رہا اور
عیسائیون نے یورپ کی مدد کی توقع پر کہ آج آتی ہے کل آتی ہے تو لڑائیان
کہین ہزارون سپاہیون نے فصیل کے آگے جان دی تہی پہر بہی لشکر مین
وہ نئے نئے آدمی آتے گئے جو جنگی حرارت مین جل رہے تہے فوجین رچرڈ اور
فلپ کے شمار مین ایک لاکہہ تہین جو سمندر کی راہ سے یروسلم کو روانہ ہوئین
رچرڈ تو مارشیلز کی راہ سے اور فلپ جنیوا کی راہ سے سنہ ۱۱۹۰ع کو روانہ ہوئے اور
دونون نے ملکر جاڑہ مسینا علاقہ سسلی مین بسر کیا روانگی سے پورے
سال بہر کے بعد فلپ اور رچرڈ بہی آگے پیچہے جا قریب پہونچے جنکو دیکہکر محاصرہ
کرنیوالون کی جان مین جان آگئی اب تو وہ جمعیت عیسائیون کی دور تک
خیمہ زن ہوگئی جسکو دیکہکر صلاح الدین بہی کانپ گیا ہوگا کیونکہ خیمون سے
سارا میدان حد نظر تک سفید نظر آتا تہا پہر یہہ خفیف بات ہی جو سلطان
صلاح الدین کی عالی ہمتی مین سے ہے بے لکہے رہا نہین جاتا یعنے ایسے نازک
وقت مین جبکہ فلپ اور رچرڈ اپنے خیمون مین بیمار پڑے تہے سیب اور برف
تپ کی حرارت فرو کرنیکے لئے ہدیتہً بہیجے اور یہہ مدت تک بہیجتا رہا جبتک کہ وہ
شہر عیسائیون کے ہاتہہ لگا اور سلطان دکہن کیطرف ہٹ گیا عاقر کی
فتح ہوتے ہی فلپ تو یورپ کو چلا آیا اور رچرڈ سمندر کے کنارے دکہن کیطرف
گیارہ دن کی راہ تک لڑتا چلا گیا اور تہوڑے دنون مین یروسلم سے اسقدر نزدیک
پہونچ گیا کہ شہر تک بیس میل کا فاصلہ باقی رہگیا تہا لیکن یہین سے واپس
ہوگیا اسوقت انگلستان مین ایسے جہگڑے ہوگئے اور خود اسکے لشکر مین وہ

ناراضی اور فساد برپا ہوا کہ اسے وہ مُلک بالکل ہی چھوڑنا پڑا اسکے روانہ ہونیسے
شام مین صلح کیصورت معلوم ہوئی لیکن صلاح الدین کی وفات نے جو ۱۱۹۳ع
مین ہوئی یہانکا کارخانہ پھر بدل دیا فقط

(صفحہ ۱۴۸) ۱۱۹۵ سے ۱۱۹۷ع صلیب دارونکی چوتھی لڑائی

شاہنشاہ ہنری ششم جسنے کہ رچرڈ شیردل کو قید کیا ہمیشہ سسلی کو اپنی فتحونکا
دروازہ سمجھتا تھا تاکہ بائزن ٹیئین (دارالسلطنت مُلک سسلی) پر متصرف ہو
اسی ارادہ کو چھپانیکے لیئے اُسنے جہاد کا ارادہ کیا اور اپنے ماتحت چالیس
ہزار آدمیون کے لشکر کو دو حصہ کر دیا ایکحصہ بحر دینوب کو عبور کرکے قسطنطنیہ
پہونچا اور یونانی جہازونپر سوار ہوکر عاقر کو روانہ ہوا دوسرا حصہ بھی رفتہ
رفتہ پیچھے سے آکر شامل ہوگیا مُلک شام کے عیسائیون نے جو صلح کا لطف
حاصل کر چلے تھے انہین مُسلّح دیکھکر کچھہ بے اعتنائی کی لیکن جب دیکھا کہ
سراسین نے یافا کو لے لیا تو سُریا والے عیسائی بھی مِلگئے اور بیروت کا
محاصرہ کر لیا اس شہر کے فتح ہونیسے عیسائیون کو بڑی دولت ہاتھہ لگی
اور ۹ ہزار عیسائی جو مدت سے قید تھے رہا ہوے اس عرصہ مین تمیرالشکر
اور ہنری نے سسلی کو فتح کر کے بیجا جسکی سبب امیدین کی گئین کہ یروسلم
اب کافرون کے ہات سے جلد نکل جائیگا لیکن جاڑے کی آمد آمد نے
ساری ہمتین توڑ دین اسکے عوض مین محاصرہ تہاران کا کیا گیا جرمنی جو سپاہی تھے
انکی کان کہودنیوالون نے اُس پہاڑ مین جسپر وہ شہر آباد تھا سرنگ لگا دی یہانتک
کہ دیواریں ہلنے لگین اور محصورین نے پناہ مانگی امن دینے مین انکار کیا گیا اور

بالیونی کے ساتھہ شہر والون کی ہمت بڑہی محاصرہ کرنیوالونکا اقبال ادلٹ گیا ہے اُنھوں نے
افواہین اڑین کہ مسلا مین شہر والون کی مدد کو چلے آتے ہین یہہ خوف عیسائیون کے
دلین سما گیا اندہیری رات مین صلیب دارونکا سردار بہاگ گیا صبح کو یہہ دیکھنے
مین آیا کہ سارا لشکر بجلی اور گرج کا مارا اور کافر دشمنونکا بطرح ستایا ہوا سر کے بل
ناہر کیطرف پریشان بہاگا چلا جاتا ہے یہہ مصیبت ناک انجام چوتہی لڑائیکا ہوا و
بہی لڑائیان ہوئین مگر اسپر ہینری کے مرنے نے سب کو گہر مین بولا لیا
(یہہ بجلی اور گرج سے صلیب دارونکا مارا جانا سخریب کے ایک لاکہہ پچاسی ہزار فوج کو فرشتے
کے ہاتہہ سے مار یجانے کی یاد دلاتا ہے (۲ سلاطین ۱۹ باب ۳۵ و ۳۶) چونکہ اُسنے
خدائیکا دعوی کیا تہا اور نصارا خدا کے بیٹے ہونے کا دعوی کرتے ہین اس لئے
دونونکا انجام ایکسا واقع ہوا) یا یہہ کہ حضرت سموئیل کیطرح مسلمانونکی مدد کیواسطے
بہی خدا نے بادل گرجایا (۱ سموئیل ۷ باب ۱۰) جس سے ثابت ہوتا ہے کہ مسلمان
جو سب انبیاء علیہم السلام پر ایمان رکہتے ہین تو سب انبیاء علیہم السلام کی
برکتون کی بہی وراثت رکہتے ہین)

(صفحہ ۱۱۵) سنہ ۱۱۹۵ سے ۱۲۰۴ تک صلیب دار لشکر کا پانچوان جہاد

پاپا انوسنٹ ۳ (یعنے پوپ معصوم سیوم) نے نئے جہاد کے واسطے احکام بہیجے لیکن
انکا کچہہ اثر نہوتا اگر فولک نیلیو پادری ایک چہوٹے سے گانو مارلی کا جہاد کی منادی نکرتا
ایک بڑے دنگل مین اُسنے جہاد کا وعظ کیا کہ پہلوان سب چہوڑ چہاڑ کر جہاد کے لئے
تیار ہوگئے وینس کے رئیس ضعیف نابینا ڈانڈ یلو سے جہاز ونکے لینے کا معاملہ
کیا گیا اور یہہ بہی تجویز ہوئی کہ اسی شہر مین صلیب دار مجاہد جمع ہون لیکن اتنے تہو

امیر وہان جمع ہوے کہ جہازونکا کرایہ جو ریئیس وینس کو دینا تہا وہ بہی نہ فراہم ہوسکا آخر کو وہ ریئیس اسبات پر راضی ہوا کہ مین کرایہ کچہہ نلونگا اسکے عوض مین شہر ضارا مجہے فتح کر دو چنانچہ صلیب دارون نے پانچ دن مین فتح کر دیا چونکہ ان لوگون نے جہاد سے منہ موڑا ایک اور واقعہ انکے پیش آیا یعنے الیضک بادشاہ قسطنطنیہ کو اُسکے بہائی الکسیوس نے اندہا اور خارج کر دیا تہا پس الیضک اور اُسکا بیٹا صلیب دار جہادیون کے پاس مدد مانگنے آے نصرانی مجاہدین مین سے اکثرون نے کہا کہ ہم پلیسٹائن کو جاینگے لیکن اونون نے سمجہا کہ ایضک کی مدد کرنا ضرور ہے چنانچہ سارے جہاز لیکر قسطنطنیہ کا محاصرہ کیا اور فتح کرکے ایضک کو تخت نشین کر دیا۔ پہر یونانیون اور صلیب دار مجاہدین مین لڑائی ہوگئی کہ جسکے سبب دوبارہ قسطنطنیہ کا محاصرہ کیا گیا (اسی ہنگامہ مین یہہ پانچوین جنگ صلیب ختم ہوئی)

(صفحہ ۱۱۶) اُس زمانہ کے سب سے عجیب واقعون مین یہہ فوج کشی لڑکونکی ہے جو ۱۲۱۲ع مین ہوئی ایک چوپان یعنے گڈریہ کا لڑکا ساکن ونڈوم متعلقہ فرانس جسکا نام اسٹیفان تہا اُسنے کہا کہ خدا مجہے دکہائی دیا اور مجہے روٹی دی اور ایک چہٹی بادشاہ فرانس کے نام دیکر مجہے بہیجا ہے یہہ سنتے ہی تیس ہزار لڑکے بارہ بارہ برس کے اُسکے ساتہہ جمع ہوگئے اور نہ صرف یہی بلکہ لڑکیان بہی مردانہ لباس پہنکر گہوڑون پر سوار اور پیادہ جمع ہوگئین ماباپ کا رونا اور منت کرنا انکے دیوانے ارادہ سے کچہہ روک نہ سکا محل سے لیکر جہوپڑی تک یعنے امیر و غریب کے لڑکے گہرون سے نکلکر اسٹیفن کے ساتہہ ہوے تمام فرانس مین

یہہ شعلہ پہیل گیا موم کی بتیان ہاتہوںین روشن کئے ہوے اور حاجیونکا لباس پہنے ہوے گیت گاتے ہوئے گرم زمین کے گرد و غبار مین اس اعتقاد پر کہ سمندر خشک ہوکر یہین سے بیت المقدس کی راہ نکل آے گی چلے جاتے تہے راہ مین لوٹے گئے اور مارسلیس مین بڑی دغا کہائی دو سوداگرون نے اقرار کیا کہ ہم تمہین خدا کیواسطے بیہودیہ پہونچا وینگے اور یہہ لڑکے سات جہاز مین سوار ہوکر چلے دو جہاز ٹوٹ گئے اور جو اُنین تہے سب ڈوب گئے پانچ جہاز بیہہ بیش بہا بوجہ لیکر مصر مین پہونچے جہان سب غلامی مین بیچے گئے اتنا معلوم کرکے تسلی ہوتی ہے کہ ان بدمعاش سوداگرون نے آخر کو جلد سسلی مین پہانسی پائی انہین دنون مین دو لشکر اور لڑکون کے جرمن مین جمع ہوے تہے پہاڑ اونر کر جینوا اور لمبارڈی مین آے جہان یہہ ایسے پراگندہ ہوے کہ انکا پتہ نہ لگا اتنا معلوم ہوتا ہے کہ البتہ بہت سے انمین سے بردہ فروشونکے ہات لگے

(صفحہ ۱۱ء) سنہ ۱۲۲۳ء - ۲۹ء چہٹا جہاد صلیب دارونکا

ایک اور بڑی حرکت جسمین عیسائیونکا بڑا نقصان ہوا امپریئیل شاہنشاہ (یہہ امپراطور کا مخفف ہے) فریڈرک دوم کی سرداری مین تہی پوپ گرگوری نہم نے تقاضا کرکے بادشاہ کو پاک زمین کیطرف روانہ کیا لیکن ساتہیونکی نااتفاقی یا سخت بیماری کے سبب تیسرے دن اُسے لوٹنا پڑا غضب ناک پوپ نے اُسے واپس آتے ہی کلیسیا سے خارج کردیا لیکن دوسرے سال باوصف ناراضی پوپ کے فریڈرک یہودیہ کو روانہ ہوا جہانکا خاص

سلطان مصر کے اتفاق کا سہارا تہا پوپ کی ناراضی سے انہین یہودیت تک
پادریون سے اجنبی رکہا (یعنے کوئی پادری بادشاہ سے موافق نہوا) پہر بہی
اسنے اپنی تدبیرون سے ملک کامل سلطان سے دوستی کے ساتہہ وہ بات
حاصل کرلی جو اُتنے مدت کے خون بہانیسے نہین حاصل ہوئی تہی یعنے
دس برس کے لئے اتنی شرطون پر صلح کرلی گئی کہ یروشلم اور بیت اللحم اور
یافا سے تلمیس تک سب فریڈرک کو ملجاوین مسجد عمرؓ صرف مسلمانونکے تصرف
مین رہے اس بات سے تمام دنیا کے عیسائیون کو خوش ہوجانا تہا لیکن
پادریون کو بڑا رنج ہوا یعنے یہہ بادشاہ جبکہ شان و شوکت سے یروشلم مین
داخل ہوا تو کوئی پادری اُسکے سر پر تاج رکہنے کو نہ آیا اسلئے اُسے اپنے ہاتہہ سے
اپنے سر پر تاج رکہنا پڑا مگر یہہ بادشاہ وہان بہت نہ رہ سکا اور اسکی سلطنت
یورپ مین بسبب ناراضی پوپ کے ایسے جہگڑے پیدا ہوے کہ اسی اُلٹی کو
لوٹ آنا پڑا

(صفحہ ۱۸۱) ساتوان جہاد صلیب وارونکا

لوئیس نہم بادشاہ فرانس (جسکو مین سب سے جنگجو ولی کا خطاب ملا ہے) ساتوان
صلیب داری جہاد کیا یروشلم پہر کافرونکا (یعنے مسلمانون کا) شکار ہوگیا
تہا لوئیس نے فرانس سے نکلتے ہی جسوقت یہہ دیکہا کوچ کیا مقدس گیتون کی
آواز مین جہازون سے آئے انگلین سپہیرس (قبرس) بیت جاڑہ کا موسم بسر
کرکے یہان اسکے لشکر نے تمام جبش مین اپنی طاقت گہٹادی اخیر بہار مین
ڈمیٹا کے کنارے لنگر ڈالا گیا تیرون کی بوچہاڑ مین یہہ لوگ سمندر مین

کودپڑا اور فوج کو کنارہ کیطرف لیچلا حیرت زدہ مسلمان یہہ دیکھکر ڈمیٹا کو چھوڑ کر چلدئے لیکن وباجہادی صلیب دارونکی صفین کم کرنیکے لئے آگئی اورجب لوئیس اندر کیطرف شہر منصورہ کوچلا یکبارگی مسلمانون سے ایک کارزار ہوا اوسکے بہائی کے مارے جانے اور بہار فوج کے تلف ہوجانے نے اسکی فتح کو شکست سے بدتر کردیا ڈمیٹا کو پس پا ہونے کی ٹہرائی گئی موضع منیہ پر لوئیس باوجود اسکے کہ بہاگ سکتا تہا اپنی شکستہ فوج کے ساتہہ رہا اور قید ہوگیا (یعنے مسلمانون کے ہاتہہ قید ہوگیا) اور سوا ڈمیٹا کے چار لاکہہ سکہ طلائی دیکر ۱۲۵۰ع مین رہا ہوا اُسکے بعد عافر مین چار برس تک پڑا رہا یہانتک کہ اپنی مان کے مرنے کے بعد اُسے فرانس مین آنے پڑا

(صفحہ ایضاً) یہہ آٹہوان اور آخری جہاد صلیب دارونکا ہے ۱۲۷۰ع سولہ برس کے بعد ایک مہم فرانس سے تیار کی گئی لیکن خاص یہودیہ کیواسطے نہین بلکہ حبش کیواسطے سینٹ لوئیس کا مطلب یہہ تہا کہ امیر تونیش کو بزور تیغ عیسائی کرے مسلمان بہاگ نکلے لیکن اوربہی بڑا دشمن آسمان سے فرانس کے لشکر پر نازل ہوا یعنے وبا جو کہ لاشون کے نہ دفن کرنیسے پہیل گئی تہی حملہ کرنے لگے یہانتک کہ اورون کے ساتہہ بادشاہ بہی بیمار پڑا اور مرگیا

(صفحہ ۱۱۹) انگلستان کا بادشاہ اڈورڈ اول آخر بادشاہ یورپ ہے جنہون نے مسلمانونپر جہاد کیا تہا حبش مین پہونچکر اڈورڈ نے جو لوئیس کو مرا ہوا دیکہا تو فوج لیکر پاک زمین یروسلم کو چلدیا فونیکیا کا سفر اور ناصرہ کے مسلمانونکا

قتل کرنا ہی اسکے کاموںمین سے ہین اسکا لشکر عاقر مین رہا جہان ایک زہر کا
بجہا خنجر لگنے سے ہدایت ہوئی کہ گہر چلیئے اور بعد اٹہارہ مہینے بیکار صرف کرنیکے
ویلیس کو فتح کرنے اور اسکاٹلنڈ کو ستانے کے لئے انگلستان کو چلا آیا

بعد بربادی یروسلم عاقر یورپ والون کی شوکت کا مشرق مین مرکز تہا یہہ
شہر آخر کو عیسائی نام کے لئے ننگ ہونے لگا لیکن اسکی نخوت اور عیاشی اسکی
بربادی مین دفن ہوئی جبکہ تینتیس ۳۳ دن کے محاصرہ کے بعد سلطان خلیل کی
بہاری کلون نے سنہ ۱۲۹۱ع مین اُسکی دیوارونکو چور کردیا اور وحشیان مملوک کو
(جو مصر کے مالک تہے) راستہ دیدیا ساٹہہ ہزار عیسائی قتل ہوئے اور
غلام بنائے گئے اور بعض جو بہاگے سیپرس (قبرس) کے کنارے پہونچتے
پہونچتے سمندر کی نذر ہوگئے انتہی

اب مین ان سب لڑائیونکا مفصل حال ایک اور کتاب سے لکہکر ختم کرون
لب التواریخ مولفہ مدرس سکندر فریزر ٹیٹلر نوان چہاپہ و تصحیح کی ہوئی
اوکسفورڈ کے مدرسہ کی مدرس التواریخ ڈاکٹر ایڈورڈ نیرس کی اور بمبئی اڈیوکیشن
کمیٹی کے حکم سے لوئیس ڈکاسٹا صاحب اسسٹنٹ سوپرنٹنڈنٹ پولس متعلقہ
صوبجات بنگالہ و بہار اوڈیسہ نے اردو مین ترجمہ کیا مطبوعہ سنہ ۱۸۲۹ع مطبع چرچ مشن
جلد ۲ مین لکہا ہے

جہاد یعنے جنگ مقدس کا بیان ۱۷ باب فصل ۱

اہالی ترک یعنے ترکمان جو کہ تاتار کی قوم سے تہے انہون نے تارس اور ایماس کے
پہاڑون سے اونکو ولایت موسکوی پر گیارہوین قرن (یعنے گیارہوین صدی) کے

زمان میں خروج کیا اور بحر کسپیان کے ساحلوں تک گھس پڑے عرب کے شاہوں نے
طماع ترکوں کو نوکر رکھا (اسی ڈھب پر جیسے کہ روم کے بادشاہوں نے قبل اسکے
گاتھوں اور جاہلوں کو نوکر رکھا تھا اور وے خود مخدوم بن بیٹھے تھے) اور انہوں نے
اُن لڑائیوں میں جو کہ تخت کے استحصال کی بابت ہوئیں بڑی ہی بہادری کی
خلفاء بغداد یعنے عباسیوں نے اُنکے مدعی خلفاء خاندان حضرؐ نے ممالک سپین اور
مصر اور افریقہ کے لئے اور ترکوں نے عباسیوں اور بنی امیہ سے سارا اُنکا ملک
لے لیا سنہ ۱۰۵۵ع میں ترکوں نے شہر بغداد کو اپنے قبضہ میں کیا اور خلفاء کی سلطنت
بالکل اُٹھا دی اور یہہ سلاطین مُلکی شاہوں کی بہ نسبت اب محمدیوں کے دینی پیشوا
جیسے کہ پوپ مسیحیوں میں تھا اعظم المجتہدین سنے پہلے جہاد کے زمان میں جو کہ گیارھویں
قرن کے عرصہ میں گزرا مملکت عرب اور فارس اور بڑا حصہ ایشیائے صغیر کا شاہ
ترک کے انتظام میں تھا مشرقی مملکت اس نوع سے بہت گھٹ گئی اور
بہت سے ممالک اس مملکت کے جو سرزمین یورپ میں تھے اسکے تحت تصرف سے
نکل گئے مگر یونان اور مقدونیا اور تھریس اور الیریا پر ابتک قبضہ بنا رہا اور قسطنطنیہ
آباد اور شان وشوکت سے تھا فلسطین ترکوں کے قبضہ میں تھا اور اسکا صدر
(یعنے پایہ تخت) یروسلم کا شہر گو کہ اپنی اگلی رونق سے گھٹ گیا تھا تاہم اُسکی عزت ابتک
مسلمانوں کی نظروں میں بطور شہر مقدس کے تھی لوگ اکثر مسیحی زیارت کے لئے وہاں مسیح کے
پرجایا کرتے تھے اور مسیحی ہمارے بچانیوالے کے مقبرے پر میکائیل ہفتم جو کہ مشرقی
سلطان تھا اسکے ہاتھ سے ایشیا کی مملکتوں کے نکل جانیکے باعث آتش غضب سے
جل رہا تھا پس اُسنے سنہ ۱۰۷۳ع میں گریگوری ہفتم سے اعانت چاہنے کو ایلچی کو

طوق اطاعت سے فارغ کرے مگر اس جھگڑے کے سبب جو کہ پوپ اور جرمنی کے سلاطین کے
درمیان اُن دنوں تہا یہہ بات اُس عرصہ تک کہ ایک نیا سبب اسکے لیئے پیدا
نکلا معطل رہی
پیٹر ہرمٹ یعنے پطرس تارک الدنیا نے جو کہ باشندہ امینس کا تہا یروشلم کے
طواف سے لوٹنے کے بعد زور شور سے اُس مظلومیت کا جو کہ مسیحون نے ترکون کے
ہاتہہ سے اُٹہائی استغاثہ چاہا اور اربن ثانی نے اس دیوانہ شخص کو مجتہد ٹہرایا
کہ اُس بڑے منصوبے کی تعمیل کے لیئے پیشوا ہو جو کہ پوپون نے ٹہرایا تہا کہ
سارے مسیحون کو جہاد کے لیئے کمر بستہ کرین تاکہ کافرونکو زمین مقدس سے منہدم
(یعنے معدوم) کردین اور ایک یہہ بہی مقصد تہا کہ اس سبب سے وہ نفاق
جو کہ یونانی اور لاطینی کلیسیا کے درمیان تہا انجام کو پہونچے اور اُنکا اقتدار
بڑہے تاکہ مغربی یورپ کے سلاطین وامرا اور دور دور ملکون کی جنگ مین مشغول
رہنے کے سبب فرصت نہ پاوین کہ اپنے دیس مین فساد مچاوین اس مشورے کا
آغاز دو جدے جدے شورے یعنے پلاسنشیا اور کلیر مونٹ مین ہوا پہلا شورے
مین کچھہ بند و بست نہوا کیونکہ اٹالیہ کے امرا اپنے گہر کے کاروبار مین مشغول تہے
اور نہ چاہتے تہے کہ دور و دراز کا سفر کرین اہالئے فرانس اہالئے اٹالیہ کی نسبت
زیادہ تر سرگرم نکلے اور ایک بڑا انبوہ طامعین و مفسدین عماید کا اپنے سب
متعلقین کے ساتہہ عزیمت و غنیمت کے لیئے اور اس امید پر کہ نجات ابدی
ہوگی جسکا کہ ایک عجیب و غریب حکم سے پوپ نے وعدہ کیا تہا فوراً صلیب
اُٹہا کر چل نکلے پطرس تارک الدنیا نے اپنے علم کے تلے اسی ہزار جمع کئے انمین

شاہزادے اور امیرزادے اور علماے دین اور رہبان اور اناث اور اطفال
سب تھے غرض کہ اچھے برے بقول ایک ہمعصر مورخ کے سب طرح کے لوگ مجتمع ہو گئے
اور انہون نے ۱۰۹۵ع مین راہ مشرق کی لی جس جس ملک سے ہو نکلتے
وہان نوچ کھسوٹ اور لوٹ پاٹ مچا دیتے کیونکہ جبکہ ایک بڑا انبوہ اس زعم سے
مجتمع ہو کر انکے جمیع اعمال قابل عفو ہونگے اسکا ایسا ہی کچھ ثمرہ ہوتا ہے پطرس
کی فوج جبکہ قسطنطنیہ کو پہونچی فقط بیس ہزار رہ گئے شاہ الکسیس کومنینس نے
کہ جسکے حضور الانے جہاد بہت ہی گستاخی سے پیش آئے نہایت پسندیدہ حلم
و عقل دکھائی ان مفسدون کے ہاتھون سے چھٹنے کے لئے اسنے تعجیلاً جو جو امداد
کر دے چاہتے گئے انہیں پہنچاتا گیا اور اپنے جہاز بھی انہیں دے دئے کہ بحر باسفورس کے
پار انہیں اتار دین سلطان سلیمان نے نیسیا کے میدان مین انسے مقابلہ کیا اور
پطرس تارک الدنیا کے لشکر کو ٹکڑے بوٹی کر ڈالا اسی عرصہ مین ایک نیا مجمع جہاد
والونکا قسطنطنیہ مین اچھے اچھے سپہ سالارون کے زیر حکومت آپہونچا کہ جنکے
سرغنہ لوتین والا گوڈفری ڈیوک برابانت کا اور ریمونڈ کونٹ تھولوس کا اور
نورمنڈی والا رابرٹ بیٹا ولیم شاہ انگلنڈ کا اور بوہیمونڈ بیٹا رابرٹ گسکارڈ کا
جو کہ سسلی کا مظفر تھا اور دوسرے بڑے بڑے عالیجاہ امرا تھے انکے ساتھ بھی
جو کہ کئی لاکھ کی جماعت تھی الکسیس اسی طور شایستہ سے پیش آیا اور تعجیلاً
انہیں بھی روانہ کر دیا اسنے اسبات مین بہت دانائی ظاہر کی کیونکہ غازیون کا
یہی ارادہ تھا کہ جنگ جہاد کو اسکے ملک کے لینے سے آغاز کرین اس جم غفیر کے
آگے اہالے ترک نہ ٹھہر سکے اور انہون نے دو بار ہزیمت کھائی اور جہاد والون نے

اُنکا تعاقب یروسلم تک کیا اور چہ ہفتہ کے محاصرہ کے بعد یورش کر کے شہر کو لیلیا اور بڑے ہی ظلم و ستم سے وہان کے سب مسلمانون اور یہود کو مقتول کیا یہہ واقعہ ۱۰۹۹ء مین ہوا پطرس تارک الدنیا کی حیات نے وفا کی کہ وہ شہر مقدس کی تسخیر کو دیکہے مگر اربن ثانی اس ماجرے کے آگے ہی مر چکا تہا گوڈفری کے نام پر یروسلم کے شاہ کا ڈنکا ہوا مگر جلد اسکے بعد پوپ کے نایب کو اُسے مُلک تفویض کر دینا پڑا کہ جسکو علماے دین و مشایخ نے آیا مقرر کیا تہا (انتخاب تاریخ کلیسیا صفحہ ۱۳۸ مشمولہ مخزن مسیحی نمبر ۲ جلد ۴ مطبوعہ جولائی ۱۸۶۱ء مین ہے کہ اُسنے اپنے قلمرو مین اپنے سر پر تاج شاہی کبہی نہ پہنا اسلیئے کہ اُسنے کہا کہ مین اس لایق نہین کہ اُس جگہہ مین جہان کہ میرے نجات دہندہ نے کانٹونکا تاج پہنا ہے (متی ۲۷ باب ۲۹) شروع نہینکا پہلون انتہی) جہاد والون نے ممالک سیریا اور فلسطین کو چار جدی جدی سرکارونمین منقسم کیا اور اس سبب سے انکی قوت بہت گہٹ گئی الا یئے ترک اب زور پکڑنے لگے اور مملکت ایشیا کے مسیحیون نے یورپ سے استمداد کی درخواست ضرور جانی

دوسرے جہاد کا آغاز مغرب کیطرف سے ہوا ۱۱۴۶ء مین فرانس اور جرمنی اور اٹالیہ کے لوگون سے قریب دو لاکہہ مجاہدین کے لیوء کے زیر حکومت جو کہ فرانس والے فیلقوس اوّل کا بہائی تہا نکلے انکا بہی ویسا ہی کچہہ حال ہوا جیسا کہ پطرس تارک الدنیا کے لشکر کا ہوا تہا وے جو نہین مرزبوم ایشیا کے ساحل پر اُترے اُنسے شاہ سلیمان نے گرما گرمی سے مقابلہ کیا اور شاہ لیوء عالم تنہائی مین مر گیا اُسوقت یروسلم کا قلعہ ایسا کمزور تہا کہ ضرور پڑا کہ اُسکی حفاظت کے لیئے

رہبان لڑائی پر کمر باندہتے پس اسی مقام سے فوجی بہادران ٹمپلر اور ہوسپٹلر کے فرقے نکلے اور جلد انکے بعد جرمنی زوّاروں سے ٹیوٹونی فرقہ نکلا اسی حالت مین پوپ یوجینیس ثالث نے مقدس برنارڈ کو کہ جسکا وہ شاگرد تہا اور لوگونمین یہانتک اسکی قدر تہی کہ وہ یوروپ کا اوریکل کہلاتا تہا معین کیا کہ ولایت فرانس مین پند و نصایح سے لوگون کو دعوت جہاد کے لئے کرے اور انکا سرغنہ لوئیس ہفتم کو چپکا ہوا اُسنے کانرڈ ثالث شاہ جرمنی کی آمیزش سے تین لاکہہ آدمی کہڑے کئے مقدس برنارڈ کے ہاتہون سے دونون شاہون نے سرخ صلیب پایا تہا (انتخاب تاریخ کلیسیا صفحہ ۹۴ مشمولہ مخزن مسیحی جلد ۴ نمبر ۶ مطبوعہ جون ۱۸۷۱ء مین ہے کہ پہلے جہاد کے پچاس برس بعد برنارڈ جہاد کے لئے وعظ کرتا چارونطرف پہراکیا کہتے ہین کہ برنارڈ کی اس دعوت پر چالیس لاکہہ آدمیون سے زیادہ جہاد کے لئے فراہم ہوگئے) اکونیم کے سلطان نے جرمنیون کو ٹکڑے بوٹی کر ڈالا اور لاوڈیشیا کے متصل اہل فرانس نے بالکل ہزیمت کہائی اور بڑی ہی کہنچی اور خواری کے بعد دونون شاہ عرق ندامت مین غرق ہوا اپنے اپنے ملک کو لوٹے قریب ایکہزار آفت رسیدہ قبایل کے سبب معقول کے ساتہہ مقدس برنارڈ کے فعل کا زور و شور سے علانیہ شکوہ کرنے لگے کہ اُسے حرص نے یہانتک ورغلایا کہ آپکو موسیٰ سے تشبیہہ دیکے کہ اُسنے جیسے موسیٰ نے ایسے وعدہ کے بعد کہ بنی اسرائیل کو امن چین کے ملک مین لیجائیگا انکی پہلی نسل کی خواری و تباہی بیابانمین دیکہی

عظیم الشان صلاح الدین نے جو کہ شاہ مصر کا افسر تہا ارادہ کیا کہ مسیحیون کا

قبضہ فلسطین سے اُٹھا دے اور شہر یروسلم کا محاصرہ کر جو کہ اُنکی انواع کی
بدانتظامی و بدعملی سے تباہ ہو رہا تھا اُسے لیلیا اور وہان کے سردار لیوسگنان
ڈی گاٹی کو اسیر کر لیا مگر اُسکی بہت خاطرداری کی پوپ کلیمنٹ ثالث کا فرنگی
فتحیابی دیکھکر بہت ہی ہیبت زدہ ہوا واسطے فرانس و انگلنڈ و جرمن کو تحریص
کرنے لگا کہ ایک نئے جہاد پر کمر باندھین اور ہر ملک کا لشکر اپنے اپنے سردار یعنے
فیلاپس اگسٹس اور رچرڈ اول اور فریڈرک باربا روسا کے زیر حکومت ہوا اس
تیسرے جہاد مین شاہ فریڈرک دریاے ایشیامین نہاتے وقت مر گیا اور اُسکا
لشکر ہزیمت متواترہ سے تباہ و خوار ہوا فرانس و انگلشیہ افواج کے بخت نے
اُنکی کچھ یاوری نکی اُنہون نے پطلیموس (یعنے عکا) کا محاصرہ کر سنہ ۱۱۹۱ع مین
اُسے لیلیا مگر رشک وحسد کے سبب رچرڈ اور فیلقوس (یعنے فلپ) مین ایسی
بے مزگی پیدا ہوئی کہ شاہ فرانس بیزار ہوا اپنے ملک کو لوٹ گیا بہادر رچرڈ تنِ تنہا صلاح الدین سے مقابلہ کیا اور قریب اسکیلون کے اُسے ہزیمت دی
مگر سفر کی مشقت اور قحط کے سبب اُسکا لشکر بہت ہی مضمحل ہو رہا تھا پس
اُسنے اپنے دشمن سے ایک عزت کے ساتھ صلح کی اور اضطرارًا فلسطین کو
چھوڑ جہاز پر سوار ہو اپنے ملک کو معاودت کی صلاح الدین کہ جسکا ادب
مسیحی لوگ بھی کرتے تھے سنہ ۱۱۹۵ع مین مر گیا
فلانڈرس والے کونٹ بالدوین کے زیر حکومت سنہ ۱۲۰۲ع مین چوتھے جہاد کے لئے
لوگون نے کمر باندھی مگر اُنکا فقط یہی مقصد نہ تھا کہ کافرونکا استیصال کرین بلکہ
یہہ کہ مشرقی سلطنت کو بالکل منہدم کر ڈالین قسطنطنیہ جو کہ تنازع الکیسیس

باعث خانہ جنگی و بغاوت سے تباہ و خوار ہو رہا تہا اہل جہاد نے اُسکا محاصرہ کر بے
کسی نوع کی مزاحمت کے اُسے لیلیا اُنہون نے اپنے سردار بالدوین کے نام پر
شاہی ڈنکا مارا مگر حیف کہ اسیلئے کئی مہینے بعد اُسے تخت پر سے اُٹھا مقتول کر دیا چند
بڑے بڑے سرغناؤن نے آپسمین مملکت شاہی کو بانٹ لیا اور اہالئے وینیشیا
کہ جنہون نے اس چڑہائی کے لئے اپنے سنجار کی اعانت دی تہی اُسکے اجر مین
اُنہین کاندیا کا جزیرہ ملا کہ جسکا قدیمی نام کریت تہا الکسیس نے جو کہ سلطانی
خاندان کومنینی سے نکلا تہا مرزبوم ایشیا مین ایک نئی سلطنت کی بنیاد ڈالی
اور جسکا نام اسنے ولایت تریبزوند رکہا پانچوین جہاد کی یہہ علت غائی
تہی کہ شاہ سیف الدین سے انتقام لین کہ جسنے ملک فلسطین پر خروج کیا تہا
اور ملک مصر کو ویران کر دین سب پچھلے جہادون کی مانند اس جہاد کا بہی یون
انجام ہوا کہ ابتدا مین تو کچہہ فتح ہوئی مگر آخر کو غازیون نے ہزیمت اُٹہائی لکن
اس زمانہ یعنے ۱۲۲۷ع مین مرزبوم ایشیا مین ایک بڑا ہیجان پیدا ہوا چنگیز خان
تاتاریون کو لیکر جانب شمال سے ولایت فارس اور سیریا پر ٹوٹ پڑا اور بے
کسی امتیاز کے ترکون اور یہود اور مسیحیون کا غرض کہ جنہون نے اُسکا سامہنا
کیا سب کا قتل شروع کر دیا سبہی دلاورون نے کیا از قبیل ٹمپلر اور ہوسپٹلر
اور کیا ٹیوٹونی سبہون نے زور شور سے سامہنا کیا مگر کچہہ مفید نہ پڑا اور فلسطین
ان غاصبون کے ہات آجاتا اگر لوئیس نہم فرانس والے کے جہاد کے سبب
کچہہ دنون نہ تہمار ہتا اس شاہ نے یہہ سمجہکر کہ اسکی دعوت فلک کیطرف سے تہی
چار برس کی تیاری کے بعد اپنی بیگم اور تین بہائیون اور سارے فرانس کے

بہائیون کیساتہہ ارض مقدس کی عزیمت کی اُسکے لشکرکا پہلا اقدام مصر کے
غلبہ پر ہوا اور وہان چندے فتحیاب ہوا انہون نے قاطعتاً ہزیمت اٹہائی اور
شاہ فرانس اپنے دو بہائیون کے ساتہہ (کیونکہ ایک تو لڑائی مین مارا گیا
تہا) اپنے دشمن کے ہاتہون مین گرفتار ہوا اُسنے اپنی آزادی مبلغ خطیر کے
عوض خریدی گوکہ دشمن کے عجیب و غریب تحمل کے سبب اس زر کا مقدار
کچہہ کم ہوگیا اور فرانس کو مراجعت کی اور وہان صلاح و فلاح اور فہم و فرا
کیساتہہ تیرہ ۱۳ برس تک اُسنے سلطنت کی چنانچہ حقاً کہا گیا ہے کہ اُسکا اتقوا
ہرچند کہ ایک زاہد خلوت گزین کی مانند تہا مگر وہ حسن معاشرت شاہانہ سے
محروم نہ تہا اگر وہ زیادہ تر گہر مین مقیم رہتا مگر اُسی جنون نے بار دگر اُسے
گہیرا اور مسلمانون کے علی الرغم وہ پہر بقصد جہاد مرزبوم افریقہ کو روانہ ہوا
اور وہان وبا کے سبب اُسکا لشکر تباہ و خوار ہوا اور خود بہی مرگیا یہہ واقعہ
۱۲۷۰ء مین ہوا - لاطینیون نے دو ناپائدار سلطنتون کی بنیاد مشرق کی نواح
مین ڈالی کہ جنمین سے ایام جہاد کے تیسرے سال مین یروسلم کی سلطنت
تہی اور قسطنطنیہ مین لاطینی سلطنت ستاون ۵۷ برس تک رہی (۱۲۶۱ء مین
میکائیل پالیالوگس کے زیر حکومت یونانیون نے پہر اس شہر کو اپنے قبضے
مین کیا دیکہو لب التواریخ صفحہ ۱۰۲)
راویون نے یون لکہا ہے کہ ایک فائدہ جو ان مقدس لڑائیون سے حاصل
ہوا یہہ ہے کہ یورپیون کے اطوار مہذب ہوگئے یعنے مسلمانون کی تہذیب نے
اہل یورپ مین بہی اثر کیا اور انہین مہذب بنایا سبحان اللہ

نگردید محروم زین بارگاہ چہ رو سے سفید و چہ بخت سیاہ

مگر ان ایام مین جوکہ فوراً ایام جہاد کے بعد گزرے اس نوع کی کچہہ ترقی معلوم نہین ہوتی ہے انجام جہاد اور یونانی سلطنت کے ہبوط کے درمیان ۱۴۵۳ء مین دو قرن جہالت اور ظلمت کے گزرے اور یہہ وہ زمانہ تہا جب علوم بہر ظاہر ہوے اور ادب نمود پرآیا جہاد کا ایک نتیجہ یہہ تہا کہ مال غیر منقولہ کی تبدیل کئے انعامی سلطنتو نین ہو گئی اور امرا کے علاقے بک کرکئی چہوٹے چہوٹے زمیندارو نپر منقسم ہوے اس بات نے ولایت فرانس مین شاہی اقتدار کو بہت ہی بڑہا یا مگر ملک جرمنی مین جہان کہ شاہ اصالتاً بے کسی فائدے کے جہاد مین شریک تہا عابد کا اقتدار سلطانی اقتدار پر غالب آیا مگر ملک فرانس مین انعامی مستقلہ سلطنتین کمزور ہوگئین اور فرقہ رذیل نے قوت پکڑی اور خود مختار ہو چلے (یہان سے ثابت ہے کہ اقوام رذیل اہل یورپ کی ہی نظر مین خوار ہین) اور ایسے امصار جوکہ قبل اسکے امرا کے بند اطاعت مین تہے انہون نے اب اپنی آزادی کی گرفت کی اور اپنا یہہ حق ٹہرایا کہ اپنے لئے قضات خود مشخص کرین اور خود اپنے شرایع کے موافق منتظم ہونے لگے بعضون نے یہانتک پیش قدمی کی کہ بے سند بیع کے آپ کو بند اطاعت سے فارغ کیا اور عابد کے علی الرغم رسوم مقررہ کو پیش کر انہین ایک گربزی کے ساتہہ اس کشمکش و پیچ مین ڈالا کہ وے اپنی وجہ تعلی کی ثابت کرین ان جہادون کے سبب کلیسیا بعضی باتونین مستفید ہوے اور بعضے مقتدر پوپون نے اپنی اقتدار کا زیادہ انبساط حاصل کیا مگر جہادون کے خون خرابی کے انجام نے لوگون کی آنکہین

کہو لیبن کہ پوپون کی خودغرضی پر نگاہ کرین اور بدعت کا تسلط کمزور ہوگیا مشائخ
سے اکثر نے بڑی دولت حاصل کی مگر علماء دین پر خراج مقرر ہونیکے سبب اسکا
عوض ہوگیا قلّت زر کے سبب یورپ کی سب سلطنتون کا سکہ منقلب و قلب ہوا
اس گمان کے سبب کہ یہودنے زر کو مجتمع کرکے مخفی کر رکہا تہا لوگ انکا تعاقب کرنے
لگے جہاد کے سبب بڑے بڑے فائدے اٹالیہ کی سرکارون جینوا اور پیسا اور
وینس نے اوٹہائے کیونکہ مصارف عساکر کے لئے ملک لیوانت سے بڑی ہی
تجارت جاری تہی اسلئے وینس جیساکہ مذکور ہوا ان لڑائیون مین بڑی ہی
سرگرم تہے اور انہون نے مغلوب ملکون سے اپنا حصہ حاصل کیا
اچہے اچہے نتایج جوکہ ان جہادون سے نکلے مختصراً یہہ ہین کہ انکے سبب بہت سے
اطوار پسندیدہ اور خصائل حمیدہ نمودار ہوئے جوکہ شاید اگر یہہ بات درمیان
نہوتی مدت مدید تک مخفی پڑے رہتے اور بڑے بڑے ردیہ استیصال کئے گئے
اور کاروبار تجارت نے جوکہ ان شہرون مین جاری تہے جنکا اوپر مذکور ہوا تعجیلاً
سارے مغربی یورپ کو ایک ترقی پر چڑہایا علوم وادراک کے باب مین یہی کہا
جاسکتا ہے کہ غالباً لاطینیون نے مشرقی صدرالصدور (یعنی قسطنطنیہ) کے
بہت سے اچہے اچہے نوشتون کو غارت کیا کہ جنکا ہاتہ لگنا اب امکان سے باہر
ہے ہنگام جہاد مین بہادری کمالیت پر پہونچی اور بہت سے عجیب وغریب فسانے
نکلے تمت کلامہ لب التواریخ مولفہ مدرس سکندریہ فریزر ٹیٹلر نوان چہاپا تصحیح
کی ہوئی ۳ آکسفورڈ کے مدرسہ کے مدرس التواریخ ڈاکٹر ایڈورڈ نیرس کی اور
بمبئی اڈیوکیشن کمیٹی کے حکم سے کلکتہ مین اردو ترجمہ لوئیس ڈ کاسٹا اسسٹنٹ

سوپرنٹنڈنٹ پولس متعلقہ صوبجات بنگالہ و بہار و اوڈیسہ جلد ۲ مطبوعہ مطبع
چرچ مشن ۱۸۶۲ع باب ۱۷ فصل ۱۰۲ صفحہ ۸۶ - ۹۵
پہر اُسی کتاب کے ۱۸ باب ۱۷ فصل صفحہ ۱۱۰ مین مرقوم ہے کہ بہادری کی بنا خواہ
مسلمانون سے یا نورمنون سے ہوئی ہو مگر تحقیق ہے کہ ہنگام جہاد سپین
کمالیت پر پہونچی کہ جسکے سبب لوگ شدائد اور مشاقی کیطرف مایل ہوے
تہے اور فوجی جلال کے لئے ایک میدان کہلا تہا یہہ بات سچ ہے کہ لوگ
ان جانگزا عزیمتون سے کم واپس آتے تہے مگر وے جو واپس آتے اُسکے وطن
انکی بہی قدر و منزلت کرتے تہے شاعر اور فسانہ گو انکی تعریف کرتے اور انکی
بہادری کے احوال کو بہت سے مبالغہ کے قصہ اور کہانی کے ساتھ رنگین
کرتے بارود کے ایجاد اور حال کے توپخانے نے بہادری کی سب بہادری
کے حوصلہ اور اُنکے جمیع لوازم کو پست کرا ڈرا دیا اور اُنکے سب مخصوص قواعد
کو انجام پر پہونچا یا انتہیٰ
ہنری ثالث شاہ انگلنڈ کے بیٹے اڈورڈ ششم نے اخیر جہاد مین لوئیس نہم کی
رفاقت کی اور فلسطین مین بڑی بڑی بہادریان دکہائین شاہ بابل سے
اُسنے دس سال کی مفید صلح ٹہرائی اپنے باپ کے مرنے کی خبر سُن وہ انگلنڈ
کو واپس آیا اور وہان ۱۲۷۴ع مین اُسکے سر پر تاج شاہی رکہا گیا (ملبورن الیجبرا
صفحہ ۱۱۳)
تیرہوین قرن کا آغاز ایک نئے مذہب کے جہاد سے ہوا البانی کے باشندون
نے جو کہ البانجنس کہلاتے تہے پیس دے وا دین جرات کی کہ کلیسیا

تہولک کے اکثر احکام پر اس نیت سے کہ وے کتاب مقدس کے احکام کے برخلاف تہے چوٹ کرین انوسنٹ ثالث نے ان شقاقون کی تجویز و سزا کے لیئے تہولوس مین ایک مقدس دربار ٹہرایا تہولوس کے کونٹ نے اس تعاقب سے اعتراض کیا اور اس جرم کی سزا کے لیئے پوپ نے جبراً و قہراً اُسکے اُسی کے متعلقین پر بہ قصد جہاد بہیجا اس عزیمت متبرکہ کا سرغنہ شمون کے موننتفورت تہا اور اس جہاد مین ازبسکہ ظلم و ستم نمایان ہوا خدمت مقدسہ کے فوائد کو پوپون نے ایسا بڑا تصور کیا کہ اُسے پایہ استمرار پر قرار دیا اور اُسکا نام انکوزیشن (یعنے ایک دربار پوپ کیطرف سے شقاقیون کی تجویز اور تعذیر کے لیئے) رکہا اور یہہ یوروپ کے مختلف خطون مین یعنے سواے ولایت فیلیس کے تمام سرزمین اٹالیہ اور اسپانیہ اور پرتگال مین مقرر ہوے (لب التواریخ صفحہ ۱۰۳)

ٹمپلر بہادرون پر اسلیئے فیلقوس حسین بادشاہ فرانس کا غضب برانگیختہ ہوا کہ انکی طرف سے اسکے دلمین کچہہ شبہہ بغاوت کا پیدا ہوا تہا پس اُسنے اپنی سعی سے کلیمنٹ پنجم سے درخواست کر ایک حکم جاری کروایا کہ تمام مسیحی ملکون سے یہہ سب بہادر استیصال کردئے جائین اور ساری مرزبوم یورپ مین یہہ نالایق نفی کا فتوی جاری ہوا مگر فقط ولایت فرانس مین یہہ بہادر مقتول ہوئے ان آفت رسیدہ لوگونکا یہہ حال تہا کہ بہ نسبت انکے جرم کی تجویز کے اُنپر جبراً و قہراً فسق و فجور و بت پرستی کا اتہام دہرتے اور اُنہین آگ مین جہونک دیتے یہہ واردات ۱۳۰۹ع سے لیکر ۱۳۱۲ع تک جاری رہے (لب التواریخ صفحہ ۱۰۴)

فہرست بعض واقعات عظیمہ بقید سنہ عیسوی

از جدول تاریخ لب التواریخ صفحہ ۳۵۴ - ۴۰۳

اسکندریہ کی چار لاکھ کتابونکا کتب خانہ جلگیا سنہ ۴۸ قبل مسیح

جولیس سیزر نے تقویم کی تصحیح کی اور قمری سال کے عوض شمسی سال داخل کیا پہلے جولیانی سال کا آغاز جنوری سنہ ۴۵ قبل مسیح کے

عیسیٰ مسیح چار برس قبل سال مروج کے پیدا ہوا

پلاطوس رومیونکی طرف سے یہودیہ کا ناظم مقرر ہوا سنہ ۲۷ع

انطاکیہ مین مسیحیون کو کرسٹیان لقب ملا سنہ ۴۲ع

سیپرین مین یہود نے دو لاکھ یونانیون اور رومیونکا قتل کیا سنہ ۱۱۵ع

رومیون نے پانچ لاکھ اسی ہزار یہود کا قتل یہودیہ مین کیا سنہ ۱۳۵ع

انطاکیہ کے یہود نے مسیحیونکا قتل کیا سنہ ۶۰۹ع

یروسلم کو فارسیون نے زیر حکومت خسرو ثانی کے لیلیا سنہ ۶۱۶ع

سنہ ہجری کا آغاز سنہ ۶۲۲ع

خلافت ابوبکرؓ کا آغاز سنہ ۶۳۲ع

خلافت عمرؓ کا آغاز سنہ ۶۳۴ع

یروسلم کو عمرؓ اور مسلمانون نے لیا اور وہے چار سو تریسٹھ برس تک انکے قبضہ مین رہا سنہ ۶۳۶ع

معاویہ کے زیر حکومت مسلمانون نے سیپرس کو لیلیا سنہ ۶۴۹ع

مسلمانون نے رہودس کو لیلیا اور پیتل کی مورت کو جو کولاسس کہلاتا تھا

توڑ ڈالا — ۶۵۲ء

مسلمانوں نے سسلی کو لوٹ لیا — ۶۶۳ء

لیو نے سسلی اور کالابریا کے شہنشاہی ممالک لے لیے — ۷۲۵ء

لیو نے رہبانوں کا تعاقب کیا — ۷۲۶ء

عبدالرحمٰن اوّل نے اپنے اوپر شاہ کوردوا کا لقب لیا — ۷۵۶ء

المنصور نے بغداد کو آباد کیا اور اُسے دار السلطنت بنایا — ۷۶۳ء

مسلمانوں نے پہلے پہل عربی ہندسہ مرزبوم یورپ میں داخل کیا — ۹۹۱ء

ترکوں نے بغداد لیلیا — ۱۰۵۵ء

ابائے ترک کا قبضہ یروسلم پر ہوا — ۱۰۶۵ء

پہلا جہاد ارض مقدس کیطرف پطرس زاہد بیئے پیٹر اسپیا کا — ۱۰۹۵ء

نصرانی مجاہدوں نے انطاکیہ شہر لیلیا — ۱۰۹۸ء

بہادروں والے گوڈفری نے شہر یروسلم لیلیا اور مقدس یوحنا کے بہادروں کا تقرر — ۱۰۹۹ء

بالدوین شاہ یروسلم نے شہر بطلیموس کو لیلیا (صلیبی جہادین) — ۱۱۰۴ء

ٹمپلر بہادروں کا تقرر — ۱۱۱۸ء

دوسرا جہاد کہ جسکی تحریض مقدس برنارڈ نے کی تھی — ۱۱۴۷ء

یروسلم کو سلطان صلاح الدین نے لیلیا — ۱۱۸۷ء

تیسرا جہاد رچرڈ اول و فیلقوس اغسطوس کے زیر حکومت — ۱۱۸۹ء

چوتھا جہاد شہر وینس سے نکلا — ۱۲۰۳ء

فرانسیسون اور وینشیون نے قسطنطنیہ لے لیا — سنہ ۱۲۰۲ء

سیمن دی مونتفورٹ کے زیر حکومت البجنسیان پر جہاد کی چڑہائی — نومبر سنہ ۱۲۱۰ء

چنگیز خان اور تاتاریون کا سنہ ۱۲۱۰ء اور سنہ ۱۲۲۷ء کے درمیان خروج — سنہ ۱۲۱۰ء

پانچوان جہاد مقدس لوئیس کے زیر حکومت — سنہ ۱۲۴۸ء

بطلیموس کو ترکون نے لیلیا جہادونکا انجام — سنہ ۱۲۹۱ء

یروسلم کے مقدس یوحنا کے بہادرون نے رہودس کو لیلیا — سنہ ۱۳۱۰ء

بتوتونی بہادر پروشیا مین جابسے — سنہ ۱۳۳۱ء

انگلنڈ مین کالیس کے بچاؤ کے لئے توپ صرف مین آئی — سنہ ۱۳۸۳ء

رہودس ترکون نے لیلیا — سنہ ۱۵۲۲ء

مسلمانون کو فیلقوس ثالث نے اسپانیہ سے نکالدیا — سنہ ۱۶۱۰ء

چونکہ سنہ ۱۱۸۷ء مین شہر یروسلم پہر مسلمانون کے قبضہ مین آگیا جیسا کہ ہندی تواریخ کلیسیا سے لکہہ چکا ہون یعنے صلاح الدین سلطان مشرقی نے (الکتاب کے مقامات المعروف صفحہ ۲۰ کے بموجب سنہ ۱۱۸۸ء کو) یروسلم صلیب دارون کے ہاتہہ سے لیلیا تمام بادشاہ نصرانی اس (صلاح الدین سلطان مشرقی) سے لڑائی مین ہٹن کے جو متصل اگیطبریز کے ہے اور محاصرہ بیت المقدس مین ڈرگئے۔ اگرچہ مغلوب کرنا فوجون کا دلیل اسکی حسن لیاقت پر نہین ہے لیکن وہ بیان جس کو اس کے دشمنون اور نصرانی تواریخ نویسون نے بے روے رعایت کے لکہا ہے دلالت اسکے اوصاف حمیدہ پر کرتا ہے۔ جبکہ بیت المقدس کو لشکر نے اسکے مسخر کرلیا اسنے امراؤن اس شہر کو

باوجود اس بات کے کہ بعضے بھائی اُنکے اس سے مقابلہ کرتے تھے اجازت دی
کہ وہ بیماروں کے ساتھہ شفاخانون سرکاری مین حاضر ہون اسکی جرأت
اور فیض عام نے تکلیف خاص کو جو بسبب مصیبت عام کے واقع ہوئی
مٹا دیا اور اس نے بہت سے روپیہ کا خراج جسکو اہل شہر نے اپنے امن
کیواسطے قبول کرلیا تھا معاف کردیا۔ نصرانی مجاہدین کچھہ اوپر اسّی برس
پہلے زمانہ صلاح الدین کے بیت المقدس پر قابض ہوے تھے اور جس
مسلمان کو اُنہون نے وہان پایا قتل کیا تھا لیکن صلاح الدین نے بمقتضائے
جوانمردی کے اسکا عوض نہ لیا اور ایک عبادتخانہ ان کے لیے چھوڑ دیا
تاکہ وہ اُسمین اپنی عبادت کی رسمین کیا کرین انتہی (از سیر الاسلام باب ۳
صفحہ ۱۰۲ و ۱۰۳) تب یہہ پیشین گوئی جو ۲ و زبور مین ہے پوری ہوئی کہ
صادق خرمے کے درخت کی مانند لہلہاویگا وہ لبنان کے دیودار کیطرح سبز ہوگا
وے جو خداوند کے گھر مین لگائے گئے ہین ہمارے خدا کی درگاہون مین
پہولینگے ۹۲ زبور ۱۲ و ۱۳

جان ڈیون پورٹ صاحب اپنی کتاب مطبوعہ ۱۸۷۰ع کے صفحہ ۱۰۳ ا
۱۰۵ اور انگریزی کتاب کے صفحہ ۹۸ و ۹۹ مین لکھتے ہین کہ عیسائیون نے
پہلی صلیبی لڑائی مین یروسلم کو بہ سرداری گوڈفری دسوین صدی کے
آخر مین فتح کیا تو اُسوقت بیت المقدس کے قلعہ مین چالیس ہزار
مسلمان تھے اُن سب کو عیسائیون نے مع زن و فرزند قتل کر ڈالا نہ
ضعیف آدمی نہ عورتین نہ پناہ مانگنے والے نہ بچہ کوئی بھی نہ بچا جن تلوار

ناحق کو قتل کیا تہا اُنہوں ہی نے بچون کو قتل کیا یروسلم کی تمام گلیان مقتولونسے بہر گیئین اور ہر طرف سے مجروحون کی آہ وزاری کی آواز آنے لگی جبکہ صلاح الدین سلطان مصر و شام نے دوسری صلیبی جنگ مین بیت المقدس کو پہر فتح کرلیا تو اُسنے ہرگز ظلم نکیا اور جب اہل قلعہ نے آپ کو اُسکے سپرد کردیا تو سلطان نے اُن عیسائی قیدیوں پر نہایت مہربانی کی اور جو لوگ ایسے غریب تہے کہ اپنی رہائی کی قیمت نہ ادا کرسکتے تہے اُنہیں مفت آزاد کردیا اس بادشاہ کی تہذیب اخلاق کے سامنے فلپ بادشاہ فرانس تو کیا بلکہ ریچرڈ شیردل کی بہی حقیقت کچہہ نہ تہی سلطان مصر کو علم ادب مین بہی کچہہ دخل تہا مگر اور فنون مین یہہ شخص کامل تہا اور تمام اپنے فتوحات کے زمانہ مین اہل ہنر کی بہت قدر کرتا رہا ــ یہہ بادشاہ فقیرون کیطرح اپنے نفس پر بہت تنگی کرتا تہا مگر اور لوگون کے واسطے اسکی مہربانی اور فیاضی بیحد تہی رحم اور نیکیان اُسکی ذات مین بہت تہین اور اُسنے اپنے زمانہ حیات مین ایسے کام کئے کہ اُسکے ہمعصر عیسائیون کو بہی ایسے کرنے چاہئے تہے ــ یہہ سلطان بے شبہ دلیر و عقیل اور فیاض تہا دمشق کے صلحنامہ کے تہوڑے عرصہ بعد اُسنے انتقال کیا اور کچہہ روپیہ اسواسطے دیگیا میری وفات کے بعد یہہ روپیہ غربا اور مساکین پر بغیر تمیز عیسائی اور یہودی اور مسلمان کے تقسیم کیا جاے ــ اب فرق دیکہو عیسائی بادشاہ ریچرڈ اول ایسا بادشاہ تہا جسکی تمام شان و شوکت اُس روپیہ سے قایم تہی جبے وہ اپنی رعیت سے بظلم اور تعدی لیا کرتا تہا یہہ بادشاہ بہت لالچی اور شہوت پرست تہا اسکی شہوت پرستی نے اُس سے ایک بہت بڑا گناہ سرزد کرایا اور یہہ بادشاہ تمام عمر اپنی

دولت اخراج کرد انتہی پس جسوقت عیسائی لشکروں نے بیت المقدس پر چڑہائی
کی اور تمام اُن ملکوں میں اسلامی فوجوں سے لڑائی جاری رہی اور روز روز
اسلامی فتوحات کی ترقی کا غل سنتے رہے یہانتک کہ ۱۱۹۱ع میں ترکوں نے
شہر تلبیس کو بہی جو فلسطین میں کرسٹیانوں کا پچہلا قلعہ تہا لیلیا (ہسٹری تواریخ کلیسا
صفحہ ۱۵۸) تو یہہ قول کیا ہی صادق آیا ہے کہ [illegible]
الخ پس قرآن مجید میں ایسی پیشین گوئی ہے کہ اپنے وقت تحریر سے چہہ سو
برس کے بعد تمام جہان کے روبرو پوری ہوئی اور قیامت تک اسکی صداقت
آفتاب کیطرح ظاہر رہے گی۔

پہر اِسی تفسیر مکاشفات مطبوعہ ۱۸۵۰ع صفحہ ۶۳-۶۴ لکہا ہے کہ اُن ایام میں عیسائیوں کے
درمیان قبر پرستی اور بت پرستی اور تبرکات پرستی اسقدر بڑہ گئی تہی —
کہ سب سے بڑی جماعت کنٹربری کی ولایت انگلستان میں تہی جسکے سب
لوگ معتقد تہے وہاں پر انہوں نے تین قربانگاہ یا مزار بنا رکہے تہے ایک خداوند
مسیح کا دوسرا حضرت مریم کا تیسرا طامس اسقف کا جسکو بڑا بزرگ ولی اللہ
جانتے تہے اور ان تینوں مقاموں کی ایسی پرستش ہوتی تہی کہ جب یہہ لوگ
جنگ سے بہاگ کر انگلستان میں واپس آئے اور اپنی اپنی قربانگاہوں پر نذر
نیاز چڑہانے کو گئے تو پہلے سال مسیح کی قربانگاہ پر ۱۳ روپیہ اور مریم کی قربانگاہ
پر ۲۳۳ روپیہ اور طامس بکٹ اسقف کی قربانگاہ پر ۲۳۸۰ روپیہ کا چڑہاوا
آیا دوسرے برس خدا کو یہانتک بہول گئے کہ مسیح کی قربانگاہ پر ایک پیسہ بہی
نہیں آیا مگر مریم کی قربانگاہ پر ۴ روپیہ ۱۲ آنے اور اُس اسقف کی قربانگاہ

پہر ۱۴۵۹ء دیکہی اُن باقی لوگون سے چڑہایا۔ واضح ہو کہ جب یہہ عیسائی جو روس کا تہو لکسا
تہے جنگ سے آئے تو ان بدکارون نے ترکون کو چہوڑ کر آپسمین قتال شروع کیا
۹۳ برس کے عرصے مین ۱۳ ہزار مقدس عیسائیون کو چن چن کر انہون نے آگ
مین جیتا جلا دیا اور زناکاری کا بازار یہانتک گرم تہا کہ ایک رومن کاتہولک
اسقف نے صرف اپنے علاقہ کے پادریون سے جو زنا کا محصول یا معافی کا
روپیہ لیا اور اُن زناکارونکی فہرست لکہی تو گیارہ ہزار پادریون سے لیا
گیا تہا اب دیکہو کہ جب پادریونکا یہہ حال ہو تو دوسرے لوگونکا کیا حال ہوگا
اسیطرح چوری یعنے خیانت اور نفع بہاری لیتے تہے۔ اسی سبب سے ترکون کے
بادشاہ مسمی محمد ثانی نے قسم کہائی کہ ہرگز نہ سوؤنگا جب تک انکے بتون کو نہ توڑون
پس اُسنے ان بدکارون سے بہت بڑی لڑائی کی اور تباہ کیا انتہی

سیر الاسلام ترجمہ بریف سروے مصنفہ مارٹین مطبوعہ ۱۸۴۵ء کے باب چہارم
ترجمہ کیا ہوا پنڈت رام کشن کا صفحہ ۱۸۸ و ۱۹۰ مین لکہا ہے کہ عادات اور
افعال بجازت (یعنے بایزید الدرم) کے جو بیٹا امراتہہ کا تہا موافق اسکے
لقب الدرم کے تہے الدرم بجلی کو کہتے ہین (صفحہ ۱۹۰) اُسنے ملک ہنگری
پر فوج کشی کی اس ملک سے ترک ہمیشہ لڑتے رہتے تہے لڑنا باشندگان ہنگری
کی مدد مین فی الواقع لڑنا واسطے ممالک فرنگ اور مذہب نصاریٰ کے تہا
بڑے بڑے جوانمرد امیر فرانس اور جرمنی کے نیچے علم سیجسمنڈا اور سایہ چہا
صلیب کے لڑے لیکن بیچ لڑائی نیکوپولس کے (۱۳۹۶ء مین) بجازت نے
انکی ایک فوج ایک لاکہہ نصرانیون کو شکست فاحش دی اس فوج سے یہہ

لاف زنی کی تہی کہ اگر اچہانا آسمان گر پڑے تو اُسے اپنے نیزوں پر تہام سکتے ہیں ایک جم غفیر اس لڑائی مین قتل ہوا یا دریاے دینوب مین ڈوب گیا اور شاہ ہنگری دینوب اور بحر اسود سے گذر کر قسطنطنیہ مین جان بسلامت لیگیا اور وہان سے چکر کہاتا ہوا اپنی قلمرو مین جہان اب کچہہ باقی نرہا تہا پہر آیا بجازت نے بسبب حاصل کرنے فتح کے مغرور ہوکر یہہ دہمکی دی کہ مین بوڈا دار الخلافہ ہنگری کا محاصرہ کرونگا اور متصل کے ملکون جرمنی اور اٹلی کو اپنی اطاعت مین لاؤنگا اور اوپر قربانگاہ سینٹ پیٹر کے جو روم مین ہے گہوڑے کو دانہ کہلاؤنگا گبن صاحب بیان کرتے ہین کہ یہہ لاف زن بادشاہ بسبب لاحق ہونے بیماری نقرس کے جو مدت تک رہے آگے بڑہنے نپایا اور باعث اسکا کچہہ معجزہ پیمبر پیٹر کا یا غیر احمت پیش آنا ممالک نصاری کا نتہا ہتوا

پہر ہندی تواریخ کلیسیا صفحہ ۱۵۵ سطر ۱۳ صفحہ ۱۵۹ مین لکہا ہے کہ جب سو برس تک یورپ کے زبردست زبردست بادشاہ اُس عیسائی دین کے بڑے دشمن (یعنی لشکر اسلام) سے اپنی ساری طاقت سے لڑرہے تہے اور ساٹہہ لاکہہ عیسائی اپنی جان دے چکے تہے تب ۱۲۹۱ع مین ترک لوگون نے شہر طلیمیس کو فلسطین مین لیلیا انکا پچہلا قلعہ تہا (یعنے صرف یہی باقی تہا) لیلیا اور یہی یونانی سلطنت جو کمزور ہوتی جاتی تہی ترکون کا سامہنا نہین کر سکے تب اُنہون نے اُس سلطنت کے جو ملک ایشیا کوچک اور یورپ مین رہگئے تہے انہین چہین لیا اور ۱۴۵۳ع مین شہر کانسٹنٹین اوپل کو فتح کرکے یونانی سلطنت کو بالکل نیست کر دیا پہر اُنہون نے اپنی سلطنت کو ملک ہنگاریا کی حد تک بڑہایا اور وہان سے الیمان ہی پر چڑہائی

کرنے کی تیاری کی انتہی تب یہہ پیشین گوئی جو ۴۸ زبور مین ہے پوری ہوئی

وہ قوت پر قوت بڑہاتے ہوے چلا کرینگے خدا کے آگے صیحون مین حاضر ہون گے انتہی

از ترجمہ جوزف آوین صاحب چہاپہ مرزا پور ۱۸۶۱ع ۸۴ زبور

جان ڈیوین پورٹ صاحب اپنی کتاب کے صفحہ ۱۴۱ مین لکہتے ہین کہ نو صلیبی

لڑائیان جنمین عیسائیون اور بیگناہ ترکونکی ہوئین اور قریب دوسو برس کے

یہہ لڑائیان رہین اور کرورون انسان مارے گئے انتہی

ظہور اسلام سے قریب دوسو برس پیشتر رومیونکی بادشاہت دو حصون مین

تقسیم ہوگئی اور یہہ دو حصے مشرقی اور مغربی کہلاتے تہے مغربی بادشاہت کا

دار السلطنت خاص شہر روم تہا اور مشرقی کا استنبول یعنے قسطنطنیہ تہا انتہی

(از دیباچہ رومن ترجمہ قران شریف صفحہ ۱۴ دفعہ ۱۳ جسپر علماے عیسائی نے

اپنے طور کا حاشیہ و دیباچہ لکہکر ۱۸۴۴ع الہ آباد پریزبیٹرین مشن پریس مین چہاپا)

پس اسی مشرقی بادشاہت کو ہندی مورخ کلیسیا نے یونانی سلطنت لکہا ہے

اور انگلستانی محاورہ مین ٹرکی سلطنت بہی اسی کو کہتے ہین اس سبب سے

۱۴۵۳ع مین ترکون نے اسے فتح کر لیا تہا اور سینٹ آیا صوفیہ کی گرجا کو جامع

بنایا اسکا دار السلطنت یورپ کے پورب اطراف مین اور کوچک ایشیا کے

سامنے ۳۲۹ع مین کانسٹن ٹین اعظم کے شہر کے نام سے اور روم بہی مشہور

ہوا اور قدیم شہر روم اسکے پچہم طرف ملک اٹلی مین ہے قسطنطنیہ کی تعمیر کے

تہوڑے دنون بعد رومی حکومت دو حصون مین ہوگئی ایک قدیم روم مین ایک

قسطنطنیہ مین (از طلوع آفتاب صداقت صفحہ ۹۴ مطبوعہ مرزا پور ۱۸۵۰ع انتہی)

عیسوی کے قریب ۳۶۴ع مین از ضمیمہ جانشین ڈکشنری مطبوعہ لندن ۱۸۶۷ع

تہیودوشس اپنی سلطنت کو مغربی و مشرقی دو حصّہ کرکے ارکیدیس اور ہنریوس

نامی اپنے دو بیٹون کو سپرد کرکے مرگیا اور تواریخ روم مصنّفہ گولڈ اسمتھ ایڈیشن

مطبوعہ لندن ۱۸۵۴ع صفحہ ۵۳۹ مین ہے کہ تہیودوشس ۳۹۵ع مین مر گیا اور اسکی وفات

سے وحشی قومون کی چڑہائی مغربی سلطنت پر بڑے زور شور سے شروع ہوئی

از رومن تواریخ کلیسا ۱۳۱

واضح ہو کہ محمد دویم سلطان ترک نے قسطنطنیہ کو فتح کیا تہا اور پیشتر فتح قسطنطنیہ

سے ترکون کا دار السلطنت ادرین اوپل (یعنے ادرنیہ) تہا جو فرنگستان کا ایک

شہر ہے دیکہو سیر الاسلام صفحہ ۱۸۵ و ۱۹۲) جغرافیہ مصنفہ گولڈ اسمتھ شرح پادری

سی ان رائٹ ام اے موسوم بہ گرامر آف جاگرفی مطبوعہ لندن صفحہ ۴۵ مین ہے

کہ ادرین اوپل ادرین قیصر کا بسایا ہوا ہے اور یورپ متعلقہ سلطنت ترکی کا دوسرا

شہر ہے اور فتح قسطنطنیہ تک ترکون کا پایہ تخت تہا انتہی سلطان مراد منجملہ سلاطین

روم نے اول مرتبہ مسلمانونکی سلطنت یورپ مین قایم کی اور ادرین اوپل کو

اپنا پایہ تخت قرار دیا تہا سیر الاسلام صفحہ ۱۸۵ مین ہے کہ امراتہ اوّل (سلطان

مراد) ارکن کے بیٹے نے جو تیسرا سلطان خاندان عثمان سے تہا (یعنے سلطان

مراد بن ارکن بن عثمان بن طغرل نبیرہ سلجوق (ایضاً صفحہ ۱۶۱ و ۱۸۳) بطور

حاکمون اپنے خاندان کے تیغ رانی کی تاریخ بے زن شیم سے مطالب صاف

نہین معلوم ہوتے ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ امراتہ نے تمام پرگنہ رومینیا کو جسے تہریس

بہی کہتے ہین ہلس پونٹ سے اور حد دار الخلافت تک مغلوب کیا اور کوئی عرصے

بمقابلہ پیش نہ آیا اور یہہ بات بہی اوسی تاریخ سے واضح ہوتی ہے کہ اوسنے فرنگستان
مین ایڈریان اوپل (ادرنیہ) کو واسطے اپنے تختگاہ اور مقر مذہب اسلام کے
تجویز کیا تہا

اسلام کا ایک زمانہ وہ تہا جسکا یہہ بیان ابہی لکہا گیا اور افسوس کہ ایک زمانہ ہمارے
وقت مین ہے

مثنوی للمولفہ

عنادل چہپے بیٹہے ہوے ہین	کہ غنچے سوتے اور پہولے ہوئے ہین
لیا ہے من نے جب باج زر و رد	کیا ہے صرصر نے تاراج زر و رد
نشانہ ہے باغ لالہ سے سمن تک	بچا تابت نہ گل کا پیرہن تک
چہ شد ان کروفرہا یا ہیہات	فو اللہ میراث السمٰوات
شاد و غرق خون لالے کا صفحہ ہے	کہ ہر سبزہ بہی خنجر بکف ہے
کہان نکہون سے اٹہہ سکتی پلک ہے	علاج نرگس اب خار خشک ہے
اگرچہ حال اسلام است جانکاہ	مگر لا تقنطوا من رحمۃ اللہ

ایلی ایلی لما سبقتانی (۲۲ زبور ۱) اے خداوند اپنا کان جہکا اور میری سن کہ مین
غریب اور مسکین ہون (۸۶ زبور ۱) اے خداوند میرا بہروسہ تجہہ پر ہے تو مجہے کبہی
شرمندہ مت کر (۷۱ زبور ۱) کہ وے سب جو مجہہ کو دیکہتے ہین مجہہ پر ہنستے ہین
وے بولیان بولتے ہین وہ سر ہلا ہلا کر کہتے ہین اسنے خداوند پر توکل کیا کہ وہ
اسے بچاوے اگر وہ اس سے راضی ہے تو وہی اسے چہڑاوے (۲۲ زبور ۷)
لیکن مین جو ہون سو تیری رحمت کی کثرت سے تیرے گہر مین آؤن گا اور تجہہ سے

مسجد کھود کر سکھوں کے ایک گرو کا مندر تعمیر ہوا افسوس کہ خدا کا گھر بندہ کا گھر بنایا گیا۔ کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مسجد اقصیٰ کو جو یہودی اور نصرانی عبادت خانہ اور حضرت داؤد علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مسجود تھا۔ اُسکے غارت ہونے کے بعد پھر نہیں تعمیر کیا اور کیا اہل اسلام نے قدیم الہامی کتابوں کو جو ملک شام کی غنیمت مین کئی بار آئی تھین یہ کہکر بیچنے سے نہیں منع کیا کہ یہ بھی کلام الٰہی ہین جس طرح کہ قرآن مجید انکا بیچنا روا نہین جس طرح قرآن کی بیع روا نہین انہین اہل کتاب کو ہدیہ مین دیدو۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ دیکھو نیاز نامہ مصنفہ پادری صفدر علی مطبوعہ الہ آباد ۱۸۶۷ عیسوی صفحہ (۱۵۸)

رکن پنجم ۵

چونکہ ترتوس رومس نے یا آدرین قیصر نے یروسلم مین ہیکل کی بنیاد پر ہل چلوائی تھی جیسا کہ لکھ چکا ہوں اُسکے بعد اللہ جلشانہ نے اُس مقام ویرانہ کو حضرت عمر فاروق کے ہاتھ سے تعمیر کروایا اسکی بابت حضرت میکاہ نبی نے اپنی کتاب کے ۳ باب ۱۲ مین کہ یہی آیت اُس باب کا آخر ہے اور ۴ باب ۱-۲ مین یون فرمایا ہے اسلئے صیحون تمہارے سبب (یعنی نافرمانبردار رہنے کے سبب)

کہیت کیطرح جوتا جاے گا اور یروسلم تودہ تودہ بن جاینگا اور ہیکل کا پہاڑ
جنگل کے اونچے مکانون کیطرح ہوجاینگا لیکن آخری دنون مین ایسا ہوگا کہ
خداوندکے گہر کا پہاڑ پہاڑیون کی چوٹی پر قایم ہوگا اور سارے ٹیلون سے اونچا کیا
جاینگا امتین اُسکی طرف سیلان کرینگے اور بہتیری قومین آوینگین اور کہینگین
آؤ چلو ہم لوگ خداوند کے پہاڑ اور یعقوب کے خدا کے گہر چڑہ جائین اور وہ ہمین اپنی
راہین سکہاویگا اور ہم لوگ اُسکے راستون پر رفتار کرینگے کیونکہ شریعت صیحون سے
اور خداوند کا کلام یروسلم سے نکلیگا اور وہ بہتیری قومون کے درمیان حکومت
کریگا اور دور کی زبردست قومون کو ڈانٹیگا وے اپنی تلوارون کو توڑ کر پہل
بناوینگے الخ چونکہ یہہ ہیکل پہاڑ ہی پر بنی تہی اسلئے وہان جانیوالون کے لیے
یہہ لفظ بار بار زبور وغیرہ مین آیا ہے کہ چڑہ جائین الغرض یہہ جو لکہا ہے کہ خداوند
کے گہر کا پہاڑ پہاڑیون کی چوٹی پر قایم ہوگا یہہ تو ظاہر ہے کہ جو عمارت کئی بار
ڈہائے جانیکے بعد بنتی ہے اُسکی زمین خواہی نخواہی بلند ہوجاتی ہے اور یہی حال
ہیکل کا ہوا کہ کئی بار ڈہائے جانیکے بعد اُسکی زمین جسوقت کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُسے
تعمیر کروایا ضرور کرسی دار ہوگئے یا یہہ کہ اُسکی اس پچہلی تعمیر کے سبب سے بانتی
کلدیان ہے جیساکہ حجی نبی کی کتاب کے ۲ باب ۹ مین لکہا ہے کہ اس پچہلے
گہر کی بزرگی پہلے گہر کی بزرگی سے زیادہ ہوگی رب الافواج فرماتا ہے الخ
اور یہہ کہ امتین اُسکی طرف سیلان کرینگین یہہ بہی ظاہر ہے کہ تینون امتین
یعنے یہودی عیسائی مسلمان اُسمین بستے اور اُسے مقدس جانتے ہین پہر یہہ
خداوند کا کلام یروسلم سے نکلیگا کا مطلب یہہ کہ جب حکومت اسلام پہلے یروسلم

قایم ہوئی تب شریعت اسلام وہان سے تمام ملک یہودیہ مین رایج ہوئی اور باقی پہر شوکت اسلام اور یہودی وغیرہ حکومت بالکل نیست ہوجانیکا بیان ہے اور یہہ توسب صحیح ہے اور چونکہ آخری دنونکا یہہ سب حال ہے تواس سے ظاہر ہوا کہ یہہ پیشین گوئی صرف حضرت عمرؓ کی بابت ہے کہ جنکا عہد حضرت عیسیٰ سے چہہ سو برس کے بعد ہوا ہے

واضح ہو کہ ایک مضمون پیشین گوئی کا جو حبقوق نبی کی کتاب کے آخر ۳ باب اور اول ۲ باب مین منقسم پایا جاتا ہے کہ جس سے پڑہنے والے کو اس پیشین گوئی کا مطلب سمجہنے مین کسیقدر تردد لاحق ہوا اسکا سبب بابون اور آیتون کو ترتیب دینے والے کی نادانی ہے چنانچہ مفتاح الکتاب صفحہ ۱۶ مین لکہا ہے کہ پورانے عہدنامہ کے باب اور آیتون کی تفصیل و نشان کارڈنل ہوگو نامی ایک شخص سے مسیح کے جانیکے بارہ سو چالیس برس بعد ٹہرائے گئے اور اسیطرح انجیل کے بہی باب اور آیتون کی تفصیل اور نشان رابرٹ اسٹیفنس صاحب سے جو مشہور عالم اور فرانس کے بادشاہی چہاپخانہ کا مہتمم تہا مسیح کے آنیکے پندرہ سو پینتالیس برس بعد ٹہرائے گئے مگر یہہ تدبیر کامل نہین ہے کیونکہ کہین کہین فصل کی تفصیل کے معنے مین باہم ربط دکہا نہین دیتا اس سبب سے چاہئے کہ طالب العلم جب کتاب مین پڑہے تو اپنے کو آیتونکی قید مین نہ چہوڑے بلکہ ہر ایک بات کو اُسکے حقیقی معنے اور ربط کے موافق دریافت کرے انتہی تمت کلامہ

اور پہر یہہ کہ جب تک حضرت عمرؓ کے ہات سے اُس پاک مکان کی تعمیر نہوئی

تتمہ تک اللہ رب العالمین نے اسے بار بار کی غارت سے آزاد نہونے دیا اسکی
باہت حضرت یسعیاہ نبی کو یون الہام الہی ہوا کہ صیحون کی خاطر مین خاموش
نہ ہونگا اور یروسلم کی خاطر مین دم نہ لونگا جبتک کہ اسکی صداقت نور کی مانند
نہ چمکے اور اسکی نجات روشن چراغ کی طرح جلوہ گر نہو اور قومین تیری صداقت
اور سارے بادشاہ تیری شوکت دیکہین گے اور تیرا ایک نیا نام ہوگا جو خداوند
کا منہ تجہپر ٹہرایگا (یعنے خداوند اپنے منہ یعنے زبان سے تیرا نام رکہدیگا) اور تو
خداوند کے ہات مین شاہانہ تاج اور اپنے خدا کے کف مین ایک شوکت کا افسر
ہوگا تو آگے کو متروکہ نہ کہلائیگی اور تیری سرزمین کا پہر خرابہ نام نہوگا بلکہ تو حفصیبا
(یعنے میری خوشی اسمین) کہلائیگی اور تیری سرزمین بعولہ (یعنے خداوند والی)
کیونکہ خداوند تجہسے خوش ہے اور تیری زمین خداوند والی ہوگی یسعیاہ
۶۲ باب ۱ سے ۴ از روسن بیبل چہاپہ لندن ۱۸۶۱ع پس اس پیشین گوئی
مین یہہ جو لکہا ہے کہ تیرا ایک نیا نام ہوگا الخ
نیا نام اسکا یہی معلوم ہوتا ہے جو مسلمانون مین رائج ہے یعنے بیت المقدس
کیونکہ یہی اسکا نیا نام ہے ہندی تواریخ کلیسیا صفحہ ۲۷ مین لکہا ہے کہ جسکو
عرب لوگ آجتک اگرچہ اسکی عظمت جاتی رہی تو بہی بیت المقدس کہتے ہین
انتہی اور یہہ کہ اہل ترک جنکے تحت حکومت یروسلم ہے اُسے قدسی شریف
کہتے ہین (از دیباچہ رومی مطبوعہ ۱۸۷۰ع صفحہ ۸۶) اور یہہ کہ اگلے زمانون مین
وہ عبادتخانہ ہیکل کہلاتا تہا اور اب زمانہ اسلام سے اُسکا نام مسجد اقصیٰ
اور خداوند کے منہ سے وہ نام رکہا جاتا ہی کہ کلام اللہ مین وہ نام پایا جاتا

چنانچہ قران شریف میں اُسکا یہہ نام یعنے مسجد اقصیٰ موجود ہے دیکہو سورہ بنی اسرائیل
رکوع ۱ اور جب سے وہ اسلامی مسجد تعمیر ہوئی تب سے یروسلم جو بار بار خرابہ اور
ویرانہ ہوتا رہتا تہا مطلق ان آفتوں سے آزاد ہوا یہانتک کہ قریب تیرہ سو
برس گذر گئے کہ وہ برابر آباد ہے اور ہرگز خرابہ اور ویرانہ نہیں کہلایا اور حفظیبا
اور بیولاہ اُسکے اسماء صفات میں سے ہیں یعنے یہہ نام تو یروسلم کے کبہی
رائج نہیں ہوئے مگر شاید مطلب یہہ ہے کہ گویا ان دونوں لفظوں کی معنے کے مطابق
اُسکا حال ہوگا چنانچہ اس چوتہی آیت کے آخر مضمون سے یہہ بات ثابت ہے
جہاں دونوں لفظوں کے معنے آیت ہی میں لکہے ہیں کہ خداوند تجہہ سے
خوش ہے اور تیری زمین خداوند والی ہوگی انتہی یعنے نام کے ساتہہ معنے
بہی لکہنا ضرور نہیں ہے مگر اُسی جگہہ کہ جہاں نام سے تو اسقدر نہیں بلکہ اُسکے
صرف معنے ہی سے غرض ہوتی ہے اور یہہ کہ پہر خرابہ نام نہوگا یہہ مسجد الصخرہ
کی تعمیر سے خاص مراد ہے کیونکہ اس سے پیشتر تو وہ بار بار خرابہ اور ویرانہ
ہوا کی مگر پہر کا اتفاق یہہ پکار رہا ہے کہ قیامت تک اب کبہی اُسکا یہہ خرابہ
نام نہوگا

اس پیشین گوئی کی صداقت اللہ جلشانہ کے اس انتظام سے ظاہر ہے
کہ ماہ ایلول کی تاریخ ۹ کو کسدیوں یعنے بابل والوں نے پہلی ہیکل کو جسے
حضرت سلیمانؑ نے تعمیر کیا تہا غارت کیا اور اسکے چہہ سو چہتر برس کے بعد
حسب رومیون نے دوسری ہیکل کو جسے ہیرودیس نے پہر بنوایا تہا غارت
کیا تو وہی تاریخ اور وہی مہینا تہا یعنے ماہ ایلول کی تاریخ ۹ (مفتاح الکتاب

صفحہ ۵ و ۵) یہہ عجایب واقعہ اتفاقی نہین بلکہ تقدیری سمجہنا چاہیئے چونکہ
چہہ سو چند برس پیشتر غارت ہیکل ثانی سے ہیکل اول غارت ہوئی تہی
لیکن اب غارت ہیکل اول کے ستر برس اسیری بابل کے اور چند سال
زمانہ تعمیر کے وضع کرکے تعمیر ثانی سے اسکے غارت تک صرف چہہ سو برس
ہوتے ہین
ایک اور عجیب بات اس مقام مین یاد رکہنے کے لایق یہہ ہے کہ چہہ سو برس
پیشتر حضرت عیسیٰ سے بابل والون نے پہلی ہیکل کو بالکل غارت اور برباد
کیا تہا اور حضرت نبی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بہی چہہ ہی برس
پیشتر رومیون نے دوسری ہیکل کو بالکل غارت اور برباد کیا یہہ انتظام
خدا کے تعین ٹہرایے ہوے ارادہ سے سمجہنا چاہیئے
اور یہہ جو ہندی تواریخ کلیسیا مین لکہا ہے کہ اسکی عظمت جاتی رہی ہے
یہہ صریح تعصب ہے کیونکہ اگر ایسا ہے تو صلیب دار لشکر بنکر اسکے لینے
کے لیئے کیون تمام یورپ کے عیسائیون نے اپنی جان لڑا دی تہی اور
ماہ محرم ۹۳۵ ہجری مین بادشاہ فرانس نے سلیمان خان سلطان قسطنطنیہ
کو خط لکہا اور عبادتخانہ نصارا یعنے بیت المقدس کی درخواست کی سلطان
سلیمان نے جواب دیا کہ مدت دراز سے وہ مقام مسجد اہل اسلام ہے اب
گرجا گہر نہین ہوسکتا اور یہہ مقتضیٰ دین و مذہب کا ہے اگر بال و جاگیر
مانگتے تو مین تمہین دیتا انتہیٰ از تواریخ قیصر دوم چہاپ ۱۲۸۱ ہجری صفحہ ۳۰
اور ہزارہا عیسائی اب تک بیت المقدس کے حج کو جایا کرتے ہین دیکہو الکتاب

مقامات المعروف روشن چھاپہ مرزاپور ۱۸۸۱ء صفحہ ۲۳ اور یہودی تمام دنیا سے ابتک یروسلم ہی کیطرف منہ کرکے دعا و نماز کرتے ہین جیسا کہ ظاہر ہے اور کتاب سیر الاسلام مطبوعہ ۱۸۴۵ء باب ۵ ترجمہ کیا ہوا تہیمبر کا صفحہ ۲۰۸ مین لکھا ہے جبکہ پارسی مشرق کو رخ کرتے ہین جسکو وہ پاک سمجھتے ہین اسلئے کہ وہان سے طلوع آفتاب کا ہے اور قوم اسٹیئین (یعنے صابئین) ماہتاب اور ستارون کو جو طرف شمال کے ہین دیکھتے ہین تو دل اُنکے ان اطراف کے مخاطب ہونے سے متوجہ جانب عبادت کے ہوتے ہین اسطرح بیت المقدس کیطرف کھڑے ہونے سے خیال یہود کا اُس مکان پر ہوتا ہے انتہی اور اسیطرح جان ڈیون پورٹ صاحب کی کتاب اردو صفحہ ۳ کے حاشیہ مین بھی ہے

یہودی لوگ سمجھتے تہے کہ مسیح جب آئینگے تو پہلے یروسلم مین ہیکل کی چھت پر نزول فرمائینگے اور وہان سے بے زینہ لگائے کود پڑین گے اور یہی معجزہ دیکھ کر سب لوگ حضرت عیسیٰ کو پہچان لین گے چنانچہ ۹۱ زبور ۱۱ و ۱۲ مین لکھا ہے کیونکہ وہ تیرے واسطے اپنے فرشتون کو فرمائیگا کہ تیری ساری راہون مین حفاظت کرین وہ دونون ہاتھون پر تجھے اُٹھا لین گے تا نہو کہ تو اپنا پاؤن پتھر پر پٹکے انتہی اسی سبب سے انجیل مین لکھا ہے کہ شیطان نے مسیح کو ہیکل کے اوپر لیجا کر کہا کہ آپکو نیچے گرا دے کیونکہ لکھا ہے کہ وہ تیرے لئے اپنے فرشتون کو فرمائیگا کہ تجھے ہاتھون پر اُٹھا لین ایسا نہو کہ تیرے پانو کو پتھر سے ٹھیس لگے انتہی متی ۴ باب ۵ و ۶

چونکہ یہودی عقیدہ کے بموجب حضرت عیسیٰ کا آنا ابہی باقی ہے اور عیسائی بلکہ اسلامی
عقیدہ بہی یہی ہے کہ قریب قیامت مسیح کا آنا ضرور ہے اور یروسلم مین وہ ہیکل باقی
نہین رہی اور اُسی جگہہ اسلامی مسجد موجود ہے پس اگر حضرت عیسیٰ آے تو
مسلمانون کے پاس آئینگے نہ یہہ کہ یہودیون کے پاس کیونکہ اسلامی
عبادتخانہ مین آئینگے ہان اے خداوند یسوع جلد آ (مکاشفات ۲۲ باب ۲۰) پس
اگرچہ یہود و نصارا حضرت نبی آخر الزمان صلعم کے مراتب سے غافل رہے اور
اپنے عقاید کی بنا کو قایم رکہنے مین دین اسلام کے کچہہ قدر نہ سمجھی تو بہی جس پتہر
کو راجگیرون نے ناپسند کیا وہی کونیکا سرا ہوا یہہ خداوند کیطرف سے ہے
اور ہماری نظر مین عجیب اسلئیے مین تمسے کہتا ہون کہ خدا کی بادشاہت (یعنی
حقیقی ایمان اور بہشت از روی تفسیر اسکاٹ متی ۵ باب ۱۹ صفحہ ۸۴) تمسے لیلی
جائیگی اور ایک قوم کو جو اُسکے میوے لاوے دی جائیگی جو اس پتہر پر گریگا
چور ہوجائیگا پر جسپر وہ گرے اُسے پیس ڈالے گا (متی ۲۱ باب ۴۲ – ۴۴) یعنے
جبکہ فوج اسلام نے یروسلم پر چڑہائی کی تو اُسے فتح کر لیا اور جب صلیب دارونکے
لشکر نے یروسلم کے واسطے مسلمانونپر چڑہائی کی تب بہی لاکہون آپ ہی قتل
ہوے اور بقول اسکاٹ صاحب انگریزی مفسر کے کامیاب نہوے پس مسیح کی
یہہ پیشین گوئی کیا ہی پوری ہوئی کہ جو اس پتہر پر گریگا چور ہوجائیگا اور جسپر وہ
گرے اُسے پیس ڈالے گا انتہی اسیطرح پچہلے پہلے ہونگے اور پہلے پچہلے ہونگے کیونکہ
بہت سے بلاے گئے پر برگزیدہ تہوڑے ہین (متی ۲۰ باب ۱۶) یہہ پیشین گوئی بہی
حضرت عیسیٰ کی خاص مسلمانون ہی سے علاقہ رکہتی ہے کیونکہ علماء عیسائی

تحقیقات کی بموجب دنیا مین عیسائی بائیس کرور اسّی لاکھ اور مسلمان گیارہ کرور

ہین (از طریق الحیات فارسی مصنفہ پادری فانڈر صاحب مطبوعہ ۱۸۴۷ء صفحہ ۱۲

و مطبوعہ لندن ۱۸۶۳ء اردو طبع چہارم صفحہ ۶۸ دوسرا مقصد) پس برگزیدہ

وہی ہین جو تہوڑے ہین اب اگر کوئی کہے کہ یہودی ان سے بھی تہوڑے ہین

یعنے نوہ لاکہہ (ایضاً صفحہ ایضاً) تو اسکا جواب یہہ ہے کہ وہ ان تینون خدا پرست

قومون مین پچھلے نہین ہین اور یہان حضرت عیسیٰ نے صاف بتلا دیا کہ جو پچھلے

ہین یعنے مسلمان اور پہر یہہ کہ ہونگے اس لفظ سے ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ کا

اشارہ اُس فرقہ کیجانب ہے جو حضرت عیسیٰ کے بعد دنیا مین قایم ہونے والا

تہا یعنے مسلمان اور اگر عیسائیون سے مراد ہوتی تو یون فرماتے کہ پچھلے

پہلے ہوگئے یعنے مقبولیت کے درجہ مین یہودیون سے اوّل ہوگئے مگر مطلب تو

یہہ ہے کہ مسلمان مقبولیت کے درجہ مین یہودیون اور عیسائیون سے اوّل

ہونگے چنانچہ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے

نحن الاٰخرون من اھل الدنیا والاولون یوم القیمۃ

یعنے ہم دنیا مین تو پچھلے ہین اور قیامت مین پہلے ہین انتہیٰ پس ان دو حوالون

کے بموجب مسلمانون کو بیشک مقبولیت کے درجہ مین یہودیون اور عیسائیون

سے اوّل سمجہنا چاہیے اور اسیطرح مسجد اقصیٰ کو پہلی اور دوسری ہیکل سے

جیساکہ اس کتاب کے پڑہنیوالون پر ظاہر کرچکا ہون

اب اس کتاب کو مین ایک پیشین گوئی مندرجہ کتاب حضرت حجی نبی علیہ السلام

لکہہ کر ختم کرتا ہون جسکی عبرانی عبارت یہہ ہے و ہر عشتی ات کل ہگویم

وُبَاۛ وُ حِمدَتْ کل ہگوئیم وَمل لیثی اِتْ ہب بیت ہَزہْ آمَرْ یہوواہ صباؤت
یعنے لرزا دونگا مین سب قومون کو اور آئیگا پسندکیا ہوا سب قومونکا اور مین
اس گہرکو جلال سے بہردونگا رب الافواج فرماتاہے (کتاب حجی ۲ باب ۷)
حمدت وہی نام حضرت رسول خدا احمد مجتبی صلعم کاہے جسکی خبر حضرت عیسی نے
بہی اسیطرح دی تہی کہ **یاتی من بعدی اسمہ احمد** (یوحنا ۱۴ باب ۱۶) اور یہہ
بات فقط مین نہین لکہتا ہون بلکہ گاڈفری ہیگنس صاحب اپنی کتاب کی دفعہ
۷۷ امین اقرار کرتےہین چنانچہ قولہ اسکی بابت مین خاص نہایت مشہور پادری
پارکہرسٹ صاحب کا حوالہ رکہتا ہون کہ اس سے مراد محمد صلعم ہین نہ عیسی
یا روح القدس اور یہہ مراد اس سبب سے ظاہر ہے کہ پیشین گوئی مین محمد کا
نام موجود ہے اس مقام پر یہہ دعوی نہین کرسکتے کہ مسلمانون نے تحریف کی ہو
انتہی دیکہو حمایتہ الاسلام مطبوعہ بریلی ۱۸۷۳ء ترجمہ اپالوجی مصنفہ گاڈفری ہیگنس
صاحب لندن مطبوعہ ۱۸۲۹ صفحہ ۸۹ دفعہ ۷۷) اور نہ فقط یہی بلکہ زبور ۲ مین بہی
حضرت رسول اللہ صلعم کا نام پاک اسطرح موجود ہے کہ صیحون سے حسن کے
کمال سے خدا جلوہ گر ہوتا ہے انتہی پادری ہیچل صاحب جنکی کتاب خطوط ہندوستانی
جوانون کیواسطے مطبوعہ ۱۸۶۹ء ہندوستان مین ہر عیسائی عالم کے پاس
موجود ہے فرماتےہین کہ لفظ حسن کی کالیت یعنے سریانی لفظونمین مشہور تاریخ
لکہا ہے جسکے معنے عربی زبانمین کلیلا محمود ہوسکتے ہین اور یہہ پہلا لفظ محمد سے
کچہہ نسبت رکہتاہے انتہی خطوط ہندوستانی جوانون کیواسطے مصنفہ پادری
جے مری ہیچل صاحب ال ال ڈی ترجمہ پادری جے ڈی برون صاحب

مطبوعہ ۱۸۶۹ع باہتمام پادری واصاحب صفحہ ۲۰۶) خدا کا شکر کہ یہہ کتاب حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے نام پر ختم ہوئی اب خدائے کریم اپنے اس ناموز گنہگار اور کم ہمت کا بہی اس نام پاک کے وسیلہ سے خاتمہ بخیر کرے اور قبول فرماوے

اے یہوواہ سے ڈرنے والو یہوواہ کو مبارک کہو یہوواہ جو یروسلم مین ساکن ہے صیحون سے مبارک ہو ہلیلویاہ ۱۳۵ از بور ۲۰ و ۲۱

خاتمہ

اسمین دو باب ہین

باب اوّل

ابنیاء علیہم السلام وغیرہ کے نامون کے معنے اور بعض قدیم شہرون مندرجہ توریت وانجیل کے کہ جنمین سے اکثر اس کتاب دولت فاروقی مین مرقوم ہین جدید نام اور صحیح نشان اور تاریخ اعیاد یہود معہ مطابقت نامہائے عبرانی و انگریزی و ہندی و فارسی وغیرہ

ابیہوتر نیک باپ	ابی جیل خوشی کا باپ
ابیب پہلے پہل نام ماہ عبرانی	ابیاہ یہوواہ میرا باپ ہے
ابیئیل خدا میرا باپ	ابی ملک بادشاہ کا باپ

ابیرام بڑا باپ
ابیرہام بڑے گروہ کا باپ (معرب ابراہیم)
ابی سلوم سلامت کا باپ (ابن داؤد)
ارض صبی یعنے زمین ہرن کی (نام زمین یروسلم)
ابیل مصریم مصریونکا ماتم کرنا
آدم خاکی یا لال مٹی
ادون برق بجلی کا صاحب
ادونیاہ خدا میرا مالک
ادون صدق صاحب صداقت
ارسطو کامل و فاضل یہہ لفظ یونانی ہے
ارسطو کے باپ کا نام نقوماخس ہے یعنی
مجادل قاہر عمر اڑسٹھہ ۶۸ برس
اخیاب باپ کا بہائی
افلاطون شاگرد سقراط یعنے لفظ افلاطون
عام منفعت کثیر علم عمر اکیاسی ۸۱ برس
اخی ملک بادشاہ کا بہائی
اخی تفل ہلاکت کا بہائی
اخی توب نیکی کا بہائی

اسیاہ خدا کی قدرت
امنون وفادار دعوی
انوس گناہ آلودہ انسان
الہام کہولنا یا ظاہر کرنا (خطوط ہندوستانی جوانونکے واسطے صفحہ ۴۶)
اپاسٹل رسول یا حواری (رومن تواریخ کلیسیا صفحہ ۶ اور اردو تواریخ کلیسیا صفحہ ۶ لفظ یونانی
انجیل یونانی میں انگلیون خوشخبری (از اعجاز قران صفحہ ۶۶) اور ایک کتاب مین دیکہا کہ انگلیوس اول اور سیوم حرف مکسور انگل یعنی فرشتہ اور یونانی مین یو یعنی خوب و خوش
ابن العزر مدد کا پتہر
ابدون ہلاک کرنیوالا (ایوب ۲۶ باب ۶) یہہ دوزخ کا نام ہے منجملہ سات نامون دوزخ کے جیسے شئول (ایوب ۷ باب ۹) شاہات (ایضا ۱۴) اخیبہ (ایضا ۴۲ باب ۱۹) جہیم یعنے کنوان یا چاہ گہنم یعنے جہنم

دوبا اور مکاشفات ۹ باب ۱۱ میں اپولیون
دوزخ کے فرشتہ کا نام لکہا ہے
ادوم لال
اننّا یاہنّا مہربان
اریوگبس مینج کا پہاڑ
اسا حکیم
ارچنکس یا اشدود لوٹ
اپوبارد ہنیوالا
اونیس منش فائدہ مند
اونیس فورس سہمند فائدہ دینے والا
اوُر اُنگ خواہ تور پیدایش ۱۵ باب ۷
اوریاہ خدا کا نور
اوریل ایضاً
اوریم وتہیم نور اور کرامت (سردار کاہن
کے سینہ بند پر کے جواہر جن سے جنپر نور
چمکتا اُنکے حروف ملا سے سوال کا جواب
حاصل ہوتا)
ایمبس قبطی لفظ ایک سانڈ جسکے پیشانی
پر عقاب زبان پر بہونری ماتہے پہ ہلال ہوتا

از تواریخ مصنفہ رولن صاحب
افود کاہن کے لباس کا ایک ٹکڑا دو پیس
ایک پیچہے ایک آگے اور کاندہے پر جہان
دونو طرف ملجاتے ہین سونیکے مرصع دو
چپراسون سے ملایا جاتا اور کمر پر ایک زری
کے پٹکے سے باندہا جاتا تہا شمس الاخبار
مطبوعہ امریکن مشن لکہنو ۲ نومبر ۱۸۷۴ء
نمبر ۱۸ جلد ۶ مین قول پادری کریو صاحب
الیعاذر میرے خدا کی مدد
الوکرسٹ یونانی یعنے شکر گذاری
یا عشاء ربانی (رومن تواریخ کلیسیا صفحہ ۹)
اسقوف یونانی مین یہہ لفظ ایپس
کپس اور اُسکے معنے اہتمام یا خبر گیری
کرنیوالا انگریزی مین اُسے بشپ اور ہندوستانی
لوگ لارڈ پادری کہتے ہین
الیہو وہ میرا خدا
الیاہ خداوند خدا (الیاس)
الیفاز خدا کی کوشش
الیسبات خدا کی قسم (حضرت زکریا

کی زوجہ

الیسع خدا کی نجات

افرائیم بہت میوہ دار یا دوہری پھل داری

اِمپراطور یعنے حاکم فوج یا سردار لشکر اور اس سے مراد شاہنشاہ انگریزی

امپر فرانسیسی امپریور اسپین کی زبان مین

امپرے ڈار اٹلی کی زبان مین امپرے ڈور لاطینی امپرے ٹر (ڈکشنری وبسٹر صفحہ ۳۹۱)

افراط بہتایت

اسکال انگورونکا گچھہ

ایلی اب خدا میرا باپ

اِکبود جلال کہان ہے

اضحاک ہنسی عربی اسحاق

اسکریوطی تہیلی والا یا قاتل

اسمعیل خدا سُنے گا پیدایش ۱۶ باب ۱۱

اسرائیل خدا کا شاہزادہ یا ولی خدا کے پاس (حضرت یعقوب)

اشکار اجر (بن یعقوب)

استیقان تاج

اِنّی ابل خدا میرے ساتھ

ابی نیر نور کا باپ

آشر سعادتمندی یا خوشوقتی (بن یعقوب)

ب

بعال مالک یا خداوند ایک بت

بعل بیریت عہد کا مالک

بعلین خداوندان جہوٹے معبودن

بپتسمہا (یونانی) اصطباغ غسل توبہ یا غسل ایمان مرقس ا باب ۵

بعل زبوب مکھیون کا مالک

بابل یا بابلون گڑبڑ

بکا شہتوت کا درخت

بلعام لوگون کی ہلاکت

بلق غارت کرنیوالا

برنباس تسلی کا بیٹا نام حواری مسیح (اعمال ۴ باب ۳۶)

بیر سبع قسم کا کوان (ابراہیم اور ابی ملک دونون اس کو [illegible]

پیدایش ۱۲ باب ۳۲–۳۲

بیل قدیم بیج

بلیعال شریر شیطان

بیلچاسر خزانہ کا مالک

بیت عینا فروتنی یا راگ کا گھر یا کھجور کا گھر

بیت ایل خدا کا گھر

بیت حسدہ تکلیف کا گھر

بیت شمس سورج کا گھر

بیتولہ منکوح شادی کیا ہوا

بوئرگس گرج کے بیٹے

بوکیم رونیوالا

بنت سبع قسم کی بیٹی یا درسلیمان کی ماں

بنی یامین داہنے ہاتھ کا بیٹا ابن یعقوب

بُصرہ بھیڑخانہ وحشت صفحہ ۱۱ پایا جاتا ہے

سیر الاسلام صفحہ ۴۹

بَعل زبول خدا المستہ کا خدا

بیبل یعنے کتاب اور مراد تمام مجموعہ توریت زبور و انجیل مسیح کی پانچوین

صدی مین یہہ نام تمام پاک کتاب کو دیا گیا ۔ ۱۵۵۵ء تک باب اور آیات جیسا کہ اب بیبل مین پائے جاتے ہیں نہ اُنمین مندرج تھے ۔ تو بھی بعضے باب ایسے تقسیم ہوئے کہ مضمون بخوبی نہین نکلتا مثلاً متی ۹ باب ۳۸ و ۱۰ باب اسی ۱۹ باب ۳۰ و ۲۰ باب اوغیرہ لغت کتاب مقدس صفحہ ۸۸ و ۸۹

بعل حنّان بعل مہربان ہے لغت صفحہ ۸۰

پ

پدان آرام نشیب یا میدان آرام کا یعنے سُریا

پلوس کاریگر

پطرس لفظ یونانی پتھر یا چٹان (آرامی میں سریا کلدیمن کیفا کے بھی معنے ہین از روے تفسیر متی صفحہ ۸۱) اور شمعون یعنے حضرت عیسیٰ کے بارہ حواریون مین سے ایک

پوریفم فرعون کی عبد (استثنا ۲ باب)

یہودی عیسیٰ میں سے ایک کا نام ہے

لپسگہ قلعہ

ت

تابتہا تیز نظر دور اندیش لغت کتاب مقدس صفحہ ۴۶۵ مین ہے اس عورت کا عبرانی نام یونانی مین ڈرکاس ہے یعنی ہرنی

تموز پوشیدہ ایک عبرانی مہینا اور ایک بت کا نام

ترتولیوس فریبی

تیمی عزت دار

تموتھیوس خدا سے عزت پایا ہوا

تہلیم ستایش کتاب زبور اور مزمور کو عبرانی مین مزمور کہتے ہین

تیبل زمین (ایوب ۱۸ باب ۱۷)

ترو فیمس خوب تربیت پایا ہوا

ترگوم معرب ترجمہ توریت کا ترجمہ مختصر تفسیر کے ترگوم کہلاتا تہا

توبل دُنیا

تفسح پایاب ایک شہر کنارہ فرات

توبل قاین دنیاوی ملکیت

تیمور لفظ ترکی معنی فولاد (از غیاث اللغات)

تلنطن بفتح اول وثانی وسکون ثالث وضم رابع لفظ یونانی بمعنی توڑہ ایک تلنطن مین تین ہزار نقل ہوتے تہے از روس مین تفسیر متی ۱۸ باب ۲۴ اور روس بیبل لندن مین متی ۱۸ باب ۲۴ کے حاشیہ مین ہے کہ تلنطن کا وزن پندرہ سو تولہ کے برابر تہا اور اُسکی قیمت اٹہارہ سو پچہتر روپے ۱۸۷۵

توریت شریعت

ترو فینا لذت دار

تہیو فیلس خدا کا پیار کرنے والا

ترو فوسا بہت چمکیلا نہایت تابدار

ج

جبرئیل خدا مین خوبی یا خدا کا پہلوان

جیرسوم یہان ایک مسافر موسیٰ کا بیٹا یا یہان پردیسی

جد گروہ (حضرت یعقوبؑ کا بیٹا)

جشن نزدیک آنے والا

جدلیاہ خدا میری بزرگی

باب اول

جیلعاد گواہی کا پشتہ

چ

چنگیز مغلون کی زبانین بہت بڑے کو کہتے ہین یہہ لفظ آسمان اور بڑے سمندر وغیرہ کی نسبت بہی مستعمل ہوتا ہے (از سیر الاسلام حاشیہ صفحہ ۱۳۸

ح

حنوک مخصوص عربی مین ادریس

حبش جلا ہوا چہرہ

حوّا زندہ

حزقیل خدا کی قدرت یا خدا زور بخشیگا

حنانیاہ خدا کا بادل

حج میلہ

حفظباہ میری خوشی اُسمین ہے

حزقیاہ خدا کی مدد سے زور آور

حیرام زندگی کی بڑائی

حباب پیارا

حوریب بیابان خشکی

حبقوق کُشتی گیر حضرت حبقوقؑ کی کتاب مجموعہ توریت مین شامل ہے (لغت کتاب مقدس صفحہ ۱۷۲ مین ہے کہ یہودیون کے درمیان طرح طرح کی روایتین اس نبی کی بابت جاری ہین پر وہ کسکا بیٹا تہا یا کب پیدا ہوا یا کہان رہتا تہا کوئی صحیح بتا نہین سکتا نہ یہی بیان نہین ہو سکتا کہ کس بادشاہ کے ایام مین اُسنے نبوت کی انتہی

حاجی عید

حام گرم بن نوحؑ

حدد یا حدر سورج و نام بت نام پسر اسمعیل سریانی

د

دجون اناج مچہلی

دان عدالت (بن یعقوبؑ)

دانیل خدا کی عدالت

داؤد پیارا عزیز

دیوتریفش زیوس کا پالا ہوا

دیاقون کارکن خادم انگریزی مین ڈیکن (از ارمغان تاریخ کلیسیا مطبوعہ ۱۸۷۰ صفحہ ۲۱

۱۱۳۰

دوراخمہ بکسر اوّل وسکون ثانی یونانی سکہ جسکی قیمت دس آنہ (ازر و من ہیبل مطبوعہ لندن متی ۱۷ باب ۲۴) اصل مین دوراہمہ بکسر اوّل وثانی یعنے دودرہم ازر و سن تفسیر اسکاٹ

دبورہ کلام ربانی یا شہد کی مکہی بی بی ربقہ کی ساتھہ والی دائی کا نام

دبی اوسکوری دو دیوتے جوڑا

ر

ربّ یا ربّی اوستاد مالک پیشوا یونانی ربونی (حاشیہ بیبل مرقس ۱۰ باب ۵۱ چہاپہ ۱۸۶۵ء یہودیونمین دینی علما کے تین درجے تھے یعنے رب اور ربّی اور ربان ازر و سن تفسیر متی ۲۳ باب ۷ عربی مین غلام کے مالک کو رب کہتے تھے جیساکہ مشارق الانوار کی حدیث ۸۰۷ مین ہے ولا یقل احدکم ربّی اور یہی متی ۲۳ باب ۷ و ۸ مین بہی ہے

راخیل بہیڑ عربی راحیل حضرت یوسفؑ کی ما

راحاب مغرور

رامہ یا رامات بلند کیونکہ وہ سلسلہ کوہ کے ملنے کی وہ جگہہ ہے (از جغرافیہ پاک کتاب مولفہ پادری جوزف جیکب مطبوعہ ۱۸۶۷ء وکیفیت نامہ ترجمہ پادری اسٹرنصاحب مطبوعہ ایضاً صفحہ ۳)

رعمیس بادل کا گرج

ربقہ منایا ہوا (حضرت یعقوبؑ کی ما)

رحبعام لوگونکا بڑہانیوالا (حضرت سلیمان کا بیٹا)

روبن سورج کا دیکہنا یا دیکہہ بیٹا یہ حضرت یعقوب کا بیٹا

روداگُل

رہم زور و قدرت

رُوفس لال

روت سیر و آسودہ (حضرت داؤد کی پردادی)

ز

زکی عادل صادق

زبلون ساتھ رہنا (از رومن جبیل مطبوعہ ۱۸۶۰ع حاشیہ پیدایش ۳۰ باب ۲۰

زکریاہ خدا کی یاد

زبدی بڑا حصہ

زروبابل بابل کا پردیسی یا بابل مین پیدا ہوا

زرویاہ خدا کی زنجیرین

زیلوتس غیور

زپورہ خوبصورتی زنسگا معرب صفورہ

زیوس یا جوپیٹر مددگار باپ ایک بت کا نام یعنے مشتری

س

سرشدی قادر مطلق میری چھاتیان سے

سلوس یا ساؤل مانگا ہوا خواہ گوڑا ایک ساؤل کو قران مجید مین طالوت لکھا ہے اور یہہ نام بسبب طوالت قد کے مستعمل ہوا دیکھو تفسیر حسینی وغیرہ

سمرون ساموریہ چوکی پہرا قیدخانہ

سکار سکم پیا ہوا یا متوالا از انگریزی

تفسیر طامس اسکاٹ یوحنا ۴ باب ۵

سراکین یا سراسین یعنے شرقین از تواریخ انگلستان مطبوعہ مطبع العلوم صفحہ ۱۵ اہل یورپ سلاطین اسلام کو یہی بادشاہ کہتے ہین

سرہ یا سارہ بی بی یا شہزادی (زنی یعنی دنیوی تاریخ صفحہ ۷۰ مین ہے سرے کے معنے شاہزادی اور سرہ کے معنے بار آوری کے)

سیت رکھا ہوا عربی مین شیث بنایا مشلثہ

سموئیل خدا سے طلب کیا ہوا

سرون شہانہ میدان

سیم نام یا ناموری عربی سام

سیلا سلامت یا نجات طلوع آفتاب صداقت صفحہ ۱۰۵ مین ہے سیلا صلح یا صلح کنندہ

سدوم انکا بھید سدوم عمورا دسہ شہر لوط کے سیبوئیم شہر بھی

سافر شریعت نویس ایک فرقہ یہود (از رومن تواریخ کلیسیا حصہ ۱ صفحہ ۱۰۰

سیین سینا جھاڑی

سلیمان صلح جو ملاپ چاہنے والا

سوسن یا سوسنا ایک پہول کا نام

سالم سلمون سلوم سلامت

سلو آم بہیجا ہوا

سال یوبل بضم اوّل وثالث یعنی سال خوشی ہر پچاسویں سال یہودیوں میں ہوتا تہا کہ سب قیدی اور غلام آزاد ہو جاتے تہے احبار ۲۵ باب مفتاح الکتاب صفحہ ۵۷ اور یوبل کے معنے نرسنگا بہی ہو سکتا

سکندر اچہا آدمی یہہ نام ہندی الاسکندر یعنے اچہا آدمی عربی میں الاسکندر (اردو بہاروی)

سکرمنٹ لاطینی یعنے قسم سر مقدس (رومن تواریخ کلیسیا صفحہ ۷۸)

ستتر بفتح اوّل وثانی وکسر ثالث یونانی سکہ اسکا وزن ایکتول کے برابر اور قیمت ایک روپیہ چار آنہ از حاشیہ رومن بیبل مطبوعہ لندن متی ۱۷ باب ۲۷

سینیم چین

سبت آرام اسدن یہودیوں کو جمع کرنا آگ سلگانا لکڑیاں لانا وغیرہ منع تہا اور ضرورت کیوقت دو ہزار ہاتہہ کے فاصلے تک جانا روا تہا (لغت کتاب مقدس صفحہ ۴۰۰) رومن تفسیر اسکاٹ صفحہ ۱۶۰ میں سبت کی منزل کا فاصلہ پندرہ سو قدم لکہا ہے یہودی لوگ قدیم سے شنبہ کو سبت کے آداب بجالاتے تہے مگر لغت کتاب مقدس صفحہ ۴۰۰ میں عیسائیوں کا دستور مرقوم ہے کہ انوار (یکشنبہ) سبت سے بدلا گیا انتہی

ش

شحریث نماز صبح جسے صبح سے دوپہر تک پڑہ سکتے ہیں یہہ نماز حضرت ابراہیم سے ہے (پیدایش ۱۵ باب ۱) اور نماز دیگر کا نام منحا یہہ نماز حضرت اسحاق سے ہے (پیدایش ۲۴ باب ۶۳) اس نماز کو دو بجے دن سے شام تک پڑہ سکتے ہیں اور نماز شب کا نام عربیت یہہ نماز حضرت یعقوب سے ہے (پیدایش ۲۸ باب ۱۰—۱۲) یہہ نماز شام سے صبح تک پڑہ سکتے ہیں اور ہر نماز میں

اکیسواں تا تیسواں زبور ضرور پڑہنے ہین

شارلیمن یعنے چارلس کبیر بادشاہ فرانس دیکہو لب التواریخ جلد ۲ صفحہ ۱۸

شیطان یعنے مخالف (وابلیس یعنے ناامید)

شمسون اُسکا بیٹا

شمعون سننے والا یا ماننے والا

شعیر کہرکہرا نام کوہ

ص

صُغر چہوٹا حضرت لوطؑ کے شہرون مین سے پانچواں

صید مچہلی وغیرہ کا شکار کرنیوالا

صیحون اور **جیہون** نہرونکا شہر شور ہنگامہ

صفنیاہ خدا کا بہید

صدقیاہ خدا کی صداقت

ط

طالمی سوتر یعنے طالمی بچانیوالا (دیکہو دنیوی تاریخ صفحہ ۳۲۸)

طیطس صاحب عزت

طیبہ نام کشتی نوحؑ و نام اُس ٹوکری کا جسمین حضرت موسیٰ کو رکہکر دریا مین ڈالدیا تہا لغت کتاب مقدس صفحہ ۳۵۶

ع

عکن تکلیف دینے والا

عمالیق چاٹنے والا یا بدسلوک لوگ

عزرا مددگار

عمورہ ایک سرکش قوم

عدن عیش خوشی

عبدیاہ خدا کا بندہ

عرب صحرا یا دشت

عابد ادوم ادوم کا بندہ

عبیر یا **ہبیر** عبور کرنیوالا (یہہ عبرانیونکا باپ تہا (پیدایش ۱۱ باب ۱۴-۱۷) یہہ سام کے پوتے کا بیٹا تہا)

عوز مصلحت

عُزئیل یا **عزیاہ** خدا کی قدرت

عساہئیل خدا کا بنایا ہوا

عُزریاہ جسکی مدد خدا نے کی

عدہ زیبایش

عبدنیجو نور کا خادم

عیسو شکیل یا بال والا

غ

غتنیل خدا کا وقت

ف

فلج تقسیم (بن عبر)

فلسطی پردیسی

فریسی خاص یا ممتاز یہ ایک فرقہ یہودیوں میں تھا (از رومن تواریخ کلیسیا حصہ ا صفحہ ۱۰۰)

فرعون بدلا لینے والا یا اگر یا سورج

فلدلفیہ بھائیونکا پیار

فرزی گانوں کے رہنے والے

فلیمن پیار کرنیوالا

فلپوس گھوڑونکا چاہنے والا

فیبل ہرات ہرات کی گزرگاہ

فوطیفار موٹا سانڈ یا جو سورج سے تعلق رکھتا اسلامی روایت میں یہ زلیخا کا شوہر اوّل تھا

فالکس خوشوقت

فستس خوشنود

فنیل خدا کا چہرہ یا رویا

فنناہ موتی یا جوہر

فردوس باغ میوہ دار یہ لفظ دراصل فارسی پیرِدوس ہے اور سنسکرت میں پردیشا اور گریک یعنے یونانی پیرڈائسا اور معرب فردوس اور سب زبانوں میں ایک ہی معنے ہیں از ویبسٹرز ڈکشنری

ق

قبیر یعنے قبر

قاناہ نئی جگہہ

قاین ملکیت عربی میں قابیل اور انگریزی میں قاین کے معنے برادر شوہر برادر زن

قورح گنجہ منجمد ہوا

قادس پاکیزگی

قنز بیہ ملکیت

ک

کفرناحوم توبہ یا عیش کا کھیت

کرئیل خدا کا تاکستان

کوش کالا

کوشان جشستان اتھیوپیا

کلوری گلگتہ کھوپڑی (رومن تفسیر اسکاٹ صفحہ ۲۲۳)

کدرون تاریکی

کدار سیاہی (حضرت اسمعیل کے بیٹے کا نام) پیدایش ۲۵ باب ۱۳

کرسٹس مسیح رومن تواریخ کلیسیا صفحہ ۵۰

کاہن امام منجم حکیم جادوگر (دینی و دنیوی تاریخ مصنفہ پادری گس انفسر براڈ ہیڈ مطبوعہ الہ آباد مشن پریس ۱۸۷۸ع صفحہ ۱۰۵) ایضاً صفحہ ۵۳ کاہن یعنی حکما و اطبا و نجومی و سحار انتہی

کالب کتا یا ٹوکری یا سر گرم عربی کلب

کوارٹس چوتھا

کاتھولک عام کلی

گ

گتسمنی کولہو کی جگہہ (رومن تفسیر اسکاٹ صفحہ ۲۰۷)

گلیل یا جلیل دائرہ نام ضلع جو آشر اور نفتالی وغیرہ کی میراث تھا لغت کتاب مقدس صفحہ ۲۳۴

ل

لابان چمکتا

لاک غریب ذلیل

لاؤدیقیہ راستباز لوگ

لموئیل خدا اُنکے ساتھ

لاوی ملا ہوا شریک حضرت یعقوب کا بیٹا (پیدایش ۳۵ باب ۲۳)

لعمّی میرے لوگ نہین

لہب شعلہ غزل الغزلات ۸ باب ۶

لوبس بہتر

لبنان چونکہ اسکی چوٹیون پر برف جمی رہتی ہے اس سبب سے اُسے جبل لبنان یعنے کوہ سفید کہتے ہین الکتاب کے مقامات المعظم

صفحہ ۹

لارحومہ غیر مرحوم

لوط لپیٹا ہوا یا مُر

لوقا یا لوقیوس روشن

م

منصر عربی میں شہر عبرانیمیں مزاحیم مصیبت

مردکی توبہ

موریاہ خدا کی تلخی

موسیٰ پانیسے نکالا ہوا

منسّی فراموشی (پسر یوسفؑ)

منوحہ آرام

مجوسی نجومی کاہن دانا (ردمن تفسیر

اسکاٹ صفحہ ۲۷)

مودیون اناج ناپنے کا پیمانہ (ردمن تفسیر

اسکاٹ صفحہ ۴۷

مرقس (رومی لفظ) صاحب عدل

مارتہا کڑوی ہونیوالی

مریم تلخی یا دریا کا قطرہ

مسّا امتحان آزمایش

متیاس خدا کا انعام

متی خدا کا دیا ہوا حضرت عیسیٰ کے

حواری کا نام اور حضرت یونسؑ کے

باپ کا نام (مشارق الانوار صفحہ ۱۲۶ میں)

مگر سبیل میں یونس بن امتّی مرقوم ہے

مسیح مسح کیا ہوا

متوشلح اُسکے اُسپر موت بھیجی

میکا فروتن

میکائیل میکیاہ کون ہے خدا کی مانند

مواب باپ سے

ن

نعمان پسندیدہ

نبال احمق نادان

ناحوم تسلی دینے والا

نعومی خوبصورت یا دل پسند

نفتالی میری کشتی یا میرا الجھنا

ناصرہ الگ کیا ہوا

نبوکدنذر نبو کے خزانوں کا قبضہ کرنیوالا
(بخت نصر)

نبوسردان نبو کے صاحبوں کا چھوڑنیوالا

نحمیاہ خدا کی تسلی

نمرود باغی (پیدایش ۱۰ باب ۸)

نینوا خوبصورت (یہاں حضرت یونس بھیجے گئے تھے)

نوح یا نوحا آرام یا تسلی

نود آوارہ

و

وشتی پینیوالی

ہ

ہارون قوت کا پہاڑ یا روشنا
عربی میں نگہبان گنتی ۳۳ باب ۳۹

ہابیل آدم کا بیٹا بطلان یا شہر یا ماتم

ہلیلویاہ خدا کی تعریف کرو

ہب ہب یعنی پیار پیار نام فرشتہ

دوزخ امثال ۳۰ باب ۱۵

ہیرودیس چمڑے کی روغن

ہوسیع نجات دہندہ

ہاجرہ پردیسی ڈرنیوالا

ہامان شور تیاری

ہند تعریف (فارسی میں دزد راہزن غلام)

ہرماس یا مرکری یوس ایک بُت کا نام

ہرزون گدہ سوار

ہزائیل جیسے خدا دیکھتا یا بادشاہ آرام

ی

یحمور رسیم ہرن

یدیدیاہ بہت پیارا

یسوع نجات دینے والا معرب عیسیٰ

یعبیز غم یا تکلیف

یعقوب تعاقب کرنیوالا (عیسو کے پیچھے پیدا ہونیکے سبب یہہ نام ہوا)

یاہ از خود موجود ازلی

یعزیر مددگار

یہوس حقارت
یہویاریع خدا نے پہچانا یا نام سردار کاہن
یہوشفات خدا کی عدالت
یوحنا خدا کا فضل یا انعام (عربی میں یحییٰ)
یوکابد خدا کا جلال
یوئیل راضی یا قسم کہانے والا
یوناہ فاختہ عربی مین یونس
یوسف افزونی (ابن یعقوبؑ)
یشوع نجات دینے والا (حضرت موسیٰ کے جانشین)
یبین پہچاننے والا نام بادشاہ حصور
یسعیاہ خدا کی نجات
یافت خوبصورت عربی مین یافث شاید
یاہو یہوواہ ہے

یابل
یہوداہ بدال مہملہ خدا کی
(بن یعقوبؑ)
یہوواہ بدو واو از خود موجود اسم ذات باریتعالیٰ
یہوواہ نسی خدا میرا جہنڈا
یہوواہ شمہ خدا وہان ہے
یہوواہ صدقنو خدا ہماری صداقت
یمیمہ دن کیموافق خوبصورت
یرمیاہ خدا کی بزرگی یا خدا سے سرفراز کیا گیا
یربعام عوام سے لڑنے والا یا جسکے لوگ بہت ہین
یربعال بعال اپنے حق کا اظہار کرے
یروسلم سلامتی کا رویا
یہوران راستباز یا صادق
یسی میرا ہے حضرت داؤدؑ کے والد

ناپ اور وزن وغیرہ

ماپ پانی کے واسطے از لغت کتاب مقدس صفحہ ۳۴۷

بط خومر کا دسوان حصہ چنانچہ ایک بط مین قریب ۲۵ سیر کے گنجایش تہی کیونکہ خومر اسمین ۱۰ بط یعنی تین ۳۰۰ سو سیر یا ساڑہے سات من کی گنجایش تہی

واسطے از لغت کتاب مقدس صفحہ ۳۲۷

ناپ اومر تہے اور وہ خومر کا دسوان حصہ تہا چنانچہ اسکی اور بط اِیفاکنیش ایک سی تہی یعنے تیس سیر کب وہ پیمانہ کی چوتہائی تہی یعنے ڈہائی سیر خومر اُسمین دس بط یا ایفے تہے یعنے تین سو تیس سیر یا ساڑہے سات من سامان تہے انتہی

وزن سکہ ہاے عبرانی از لغت کتاب مقدس صفحہ ۱۰۷

بیقع نیم تولہ کے برابر تہا جیرہ وہ تولہ کا بیسوان حصہ تہا مانہ وہ پچاس تولہ کی برابر تہا قنطار وہ تین ہزار تولہ کے برابر تہا ثقل یا مثقال وہ ایک تولہ تہا

رومی وغیرہ سکے جو اسیری بابل کے بعد یہودیوں میں رایج ہوے

دینار کا وزن تین ماشہ تہا درہم وہ رومی دینار کی برابر تہا یعنے تین ماشہ مینا کا وزن پچاس تولہ تہا لغت کتاب مقدس صفحہ ۱۰۷

بعض شہرونکی شناخت جس سے واقفیت اس کتاب کے پڑہنیوالے کو ضرور ہے

اسیلینی شہر یا مین ایک صوبہ جو پینٹس اور انٹی ٹیپس پہاڑون کے درمیان واقع ہے لوقا ۳ باب ۱ اور یہ خلیج ہندو غیرہ کا ایک نام اور وہ علم ایک ملک جو عرب کے اتر اور	یہودیہ کے دکہن طرف واقع تہا افسس کوچک ایشیا کا ایک شہر جو ارتیمس کے مندر کے سبب سے مشہور تہا (اس سے تین کوس کے فاصلے پر اصحاب کہف کا غار ہے از تفسیر حسینی و اعجاز قران صفحہ ۵۶

ترکون نے فوج کشی کرکے اُس مُلک کو لیلیا
روسن تواریخ کلیسیا صفحہ ۳۶
اردشیر یا شیرشاہ یا اخسویرس جسکا
یونانیون نے ارتاززکسس نام رکہا
یہہ بادشاہ کوش سے ہندوستان تلک
ایکسو ستائیس ۱۲۷ صوبونپر سلطنت کرتا تہا
یہودی جو بابل مین اسیری ستر برس کے
بعد رہگئے اسکے ظلّ حمایت مین تہے اسکی
دار السلطنت کا نام شوشتر یا سوسن تہا
جسے یہودی شوشان یا شوشان ہیرہ
یعنے پت کہتے ہین مسیح سے چارسو چہتر
برس آگے یہہ بادشاہ تخت پہ بیٹہا یہودن
آستر اسیکی ملکہ تہی اور ہامان اسی کا وزیر
تہا جسنے تمام مُلک کے یہودیون کے قتل کا
فرمان جاری کیا مگر خدا کی عجیب قدرت سے
وہ آپ مع دس بیٹون اور ہزار ہا اپنے
بادشاہی ملازمون کے قتل ہوا عید پوریم
یہودیونمین اُسیوقت سے ہے
ابیثون یہودیہ کا ایک شہر جو یردن کے
کنارہ پر تہا
اخایہ یونان کا دکہنی حصّہ جسکا پایۂ تخت
کرنتّس تہا
اماؤس ایک شہر جو یروسلم سے
ساڑہے تین کوس کے فاصلہ پر تہا
امفیپولس مقدونیا کا ایک شہر جو
ستریمون ندی کے کنارہ پر تہا
انطاکیہ یا انٹی اوک سابق مین
سُریا کا بڑا شہر تہا اور اُسمین عیسائی
پہلے پہل کرسٹیان کہلائے اس شہر کا
بانی انٹیوکس کا بیٹا سلوکس مصاحب
سکندر تہا اب اُسمین چودہ مسجدین ہین
اور گرجا گہر ایک بہی نہین (الکتاب کے
مقامات المعروف صفحہ ۵۷) یہہ شہر
اوتر کیطرف یروسلم سے تین سو میل
دور ہے (لغت کتاب مقدس صفحہ ۵۲)
اور دوسرا انطاکیہ ایشیائے کوچک یعنے
ولایت روم اور صوبہ پسدیہ مین واقع ہے
(روسن تواریخ کلیسیا آخر صفحہ ۲۳ جلد ۱)

اتی پترس سامریہ کا شہر

اپی فورم اٹلی کا شہر جو روم سے
بیس کوس کے فاصلہ پر تہا

اپلونیا مقدونیا کا شہر

اریوپگس یا کوہ مریخ جسپر اسینی کی صدر
مجلس اکثر ہوتی تہی

ارمتیا یہودیہ کا شہر جو اب راملہ کہلاتا ہے

آرمجدون یعنے کوہ مجدوہ اور مجدو
ایک شہر تہا جسے سلیمان نے تعمیر کروایا

اسوس کوچک ایشیا کا بندر

اسینی اٹیکا کا پایہ تخت اور یونان کا
مشہور تر شہر کرنتس سے ½ ۱۲ کوس کے
فاصلہ پر واقع ہے

اتالیہ پمفولیہ کا شہر ہے

ازوتس یا اشدود پلستاین کا
شہر جو ان دنوں ازدود کہلاتا ہے

اسکندریہ مصر کا بندرگاہ جو بڑی مدت تک دنیا کی بڑی تجارت گاہ تہی

افرائیم پلستائن کا ایک شہر جو فرقہ افرائیم
کے متعلق تہا

اکونیم کوچک ایشیا کے صوبہ لوقاونیہ کا
پایہ تخت

ایلام ایران کی دکہن طرف کی ولایت
مثل ولایت شوستر اور شیراز وغیرہ کو ایلام
کہتے ہین اور اُسکے اوتر کو کہ ہمدان اور
اذربایجان وغیرہ ہے مادا یا مادین
بولتے ہین (از میزان الحق صفحہ ۸۹ مطبوعہ
سنہ ۱۸۶۲ باب ۳ فصل ۱

الرقوم ایک مُلک جو خلیج بندوقیہ کے
پورب طرف واقع تہا

اسفانیہ یورپ کا ایک بڑا مُلک یعنے
اسپین معرب اندلس (از تواریخ کلیسیا جلد

اٹلی یورپ کا ایک مُلک جسکا پایہ تخت
قدیم روم تہا

ایشیا صغیر یا ایشیا کوچک جو بالفعل
اناطولی کہلاتا (از مفتاح الکتاب صفحہ ۲۴۴)
یہہ جزیرہ نما ملک شام کے اوتر طرف سلطان
روم کے عمل مین ہے اسے نواحی ایشیا
کہتے ہین رومی نواب جو اُسکا انتظام کرتا تہا

اٹلانٹک یعنے بحر اوقیانوس یا محیط
غربی (از حاشیہ موید الاسلام صفحہ ۶۱
ایشیا ہندوستان لنکا برہما سیام
چین جاپان ترکستان افغانستان
...رس عرب شام کنعان عراق
...رہ. یورپ انگلنڈ اسکاٹ لنڈ
...یلز سویڈن روس پروشیا ڈنمارک
ہالنڈ بلجیم فرانس جرمن اسٹریا پرتگال
اسپین اٹلی یونان روم جدید یعنے اسپین
افریقہ مصر نوبیا ابیسینیا بربر صحرا
نگنیٹیا مڈگاسکر قترکو وغیرہ (از منول
جاگرفی صفحہ ۵ فہرست
بیت عبارا پایاب کا گھر یہودیہ کا شہر
جہان حضرت یحی بپتسما دیتے تھے
بیت حکارم انگور کے درخت کا گھر
یروسلم اور بیت اللحم کے درمیان ایک گانو
بیت شان آرام کا گھر یردن سے
۴ میل دور ایک گانو
بیت حوران غار یا سوراخ کا گھر یہ
دو گانو بیت حوران عالی اور بیت
حوران سافل یروسلم سے بارہ میل
بیت اللحم کہانا پینا وہان ہمیشہ بہت
ہوا ہوگا کیونکہ شروعین اسکا نام افراطہ
تہا (پیدایش ۵ ۳ باب ۱۹) عبرانیون نے
اُسے روٹی کا گھر کہا اور اسکا نام عربی
نام سے فدہ سا بد لکر گوشت کا گھر ہے
لغت کتاب مقدس صفحہ ۹۶ یہان حضرت
داؤد اور اُنکے بعد حضرت عیسیٰ پیدا ہوئے
بیت الشموت بیا با نوت کا گھر
کنعان کی سرحد کا ایک شہر
بیت صیدا رحمت کا گھر (گلیل کا
ایک شہر جو جنسرت کی جھیل پر واقع ہے
مسیح نے اُسکے باشندونمین سے تین
رسولون یعنے اندریاس اور پطرس
اور فیلپوس کو مقرر کیا لغت صفحہ ۹۸
بیت شمس دھوپ یا سورج کا گھر کنعان کا
ایک شہر
بابل بابلونیا یا کلدستان کا پایتخت

جو فرات پر واقع تھا

بیت حلنیا یہودیہ کا شہر بیت المقدس سے
ایک کوس کے فاصلہ پر تھا کوہ زیتون کے
پورب پہلو پر ایک کم گہری وادی مین
بیت عنیا گانو یروسلم کے پورب دکھن
سمت واقع ہے عرب اُسے العازریہ کہتے
ہین ہیں اکیس گھر کی آبادی ہے یہان
العازر کی قبر ایک تہ خانہ مین سفید چٹان
مین کھودی ہوئی ہے جسے حضرت عیسیٰ
نے اُسکے مرجانیکے چوتھے دن زندہ کیا
الکتاب کے مقامات المعروف صفحہ ۴۴ و

برطانیہ کلان یعنی گریٹ بریٹن جسمین
انگلنڈ اور اسکاٹلنڈ اور ویلز شامل ہین
از تاریخ سلطنت انگلشیہ صفحہ ۱

بغداد عباسی خاندان کے دوسرے
بادشاہ المنصور بالله نے پرانی گانو کے
کھنڈر و نیز آباد کیا اسکے معنے اسی بسایا
(از سیر الاسلام صفحہ ۸۴ مفتاح التواریخ
صفحہ ۱۸ یعنی طامس ولیم بیل صاحب نے

لکھا ہے کہ چون منجم در وقت تعمیر بغداد
ملاحظہ نمود شمس در قوس بود بنا برین دلیل
بر آنکہ ہیچ خلیفہ دران شہر نمیرد دیگو بیند کہ
ہمچنان شد کہ او گفتہ بود از جملہ سی و ہفت
نفر خلفاء بنی عباس یک تن دران دیا
پہلو بر بستر مرگ ننہادہ اند در سنہ یکصد
و پنجاہ و ہشت المنصور قصد زیارت مکہ
نمودہ میرفت در اثنا راہ نزدیک بیر میمون
فوت شد جسد او را در مکہ بردہ دفن کردند
گویند کہ یکصد مقابر برای او کندیدند
تا احدی را اطلاع نباشد کہ لاش او در کدام
قبر است انتہی

بیبیرہ جو لندنوں مین یور کہلاتا مقدونیا
کا شہر تھا اُسکے نزدیک پلا تھا جہان سکندر
پیدا ہوا لب التواریخ جلد ۲ صفحہ ۵۰
بتونیا کوچک ایشیا کا صوبہ بحر اسود کے
کنارہ پر

بیت فاگا انجیر کا گھر ایک قریہ یروسلم سے
دو میل دور ہے

پ

پلستائن یہودیہ کنعان فلسطین
پسیدیا کوچک ایشیا کا ایک صوبہ
پسیدیا کا انطاکیہ کوچک ایشیا مین
واقع اور ان دنون مین اکشہر کہلاتا ہے
پافس جزیرہ کپرس کا ایک شہر
پفلگونیا کوچک ایشیا کا ایک صوبہ
پمفولیا کوچک ایشیا کا ایک صوبہ
پرگا کوچک ایشیا کے صوبۂ پمفولیا کا
پایۂ تخت
پرگمس کوچک ایشیا کا ایک شہر جسکو
اسوقت برگمو کہتے ہین جالینوس کا مولد
تھا (الکتاب کے مقامات المعروفہ ضخیم)
پریا یردن کے پار کا ملک
پہرگیہ کوچک ایشیا کا ایک صوبہ
پنتس کوچک ایشیا کا ایک صوبہ
پارتھیا ایک ملک جو فارس کے متصل ہے
(یہہ ملک خیوا یعنی خوارزم اور مازندران
اور خراسان کے پایین مین واقع ہے
(از ترجمہ تواریخ ہندوستان مطبوعہ از شمس المطابع
کلکتہ ۱۸۵۱ع حاشیہ صفحہ ۶۲)
پترا کوچک ایشیا کے صوبۂ لوکیا کی
ایک بندرگاہ
پتمس ایک چھوٹا پتھریلا جزیرہ بلقیر
کے متصل اور ان دنون مین پتینو
یا پالموسا کہلاتا ہے
پتیولی اٹلی کا ایک شہر جو اس زمانہ
مین پزولو کہلاتا ہے
پتولمیس پلستاین کی ایک بندرگاہ
جو آجکل آکرے کہلاتا ہے

ت

ترسوس کوچک ایشیا کے صوبۂ
کلکیا کا پایۂ تخت
تلمیس یا بطلمیوس ان دنون اس شہر
کو آکر یا عاقر کہتے ہین اور قاضیون کے
ا باب ۱۳ مین عکو ہے (از ہندی تواریخ
کلیسیا صفحہ ۱۵۸ سطر ۱۹) یہہ شہر صلیبی
مجاہدین نے مسلمانون سے ۱۱۹۱ع مین

لے لیا تھا مگر ۱۱۹۲ع مین مسلمانون نے پہر اُسے فتح کر لیا (ارملاڈرن جاگرفی اسین صفحہ ۱۲۵)

ترو جلیوم کوچک ایشیا کا ایک شہر

تواتیرہ کوچک ایشیا کا ایک شہر جو ان دنون مین آکحصار کہلاتا ہے

تسلونیقیہ مقدونیہ کا ایک شہر اور بندرگاہ جو اسوقت سلونیکا کہلاتا ہے (یہہ شہر ملک یورپ متعلقہ سلطنت ٹرکی کا بڑا بندرگاہ ہے انگرامر جاگرفی مصنفہ گولڈاسمتہ وشرح پادری سی ان رایٹ صفحہ ۴۵)

تبریاس جلیل کا پایہ تخت جس کو آجکل تبریا کہتے ہین

تبق سرلے ایک جگہہ کا نام جو روم سے ۳۰ میل کے فاصلہ پر واقع تہا

تراکونیتیس پلشتائن کا ایک ضلع جو اوس کے پورب طرف تہا

ترواس کوچک ایشیا کا ایک ضلع

ج

جبجہ گلیلا

جات ٹےکاکو اہو فلسطیونکا ایک شہر

جلیل پلشتائن کا شمالی حصہ

جلجتا کوہ کالوری کا ایک حصہ اسے گلگتا بہی کہتے ہین

جنیسرت کی جہیل جو دریاے جلیل اور دریاے تبریاس بہی کہلاتی ہین پلشتائن کی ایک جہیل ۱/۲ ۸ کوس کی لمبی اور ۳ کوس کی چوڑی ہے

جرجسی گدارہ اور جرجسا جبیسا یہہ دو شہر گلیل کے پورب اور دکہن کے کونے مین واقع ہین ایسا ہین کے وہ دونون ایک تہے جنہین سے حضرت عیسیٰ نے بدروحون کو نکالکر دو ہزار سورون کو سمندر مین ڈوبا دیا تہا (مرقس ۵ باب ۱۳ روشن تفسیر اسکاٹ متی ۸ باب ۲۸)

ح

جبش افریقیہ کا ایک ملک ہے [illegible]

دکہن طرف ہے

حسون بندر جزیرہ قبرس کا بندر

د

دلمنوتہا ایک شہر جو جنیسرت کی جہیل پر واقع ہے

دکاپلس پریا کا ایک ضلع جنیسرت کی جہیل کی پورب طرف

دل مشیہ الرجوم کا ایک صوبہ جو خلیج بندوقیہ کے ایک طرف واقع ہے

دمشق سُریا کا ایک مشہور شہر جو یروشلم سے پچیس ۲۵ کوس دور ہے

دربی کوچک ایشیا کا ایک شہر جو صوبہ لوقانیہ میں واقع تہا

دریائے قلزم بحیرہ روم

ر

رامہ یروسلم سے چہہ میل کے فاصلہ پر بیت ایل اور یروسلم کے درمیان واقع ہے از جغرافیہ پاک کتاب مولفہ پادری جوزف جیکب مطبوعہ اکبرآباد سنہ ۱۸۶۱ صفحہ ۸۰ — ۸۲ وکیفیت نامہ ترجمہ پادری اسٹریٹ صاحب صفحہ ۳

رگیوحم اٹلی کا ایک بندرگاہ جو اس وقت رگیو کہلاتا ہے

رودس ایک جزیرہ جو کوچک ایشیا کے متصل ہے

روحم اٹلی کا ایک بڑا شہر سات پہاڑوں پر تعمیر ہوا

ربّہ بڑا یا نامور (نام شہر) جو یردن سے ۲۳ میل حسبون سے ۱۴ میل دور ہے

ز

زبلون پلسطاین کا ایک ضلع

س

سسلیا جزیرہ صقلیہ موید الاسلام حاشیہ صفحہ ۱۰۲ اسی سکلی بہی کہتے ہیں

سالم سامریہ کا ایک شہر

سامریہ پلسطین کا بیچ الا حصہ اور اسکا پایہ تخت کہ وہ اس وقت سباستے کہلاتا ہے

ساموس بحر روم کا ایک جزیرہ

ساموتراکیا یونان کا ایک چہوٹا جزیرہ

سارڈس کوچک ایشیا کا ایک شہر
جو اسوقت سارت کہلاتا ہے
سرپتا فونیکی کا ایک شہر
سُوریا ارام شام جسمین فونیکی شامل
ہے (مفتاح الکتاب صفحہ ۴۶)
سروان سامریہ کا ایک شہر
سیلوکیا سُوریا کی ایک بندرگاہ
سلوام ایک چشمہ اور برج کا نام جو
یروسلم کے نزدیک تھے
سینا عرب کا ایک کوہ جو حوریب پہاڑ
کے نزدیک ہے
سِن کا ریگستان دامن کوہ سینا
کا ریگستان
سقوتیہ ترکستان اور بخارا وغیرہ کے
برابر بحرالخضر کے پورب طرف (روس تواریخ
کلیسیا صفحہ ۱۸)
سمرنا کوچک ایشیا کا ایک شہر اور بندر
سوراکس ایک شہر جو جزیرہ سسلی پر
واقع ہے

سکار یا شکم سامریہ کا ایک شہر عیبال
اور جرزیم کے درمیان یروسلم کے اوتر
طرف بالفعل نابلس کہلاتا ہے از نادرن
جاگرفی انڈرسن مطبوعہ لندن ۱۸۶۸ء صفحہ ۱۲۵
اسی جگہہ سامری عورت نے حضرت عیسیٰ
سے پوچھا تھا کہ جرزیم کی ہیکل خدا کے حکم
کی بموجب ہے یا یروسلم (یوحنا ۴ باب)
سلمس کپرس کا ایک شہر
سروفونیکی سوریا کے متصل تھا
سبا یا سبا عرب کے دکھن
ملک یمن کا ایک شہر جہان کی ملکہ بلقیس
تھی حالانکہ حبش کے لوگ کہتے ہین کہ وہ
ہمارے ملک سے گئی تھی (لغت کتاب
مقدس صفحہ ۳۰۹)

ص

صیدا فونیکی کا ایک بندرگاہ
صور چٹان (فونیکی کی ایک بندرگاہ
صیدا سے ۲۰ میل ناصرہ سے ۳۰ میل
یروسلم سے سو میل دور ہے لغت کتاب

مقدس صفحہ ۲۷۴ (یمین کا بادشاہ
حیرام تھا

ع

عرابہ چرخہ بیبون بیابان
لغت کتاب مقدس صفحہ ۱۰۷
عسقلون اسکیلان
عرب ایک ملک جو لال سمندر کے پورب
طرف ہے

ف

فلادلفیہ کوچک ایشیا کے صوبہ لودیا
کا ایک شہر جو اسوقت الہ کا شہر کہلاتا ہے
فلپی مقدونیا کا ایک شہر جس کا نام
سکندر کے باپ فیلبوس سے ہوا
فونیکی فلسطیون کا ملک جو پلسٹاین
مین واقع تھا

ق

قرطبہ قردوہ کورڈوا اسپین کا
پایہ تخت قدیم
قرنتھس یونان کا ایک مشہور شہر

قنکریا یونان کی بندرگاہ جو قرنتھس کے
نزدیک تھی
قیصریہ پلسٹاین کا بندر اور شہر
قیصریہ فلپی پلسٹاین کا شہر جو اب
مین پنیس کہلاتا ہے
قریتی یونان کا بزرگ تر جزیرہ جسکو
اسوقت کندیا کہتے ہین
قورین افریقہ کا شہر اور بحر روم کی
بندرگاہ جو مصر کے پچھم طرف ہے (رومن
تفسیر متی ۲۷ باب ۳۲ صفحہ ۲۲۲ مین ہے
کہ قرین ایک شہر ....
پورب طرف واقع ہے انتہی) اسی شہر کا
رہنے والا وہ شمعون تھا جو بعقیدہ باسلید
وسرنتی وغیرہ عیسائی فرقون کے حضرت
مسیح کے بدلے مصلوب ہوا تھا (لغت
کتاب مقدس صفحہ ۳۷۰ مین ہے کہ
پورب طرف کرینا گو اور پچھم طرف مصر کے
اندرون اس ملک کا نام ترپولی ہے
انتہی

قریہ اربعہ یعنے حبرون جہان مکفلہ کا غار ہے کہ جسمین حضرت بی بی سارہ اور حضرت ابراہیم اور حضرت اسحٰق اور حضرت بی بی ربقہ اور حضرت یعقوب کے مزار ہین پیدایش ۲۳ باب ۲ یشوع ۱۴ باب ۱۵ پیدایش ۲۵ باب ۹ و ۱۰ و ۵۰ باب ۱۳ و ۴۹ باب ۳۱

ک

کِدرون ایک نالا جیروسلم کے نزدیک واقع ہے

کفرناحوم جلیل کا شہر جو جنسرت کی جہیل پر واقع تہا

کلوری یا **کہوپڑی** کی جگہ جیروسلم کے اوتر پچہم طرف تہی

کلوسی کوچک ایشیا کے صوبہ پرجیا کا ایک شہر

کلودا یونان کا ایک چہوٹا جزیرہ

کانا جلیل کا جنوبی شہر

کلیکیا کوچک ایشیا کا صوبہ

کنیدس کوچک ایشیا کا شہر جو وینس دیبی کی پوجا کے سبب مشہور تہا

کرازین جلیل کا شہر

کوس بحیر یونان کا ایک جزیرہ جسکو اب ستانچیو کہتے ہین

کوہ زیتون جیروسلم کے پورب طرف واقع ہے

کپدوقیہ کوچک ایشیا کا صوبہ

کپرس بحر روم کا ایک جزیرہ تہا سعد سے قبرس ۱۵۷۱ع مین سلیم ثانی نے اُسے لیلیا تب سے وہ سلطان روم کے قبضہ مین رہتا ہے لغت کتاب مقدس صفحہ ۲۵

کہیوس بحر یونان کا جزیرہ جسکو آجکل اسکیو کہتے ہین

کہرو **القاہرہ** مصر کا دار السلطنت

گ

گلتیا کوچک ایشیا کا ایک صوبہ

گازا فلسطیون کا ایک شہر جو پلستیا مین

کیا دکھن کی سرحد پر واقع تہا
گال اسوقت مین فرانس کہلاتا ہے
(از تاریخ سلطنت انگلشیہ صفحہ ۱۰)

ل

لاودقیہ کوچک ایشیا کا ایک شہر جسکو
آجکل اسکی حصار کہتے ہین
لال سمندر یا بحر قلزم سات سو کوس
لمبا افریقہ اور عربستان کے درمیان
واقع ہے
لوبیا افریقہ کا ایک ملک جو مصر کے پچھم تہا
لدا یہودیہ کا ایک شہر
لوکیا کوچک ایشیا کا ایک صوبہ جو پچھم
پر واقع تہا
لوقاونیہ کوچک ایشیا کا ایک ملک
لسطرہ کوچک ایشیا کا ایک شہر

م

مادا ایک ملک جو فارس کے متصل
بحر خزر کے دکھن پچھم طرف تہا
ملیتا بحر روم کا جزیرہ جہان [illegible]
مالٹا کہلاتا ہے
مقدونیہ ایک ملک جو یونان کے
اوتر کے حصہ مین واقع تہا
مدیان ایک مقام ملک عرب کا متصل
کوہ طور (از اعجاز قران مطبوعہ ۱۸۶۱ع صفحہ ۲۱)
ملیتس کوچک ایشیا کا ایک بندرگاہ
ملتیم فنیقی کا ایک شہر
مصر ایک مشہور ملک جو افریقہ کے
اوتر و پورب کے کونے پر واقع ہے
مسوپوتامیہ ارم نہراین [illegible]
جو عراق عرب کہلاتا ہے دجلہ اور فرات
کے درمیان کا ملک روس تواریخ کلیسیا
صفحہ ۴۳ مین اسکا نام دیار بکر بہی لکہا
مرا ایک شہر جو کوچک ایشیا کے صوبہ
لوکیا کا پایہ تخت تہا
موسیا کوچک ایشیا کا ایک صوبہ
موت کی جہیل یا دریاے سدوم
پلسٹاین کی ایک مشہور کہاری جہیل
جو میل لمبی اور دس یا پندرہ ۱۵ میل چوڑی

اُس مقام پر واقع ہے جسکے نزدیک صدوم اور عمورہ اور ادمہ اور زبیان تھے
مریبہ جھگڑا (نام مقام جہاں اسرائیلی لوگ حضرت موسیٰ سے جھگڑے تھے

میل رومی میل میں سولہ سو اٹھارہ انگریزی گز تھے (لغت کتاب مقدس صفحہ

مگدلا ہیج جلیل کے قریب ایک گانو اندنوں اُسے ایل مجدل کہتے ہین

من چالیس برس تک بنی اسرائیل فقط ایک قسم کا کہانا پاتے تھے جسکو اُسے تین مہینے تک خاصکر جون و جولائی مین ایک درخت سے جسکا نام طرفا ہے جمع کرتے جب پانی بہت برستا تب پاؤ من پایا جاتا ہے ۔ مکہن اور شہد کے عوض مین اُسے کام مین لاتے ۔ سات یا آٹھ من سے زیادہ ایک سال مین کبھی جمع نہین کیا جاتا مگر اسرائیلیون نے ہر ہفتہ کے خرچ کے لئے اٹھارہ لاکھ ۱۰۶۷۵۰۰ سات ہزار پانسو من سے کم نہ جمع کیا کیونکہ ہر ایک آدمی کو ایک اومر روز ملتا تہا اب معلوم ہوگا کہ عرب لوگونکے من کو اُس من سے کچہہ نسبت نہین ہے (لغت کتاب مقدس صفحہ ۲۸۵)

ن

نائن جلیل کا ایک شہر

ناصرہ جلیل کا ایک شہر سلطان روم کے عملین عکہ یا عکو کے پاشا کے تابع ہے یہان دوالہی معجزہ ایک ستون معلق ہے (الکتاب کے مقامات المعروفہ صفحہ ۴۴) اسکے پاس ایک پہاڑ پر پیغمبر اسمٰعیل کی قبر ہے (لغت صفحہ ۳۴۰) توریت مین سوا حضرت اسمٰعیل بن ابراہیم کے پانچ اشخاص اور اسی نام کے مذکور ہین ۔ لغت صفحہ ۲۲۴ پس انہین پانچون مین سے کسی کی یہہ قبر ہوگی

نکاپلس یونان کا ایک شہر جو اسوقت نکوپلی کہلاتا ہے

نینوہ اسور کا قدیم پایۂ تخت جو کنار

عبرانی مہینے	مطابق انگریزی	مطابق ہندی	مطابق فارسی	مطابق نوروز	دینی سال کے مہینے	ملکی سال کے مہینے
ابیب یا نیسان خروج ۱۲ باب ۲ و ۱۳ باب ۴ اور ۳۴ باب ۱۸ آستر ۳ باب ۷	اپریل	چیت	فروردین	حمل	پہلا مہینا	ساتواں مہینا
زیو یا زیو اول سلاطین ۶ باب ۱	مئی	بیساکھ	اردی بہشت	ثور	دوسرا ۲	آٹھواں ۸
سیوان آستر ۸ باب ۹	جون	جیٹھ	خورداد	جوزا	تیسرا ۳	نواں ۹
تموز حزقیل ۸ باب ۱۴	جولائی	اساڑھ	تیر	سرطان	چوتھا	دسواں
اب	اگست	ساون	مرداد	اسد	پانچواں ۵	گیارھواں
ایلول نحمیاہ ۶ باب ۱۵	ستمبر	بھادون	شہریور	سنبلہ	چھٹا ۶	بارھواں ۱۲
تسری یا ایتانیم یعنی تشرین اوّل اول سلاطین ۸ باب ۲	اکتوبر	کنوار	مہر	میزان	ساتواں	پہلا ۱
مرچشوان یا بول اول سلاطین ۶ باب ۳۸	نومبر	کاتک	ابان	عقرب	آٹھواں	دوسرا ۲
کسلیو	دسمبر	اگہن	آذر	قوس	نواں	تیسرا ۳
طیبیت آستر ۲ باب ۱۶	جنوری	پوس	دے	جدی	دسواں	چوتھا
سبط زکریا ۱ باب ۷	فروری	ماگھ	بہمن	دلو	گیارھواں	پانچواں ۵
ادار آستر ۳ باب ۷ ادار ثانی ہر تیسرے سال ہوتا تھا	مارچ	پھاگن	اسفندار	حوت	بارھواں ۱۲	چھٹا ۶

ویادار یعنی ادار ثانی جس سال میں واقع ہوتا اُس سال عید پوریم دو دفعہ ہوتی تھی

باب دوم

مناجات نظم از مولف

کارساز اپنی کبریائی خویش | ہے یکتائی و خدائی خویش

شرف ذات مصطفیٰ کا طفیل | اسی سردار انبیا کا طفیل

فخر آل رسول کا صدقہ | فاطمہ سے بتول کا صدقہ

رکھ انہین اس کتاب سے ناکام | جو مسلمان ہین ذ شتہ اسلام

رہے محروم اس سے ہر شریر و خراب | جیسے اقصیٰ سے خارج الکتاب

دیندار ان کو اس سے ہو تا ثواب | راستبازون کی راستی ہو عقوبت

رکھ دین میں ہو ہر ایک رکن کتاب | اگر دین میں ہوں ہو سے ہر مخرب

نسخہ مقبول خاص و عام ہو یہ | سارے نسخوں مین بس امام ہو یہ

جیسے لکھا کہ یہ شوکت فاروق رض | پائی مین نے زیارت فاروق رض

ویسی اسکو جو پڑہین دیندار | پائین وہ بھی سعادت دیدار

جس مکان مین کہ یہہ کتاب رہے | دخل شیطان کا سد باب رہے

پڑہین جس جا مین یہہ کتاب تمام | ہو گزرگاہ انبیا وہ مقام

جن بزرگون کے پاس یہہ کتاب | پائین اقصیٰ کی زائرون کا ثواب

خرچ اسپر کرین جو ایک دینار | لین عوض ایک کے پچاس ہزار

پڑہین دو بار جو ذکور و اناث | پاوے حج کعبہ انکی ہو میراث

ہوں ترے گھر کا جو خوان یا رب | دے صلا سکن جنان یا رب

مدد م کن بہ لطف یزدانی | ایلی ایلی لما سبقتانی
گرچہ پیری مین نیم جان مجھ کو | تہام سے ہمت جوان مجھ کو
رشک خورشید ہوا داغ میرا | تار ہے عرش پر دماغ میرا
سن سے اکدم جو تو فغان میرا | ہو زمین سیری آسمان میرا
سم ہو نہا سے اغنیا مجھ کو | دست ہیہ نان جو ہین مزا مجھ کو
تندہ سان سر بشر اسپ نرنجم | لیک چمکے ہر آفتاب زنجم
گر ہے نظرون سے آب و تاب محل | دیکھو ہین جھوپڑی مین خواب محل
ایسی سیری ہے چشم تر مین مری | نہ سما سکے کوئی نظر مین مری
سختیون کا جو پائمال رہون | تب بھی گدڑی کا اپنے لال رہون
اسقدر نور دل کے داغ مین ہے | جس سے مشعل کی بو دماغ مین ہے
جا کسی بزم مین جو پا نسکون | اپنے جامے مین مین سما نسکون
دم ہو فاقے سے گو لب میرا | پر فرشتے کرین ادب میرا
چاہون گر عہدہ سلطانی | کرون تیرے ہی گھر کی دربانی
ختم سدا عشق طاق تم مین ہون | کاش جاروب کش حرم مین ہون
نہ لبون تک کبھی گلا آئے | سینہ دے صبر گر بلا آئے
خوش ہون ازہاج انبیا مجھ سے | بنے سلم کلیسا مجھ سے
بہر دین بخش ہمت انصار | وقنا ربنا عذاب النار
قدر اسلام سمجھین اہل یہود | کہ سوا اسکے ہے زبان مردود
از دل شان نرفت حب جہاد | ولقد صدوا عن سبیل اللہ

یہان نہ کعبہ فقط بس اپنا ہے
بلکہ بیت المقدس اپنا ہے

ملت از ما و ملک ہم از ماست
کعبہ از ما یروسلم از ماست

دون نصارا کو روح پاک کا نور
مین یہود آکے مجھ سے درس لین

ہو زبان محو گوہر افشانی
لوٹین یہہ دُر یہود و نصرانی

ہو موثر میرا سوال و جواب
مجھ سے پڑہین کتاب اہل کتاب

جا نفزا ہو میرا کلام فصیح
کہہ چلا لون کلیسیا سے مسیح

پائین اہل یہود مجھ سے فتوح
رب ہلیل کی ہو مجھ مین روح

ایک کو بہی نہو گلا مجھ سے
بلکہ دو نون کا ہو بہلا مجھ سے

اپنا اسلام و دین کا در کہولون
آگے مفلس کے مشت زر کہولون

غنی اس مال سے کرون انکو
مفت پایا ہے مفت دون انکو

تاکہ جب یہان سے ہو سفر میرا
قصر خلد برین ہو گہر میرا

دلکو منصور کے ملین سو چین
پاؤن ایکدم مین دولت دارین

اے یہوواہ کے سارے بندو جو رات کو یہوواہ کے گہر مین کہڑے رہتے ہو یہوواہ کو مبارک کہو اپنے ہاتہ مقدس کیطرف اُٹہاؤ اور یہوواہ کو مبارک کہو (۴ ۱۳۴ زبور ۲ و ۳) مین اپنی نذرین یہوواہ کو ادا کرون گا اُسکی کل اُمت کے حضور مین منت کرتا ہون یہوواہ کے گہر کی بارگاہو مین اے یروسلم تیرے درمیان ہللویاہ (۱۱۶ زبور ۱۸ و ۱۹)

اعلان

واضح ہو کہ یہہ صرف یروسلم یعنے بیت المقدس کا بیان ہے اور یہودی قوم کی

تواریخ نہین ہے اسکے پڑہنے والے کو ان باتون پر خوب غور کرنا چاہئے کہ یہہ کتاب
اُن تصنیفون کی مانند نہین ہے جنہین ہر مذہب کے لوگ اپنے اپنے عقیدے کے
موافق لکہا کرتے ہین بلکہ صرف مورخانہ معہ سنہ .. و تاریخ ہر واقعی کا بیان
ہے ایسا کہ عیسائی اور یہودی اور مسلمان سب اسے تسلیم کر سکتے ہین دوسرے
کوئی مبالغہ یا خلاف بات اسمین نہین ہے کہ جس سے تمام دُنیا کے کسی اہل مذہب
کو حیرت اور تعجب ہو تیسرے پیشین گوئیان جو اس مین منقول ہوئین وہ بغیر
تاویلات ہر شخص کے فہم مین آسکتی ہین چوتہے مناظرہ کی باتین جو اس مین
شامل کی گئین وہ صرف واجبی واجبی علماء اہلکتاب کے اقوال سے لکہین
اور ہر طرح کے تعصب اور حجت سے آزاد ہین پانچوین باوجود ان سب احتیاطون کے
صرف عیسائی علماء کی معتبر تصانیف سے یہہ کتاب لکہی گئی چہٹے نظم فارسی و
اردو جو مولف کیطرف سے ہے بیانات مورخانہ اہلکتاب اور فواید مناظرہ اور
بدیہیات مطلب خیز سے مملو ہے اگرچہ اُن کتابون کے نام جنسے اس کتاب مین
مضامین انتخاب ہوے معہ سنہ مطبوعہ و شمار صفحہ و سطر اپنی اپنی جگہہ پر لکہدئے گئے
ہین صرف بعض جگہہ حلقہ کے (یعنے اسکے) درمیانین جو عبارت ہے اور اشعار
وغیرہ توضیح مطلب کے واسطے اور دستور عبارات اردو و فارسی وغیرہ پر مولف
کی طرف سے زیادہ کئے گئے باقی اصل کتابون کے ترجمے یا نقل عبارتون مین بال
سر مو تفاوت ہونے نہین پایا مگر یہان بہی اُن کتابون مین سے بعض کی فہرست
احتیاطاً لکہدینا لازم ہوا

فہرست کتب جنسے اس کتاب دولت فاروقی مین مضامین نقل کئے گئے

کیفیت نامہ بنی اسرائیل کے تمام سلاطین کا
جسے پہلے پادری [illegible] صاحب نے زبان
جرمن میں تصنیف کیا اور اب آنجہانی پادری
اشٹر صاحب نے ترجمہ کیا اور نارتھ انڈیا
ٹرکٹ سوسائٹی کیلئے مشن پریس الہ آباد
میں سنہ ۱۸۶۶ع کو مطبوع ہوا

تاریخ سلطنت انگلشیہ مؤلفہ
سررشتہ تعلیم پنجاب مطبع لاہور بنا سرکار
سنہ ۱۸۷۵ع ترجمہ انگریزی ولیم فرانسس کالیر
ایل ایل ڈی مطبوعہ لندن سنہ ۱۸۶۹ع

لب التواریخ مؤلفہ مدرس سکندر فرنیز
ٹیلر مطبوعہ سنہ ۱۸۵۱ع

مقدس کتاب کا احوال
مطبوعہ لندن سنہ ۱۸۵۱ع

فارسی

کشف الآثار فی قصص انبیاء
بنی اسرائیل تصنیف پادری
مرکیت صاحب چھاپہ ایڈن برگ
سنہ ۱۸۳۲ع یہ کتاب در اصل انگریزی
الکزنڈر کیتھ صاحب پادری نے
انگریزی زبان میں تصنیف کی اور
پھر یورپ کی اکثر زبانوں میں اور
بعد اسکے عربی میں بھی ترجمہ ہوئی اور
آخر کو پادری مرکیت صاحب نے فارسی

طریق حیات مصنفہ پادری
فانڈر صاحب مطبوعہ سنہ ۱۸۴۳ع

مفتاح التواریخ مصنفہ طامس ولیم
بیل صاحب مطبوعہ سنہ ۱۸۶۷ع بموجب
پسند مسٹر ہنری میرس الیٹ
صاحب سکرٹری گورنمنٹ ممالک
ہند

مین ترجمہ کیا دیکھو کشف الاثار و[illegible] اول و دوم ؛	
انگریزی	
جغرافیہ یعنی ماڈرن جاگرفی انڈیا مطبوعہ لندن سنہ ۱۸۶۸ع	جغرافیہ یعنی مینول جاگرفی مطبوعہ مدراس سنہ ۱۸۶۶ع
تفسیر طامس اسکاٹ صاحب مطبوعہ نیویارک سنہ ۱۸۱۱ع وغیرہ	تاریخ انگلستان مصنفہ گولڈ اسمتھ صاحب مطبوعہ کلکتہ سنہ ۱۸۵۴ع
کتاب واشنگٹن ارونگ مطبوعہ لندن سنہ ۱۸۶۶ع	ریوڈمی ہسٹری آف نالج مطبوعہ لندن مصنفہ ڈبلیو اے چیمبرس
اوٹ لائنس آف ہسٹری حصہ اول مطبوعہ مدراس سوتھ انڈیا کرسچن اسکول بک سوسائٹی سنہ ۱۸۵۵ع	گریٹ اوٹ لائنس آف ہسٹری ولیم فرانسس کالیر ال ال ڈی مطبوعہ لندن سنہ ۱۸۶۶ع ؛
تاریخ روم مصنفہ [illegible] گولڈ اسمتھ مطبوعہ لندن سنہ ۱۸۵۴ع	تواریخ جان ڈیون پورٹ صاحب مطبوعہ لندن سنہ [illegible]ع

رومن کرکٹر	
تفسیر اعمال مصنفہ پادری نفکس صاحب چھاپہ الہ آباد ۱۸۴۶ء	تفسیر زبور مصنفہ جوزف اوین صاحب پادری چھاپہ مرزاپور ۱۸۶۱ء
بیبل چھاپہ لندن ۱۸۴۶ء مع ریفرنس	بیبل چھاپہ مرزاپور ۱۸۵۸ء
مفتاح الکتاب چھاپہ مرزاپور ۱۸۶۵ء	جغرافیہ چھاپہ مرزاپور ۱۸۶۰ء
الکتاب کے مقامات المعروف چھاپہ مرزاپور ۱۸۶۰ء مصنفہ پادری شیرنگ صاحب	سوال جواب پادری پورٹر سنگھ و پادری والش صاحب چھاپہ مشن پریس الہ آباد ۱۸۶۵ء
تواریخ کلیسیا چھاپہ مرزاپور ۱۸۶۵ء	تفسیر اسکاٹ صاحب چھاپہ مشن پریس الہ آباد ۱۸۶۶ء
لغت کتاب مقدس مصنفہ مسیحی	

پادری ملتھر صاحب و تفسیر پادری شیرنگ صاحب مطبوعہ مشن پریس مرزاپور ۱۸۶۸ء

عبرانی

ترگوم یعنی تفسیر شہر مطبوعہ واو ششہ ہ یعنی پانچہزار پانسو اناسی پیدایش عالم اور اس کتاب مین سنہ اسطرح لکھے ہین پانچہزار چار سو دو سولہ اسی چھ ستر پانچ

یہودی اور عیسائی اور اہل اسلامی علما کی اس کتاب کے خاتمہ پر دستخط

دستخط عیسائی عالم پروٹسٹنٹ

کتاب یروسلم کی تواریخ مین مینے بھی دیکھی اور خوش ہوا اسکے مولف کے حق مین میری یہ دعا ہی یہوواہ تجھے صیحون سے برکت دے اور تو عمر بھر یروسلم کی بہبود پر نظر کیا کر اور اپنے لڑکوں کے لڑکوں کو دیکھے (۱۲۸ زبور ۵ و ۶) ایم۔ آر

دستخط یہودی سینہ صاحب الصافی

یہوواہ تنگی کے دن تیری سنے یعقوب کے خدا کا نام تجھے بلندی پر رکھے

[illegible] تیری مدد بھیجے اور صیحون سے تجھے سنبھالے تیری
سارے ہدیون (یعنے ان تالیفات) کو یاد فرماوے اور تیری
سوختنی قربانی (یعنے نظم پر سوز) کو قبول کرے سیلہ تیرے
دل کے مطابق تجھے بخشے اور تیرے سارے منصوبے کو پورا
کرے ہم تیری نجات پر ترنم کرین اور اپنے خدا کے نام پر
جھنڈا کھڑا کرین یہو واہ تیری ساری درخواستین (یعنے یہ
مناجات) پوری کرے (۲۰ زبور ۱-۵)

حزقیاہ بن عبدیاہ

دستخط اہل اسلام

چونکہ ہیکل کے بانی حضرت داود علیہ السلام اور یروسلم خاص انہین کا تختگاہ
اسلئے اس تواریخ یروسلم مین زبور سے حمد و نعت اور انہین
انتوں سے عبارت بلکہ یروسلم ہی علاقہ رکھتے ہین لکھنا اور سب انبیا انہی
رعایت رکھنا اور زبور سے پیشین گوئیان سوا بعض کے
اسی مقصد سے موید بیان کرنا یہانتک کہ سکندر کا ذکر بھی یروسلم
سے متعلق ہونا اور سب کچھ جیسا علما کی تصنیفات سے نقل
کرنا انتہا یہ کہ نثر مین مناجات اور جابجا خاتمہ کی آتین بھی زبور
ہی سے برعایت بیت المقدس لکھنا اور باوجود اسکے باقرار علما
اہل کتاب اسقدر اظہار فضایل اسلام یہ سب تائید الہی اس تواریخ

المكرمة التي انزلها على انبياء بني اسرائيل كما انهم يعرفون المقدس
ويسكنونه وهذا المصنف المشهور المذكور على لسان الجمهور
باسم مناظري اهل الكتب عنى سيدنا السيد ناصر الدين محمد ابو المنصور
ايده الله تعالى قد اثبت هذا الامور واوضحها فاقل من كلام اهل
الكتاب والحق ما شهدت به الاعداء فلا ريب ان هذا الكتاب
المستطاب معجزة من معجزات نبينا محمد صلى الله عليه وسلم وعند
اولي الالباب ٭ كتبه العبد الاحقر عبد العزيز بن غلام احمد لكهنوي
غفر الله ذنوبه وستر عيوبه ٭٭٭

لشكر له تعالى وتقدس على ما استكمل تاريخ البيت المقدس مما
صنفه الفريد الجامع الناس مناظري اهل الكتاب الناصر لدين النبي السيد
محمد ابو المنصور الدهلوي نصره الله القوي على كل غبي وغوي وعمي
انه قد بالغ في تحريره وسعى وبذل كثيرا من مجهوده لها
فبلغ في جهده اقصى واستوفى في كتابة هذا تاريخ
المسجد الاقصى فطوبى لمن تجرد واشترى وطالعه ورأى
اذ هو احق واحرى بان يجعل قبلة لمن يهوى والسلام على
من تبع الهدى وقد حرر هذا السطور العبد المقر بالقصور الاحقر
الافقر السيد مظفر الدين حيدر عفي الله عنه في يوم المحشر

(... نواب ... دار لكهنؤ ... نواب حشمت الدين حيدر ...)

قطعہ تاریخ مصنفہ ثانی سحبان مداح حضرت پیغمبر آخر زمان صلعم مولوی محمد اکبر خان صاحب سلمہ الواہب المتخلص بہ مسلم

صاحبو بیت المقدس کی سبھی حالات مین — جامع تحقیق یہہ نسخہ بہت اچہا چہپا
کس زبان مین آجتک بیت المقدس کیلیئے — اس سے بہتر کوئی بہی نسخہ کسی نے ہے لکہا
یہہ شرف کسکو تہا جو لکہتا کوئی ایسی کتاب — فضل یہہ بالاختصاص اسکے مصنف ہی کو تہا
جامع اوصاف ہی اسکا مصنف بالیقین — دوستو اب انکے مین صفات ہو کس صفت کا بیان
بے نظیر و بے بدل بے مثل ہے ذات انکی آج — اپنے فن مین ہے یہی شہرت جہان مین جابجا
ہین امام فن خود عالم مین وہ بے گفتگو — سب پہ بالتسلیم ظاہر ہے یہہ انکا مرتبہ
کسکو انکی طرح نصاری سے ہے کمال — جو مناظر کو طلب کرتا ہو خود دیکر صلا
آجتک انکے سوا کسنے بہلا مانگا جواب — وعدۂ انعام کرکے اپنی تصنیفات کا
نام نامی یہہ ہے اس عالی نسب کا باوفا — مولوی سید ابو المنصور صاحب اچہا
ہے انہین کی خاص تالیفات سے یہہ بہی کتاب — جسکا ہر ایک فقرہ بل ہر لفظ ہے صدق آشنا
ہے جواب انکا مخالف نا کسی سپرد — کسکی طاقت کرسکے کوئی ذرا چون و چرا
ہے یہی برجستہ تاریخ کتاب مستطاب — تمنے پایا مسلم اچہا مادہ تاریخ کا

۱۲ ہ ۹۳ ۱

ولہ ایضاً عیسوی

چہپی کیا صاف یہہ تاریخ بیمثل — لکہی کیا خوب اس نسخے کی کاپی
کہی مسلم نے کیا عمدہ یہہ تاریخ — دلا کیا اشرف التاریخ چہاپی

۱۸ ع ۷۵

گزارش

واضح ہو کہ اس کتاب مین بڑی احتیاط یہہ کی گئی ہے کہ علماء اہلکتاب کی تصنیفات مین سے جو مضمون نقل کئے گئے ہین وہ بجنسہ حرف بحرف ہین کسیطرح اُنمین تصرف نہین کیا گیا اسوجہ سے انبیاء علیہم السلام کے نام جسطرح اُن عبارتون مین درج ہے اسیطرح نقل کرنا ضرور ہوا کہ نقل کفر کفر نباشد مگر مؤلف کتاب دولت فاروقی کی طرف سے جہان کہین کچھہ عبارت مرقوم ہوئی وہان ہر نبی کے نام کے ساتھہ استعمال الفاظ تعظیمی مین ہرگز قصور نہین کیا گیا ہے اسوجہ سے نقل عبارات تصانیف اہلکتاب مین جو انبیاء علیہم السلام کے نام بے رعایت الفاظ تعظیمی مرقوم ہین وہ مولف کتاب ہذا کی طرف سے نہ سمجھنا چاہئے

فہرست کتب مصنفہ جناب امام فن مناظرہ اہلکتاب مع شرح قیمت

(۹) تصحیح التاویل (۱۰) اعجاز قرآن (۱۱) میزان المیزان (۱۲) عین الیقین (۱۳) مجموعہ وعظ (۱۴) یاد داشت ❋❋❋

تمام شد

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۳	۱۷	اِنسٹر شیڈ	اِلسٹر شیڈ
۳۳	۱۹	آخر حاشیہ	کعبہ کو یہودیوں نے تخمیناً چہہ سو سال لکھا ہے
۳۴	آخر حاشیہ		حضرت یونس کو اسی شہر کے پاس سمندر کی مچھلی نے اگل دیا تہا (دیونہ ۱ باب ۳)
۳۴	۱۱	عثیرہ	عثیرہ
۳۵	۳	نقطونکے	نقطونکے
رر	۱۷	شیح	سیح
۴۱	۸	تنخواہی سے	تنخواہ سے
۴۹	۱۳ کے آخر		جب بنی اسرائیل نے زور پکڑا تو کنعانیوں سے جزیہ لیا پر بالکل اونہیں خارج نکیا (یشوع ۱۷ باب ۱۳ اور ۱۶ باب ۱۰)
۷۷	۱۸	قایض	قابض
۸۵	۶	۱۴ او ۵	۱۴ او ۱۵
۸۷	۱۶	سلیمان ہیہ	سلیمان ہی
۸۷	۱۸	۲۵ و ۲۶ وغیرہ	۲۵ و ۲۶ باب وغیرہ
۹۱	۳	یہودیہ	یہودیہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۹۸	۱۱	باوجو اُسکے	باوجود اسکے
۱۰۱	۱۲	اور سے	اور سے
رر	۱۳	ثار تہہ	ثار تہہ
۱۰۳	۳	جوان سے	جوان
۱۰۴	۷	رکہتا	رکہتا
رر	۱۲	ایک اقتطار	ایک اقتطار
۱۰۸	۴	سبب	سبب
۱۱۵	۱	حقیت	حقیقت
۱۱۸	۱۱	بہیر	بہیڑ
۱۱۹	۲	لوٹنے لوٹنے	لوٹنے لوٹنے
رر	۱۷	چہپتر	چہتر
۱۲۵	۱۷	ایلغاذر	ایلعاذر
رر	۱۹	سے	لئے
۱۳۱	۳	موقن	موون
۱۳۴	۱۰	بیٹھے ہے	بیٹہتے تہے
۱۳۷	۹	سلوحی	سلوٹے
۱۳۹	۱۱ و ۱۲	[illegible]	یہہ فقرہ غلط اور زاید ہے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۴۰	۱۲	گر	مگر	۱۹۰	۱۴	چلاتا	جلاتا
″	۱۹	مقرر	مقرر رہوتا	۱۹۱	۱۱	اس	سیہ
۱۴۳	۱	بہی ہے	بہی ہے	۱۹۵	۱۵	دروغے	دروسے
۱۴۷	۱۵	دوح	روح	۱۹۷	۱۱	مقتضی	منتقضی
۱۴۹	۱۴	اسکاٹ	اسکاٹ	۱۹۹	۲	آدین	اڈین
″	۱۶	ترجے	ترجیے	″	۱۸	پچاس سو فٹ	پچاس فٹ
۱۵۰	۷	پرپہتہ	پہ پہہ	۲۰۰	۱	السخزہ	الصخرہ
۱۵۲	۱۳	مصنبوبہ کی	مصلوبی کی	۲۰۷	۳	حضرات	حضرت
۱۶۱	۱۲	۷۱	۱۷	۲۰۷	۸	ابوبکر	ابوبکرؓ
۱۶۴	۵	یہہ	یہہ	″	۱۳	تنہائی	تنہا سے
۱۶۵	۲	جہوٹے	چہوٹے	۲۱۰	۱۲و۱۳	رہے (اگرچہ	رہے اگرچہ مکہ
۱۶۷	۳	بادنونین	بادلونین			مکہ مین کعبہ کو	مین کعبہ کو سجدہ
″	۱۸	سنہ ۱۸۶۷ع	سنہ ۱۸۶۷ء			سجدہ کرتے تہے	کرتے تہے
۱۶۸	۱۱	برپاکے	برپا کی	۲۱۲	۱۸	اسی نے	اسی لئے
۱۷۰	۱۷	وعیرہ	وغیرہ	۲۱۳	۱۰	حوصگی	حوصلگی
۱۷۳	۸	قیطلبنہ	قیطلینہ	۲۱۴	۸	سنہ ۱۸۲۹ع	سنہ ۱۸۲۹ء
۱۷۵	۳	او۷۰	اور ۷۰	″	۱۹	کیے	کے
۱۷۶	۱۹	مسیح	مسیح	۲۱۵	۶	لیپا	لی بیا
۱۸۰	۱۶	بچہلا	پچہلا	″	۱۷	بروٹلابیش	اوٹلابیس
۱۸۳	۷	تکلیفاتے	تکلیفات سے			اف اسٹرو	اف اسٹری
۱۸۶	۱۳	ربلین	میلین	۲۱۶	۲	عافیت	عافیت
۱۸۸	۳	صفحہ	صفحہ ۵	۲۱۸	۱	نہ چاہیے	چاہیے
۱۸۹	۱۱	۲۹	۱۲۹	″	۱۱	البجلہ	الحملہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۲۰	۱۸	ایک سو	ایک سو ۱۰۰
۲۲۲	۱۱	اونہون	اونہون نے
۲۲۳	۳	مواصق	موافق
۲۲۴	۱۸	رہنے دالون	رہنے والون
۲۲۵	۱	سیلہی راہ	سیلہی
رر	۱۱	سوفسٹیس	سوفسطائیس
۲۲۶	۱۹	السخرہ	الصخرہ
۲۲۷	۱۳	ضیاق	طباق
۲۲۸	۱۲	ادلن	اوّلن
رر	۱۸	قانون	قانونون
۲۲۸	۱۳	سپاہیاہذ	سپاہیانہ
۲۳۲	۵	سمپرونس	سمپرونیس
۲۳۸	۱۶	جبیل آلٹر	جبیر آلٹر
۲۴۲	۱	قابل	قابیل
۲۴۶	۳	اسکو	اسکو . .
۲۴۶	۱۰ سے آخر تک		یہہ کتاب سیر الاسلام مطبوعہ مطبع مولوی محمد باقر شیعہ مذہب مالک اردو اخبار دہلی ہے
رر	۱۰	سیر الام	سیر الاسلام
رر	۶	زبور	زبیور

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۴۴	۶	موٴلفہ	لموٴلفہ
رر	۱۶	سلام علیکم	سلام علیکم
۲۵۰	۲	گزنیز	گریز
رر	۴	دعیش	رعیش
رر	رر	را	رہ
رر	۶	محزونے	محزون شے
رر	۷	اصف	آصف
رر	۱۱	پہر	بر
رر	۱۶	وزروز	درروز
رر	۱۷	علاسے	غلاسے
۲۵۱	۱ مصرع اول	ہنور	ہنوز
۲۵۵	۵	البوہرنرہ	ابوہریرہ
رر	۱۱	لکہنی	لکہی
رر	۱۹	السخرہ	الصخرہ
۲۵۷	۹	لکہات	لکہا ہے
رر	۱۹	وغزہ	وغیرہ
۲۵۹	۱۴	باتمام	باہتمام
۲۶۵	۳	کیاگیاتہا	کیا گیا تہا
رر	۱۸	سے سانفع	سے نفع ہے
۲۶۶	۶	قوریت	توریت

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۶۸	۴	تعلیت	تعلینت
۲۷۰	۴	السخرہ	الصخرہ
رر	۱۳	عرص	غرض
۲۷۴	۷	پیروسلم	یروسلم کو
۲۷۵	۳	پیس	پس
رر	۱۵	گنواری	کنواری
رر	۱۷	ایکویلا	اکیویلا
رر	رر	سکس	سمیکس
رر	۱۸	کہ کے	کہ علمہ کے
۲۷۶	۲	متی انجیل	انجیل متی
رر	۱۱	نبس	نبن
۲۷۸	۱	کاپہہ	کایہہ
رر	۱۸	زبکون	زبلون
۲۷۹	۱	داودسا	داؤد
رر	۱۷	عیسونین	عیسوئین
رر	۱۸	حو	جو
۲۸۰	۱	سی بہی	سے بہہ بہی
رر	۱	دیوازون	دیوارون
رر	۱۳	ترکشن	ترکش
۲۸۱	۱۷	ادنی	اوسلے
۲۸۲	۶	حرم	حرم سلہ
۲۸۳	۸	ایک پتہر	ایک پتہر سلہ
۲۸۴	۱۵	ہوگا	ہوگا سلہ
رر	۱۹	السخرہ	الصخرہ
۲۸۶	۲	حضرت ابراہیم	حضرت ابراہیم سلہ
رر	۱۱	یہہ بابہ	یہہ بات
رر	۱۳	تقربوا	یقربوا
۲۸۷	۱۰	وستند	داشتند
۲۸۸	۸	بانصرانی	یانصرانی
۲۹۰	۱۸	کیجالت	کیجالت
۲۹۱	۱۷	گیہوم	گیہنوم
رر	۱۸	بادرہ	یادرہ
۲۹۲	۱۳	غلنظ	غلیظ
رر	۱۴	چلتی	جلتی
۲۹۳	۱۷	ہین	مین
۲۹۵	۱۳	جتانین	چٹانین
۲۹۶	۵	الستشید	الستر شید
رر	۱۲	جبیلین	[illegible]

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۹۷	۶	خوخصوصیت	جوخصوصیت
۲۹۸	۷	زاہیر	زاہد
۳۰۱	۲	ہوسے	ہووسے
۳۰۵	۳	لاطینون	لاطینیون
۳۰۶	۱۸	تنک	متک
۳۱۱	۱۶	راہ پاگئے	راہ پاگئے
۳۱۲	۷	ہرمت	ہرمٹ
۳۱۳	۱۳	ہولین	ہوامین
۳۱۸	۱۷	اسکاٹلنڈ	اسکاٹلنڈ
۳۱۹	۱۵	پیلسٹاین	پیلسٹائین
۳۲۰	۴	وولون	وولنون
۳۲۱	۶	شاہ	شاہ
رر	۱۱	بیچارہا	بیچارہا
۳۲۲	۸	گزرا	گزرا
۳۲۵	۱۸	گھیرما	گھیریا
۳۲۶	۱۵	عرض	غرض
۳۲۷	۱۲	ڈیوک	ڈیوک
۳۲۹	۶	ٹمیل	ٹمپل
رر	۱۴	شوجمہ	ترجمہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۳۲	۸	سنہ ۱۶۵۲ء	سنہ ۱۶۵۳ء
رر	۱۲	ارفوشرجمہ	اردو ترجمہ
رر	۱۳	ونڈسٹر	ونڈسٹر
رر	۱۶	پاما	پاٹا
۳۳۱	۱	جرمانے	جرمانے
رر	۱۵	اوسنی	اُسی
۳۳۳	۴	بیسہ گیا	بہہ گیا
رر	۹	بٹی	پٹھی
۳۳۴	۳	سنہ ۱۲۶۱	سنہ ۱۳۶۱
رر	۴	تُملک شاہ	تلکِ شاہ
رر	۱۳	اسبات	اسباب
رر	۱۶	اور کہتا	گرورسے کہتا
۳۳۹	۱۳	کمنت	مکنت
۳۴۲	۴	کرسے لگے جب	[illegible]
۳۴۴	۹	دورتر	دور تک
۳۵۰	۱۳	ٹوبنس	ٹوبنس